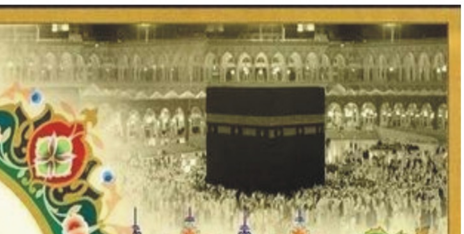

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روحانی علاج

(سحر و آسیب، نظرِ بد و دیگر شرورِ کائنات کا روحانی علاج)

تحقیق و تصنیف

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)

(بانی تھری آئی سائیکو تھراپی، اسلامک سائیکالوجسٹ، سپر چوالسٹ، صوفی سائیکو تھراپسٹ)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات و روحی علوم)

روحانی علاج

دین اسلام آخروی زندگی میں فلاح وکامیابی کے حصول کے لیے دنیاوی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔اس کے مطابق ہر انسان کو، خصوصاً مسلمان کو اسلامی تصورِ حیات کے مطابق اپنے بدن اور روح کے تقاضے پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ عصرِ حاضر کی ان خرابیوں کے پیشِ نظر اور جدید علوم کے تحقیقی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے بندۂ عاجز نے اسلامی ضابطۂ حیات، علامہ اقبالؒ کے افکار وتصورات (خصوصاً فلسفۂ خودی)، اسلامی نفسیات اور اسلامی تصوف کے باہم مربوط تعلق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تھری آئی سائیکوتھراپی وضع کی ہے جو کہ نفسیاتی، روحانی اور اخلاقی امراض کے طریقۂ علاج پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ! یہ سائیکوتھراپی اسلامی فلسفۂ حیات اور اُس کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اسلامیات، اقبالیات، تصوف اور نفسیات کے باہمی ربط پر مبنی یہ تھراپی اسلامی ضابطۂ اخلاق اور اسلامک سپر چوائل ازم کے آفاقی اور عالمگیر اصولوں پر مبنی ہے۔ اس سے نہ صرف ہم مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی استفادہ کر سکیں گے اور ان شاءاللہ وہ اس تھراپی کے عملی نتائج سے اطمینان پا کر دین اسلام کے بھی قائل ہو جائیں گے اور اُن میں جن کا نصیب ہوا وہ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ بندۂ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اس تھراپی پر ریسرچ کرنے اور اسے پیش کرنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ تحقیقی نکتۂ نگاہ سے یہ نفسیات اور روحانی دنیا میں ایک نیا اضافہ ہے۔ آپ کے پیشِ نظر یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

تحقیق وتالیف وپیشکش

ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)

(صوفی سائیکوتھراپسٹ، گائیڈ وکونسلر، محقق، مصنف، مترجم، پبلشر، ایڈیٹر)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)

سابق پرنسپل ''چشتیہ کالج، فیصل آباد''

ایڈیٹر ''ماہنامہ نورِ ذات'' رجسٹرڈ، منظور شدہ

پروپرائٹر ''نورِ ذات پبلشرز''، لاہور

نورِ ذات پبلشرز، لاہور

Mobile & Whats App: 0321-6672557 Email: Anjum560@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جملہ حقوق بحق مصنفِ کتاب محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ روحانی علاج

تحقیق وتالیف وپیشکش:۔ ڈاکٹر محمود علی انجم

(ایم اے، ایم ایس سی نفسیات، ایم سی ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی اقبالیات)
(صوفی سائیکوتھراپسٹ، گائیڈ وکونسلر، محقق، مصنف، مترجم، پبلشر، ایڈیٹر)
ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات وروحی علوم)
بانی وصدر (بزم فقرِ اقبال، بزم علم وعرفان، ایجوکیٹرا اینڈ لرزز ویلفیئر آرگنائزیشن)
نائب صدر بزم فکرِ اقبال، انٹرنیشنل
سابق پرنسپل ''چشتیہ کالج، فیصل آباد''
ایڈیٹر ''ماہنامہ نورِ ذات'' رجسٹرڈ، منظور شدہ
پروپرائٹر ''نورِ ذات پبلشرز''، لاہور

برائے مشورہ ورہنمائی:۔ فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0323-6672557 / 0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

کمپوزنگ:۔ محمد آصف مغل

طابع:۔ نورِ ذات پبلشرز

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0323-6672557 / 0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

سنِ اشاعت:۔ جون ۲۰۲۴ء

راقم الحروف نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ حتی المقدور تحقیقی وتنقیدی شعور سے کام لیتے ہوئے 'موضوعِ تحقیق' سے انصاف کیا جائے اور حقائق تک رسائی حاصل کر کے انھیں سند وحوالہ جات کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لا کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاہم، ہر انسانی کوشش کی طرح علمی وادبی کاموں میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان رہتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انھیں اس کتاب میں کسی مقام پر کوئی کمی بیشی و غلطی نظر آئے تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کی قیمتی آرا سے استفادہ کیا جا سکے۔

واللہ الموفق و ھو الھادی الی سواء السبیل۔ اللھم تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والافات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرت فی الحیات وبعد الممات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات ویا قاضی الحاجات ویا کافی المھمات ویادافع البلیات ویا حل المشکلات اغثنی اغثنی اغثنی یا الھی انک علی کل شیء قدیر ط اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی والہ وبارک وسلم ط اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ وبارک وسلم ط ○ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم ط سبحان اللہ رب العرش العظیم ط الحمد للہ رب العالمین ○ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ○ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو عل کل شیء قدیر ○ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھا واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد ○ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین ○ وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبا لاسلام دینا ○ یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک ○ الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی ○ سبحان اللہ عدد خلقہ ○ الحمد للہ عدد خلقہ ○ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ ○ اللہ اکبر عدد خلقہ ○ الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی ○ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ○ رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور ○ اللھم انی اسئلک المعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ○ اللھم اجرنی من النار ○

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ وبارک وسلم ط اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ط اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ط ○

کتاب دوستی

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے زندگی کا مقصد اور اسے گزارنے کا طریقہ جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔اس مقصد کے لیے بہترین مخلوق کا رُوپ عطا کرنے والے احد وواحد رب تعالیٰ نے انبیا و رُسل پر آسمانی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے اور انھیں بطور معلم انسانوں کو تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے کا فریضہ سرانجام دینے کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔کتاب ہر ایک معلم و متعلم کی بنیادی ضرورت ہے۔ایک مسلمان تاحیات معلم اور متعلم کے طور پر زندگی بسر کرتا اور ہر وقت اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے مصروف بہ عمل رہتا ہے۔حیات بخش اور حیات افروز علم و ادب پر مشتمل کتابیں ہر فرد کی ضرورت ہیں۔ایسی تحقیقی، مستند کتابیں جو منشائے الٰہی کے مطابق دنیوی اور اُخروی فوز وفلاح کے حصول میں ممد ومعاون ہوں، ان کا مطالعہ اور ان سے ملنے والی تعلیمات پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔

اپنے بارے میں، اپنے خالق و مالک کے بارے میں، اس کائنات کے بارے میں، اپنے محبوب حکما، علما، صوفیہ، ادبا اور شعرا کی نگارشات سے استفادہ کرنے کے لیے مطالعہ کی عادت اپنائیں۔

یہ کتاب اسی جذبے کے تحت آپ کو پڑھنے کے لیے پیش کی گئی ہے۔اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لیے دیں۔

سُرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر   کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

محترمی ومکرمی! ______________________

____

روحانی علاج

ازطرف:۔ ______________________

تاریخ:۔ ____________ دن:۔ ____________

اظہارِ تشکر

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

اور اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر بجالاؤ○

زیرِ نظر کتاب ''روحانی علاج'' کی تصنیف و تالیف کی سعادت حاصل ہونے پر میں ربِ قدیر اور اپنے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حد و حساب شکر گزار ہوں۔ میں اپنے روحانی، علمی و ادبی محسنین اور کرم فرماؤں خصوصاً سلطان الفقرا قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، پیر و مرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، اپنے نہایت واجب الاحترام والدِ محترم حاجی محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا شکر گزار ہوں جن کی تعلیمات، دعاؤں، توجہ اور شفقت کی بدولت اس کارِ سعادت کی توفیق عطا ہوئی۔ میرے کرم فرما اساتذہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور (پی ایچ ڈی اردو)، پروفیسر ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان (پی ایچ ڈی اقبالیات)، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال (پی ایچ ڈی اقبالیات) اور پروفیسر ڈاکٹر مظفر علی کاشمیری (پی ایچ ڈی اقبالیات) کی مدد، رہنمائی اور دعاؤں کی بدولت مجھے یہ کارِ خیر سرانجام دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میری بیوی (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد) اور بیٹوں (حامد علی انجم اور احمد علی انجم) نے میرے حصے کی ذمہ داریاں سرانجام دے کر، ہر طرح سے میری ضروریات کا خیال رکھ کر مجھے ذہنی و قلبی فراغت کے لمحات حاصل کرنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں اپنی اس علمی، ادبی و روحانی کاوش کو ان سے منسوب کرتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے ان کے لیے دعا گو ہوں۔

احقر العباد
طالبِ دعا و منتظرِ آرا
ڈاکٹر محمود علی انجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

انتساب

سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام انبیاورسل، امہات المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک، پنجتن پاک، آئمہ مطہرین، معصومین، تمام صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مشائخ عظام، علمائے کرام، تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ودیگر تمام سلاسلِ حق کے پیرانِ عظام واہلِ سلسلہ، ساتوں سلطان الفقراء خصوصاً حضرت پیرانِ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب النواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ، فرید العصر میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد مسعود احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، سرکار میراں بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ، میاں غلام احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، میاں مقبول احمد رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اہل و عیال، حضرت میاں علی شیر صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں فریاد احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر مظفر کاشمیری، پروفیسر ڈاکٹر محمد غلام معین الدین نظامی، ڈاکٹر محمد شفیق، ڈاکٹر محمد اصغر، پروفیسر سلیم صدیقی، استادِ محترم پروفیسر عبداللہ بھٹی، بندہ عاجز اور اِس کی اہلیہ کے والدین (حاجی محمد یٰسین وبیگم یٰسین، میاں لطیف احمد وبیگم میاں لطیف احمد)، بندہ عاجز کی اہلیہ (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، داماد (اسد محمود)، بہو (فائزہ حامد)، بیٹوں (حامد علی انجم، احمد علی انجم)، پوتے (محمد علی انجم)، پوتی (ماہ نور فاطمہ)، بہنوں (مسز یاسمین اختر، مسماۃ ناہید اختر)، برادران (میاں مقصود علی چشتی نصیری، میاں سجاد احمد قادری، میاں فیاض احمد، میاں شہباز احمد، میاں اعجاز احمد، میاں خرم یٰسین، میاں عاصم یٰسین، میاں ارشد محمود، میاں افتخار احمد، میاں ابرار احمد، میاں عمران احمد، میاں نسیم اختر) اوران کے اہل وعیال، مسٹر ومسز نصیر واہلِ خانہ، خالد محمود (پروپرائٹر: خالد بک ڈپو، لاہور)، کاشف حسین گوہر (پروپرائٹر: ہمدرد کتب خانہ)، الطاف حسین گوہر (پروپرائٹر: گوہر سنز پبلی کیشنز)، تمام مسلمان آباؤ اجداد، بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں، بہوؤں، نسلِ نو، احباب، رفقا، اساتذہ، تلامذہ، ظاہری وباطنی بلاواسطہ وبالواسطہ محسنین، علمی نسبی، روحانی تعلق رکھنے والے تمام احباب، بندہ عاجز کے چاہنے والوں اوران سب کو جن سے بندہ عاجز کو محبت ہے، تاابدالآباد اس کا ثواب ایصال ہو۔ بندہ عاجز سے جانے انجانے کسی بھی صورت میں ایسے تمام افراد جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد ہوئی انھیں بھی اس کارِ خیر کا ثواب ایصال ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنے فضل وکرم سے اسے بطور قضا وکفارہ شمار فرما کر اُن سب کی اور بندہ عاجز کی مغفرت فرمادے۔ (آمین)

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○

اور وہ لوگ (بھی) جواُن (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○ الحشر[59:10]

پیش لفظ

عظیم علمائے حق اور صوفیائے عظام نے خلقِ خدا کی بہتری کے لیے آیاتِ قرآنی اور مسنون دعاؤں پر مشتمل منازلِ روحانی ترتیب دیں اور پیش کیں جن میں سے 'حزب البحر' اور 'حزب الاعظم' مشہور و متداول ہیں ۔عصرِ حاضر میں ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندۂ عاجز نے احادیثِ نبوی ﷺ اور ارشادات و معمولاتِ صوفیاء کے پیشِ نظر بعد از تحقیق کئی منازلِ روحانی ترتیب دیں، احادیث کے مطابق ان کے فضائل بیان کیے اور انہیں 'حزب النبی ﷺ'، 'حزب الکامل'، 'حزب الاعظم جدید'، 'حزب الحب والتسخیر'، 'حزب الشفائے کامل'، 'حزبِ مریم' اور 'حزب المؤمن' کے نام سے پیش کیا ہے۔ یہ منازلِ روحانی طبِ نبوی ﷺ کے بنیادی اصولوں کے مطابق ترتیب دی گئیں ہیں اور یہ صدیوں پر محیط اسلامی اور روحانی معالجات میں منفرد اضافے اور پیشکش کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علمِ تحقیق کی رو سے تحقیق پر مبنی یہ منازلِ روحانی نہایت قدر و قیمت کی حامل ہیں جس کا بین ثبوت وہ تمام احادیثِ مبارکہ ہیں جو ان منازل کے فضائل میں بیان کی گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان منازل کو اپنے معمول میں لے کر آئیں۔ صدقہ جاریہ کی نیت سے ان کو شائع کریں اور تقسیم کریں۔ صوفیائے عظام اور روحانی معالجین سے درخواست ہے کہ وہ ان منازلِ روحانی کی ترویج میں بھرپور کردار ادا کریں تاکہ مخلوقِ خدا ان سے بھرپور استفادہ کر کے فلاحِ دارین حاصل کرے اور ہمارے لیے یہ منازلِ روحانی صدقہ جاریہ بن جائیں۔

طالب دعا
پروفیسر ڈاکٹر محمود علی انجم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حمد ونعت	003
	کتاب دوستی	004
	اظہارِ تشکر	005
	انتساب	006
	پیش لفظ	007
	فہرست مضامین	008
	کامیاب زندگی کا تصور	014
	نیک اعمال کا آخرت میں کام آنا	024
	نیک لوگوں کا دنیا اور آخرت میں کام آنا	025
	نیک لوگوں کی صفات	027
	بڑے گناہ	028
	شیطان کے مکروفریب	029
	روحانی علاج	033
	سحر وآسیب،نظر بد و دیگر شرورِ کائنات کا روحانی علاج	033
	روحانی علاج کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت	033
☆	سحر (جادو) کی حقیقت	035
	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی حقیقت	037
	جادوگر کی زبوں حالی	039
	جادو کے بارے میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	040
	سحر (جادو) کی اقسام : سحر علوی،سحر سفلی،سحر قلبی ونظری	040
	ستاروں کی تخلیق کی وجوہات	041
	ہندو مذہب میں سحر (جادو) کی اقسام: منتر،تنتر،جنتر	042
	سامری جادوگر کا واقعہ	042
	آسیب زدہ ومسحور میں فرق	044
	شعبدہ بازی	044
	علم سحر وعلم نجوم کی ممانعت کی وجوہات	044
	روحانی دنیا میں کارفرما اصول وقوانین: قانونِ لمس (قانون ربط وتعلق)	044
	قانونِ انتقال،قانونِ مماثلت	045
	جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق	046

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	جادو کی اقسام	046
	سحر کی وجہ سے مردانہ وزنانہ بانجھ پن	049
	جادو اور جسمانی بیماری میں فرق جاننے کا طریقہ	049
	انسان، ملائکہ، جنات اور حیوانات کی تخلیق میں فرق	049
	قرآن حکیم میں ملائکہ اور جنات کا ذکر	050
	تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام	050
	آسیب (جنات) وشیاطین کی ساخت، شکل وصورت اور خصائل	051
	جنات کی عادات، خصائل اور افعال	052
	جنات کے مختلف رُوپ، جنات سانپ کی شکل میں، جنات کتے کی شکل میں، جنات انسانی رُوپ میں	053
	شیخ نجدی بڈھے کے رُوپ میں	054
	جنات وشیاطین کی ایذا رسانی	055
	باجوڑ کا جادوگر	058
	شیاطین وجنات میں شادی و بیاہ اور مناکحت وتوالد کا سلسلہ، جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم	059
	جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم کے حیرت انگیز واقعات	060
	جن اور انسان کے باہمی نکاح کے بارے میں فتویٰ	064
	جنات کی ناراضگی، مخالفت اور دشمنی کی وجوہات	067
	جنات کے مساکن	068
	انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کی شناخت	068
	آسیب زدہ شخص کی پہچان	068
	حفاظت کے لئے فرشتے	068
☆	حسد کی خرابیاں اور علاج	069
	حسد کے متعلق احادیث وآثار	070
	حسد کے درجات (مراتب)	071
	حسد کے اسباب	072
	حسد کو زائل کرنے کا طریقہ	072
	حسد کے نقصانات	073
☆	نظر بد کے اثرات وعلاج	073
	نظر بد کے مؤثر ہونے پر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند دلائل	074
	جن کی نظر بد	075
	فلسفۂ نظر (قوتِ نگاہ کی تاثیر کا فلسفہ)	075
	نظرِ خیر	076

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	نظرِ بد کا علاج	077
	غسل کرنے کا طریقہ	077
	نظر زدگی کے لیے مسنون دم	077
	سحر وآسیب ونظر بد کے اثرات	079
	دوا اور دم سے علاج	080
	دوا کرنے اور علاج کرانے کے متعلق احادیث	080
	دوا اور دم سے نبی ﷺ کا علاج کرانا	081
	قرآن مجید سے جسمانی شفا کے حصول کے متعلق احادیث وآثار	081
	کلماتِ طیبہ سے دم کرنے کے جواز کے متعلق احادیث	082
	حاصل کلام	083
	حسد، نظرِ بد، سحر وآسیب ودیگر شرورِ کائنات سے بچاؤ کے طریقے	084
	استعاذہ	087
	دعائے استعاذہ	096
	روحانی علاج کی شرعی حیثیت	099
	روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں فتویٰ	099
	روحانی علاج سے شفا کا حصول	101
	روحانی فلسفۂ شفا	101
	روحانی علاج سے شفا کے واقعات	103
	وظائف کی تعداد متعین کرنا	104
	آداب المریدین	104
	روحانی امراض کی تشخیص	110
	روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ علامات	110
	روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ عملیات ومراقبہ	111
	چور کی شناخت	112
	سروری قادری سلسلہ کے وظائف	113
	مراقبہ اسمِ ذات (مشقِ تصور اسم اللہ)	114
	تصور اسمِ ذات کے نتائج	117
	مراقبہ اسم ''اللہ الصَّمَدُ''	118
	ورد سورۂ مزمل شریف	118
	پڑھنے کا وقت اور تعداد، پڑھنے کا طریقہ، سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ	118
	فضائل وخواص سورۂ مزمل شریف	119
	دعوتِ قبور، عمل دعوتِ قبور کے فوائد	122
	عمل دعوتِ قبور پڑھنے کا طریقہ، عمل دعوتِ قبور کا وقت	123
	وِرد اسمائے خمسہ یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ	123
	وِرد اسم یَا وَهَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	123

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	وِرداسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ، وِرداسم یَا سَطِیْعُ	123
	وِرداسم یَا بُدُّوْحُ اور اس کی زکوٰۃ کا طریقہ	124
	وِردسورۂ وَالضُّحٰی	124
	وِردسورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ	124
	وِردسورۂ کوثر	124
	وِردقصیدہ غوثیہ شریف	124
	وِرددرسالہ روحی شریف	125
	وِرددعائے سیفی شریف	125
	وِردصلوٰۃ الکبریٰ	125
	شغل پاس انفاس	125
	بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کے متعلق احادیث	126
	جمادات وغیرہ کی حیات اوران کے شعور پر قرآن مجید سے استدلال	127
	جمادات وغیرہ کی حیات اوران کے شعور پر احادیث سے استدلال	128
	ذکر خفی کی فضیلت، ذکرِ خفی کی فضیلت میں احادیثِ نبوی	129
	لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت میں احادیث	129
	کلمہ طیبہ اور نجاتِ اُخروی	130
	اسماء حسنیٰ کی فضیلت	131
	اسم محمد کی تشریح اور تحقیق	131
	اسم محمد ﷺ کی خصوصی عظمتیں	131
	سروری قادری سلسلہ کے معمولہ تعویزات	133
	دم برائے شفا از امراض روحانی وجسمانی	134
	شفا کے لیے عمل اور تعویذ	135
	عمل برائے حفاظتِ حمل	135
	دختر کی شادی کے لیے عمل	135
	گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کی واپسی کے لیے عملیات	135
	روحانی ترقی کے لیے وظائف اولیاء	135
	رجعت کا علاج	137
	روحانی علاج کے لیے درکار اشیاء	138
	روحانی علاج کے لیے ضروری ہدایات	138
	جادو وسحر والی اشیاء کا توڑ	143
	بسم اللہ شریف سے سحر (جادو) کا علاج	143
	ہر مرض سے نجات کے لئے اسمِ ذات کا نقش	144
	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سے سحر (جادو) کا علاج	144
	سورۂ فاتحہ سے ہر مرض کا علاج	145
	سورۂ بقرہ سے ہر مرض کا علاج	146

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
	آیۃ الکرسی سے سحر (جادو) کا علاج	147
	سورۂ جن کی ابتدائی آیات سے علاج	149
	آیت کریمہ کا وظیفہ	149
	سورۂ مزمل سے علاج	151
	سورۂ والضحیٰ کا عمل	151
	معوذتین سے ہر قسم کے جادو کا علاج	152
	نقش سورۂ اخلاص	153
	نقش سورۂ فلق، نقش سورۂ الناس	153
	نقش معوذتین (عددی)	154
	سورۂ الناس کا عمل برائے ردِ سحر	154
	دھاگا تیار کرنے کا طریقہ	154
	ردِ سحر کے لئے جلانے والے تعویزات	155
	جادو کا واپس لوٹانا	156
	سورۂ کوثر کا عمل برائے ردِ سحر	156
	سورۂ عبس کا عمل برائے ردِ سحر، سورۂ یٰسین کا عمل برائے ردِ سحر	157
	سورۂ یٰسین کی ایک آیت کا عمل برائے ردِ سحر	157
	سورۂ رحمن کی ایک آیت کا عمل برائے ردِ سحر	158
	ردِ سحر کا ایک تیز عمل	158
	خون کے چھینٹوں سے نجات کے لئے وظیفہ	159
	جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ	159
	نادِ علی سے سحر (جادو) کا علاج	160
	نظر بد کا علاج	161
	وظائف وعملیات برائے حب وتسخیر	162
	حزب الحب والتسخیر	162
	تعویزات برائے حب وتسخیر	164
	میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ	166
	میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات بد سے نجات کا وظیفہ	167
	گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لئے وظیفہ	167
	عمل برائے نکاح وشادی	167
	وظائف برائے نکاح وشادی	170
	وظائف وعملیات برائے جدائی	172
	عملیات ووظائف برائے تسخیر خلائق	173
	عملیات ووظائف برائے تسخیر امرا وحکام	175
	فتوحاتِ غیبی اور وسعتِ رزق کے لئے عملیات ووظائف	176
	کاروباری بندش دور کرنے کے لیے عملیات ووظائف	179

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	ادعیہ برائے ادائے قرض	181
	عملیات ووظائف برائے مقہوری اعدا، برائے حفظ وامن وسلامتی اور برائے رفع رنج وغم	182
	درد کا علاج (دانت یا داڑھ کا درد، کان کا درد، وجع المفاصل، در دِ شقیقہ)	185
	تعویزات برائے علاج جریانِ خون	185
	خواب میں ڈرنے کا علاج	186
	امراضِ قلب (ہائی بلڈ پریشر، در دِ دل، ہولِ دل، در دِ سینہ) کا روحانی علاج	186
	وظائف برائے کمزوری نظر و بینائی و درد چشم ونزول الماء	187
	دائمی نزلہ اور دمہ سے نجات کے لئے وظیفہ	187
	نشہ کا علاج	187
	شوگر کے علاج کے لیے وظیفہ	187
	عملیات ووظائف برائے استقرار وحفاظتِ حمل	187
	کوکھ کی بندش کا علاج	190
	تعویزات برائے حفاظت از اسقاطِ حمل	191
	ولادت میں آسانی کے لیے عملیات	192
	تعویذ برائے حمل خشک شدہ	192
	مرضِ اٹھرا کا علاج	193
	عملیات ووظائف برائے ترقی علم وحافظہ	193
	عملیات ووظائف برائے بازیافت گم شدہ	194
	عملیات ووظائف برائے قضائے حاجات	195
	صلوٰۃ الحاجات	197
	دعا برائے قضائے حاجت	201
	نماز استخارہ	202
	استخارے کا طریقہ	202
	ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے استخارہ	203
	حوالہ جات وحواشی	205

کامیاب زندگی کا تصور

زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت وعقیدت اور قرب ورضا کا اور مخلوقِ خدا سے محبت و خدمت کا رشتہ قائم کرنا اور اسے مضبوط تر بنانا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اس راہ میں بھرپور کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسیع رحمت سے اُمیدوار رہے۔

دین اسلام کے مطابق زندگی، ایک ہمیشہ جاری رہنے والا سفر ہے۔ دنیا میں زندگی گزارنے کے بعد انسان ایک نئے جہان میں منتقل ہوجاتا ہے۔ وہاں اس کی دنیاوی زندگی کے مطابق اسے مقام ومرتبہ اور رہن سہن نصیب ہوتا ہے۔ روزِ محشر تمام انسان اپنے دنیاوی اجسام کے ساتھ حیاتِ نو پائیں گے اور حساب آخرت کے بعد اپنے اگلے سفر کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔ خوش بخت انسان، جنت میں داخل ہوں گے جبکہ مشرکین وکفار، بدبخت جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

زندگی کا یہ نہایت کٹھن اور نہ ختم ہونے والا سفر طے کرنے کے لیے ضروری تھا کہ اس سفر کو کامیابی سے طے کرنے کے لیے مدد اور رہنمائی ملے، اس کے لیے صلاحیتیں اور وسائل عنایت ہوں۔ اس کے لیے ضروری علم اور اس علم کی تفہیم کے لیے عقل عطا ہو۔

ذاتِ باری تعالیٰ نے انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری وسائل اور صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ اسے عقل اور علم کی دولت عطا فرمائی۔ اسے دل عطا کیا اور دل کو خود سے رابطے کا مرکز قرار دیا۔ ہر دور میں اُسے دین اسلام کی صورت میں مکمل رہنمائی عطا فرمائی اور اپنے انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کے ذریعے مدد ومعاونت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل بھیجے اور آسمانی کتب توریت، زبور اور انجیل کے نزول کے بعد خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے آخری آسمانی کتاب نازل فرمائی اور دین اسلام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

نبی کریم ﷺ نے قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کرکے کامیاب زندگی کا بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا۔ آپ ﷺ کے اہلِ بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت اور علمائے حق نے اسوۂ حسنہ پر پیروی کرکے بھرپور کامیاب زندگی بسر فرمائی اور دینی ودنیاوی لحاظ سے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف کرایا ہے کہ تمام جہان میں نے پیدا کیے ہیں۔ میں تمھارا اور تمام جہانوں کا رب ہوں۔ میں رحمٰن اور رحیم ہوں۔ بروزِ محشر میں ہی تم سب سے حساب لوں گا۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تم میری عبادت کرو۔ تم مجھ سے مدد مانگو میں تمہاری مدد کروں گا۔ دین اسلام کی صورت میں ایک سیدھے راستے پر چلنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ میرے انبیاء ورسل نے ہر دور میں سیدھے راستے پر چل کر زندگی گزاری۔ جن لوگوں نے صدق اور خلوص سے ان کی پیروی کی میں نے انھیں اپنی ذات سے عقیدت، محبت اور صدق وخلوص کی نعمتیں عطا کیں۔ انھیں صراطِ مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ وہ دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کی مثالیں قائم کرکے سفرِ حیات پر آگے بڑھ گئے۔ جن لوگوں نے مجھے اور میرے انبیاء ورسل کو جھٹلایا، وہ صراطِ مستقیم پر نہ چل سکے۔ وہ دنیا میں کفر وجہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے اور ناکام زندگی گزار کر میرے غضب کا شکار ہوئے اور ان کا ہمیشہ جاری رہنے والا سفر ناکامی کی نذر ہوا۔

سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات میں کامیاب زندگی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ان آیات میں ان تمام امور کا ذکر ہے جنھیں ملحوظ رکھ کر کامیاب زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

الٓمٓ ۞ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنفِقُونَ o وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o البقرہ[2:1-5]

الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے o جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں o اور وہ لوگ، جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں o وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں o

''الٓمٓ'' یعنی ''ان اللہ اعلم'' (بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔ میں خالق و مالک کائنات ہوں۔ میں نے سب کچھ پیدا کیا ہے۔ میں نے تمھیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ عبادت کیسے ہوگی اور بندگی کا حق کیسے ادا ہوگا؟ تم کامیابی سے اپنا مقصدِ حیات کیسے حاصل کر سکو گے؟ ایسے تمام سوالات کے جوابات کے لیے میں نے یہ آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ قرآنِ حکیم آخری آسمانی کتاب ہے جس کی تعلیمات آفاقی ہیں اور جو قیامت تک، ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر انسان کے لیے مکمل ہدایات پر مشتمل ہے۔ اس سے ہدایت پانے کے لیے ضروری ہے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، اس کے فضل و کرم اور رحمت سے امید رکھتے ہوئے اس کتاب کو پڑھو۔ اس کی تعلیمات کو سمجھو اور ان تعلیمات کے مطابق اعتقادات (اللہ تعالیٰ پر، انبیاء و رسل اور خاتم النبیین پر، آسمانی کتابوں، فرشتوں، یومِ آخرت اور تقدیر پر ایمان لاؤ اور) درست کرو، عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے فرائض) سرانجام دو، باہمی معاملات (لین دین) ٹھیک طور پر سرانجام دو۔ اپنے اخلاق درست کرو، اخلاقِ حسنہ اپناؤ اور اخلاقِ رذیلہ سے چھٹکارا پاؤ۔ تمھیں جو کچھ (علم، قدرت، وسائل) عطا ہوئے ہیں انھیں اپنی اور دوسروں کی فلاح و اصلاح کے لیے خرچ کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور سفرِ حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تمھیں دنیا و آخرت میں، قبر اور حشر میں عفو و عافیت، حفظ و امان، سلامتی اور فوز و فلاح دائمی نصیب ہوں گی۔
جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى o سورۃ الاعلیٰ[87:14]

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا o

جو انسان مقصدِ حیات سمجھ کر، راہِ ہدایت اختیار نہ کرے وہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتا۔ ایسا انسان خسارے میں رہتا ہے۔ سورۃ العصر میں واضح طور پر اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o العصر [103:1-3]

زمانہ کی قسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے) o بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ عمرِ عزیز گنوا رہا ہے) o سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (تبلیغِ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہے o

اہلِ ایمان اور اہلِ یقین کے لیے اللہ تعالیٰ کا فرما دینا ہی کافی ہے۔ مگر موضوع کی ضرورت و اہمیت اور قدر و قیمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی اور ساتھ ہی اِنَّ (بے شک) کہ کر مزید یقین دہانی کرائی کہ انسان خسارے میں ہے۔ صرف وہ لوگ خسارے میں نہیں جو ایمان لے آئے، اپنے اعتقادات درست رکھے، خلوص کے ساتھ عبادات بجا لاتے رہے۔ تزکیۂ نفس کرتے رہے۔ اخلاقِ رذیلہ سے چھٹکارا پانے اور اخلاقِ حسنہ سے متصف ہونے کی کوشش کرتے رہے۔ دوسروں کو بھی راہِ حق پر چلنے کی تاکید کرتے رہے اور اس راہ پر مدد کرتے رہے۔ راہِ حق پر پیش آنے والے آلام و مصائب اور مشکلات کا صبر و حوصلہ سے مقابلہ کرتے رہے اور دوسرے ساتھیوں کو بھی صبر کی تاکید کرتے رہے۔ ایسے انسان خسارے سے بچ گئے اور فوز و فلاح پا گئے۔

مقصدِ حیات کی تکمیل کے لیے اولیاء اللہ نے صدق وخلوص سے اسلامی تعلیمات پر عمل کیا۔ تائیدِ ایزدی سے انھیں حقیقتِ مطلق تک رسائی حاصل ہوئی۔ انہوں نے کشف والہام سے اور اعمالِ صالحہ کی بدولت، بفضلِ تعالیٰ حاصل ہونے والے اس عرفان یا معرفت کو خاص اصطلاحات میں بیان کیا اور اسے ''علمِ تصوف'' کے نام سے موسوم کیا۔

''علمِ تصوف'' میں دینِ اسلام کی تعلیمات پر صدق وخلوص سے عمل کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور فکری وعملی، ہر لحاظ سے اصلاح کے لیے جہدِ مسلسل اور عملِ پیہم کی تعلیم دی گئی ہے۔ اولیاء اللہ نے دینِ اسلام کے حقیقی تقاضوں کے مطابق علمی وعملی، ذہنی و فکری، انفرادی واجتماعی اور روحانی ارتقاء کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ انہوں نے ذاتی اصلاح کے علاوہ اجتماعی اصلاح وفلاح کے لیے بھی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے لوگوں کی اخلاقی وروحانی اصلاح کے لیے اور ان کے معاشی، ذہنی ونفسیاتی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے بھرپور کوشش کی۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم غازیانِ گفتار (علمائے سُو) کے بجائے ان غازیانِ کردار کے مثالی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں جیسا کہ سورۂ فاتحہ میں تعلیم دی گئی ہے۔

صوفیائے کرام نے لوگوں کی روحانی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ ان کے جسمانی وروحانی، ذہنی ونفسیاتی اور اخلاقی مسائل کے حل اور امراض کے علاج کے لیے بھی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں، انہوں نے اسوۂ حسنہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے'طبِ نبوی میں دی گئی تعلیمات کے مطابق لوگوں کے جسمانی وروحانی امراض کا کامیابی سے علاج کیا۔ عصرِ حاضر میں ذہنی ونفسیاتی علوم میں بہت زیادہ تحقیق وترقی کے باوجود ایسے معالجین سامنے نہیں آسکے جو صوفیائے کرام کی طرح حیرت انگیز طور پر مختلف بیماریوں کا مکمل علاج کر سکیں اور مخلوقِ خدا کے مسائل حل کر سکیں۔

ہر زمانے میں صوفیائے کرام عملی خدمات سرانجام دینے کے علاوہ کتابیں لکھ کر علمِ تصوف'طبِ نبوی اور روحانی علاج کی تعلیم دیتے رہے اور اپنے عمل وروحانی مشاہدات وتجربات کی روشنی میں ان علوم کے مزید منکشف ہونے والے حقائق اور معالجات نسلِ نو کی تعلیم اور رہنمائی کے لیے محفوظ کرتے رہے۔

عصرِ حاضر میں سرکاری سطح پر علمِ نفسیات، علمِ امراضِ جسمانی کی تعلیم کا اہتمام تو کیا گیا مگر صدیوں کے مشاہدات وتجربات پر مشتمل اور محیط علمِ تصوف (روحانی سائنس، علم النفس) کو نظر انداز کر دیا گیا۔

ضروری تھا کہ سرکاری سطح پر (اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدارس میں) ابتدائی سطح تا پی ایچ ڈی کی سطح تک علمِ تصوف کی تعلیم کا باضابطہ اہتمام کیا جاتا اور علمِ نفسیات اور دیگر ذہنی وروحی علوم (ہپناٹزم، ریکی، ٹیلی پیتھی، سائنٹالوجی، این ایل پی تکنیک) پر اس کی برتری ثابت کی جاتی۔ اس سے دینِ اسلام کی ترویج میں خاطر خواہ مدد ملتی اور فلسفہ وسائنس کی رو سے بھی ہر شعبۂ زندگی میں اس کی برتری ثابت اور نمایاں ہو جاتی۔ مگر اس ضمن میں یونیورسٹیز کی سطح پر علمِ تصوف کے معترف طبقات نے بھی کوئی کام نہ کیا۔ منہاج القرآن یونیورسٹی، محی الدین یونیورسٹی اور اسلامی مدارس میں بھی اس طرف توجہ نہیں دی گئی۔

ہمارے تعلیم وتربیت کے دیگر سماجی اداروں کی طرح خانقاہی نظام بھی تنزلی کا شکار ہے۔ سوائے چند ایک مراکز کے قریباً تمام خانقاہی مراکز میں صوفیا کی تعلیمات کے مطابق تعلیم وتربیت کا اہتمام نظر نہیں آتا۔ مشائخ اور سجادہ نشین حضرات کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ خانقاہی نظام کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ وہ اپنے اسلاف کی تعلیمات سے نابلد ہیں۔ اسی طرح ان سے رجوع کرنے والے بھی بیعت کے حقیقی تقاضوں سے آگاہ نہیں ہیں۔ ان مراکز پر اب رسومات نظر آتی ہیں اور حقیقی مقاصد اور ان کی تکمیل کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ زیادہ تر خانقاہیں روحانی تعلیم وتربیت کے مراکز کے بجائے کاروباری مراکز بن گئی ہیں۔ یہی حال مدرسوں کا ہے۔ جدید علوم کی تعلیم وتربیت کے مرکز سے ملنے والی تعلیم بھی غیر معیاری ہے اور عملی زندگی میں اس کی افادیت نظر نہیں آتی ۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا　　کہاں سے آئے صدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک　　نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ (1)

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات نہایت پُر از حکمت ہیں۔ غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کسی ایک کی اصلاح سے دیگر امور بھی اصلاح پاتے ہیں۔ مثلاً نماز دین کا ستون اور جنت کی کنجی ہے۔ نماز کی ادائیگی سے بہت سے دینی و دنیاوی اور اُخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے ذہنی ونفسیاتی، جسمانی و روحانی اور اخلاقی تندرستی اور شفا بھی حاصل ہوتی ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ صاف ستھرا لباس پہن کر، اچھی طرح طہارت کے بعد، وضو کر کے، صاف ستھری جگہ پر، توجہ اور یکسوئی سے ادا کی جائے۔ نماز پنجگانہ کی ادائیگی سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ صاف ستھرا رہنے سے ذہنی و قلبی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ انسان کئی طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس کے اخلاق سنورتے ہیں۔ وہ سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پاتا اور آئندہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ جسمانی، ذہنی ونفسیاتی اور اخلاقی امراض کا شکار ہے تو بتدریج ان سے نجات پاتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

.....اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ..... العنکبوت [29:45]

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

اگر نماز کی باقاعدہ ادائیگی کے بعد بھی انسان کے اخلاق بہتر نہ ہوں۔ وہ بے حیائی اور برائی کے کاموں سے باز نہ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے صحیح طریقے سے نماز ادا نہیں کی۔

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا   تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں (۲)

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل   دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (۳)

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور   ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر (۴)

دین اسلام عبادات و معاملات میں، تمام امورِ زندگی میں اعتدال اور توازن کا درس دیتا ہے۔ اعتدال اور توازن کے ذکر کے لیے کئی طرح کے الفاظ، کنائے اور استعارے استعمال ہوتے ہیں۔ تندرستی اور صحت بھی اعتدال اور توازن کو ظاہر کرتی ہیں۔ اگر انسان کے تمام جسمانی اعضا کی کارکردگی درست ہو، ان میں توازن اور اعتدال ہو تو وہ ذہنی ونفسیاتی اور جسمانی لحاظ سے تندرست کہلاتا ہے۔ اگر اس کے اخلاق درست ہوں، اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے اس کا تعلق درست ہو تو وہ اخلاقی و روحانی لحاظ سے تندرست کہلاتا ہے۔ ضبطِ نفس اور اطاعتِ خداوندی سے اس تندرستی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ایسا انسان حقیقت کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

دین اسلام ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مقصدِ حیات سے دور کرنے والی خواہشات اور جذبات پر قابو پانے اور اپنی خواہشات و جذبات کے معاملے میں بھی توازن و اعتدال اور میانہ روی کی راہ اختیار کر کے جذباتی تندرستی سے بھرپور زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے نفس کی بے جا خواہشات اور جذبات پر قابو پانے کے عمل کو جہادِ اکبر قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی خواہشات کا بھی ایسے ہی مقابلہ کرو جیسے تم اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہو۔ ایسا مردِ مجاہد جو منفی سوچ، بے جا خواہشات اور مخرب جذبات سے چھٹکارا پا کر اعتدال و توازن کی راہ اختیار کرتا ہے اسے ولی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ یونس [10:62]

خبردار، بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔

کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دین اسلام کے مطابق سوچ اور عمل کو درست کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ان کی نمو اور ترقی کے لیے بھرپور کوشش کی جائے اور ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے، نہایت اعتماد اور یقین کے ساتھ راہِ حق پر سفر جاری رکھا جائے۔ اپنی، اپنے اہلِ خانہ، اعزہ و اقربا، ملک اور قوم کی اصلاح اور ترقی کے لیے قلیل مدتی اور طویل مدتی اہداف مقرر کر کے مصروف بہ عمل ہو جانا چاہیے۔ اپنے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے تادمِ مرگ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ آخری دم تک اصلاح اور بہتری، فلاح اور ترقی کا عمل جاری رہنا چاہیے۔

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے روحانی تعلیم وتربیت کے علاوہ طبِ روحانی کی تعلیم بھی ضروری ہے۔ طبِ روحانی کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں تسلیم کی گئی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ زیادہ تر طبیب، عامل بھی ہوتے تھے اور وہ مریضوں کے علاج کے لیے ''طبِ روحانی'' کے علم سے بھی کام لیتے تھے۔ دین سے دوری کی وجہ سے امراض کے روحانی و اخلاقی اسباب اور ان کے روحانی علاج کو نظر انداز کیا جانے لگا۔ اس کے نتیجے میں زیادہ خطرناک اور مزمن وموذی امراض کا سامنا کرنا پڑا۔

عصرِ حاضر میں بھی اب روحانی علاج کی ضرورت و اہمیت تسلیم کی جانے لگی ہے۔ بہت سے سائنسدانوں اور طبی ماہرین نے موذی امراض کے علاج کے سلسلہ میں ذکر وفکر، اوراد و وظائف اور دعاؤں کی افادیت تسلیم کی ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں اپنے مشاہدات بیان کیے ہیں۔ انھوں نے تجویز کیا ہے کہ مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کو سات روز تک سورۂ رحمٰن سنائی جائے۔ اس سے ہر مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔ اسلام آباد میں منعقدہ ایک سیمینار میں ان سائنسدانوں اور طبی ماہرین نے اس طریقۂ علاج کو تمام سرکاری ہسپتالوں میں رائج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ جنگ اخبار کے 29 جولائی 2018ء کے سنڈے میگزین میں ''سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے کنسلٹنٹ، ڈاکٹر محمد جاوید احمد سے خصوصی بات چیت'' کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون سورۂ رحمٰن سے امراض کے علاج کے بارے میں سائنسدانوں اور طبی ماہرین کے مشاہدات وتجربات اور حاصلِ تحقیق پر مشتمل ہے۔ رؤف ظفر، ''ڈاکٹر محمد جاوید احمد'' اور دیگر سائنسدانوں اور طبی ماہرین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''بلاشُبہ قرآنِ حکیم کے ایک ایک حرف میں شفا ہے۔ خود ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو ہر مرض کے لیے شفا قرار دیا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرنے اور سُننے کے نتیجے میں اب تک اَن گنت انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔ یوں تو دُنیا بھر کے سائنس داں اپنے تجربات کی روشنی میں قرآنِ حکیم میں بیان کیے گئے حقائق کے سامنے سرِ تسلیم خم کر چکے، لیکن اس وقت خاص طور پر قرآنِ پاک کی سورہ رحمٰن سائنس دانوں، ماہرینِ طب اور ڈاکٹرز کی خصوصی توجّہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اور اس سورہ میں پوشیدہ شفایابی کی طاقت نے تحقیق کے نئے دروازے کھول دیے ہیں۔ کافی عرصہ قبل پاکستان ٹیلی ویژن پر سورہ رحمٰن کی غیر معمولی افادیت کے بارے میں ایک سلسلہ وار پروگرام پیش کیا جاتا تھا، لیکن یہ سلسلہ ختم ہونے کے بعد خاموشی چھا گئی۔ تاہم، اب ایک مرتبہ پھر میڈیکل سائنس کے مختلف حلقوں میں اس سورہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا جارہا ہے۔

چند ہفتے قبل دارالحکومت، اسلام آباد میں سائنس دانوں اور طبّی ماہرین کا ایک سیمینار منعقد ہوا، جس میں مقرّرین نے سورہ رحمٰن کی مدد سے موذی امراض کے علاج کے حوالے سے اپنے مشاہدات اور تاثرات پیش کیے۔ اس موقعے پر ماہرین نے مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کو 7 روز تک سورہ رحمٰن تھراپی کی تجویز دیتے ہوئے اس طریقہ علاج کو تمام سرکاری اسپتالوں میں رائج کرنے کا مطالبہ کیا۔ سیمینار میں پمز (پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز) اسلام آباد کی ہارٹ سرجن، ماہ رُخ خان، سروسز اسپتال، لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے کنسلٹنٹ، ڈاکٹر محمد جاوید احمد، لمز (لاہور یونی ورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز) کے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی کے سائنس داں، ڈاکٹر محمد طارق اور ڈائریکٹر ایس اینڈ آئی، ارم حمید سمیت دیگر ماہرین نے شرکت کی۔ مقرّرین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ حکیم کے ایک ایک حرف میں شفا ہے۔ بالخصوص سورہ رحمٰن کے حوالے سے اب پاکستانی ماہرین گرینڈ ٹرائل کی طرف جارہے ہیں۔ لمز کے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی میں سورہ رحمٰن کے انسانی دماغ، خلیات اور بیکٹیریا پر اثرات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ سیمینار میں سروسز اسپتال کے شعبہ انتہائی نگہداشت کے ماہر، ڈاکٹر محمد جاوید احمد نے گزشتہ 10 برس کے دوران آئی سی یو میں کینسر سمیت دیگر مُہلک امراض میں مبتلا مریضوں کی سورہ رحمٰن کے ذریعے صحت یابی سے متعلق اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ سورہ رحمٰن تھراپی کے بہترین نتائج سامنے آرہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ اس سورہ کے مریضوں پر حیران کُن اثرات کو بین الاقوامی سطح پر سائنسی نقطۂ نظر سے پرکھا جائے، تاکہ زیادہ سے زیاہ خلقِ خدا اس سے استفادہ کرسکے۔ سیمینار میں شریک دیگر ماہرین کا کہنا تھا کہ عہدِ حاضر میں اسمائے الٰہی کے بھی حیرت انگیز روحانی وجسمانی اثرات سامنے آرہے ہیں اور پوری دُنیا کے مسلمان ان سے مستفید ہورہے ہیں۔

یوں تو پاکستان کے مختلف سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کے علاج کے لیے سورہ رحمٰن سے مدد لی جارہی ہے، لیکن اس طریقہ علاج کا دائرہ خاصا محدود ہے۔ البتہ سروسز اسپتال کا شعبہ انتہائی نگہداشت اس اعتبار سے ایک ہراول دستے کا کام سرانجام دے رہا ہے، جس میں ڈاکٹر محمد جاوید کا کردار کلیدی ہے۔ ڈاکٹر محمد جاوید نے 1992ء میں علّامہ اقبال میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ پھر سروسز اسپتال میں ایک

سال تک ہاؤس جاب کرنے کے بعد شیخ زید اسپتال اور اتفاق اسپتال سے آئی سی یو کے ماہر کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ بعدازاں، پوسٹ گریجویشن کی اور 2005ء میں دو سال کے لیے سعودی عرب چلے گئے۔ اسی دوران ایم آر سی پی کا امتحان پاس کیا اور 2008ء میں وطن واپسی کے بعد سروسز اسپتال، لاہور کے شعبہ انتہائی نگہداشت سے وابستہ ہو گئے۔ اس وقت وہ اسی اسپتال میں کنسلٹنٹ فزیشن کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

یوں تو ڈاکٹر محمد جاوید کی پوری زندگی ہی نشیب و فراز سے عبارت ہے۔ تاہم، 2 دسمبر 2002ء کو اُن کی زندگی میں اس وقت ایک اہم موڑ آیا کہ جب ایڈز میں مبتلا ایک مریضہ کو انجکشن لگاتے وقت مریضہ کے خون سے آلودہ سرنج ان کے ہاتھ میں پیوست ہوگئی اور چند روز بعد ہی ان کے جسم میں ہیپاٹائٹس سمیت دیگر موذی امراض کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئیں۔ وہ کم و بیش ڈیڑھ برس تک اس عذاب میں مبتلا رہے اور پھر معالجین نے انھیں لا علاج قرار دے دیا۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر محمد جاوید کو اپنی رفیق کار لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ داتا دربار کے قریب سیّد صفدر حسین بخاری نامی باباجی سے ملنے کا اتفاق ہوا، جن کی زبان پر صرف یہی جملہ تھا کہ ''کون کہتا ہے کہ دُنیا میں کسی بیماری، اُلجھن، مصیبت، بدبختی یا نحوست کا علاج نہیں۔'' باباجی نے اُن سے کہا کہ ''اے پاگل ڈاکٹر! تم شفایابی کے جس نُسخے کی تلاش میں تھے، وہ مل گیا ہے۔ جو لوگ کسی جسمانی مرض، رُوحانی اُلجھن یا ذہنی کرب میں مبتلا ہوں یا کالے جادو اور منفی طاقتوں کے شر سے نجات چاہتے ہوں، انھیں چاہیے کہ وہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت آنکھیں بند کر کے 7 روز تک مسلسل مصر کے مشہور قاری، عبدالباسط کی آواز میں سورہ رحمٰن کی (بغیر ترجمے کے) تلاوت سُنیں اور ہر بار تلاوت سُننے کے بعد آنکھیں بند کر کے 3 مرتبہ دل میں ''اللہ'' کہہ کر آدھا گلاس پانی 3 گھونٹ میں پی لیں۔ البتہ شرط یہ ہے کہ پوری تلاوت نہایت انہماک و استغراق اور دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سُنیں اور ہر بار تلاوت سُننے کے بعد اُن افراد کو صدقِ دل سے معاف کر دیں کہ جن کے لیے آپ کے دل میں کدورت، بُغض اور نفرت پائی جاتی ہے۔'' پریشان حال ڈاکٹر جاوید نے اُسی روز اس کارِخیر کا آغاز کر دیا اور پہلی ہی نشست میں انھیں یہ احساس ہو گیا کہ اُن کے دل کا بوجھ ہلکا ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اس عمل سے گزرنے کے دوران انھیں اپنے باطن میں ایک عجیب سی تبدیلی محسوس ہوئی اور 7 روز بعد اُن کے باطن میں صحت یابی کا احساس اتنا قوّی ہو چکا تھا کہ انھیں اپنی تمام میڈیکل رپورٹس سو فی صد دُرست آنے کا یقین ہو گیا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ یعنی جس مرحلے پر میڈیکل سائنس ناکام ہوگئی تھی، وہاں قرآن نے کمال کر دکھایا۔ بعدازاں، باباجی نے ڈاکٹر جاوید سے یہ عہد لیا کہ وہ اس نیک کام کو آگے بڑھائیں گے۔ چناں چہ وہ گزشتہ 10 برس سے سروسز اسپتال کے آئی سی یو میں زیرِ علاج مریضوں کو دن میں 3 مرتبہ سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا بندوبست کرتے ہیں اور دیگر مریضوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں، وہ اپنے کلینک میں آنے والے مریضوں کو بھی دیگر ادویہ کے ساتھ یہ تھراپی تجویز کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید کا ماننا ہے کہ علاج معالجے کے ساتھ سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننے سے صحت یابی کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید کے مطابق، شعبہ طب سے وابستگی اختیار کرنے کے بعد وہ ہمیشہ یہ دُعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! تو نے ہر مرض کی دوا اور شفا نازل کی ہے۔ سو، مُجھے کوئی ایسا نُسخہ بتا کہ جسے مَیں تیری خاطر لوگوں میں تقسیم کروں، کیوں کہ مَیں نہیں چاہتا کہ میری کم علمی کے باعث کوئی مریض جاں سے گزر جائے۔'' اللہ نے اُن کی سُن لی اور انھیں یہ نُسخہ مل گیا، جسے اب وہ فی سبیل اللہ تقسیم کر رہے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ ''سورہ رحمٰن کے کرشمات کوئی نئی بات نہیں، بلکہ آج سے کم و بیش 15 برس قبل پی ٹی وی نے ایک پروگرام ''الرحمٰن'' کے نام سے شروع کیا تھا، جس میں سورہ رحمٰن کی تلاوت سے شفایاب ہونے والے سیکڑوں مریضوں کے تاثرات پیش کیے جاتے تھے، جس کے نتیجے میں دیگر افراد کو بھی اس سورہ کی غیر معمولی افادیت کا علم ہوا اور انھوں نے اس نسخے پر عمل شروع کر دیا۔ تاہم، اب پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سورہ رحمٰن کے شفا بخش اثرات کو سائنسی انداز میں پرکھا جا رہا ہے۔ یوں تو ہمارا اس بات پر مکمل ایمان ہے کہ قرآن حکیم کا ایک ایک حرف شفا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ہر مرض کی شفا قرار دیا ہے، لیکن عہدِ جدید کے تعلیم یافتہ، بالخصوص مادّہ پرستی کے شکار افراد اور غیر مسلم اسے سائنس کی کسوٹی پر پرکھنا چاہتے ہیں اور قرآن حکیم کی حقانیت انھیں اپنی طرف مائل کر رہی ہے۔ اگرچہ اس وقت لاہور کے متعدد اسپتالوں میں مریضوں کو سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا بندوبست کیا گیا ہے، جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب اسپتال بند کر دیے جائیں اور مریض ادویہ لینا چھوڑ دیں، بلکہ سورہ رحمٰن تھراپی کا مقصد شفایابی کے عمل کو تیز تر کرنا ہے۔ لاہور کے علاوہ اسلام آباد کے پمز اسپتال کے آئی سی یو میں پاکستان کی پہلی ہارٹ سرجن، ڈاکٹر ماہ رُخ نے سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا اہتمام کیا ہے، جس کے نتیجے میں مریضوں کی شرحِ اموات میں ماضی کے مقابلے میں 50 فی صد کمی واقع ہوئی ہے، جب کہ لمز کی تجربہ گاہ میں پروفیسر محمد طارق تحقیق کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جب کوئی مریض سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنتا ہے، تو اس کے خلیات پر کیا اثرات

مرتب ہوتے ہیں۔"

سورہ رحمٰن کے ذریعے علاج کا آغاز کرنے پر ڈاکٹر جاوید کو اپنے ساتھی ڈاکٹرز کی جانب سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بارے میں وہ بتاتے ہیں کہ "جب میں نے اسپتال میں سورہ رحمٰن کی تلاوت کا بندوبست کیا، تو میرے ساتھی ڈاکٹرز نے یہ کہتے ہوئے اس سے اختلاف کیا کہ جہاں قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں سُنی جاتی، کیا وہاں مریض صحت یاب نہیں ہو رہے، لیکن چوں کہ میں خود سورہ رحمٰن کی غیر معمولی افادیت کا قائل ہو چکا تھا، لہٰذا سخت مزاحمت کے باوجود ڈٹا رہا۔ سورہ رحمٰن کی تلاوت کی وجہ سے ماضی کے مقابلے میں آئی سی یو میں شرحِ اموات میں کمی واقع ہوئی اور لاعلاج مریضوں کی شفایابی کا تناسب بڑھ گیا، جو میرے لیے اطمینان بخش تھا۔" ڈاکٹر محمد جاوید کے مطابق، اب سورہ رحمٰن کے کرشماتی اثرات کی گونج پاکستان کے علاوہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی سُنائی دے رہی ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے پاکستان میں جگر کی پیوندکاری کے ماہر، ڈاکٹر طارق بنگش کے ساتھ برطانیہ کے معروف لیڈز اسپتال میں پیش آنے والا ایک واقعہ سُنایا۔ انھوں نے بتایا کہ "ڈاکٹر طارق بنگش لیڈز اسپتال میں جگر کی پیوندکاری کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ ایک روز وہ اسپتال کے مشہور سرجن، پروفیسر ڈاکٹر بیلمی کے وارڈ کے قریب سے گزرے، تو انھیں اندر سے سورہ رحمٰن کی تلاوت کی آواز سُنائی دی، جسے سُن کر وہ دنگ رہ گئے۔ ڈاکٹر بنگش نے اپنے ساتھیوں سے اس بابت پوچھا، تو انھوں نے بتایا کہ ڈاکٹر بیلمی نے آئی سی یو میں زیرِ علاج مریضوں کے لیے سورہ رحمٰن کی تلاوت کا اہتمام کر رکھا ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ تلاوت سُننے کی وجہ سے مریضوں کی شرحِ اموات میں ماضی کے مقابلے میں کئی گُنا کمی واقع ہوئی۔ ڈاکٹر بیلمی کو اُن کے بعض ساتھی پاگل سمجھتے تھے اور بعض مسلمان۔ تاہم، ڈاکٹر بنگش کا کہنا تھا کہ وہ کچھ عرصہ سعودی عرب میں مقیم رہے۔ ہوسکتا ہے کہ انھوں نے یہ آئیڈیا وہاں سے لیا ہو۔ بعدازاں، جب دیگر ڈاکٹرز نے ڈاکٹر بیلمی کو کریدنا شروع کیا، تو وہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے کہ "میں اس وقت کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ میں اس بارے میں لکھوں گا ضرور، جسے آپ میری موت کے بعد پڑھ لیجیے گا۔" ڈاکٹر بیلمی سے کئی مسلمان ڈاکٹرز رابطہ کر چکے ہیں، لیکن وہ کسی کو اپنے پاس موجود اعداد و شمار دینے پر آمادہ نہیں اور پہلے دوسرے ڈاکٹرز سے ڈیٹا طلب کرتے ہیں۔ ویسے ڈاکٹر بیلمی نے جلد ہی ایک ایسا "ملٹی پرپز سینٹر" تعمیر کرنے کا عندیہ ہے کہ جہاں سورہ رحمٰن تھراپی سے مریضوں کا علاج ہوگا۔"

ڈاکٹر محمد جاوید، سورہ رحمٰن کو "Ultimate Remedy" یا حتمی طریقہ علاج قرار دیتے ہیں۔ یعنی جہاں میڈیکل سائنس کام کرنا چھوڑ دے، وہاں یہ سورہ اپنا کمال دکھانا شروع کر دیتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ "میں اپنے پاس موجود گزشتہ 10 برس کے اعداد و شمار کی بنیاد پر یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ جب سے میں نے اپنے وارڈ میں سورہ رحمٰن کی تلاوت سُنانے کا اہتمام کیا ہے، انتہائی نگہداشت کے مریضوں کی شرحِ اموات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ سورہ رحمٰن کی تاثیر کے سبب معالجین کی جانب سے لاعلاج قرار دیے گئے مریض بھی صحت یاب ہو گئے۔ میں اس موقعے پر دانستہ یا نادانستہ طور پر زہریلی گولیاں کھانے والے مریضوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ امریکا سمیت دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے اسپتالوں کے آئی سی یو میں لائے جانے والے ایسے مریضوں کی شرحِ اموات 80 فی صد ہے، جب کہ ہمارے شعبہ انتہائی نگہداشت میں اس قسم کے 80 فی صد مریض شفایاب ہو جاتے ہیں، حالاں کہ ترقی یافتہ ممالک کے اسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولتیں ہم سے کئی گُنا بہتر ہیں۔ خیال رہے کہ گندم میں رکھی جانے والی ان زہریلی گولیوں میں المونیم فاسفیٹ نامی زہر پایا جاتا ہے، جس کا کوئی تریاق نہیں۔ ہمارے ہاں ایسے مریضوں کی شفایابی کی شرح پر دوسرے ممالک کے ڈاکٹرز بھی حیران ہیں۔ اسی طرح پاگل کُتے کے کاٹنے سے متاثر ہونے والے مریض بھی بمشکل بچ پاتے ہیں، لیکن ہمارے اسپتال میں ان کی شفایابی کی شرح بھی کافی زیادہ ہے، جب کہ یہی حال دل، گُردے، جگر اور کینسر سمیت دیگر امراض میں مبتلا مریضوں کا ہے۔ تاہم، میں یہاں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی بھی مریض کا علاج معالجہ ترک نہیں کرتے، بلکہ دوا کے ساتھ 7 روز تک نہایت انہماک و استغراق سے سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننے اور صدقِ دل سے دوسروں کو معاف کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ ایک اضافی تھراپی ہے، جو ماہرین کے مطابق، جسم کے اندر موجود شفایابی کی قوت کو متحرک کر کے مریض کو تیزی سے صحت یاب کرتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی فرد سحر کے اثرات میں گرفتار ہو یا دوسرے گوناگوں مسائل سے دوچار ہو، تو اس کے لیے بھی سورہ رحمٰن کی تلاوت سُننا، باعثِ رحمت و برکت ہے۔ یوں تو پورا قرآن ہی خیر و برکت کا سَر چشمہ ہے، لیکن سورہ رحمٰن بنی نوع انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کا خصوصی تحفہ ہے۔ ایک دِل چسپ اَمر یہ بھی ہے کہ اس سورہ کی تلاوت سُننے والے غیر مسلم مریضوں کو بھی خاطر خواہ فائدہ پہنچا۔"

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمد جاوید نے بتایا کہ "کئی افراد مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا دوا کھائے بغیر صرف سورہ رحمٰن کی تلاوت

سُننے سے علاج ممکن ہے، تو مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف تلاوت سُننا بھی یقیناً فائدہ مند ہے۔ تاہم، 90فی صد مریض دیسی، یونانی یا ہومیو پیتھک علاج ضرور کرواتے ہیں۔ علاج کروانا برحق ہے، البتہ سورہ رحمٰن تھراپی سے شفایابی کا عمل تیز تر ہوجاتا ہے۔ تقریباً تمام طریقہ ہائے علاج، بالخصوص ہومیوپیتھی کا بنیادی مقصد جسم کے اندر پائے جانے والے منفی عناصر کو ختم کرکے شفایابی کی قوّتوں اور قوّتِ مدافعت کو حرکت میں لاکر مرض پر قابو پانا ہے۔ مَیں اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر یہ سمجھتا ہوں کہ قرآنِ حکیم کا ہر حرف خیر و برکت کی لہروں سے لبریز ہے۔ یہ لہریں جب پانی میں جذب ہوکر انسانی جسم میں موجود پانی میں شامل ہوتی ہیں، تو اس کے نتیجے میں جسم میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ تاہم، یہ میرا مشاہدہ ہے اور سائنس دانوں کو سائنس کی کسوٹی پر پرکھ کر ان کی افادیت ثابت کرنی چاہیے۔'' ڈاکٹر محمد جاوید کا مزید کہنا تھا کہ ''ہم نے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم تشکیل دی ہے، جو گزشتہ 10 برس کے دوران ہمارے آئی سی یو میں مریضوں کی شفایابی اور اموات کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد اُن کا ماضی کے ڈیٹا سے موازنہ کرکے ایک جائزہ رپورٹ مرتّب کررہی ہے۔ ہم یہ ڈیٹا صرف ماہرین کے لیے مرتّب کررہے ہیں، تاکہ اسے بین الاقوامی سطح پر طبّی ماہرین میں عام کیا جاسکے۔''

ڈاکٹر محمد طارق، لمز میں شعبہ مالیکیولر بائیولوجی کے سربراہ ہیں۔ انھوں نے سوئٹزر لینڈ کی معروف یونی ورسٹی، ای ٹی ایچ سے ڈی این اے ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ''مَیں سورہ رحمٰن تھراپی کے حیرت انگیز نتائج دیکھنے کے بعد کافی عرصے پہلے ہی اسے سائنسی نقطہ نظر سے پرکھنے کا فیصلہ کرچُکا تھا اور جب سروسز اسپتال کے آئی سی یو کی انتظامیہ نے مجھے گزشتہ 10 برس کا ڈیٹا دینے کا فیصلہ کیا، تو میرا کام آسان ہوگیا۔ ہم نے اپنے شعبہ مالیکیولر بائیولوجی میں تین پہلوؤں پر کام شروع کیا ہے۔ یہ ایک کافی پیچیدہ عمل ہے۔ سادہ ترین الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم بیکٹیریا، انسانی خلیات اور انسانی دماغ پر سورہ رحمٰن کی تلاوت کے اثرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ہم یہ جاننے کی کوشش کررہے ہیں کہ سورہ رحمٰن کی تلاوت کے سبب پیدا ہونے والے ارتعاش سے بیکٹیریا، انسانی خلیات کی بناوٹ اور دماغ میں پائے جانے والے نیورونز اور اس کے مختلف حصّوں پر کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں، کیوں کہ دماغ ہی شفایابی کے سگنلز بھیجتا ہے۔ آئی سی یو میں مریض تو بے ہوش ہوتا ہے، لیکن اس کا دماغ سورہ رحمٰن کے سگنلز وصول کررہا ہوتا ہے۔'' ڈاکٹر محمد طارق نے مزید بتایا کہ ''انسانی جسم میں جینز کا ایسا حیرت انگیز نظام پایا جاتا ہے، جس کے بارے میں جان کر انسان ورطہ حیرت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ یہ جینز آن، آف ہوتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب شکمِ مادر میں جینز آنکھیں بنارہے ہوتے ہیں، تو دل بنانے والے جینز آف ہوجاتے ہیں۔ ہم جینز کی اس پُراسرار دُنیا میں سورہ رحمٰن سے پیدا ہونے والے ارتعاش کے اثرات کا معمّا حل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم مکھیوں کو بھی ماڈل کے طور پر استعمال کررہے ہیں۔ ان میں کینسر کے جراثیم داخل کرکے سورہ رحمٰن کی تلاوت کے اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز، لیبارٹری میں تلاوت کے دوران ٹشو کلچر کی گروتھ کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ ہمارے اب تک کے تجربات کافی حوصلہ افزا رہے ہیں اور ہمیں شفایابی کے اعداد و شمار کو سائنسی بنیاد فراہم کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ان شاء اللہ۔''

ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم اپنی کتاب، ''مَن کی دُنیا'' میں دُعا کی شمولیت کی سائنسی توجیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کائناتی ارتعاش (Cosmics Vibrations) ایک سائنسی حقیقت ہے، جس میں نہ صرف بجلیوں کی کڑک، طیّارے کی پرواز یا ٹرین کی حرکت سے لہریں اُٹھتی ہیں، بلکہ ایک ہلکی سی آواز یا تارِ رباب کی جُنبش سے بھی ہماری اس کائنات میں ایک ہیجان پیدا ہوجاتا ہے۔ ماہرینِ رُوح کی تازہ تحقیق تو یہ کہتی ہے کہ ہمارے ارادہ وخیال سے بھی لہریں اُٹھنے لگتی ہیں اور جب ہم کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد نیاز و گداز میں ڈُوب کر دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہیں (یا پھر قرآنی آیات سے پیدا ہونے والی لہروں کو اپنے جسم میں جذب کرتے ہیں) تو ہمارے اندرونی جذبات کی پُراسرار قوّت (Emotional Energy) کاسمک ورلڈ یا کائناتی دُنیا میں زبردست لہریں پیدا کرتی ہے۔ یہی لہریں کائنات کی فیض رساں قوّتوں سے (جن کا ہمیں پوری طرح علم نہیں) ٹکراتی ہیں، تو وہ یا تو خود ہماری مدد کو دوڑی آتی ہیں یا ہمارے جسم میں کوئی ایسی لہر یا قوّت چھوڑ جاتی ہیں، جس سے ہماری تکلیف دُور ہوجاتی ہے۔''

قرآنِ حکیم کتابِ ہدایت بھی ہے اور کتابِ شفا بھی۔ قرآن حکیم میں ہر فرد اور قوم کے، ہر طرح کے اور ہر عمر کے اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے مکمل ہدایت اور رہنمائی موجود ہے۔ اس کا کلام، اس کا ہر ایک حرف، ہر ایک کلمہ، ہر ایک آیت اور سورۂ مقدسہ مخزن ہدایت، خزینہِ معرفت اور شفا ہے۔ اس فلسفہ کے پیش نظر بابا بلھے شاہ نے فرمایا۔

اکو حرف بھتیرا سانوں تے ٹھپ رکھ یار کتاباں نو

علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

قلندر جزو دو حرف لاالہ کچھ نہیں رکھتا فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا (۵)

سورۂ رحمٰن کے شفا کن اثرات اہلِ ایمان اور اہلِ مشاہدہ وتجربہ کے لیے مسلّم ہیں۔ احادیثِ نبوی اور فرمودات اولیاء کے مطابق سورۂ فاتحہ کی شفا بخشی بھی مسلّم ہے۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ آیت الکرسی، چاروں قل، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ مزمل سے بھی استفادہ کیا جائے تو ہر طرح کے جسمانی وروحانی مرض سے نجات اور حصولِ شفا کا عمل تیز تر ہو جاتا ہے۔

کلام میں کلیم کی روحانی طاقت پائی جاتی ہے۔ کلامِ الٰہی، افضل ترین کلام ہے اور بے حد وحساب قوت وتوانائی کا حامل ہے۔ اس قوت وتوانائی سے ہدایت ورہنمائی اور تندرستی وشفا نصیب ہوتی ہے۔

دین اسلام میں اعمالِ خیر کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسے تمام اعمال جن سے قوت وتوانائی اور تندرستی وشفا حاصل ہوتی ہے انھیں باعثِ اجر وثواب قرار دیا گیا ہے۔ ایسے اعمال جن سے روحانی واخلاقی کمزوری واقع ہوتی ہے اور جو انسان کی ذہنی، نفسیاتی، جسمانی و روحانی صحت اور دنیوی اور اُخروی حیات کے لیے مضر ہیں انھیں گناہ قرار دیا گیا ہے۔

درست اور صحت مند فکر وعمل سے جسمانی وروحانی صحت حاصل ہوتی ہے۔ ان سے روحانیت نمو پاتی ہے۔ ان سے وہ قوت وتوانائی حاصل ہوتی ہے جو دینی ودنیاوی امور سرانجام دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہی قوت وتوانائی قبر میں وسعت وفراخی کے حصول، رزق کی فراہمی، روشنی، راحت اور آرام کے حصول میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور اس قوت وتوانائی سے بفضلِ تعالیٰ حشر میں کامیابی حاصل ہوگی اور پل صراط پر کامیابی سے گزرنا ممکن ہو سکے گا۔

ایلو پیتھک طریقہ علاج کے فلسفہ کے مطابق اعضا کی ساخت اور کارکردگی میں خلل، ہارمونز کی خرابی، مختلف غذائی اجزا (نمکیات، وٹامنز، پروٹین) کی کمی بیشی اور جراثیموں سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ طبِ یونانی کے مطابق جسم میں مختلف خلطوں (صفرا، سودا، بلغم، دم) کی کمی بیشی سے انسانی مزاج اعتدال اور توازن پر نہیں رہتا اور مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ علمِ نفسیات کے مطابق سوچ کی خرابی سے مختلف نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ہومیو پیتھک فلسفہ کے مطابق امراض کا انسان کی اخلاقی حالت سے گہرا تعلق ہے۔ اخلاقی بے راہروی سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو قوتِ شفا عطا کی ہے جو اسے تندرست رکھتی ہے۔ جب کسی بد عملی سے یہ قوتِ شفا کمزور ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ ہومیو پیتھک دوا کی مدد سے قوتِ شفا کو بحال کرنے اور بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ قوتِ شفا بحال ہونے سے مرض ختم ہو جاتا ہے۔ مختلف طریقہ ہائے علاج کے مطابق تمام نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی امراض کی وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ سوچ کی خرابی ۲۔ کج روی، بدعملی وبداخلاقی ۳۔ غذائی اجزا کی کمی بیشی

۴۔ مختلف بیماریوں کے جراثیم ۵۔ اعضا کی ساخت اور کارکردگی میں گڑبڑ ۶۔ مزاج کا عدم توازن

دین اسلام کے مطابق، مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ سحر وآسیب اور نظرِ بد سے بھی مختلف ذہنی ونفسیاتی اور جسمانی وروحانی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کا نفس اور شیطان بھی صحت کی خرابی کا سبب بنتے ہیں۔ انسان مختلف امراض کے اسباب سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مدد کے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔ اس لیے کلی شفا کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فضل وکرم اور مغفرت طلب کی جائے، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے اور دین اسلام کے تقاضوں کے مطابق سوچ اور عمل درست کرنے کی کوشش کی جائے اور ارشاداتِ نبوی کے مطابق دعا، دوا، صدقات، توبہ واستغفار اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے شفا طلب کی جائے۔

طبِ نبوی میں غذا اور دوا کے علاوہ مختلف اذکار وتسبیحات اور آیات وسورۂ مقدسہ سے علاج کی تعلیم دی گئی ہے۔ طبِ روحانی، طبِ نبوی کا ایک حصہ ہے۔

روحانی گائیڈ (مرشد) کو چاہیے کہ داخلِ سلسلہ ہونے والے لوگوں کی روحانی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دینے کے علاوہ انھیں

طبِ روحانی کی بھی تعلیم دے تا کہ وہ اپنا، اپنے اہلِ خانہ، اپنے اعزہ واقربا کا روحانی علاج کر سکے اور روحانی تعلیم وتربیت کے دوران، سلامتی سے روحانی مدارج (راہِ سلوک) طے کر سکے۔ اسے چاہیے کہ اس کے پاس جو بھی سائل آئے اس کے مسائل اچھی طرح سمجھے۔ اس کے بارے میں، اس کے اہلِ خانہ، اس کے ذریعہ معاش کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ دین اسلام کے مطابق اس کا درست حل تجویز کرے۔ اس کے مسائل حل کرنے کے لیے دعا کرے اور قدرت کے عطا کردہ روحانی تصرفات سے بھرپور کام لے۔ اسے رفتہ رفتہ، بغیر وقت ضائع کیے مقصدِ حیات سے آگاہ کرے۔ اس کے دل میں کامیاب انسان بننے کی تڑپ پیدا کرے۔ اپنے قلب سے بذریعہ توجہ اس کے قلب میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی محبت اور عشق پیدا کرے۔ اس کے مسائل کے حل کے بہانے اسے ریاضت و مجاہدہ کی راہ پر گامزن کرے۔ اس کے خوابوں، مشاہدات، الہامات سے آگاہ ہو کر اسے بھی ان کے ذریعے ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے رابطے کے رموز سے آگاہ کرے۔ اسے اوامر ونواہی سے آگاہ کرے۔ اس کے قلب پر توجہ کرکے، اسے نورِ ہدایت سے منور کرنے کی کوشش کرے۔ اس طرح انسانِ کامل بننے اور بنانے کی بھرپور سعی کرے۔ اگر وہ اس سلسلے میں کامیاب نہ بھی ہو سکا تو بھی اسے اپنے صدق اور خلوص کی وجہ سے ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرب ورضا کی دولت نصیب ہوگی اور اگر ایک بھی انسان اس سے ہدایت پا گیا تو وہ سمجھے کہ مقصدِ حیات پورا ہو گیا۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ تندرستی، سلامتی اور اعتدال وتوازن پر مشتمل کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے صحیح کام (اعمالِ خیر)، صحیح وقت پر اور صحیح طریقے سے سرانجام دینا ضروری ہے۔ یہ اعمالِ خیر نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کام آتے ہیں۔ نیک اعمال کی طرح نیک لوگ بھی دنیا وآخرت میں فلاح وبہبود حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

نیک اعمال کا آخرت میں کام آنا

امام عبداللہ حکیم ترمذی نے نوادرالاصول میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا میں نے آج رات (خواب میں) ایک عجیب منظر دیکھا' میں نے دیکھا کہ میری امت میں سے ایک شخص کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لیے آیا' اس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ جو نیکی کی تھی اس نیکی نے ملک الموت کو واپس بھیج دیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اس پر عذابِ قبر آیا تو اس کے وضو نے اس کو اس عذاب سے چھڑا لیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اس کو شیاطین پریشان کر رہے تھے تو اس کے پاس اللہ کا ذکر آیا اور اس نے اس کو ان شیاطین سے چھڑا لیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی وہ جب بھی حوض پر آتا تو اس کو حوض سے روک دیا جاتا' تو اس کے پاس اس کے روزے آئے اور انھوں نے اس کو پانی پلا کر سیراب کیا اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا اور انبیاء علیہم السلام حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ جب بھی ان کے قریب جاتا وہ اس کو دھتکار دیتے' پھر اس کا غسل جنابت آیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو میرے پاس بٹھا دیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے ہر طرف اندھیرا تھا اور وہ ان اندھیروں میں حیران تھا کہ اس کا حج اور عمرہ آیا اور اس کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا وہ مومنوں سے بات کرتا تھا اور وہ اس سے بات نہیں کرتے تھے' پھر اس کا صلہ رحم (رشتہ داروں سے ملنا جلنا) آیا اور اس نے کہا اے مومنوں کی جماعت اس سے بات کرو' اس سے بات کرو تو انھوں نے اس سے باتیں کیں۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے چہرے سے آگ کے شعلوں کو اپنے ہاتھ سے ہٹا رہا ہے' اتنے میں اس کا صدقہ آیا اور وہ ان شعلوں کے آگے حجاب بن گیا' اور اس کے سر پر سایہ بن گیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اس کو ہر طرف سے پکڑ رکھا ہے' تو اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) آیا اور اس کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا اور رحمت کے فرشتوں کے ساتھ داخل کردیا' اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب ہے' اتنے میں اس کے اچھے اخلاق آئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اللہ کے پاس پہنچا دیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا نامۂ اعمال اس کی بائیں جانب سے آرہا ہے' اتنے میں اس کا خوفِ خدا آیا اور اس نے اس کے صحیفۂ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں رکھ دیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا وہ جہنم کے کنارے پر تھا پھر خوفِ خدا سے اس کا لرزنا آیا اور اس نے اس کو جہنم سے چھڑا لیا۔ اور میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کو دوزخ میں ڈالنے کے لیے اوندھا کردیا گیا ہے' پھر اس کے وہ آنسو آئے جو دنیا میں خوفِ خدا سے اس کی آنکھوں سے نکلے تھے انھوں نے اس کو دوزخ سے نکال لیا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر کپکپا رہا تھا تو اللہ کے ساتھ اس کا حسنِ ظن آیا اور اس کی کپکپاہٹ دور کی اور اس کو روانہ کیا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا تو اس نے مجھ پر جو درود پڑھا تھا وہ آیا اور اس نے اس کو سیدھا کھڑا کردیا اور وہ چلنے لگا۔ اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچا تو اس پر جنت کے دروازے بند کردیئے گئے تو اس کا کلمۂ شہادت آیا اور اس نے جنت کے دروازے کھولے اور اس کو جنت میں داخل کردیا۔ (٦)

علامہ قرطبی نے اس حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھا: یہ حدیث بہت عظیم ہے' یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ بعض نیکیوں سے بعض مخصوص عذاب ساقط ہوجاتے ہیں جبکہ حدیث صحیح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص سے اس کے تمام عذاب اس ایک نیکی کی وجہ سے ساقط کردیئے کہ وہ مقروضوں سے درگزر کرتا تھا۔ (٧)

نیک لوگوں کا دنیا اور آخرت میں کام آنا

تقویٰ و پرہیزگاری کی بدولت انسان کو خصوصی علم وحکمت عطا ہوتے ہیں جن سے وہ خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور مخلوقِ خدا کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

..... وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ البقرہ[2:282]

..... اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور اللہ تمھیں (معاملات کی) تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے ○

علمائے حق کی بدولت بے شمار برکات حاصل ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

..... وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ..... البقرہ[2:251]

اور اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض سے دور نہ کرتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔

حافظ ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں ہمیشہ سات شخص ایسے رہیں گے جن کی برکت سے تمھاری مدد کی جائے گی اور جن کے وسیلے سے تم پر بارشیں نازل ہوں گی اور جن کی وجہ سے تم کو رزق دیا جائے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس ابدال ہیں' ان کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے تم پر بارشیں ہوتی ہیں۔ قتادہ نے کہا میرا گمان ہے کہ حسن بصری بھی انھیں میں سے ہیں۔''(۸)

امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ایک مومن صالح کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھروں سے مصائب کو دور کر دیتا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے یہ آیت پڑھی وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔''(۹)

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی مالکی (متوفی ۶۶۸ھ) لکھتے ہیں:

''حکیم ترمذی (متوفی ۳۲۹ھ) نے نوادر الاصول میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انبیاء زمین کی میخیں ہیں اور جب نبوت منقطع ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ سیدنا محمد ﷺ کی امت سے ایک قوم کو پیدا کر دیا جن کو ابدال کہا جاتا ہے' وہ زیادہ روزوں اور زیادہ نمازوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت نہیں رکھتے لیکن وہ حسن اخلاق' خدا خوفی' حسنِ نیت' تمام مسلمانوں کے لیے دلوں میں خیر خواہی' اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی' صبر' حلم' عقل مندی اور تواضع کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں۔ وہی انبیاء علیہم السلام کے خلفاء ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند کر لیا اور ان کو اپنے لئے خاص کر لیا۔ وہ چالیس صدیق ہیں' ان میں سے تیس ایسے اشخاص ہیں جن کا یقین حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کی مثل ہے۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین والوں سے آفتوں اور مصائب کو دور فرماتا ہے' ان ہی کی وجہ سے ان پر بارشیں ہوتی ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ ان میں سے جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس کا بدل پیدا فرما دیتا ہے۔''(۱۰)

اکثر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ نمازیوں کی وجہ سے بے نمازیوں سے عذاب دور نہ فرماتا اور متقین کی وجہ سے غیر متقین سے عذاب دور نہ فرماتا تو لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے' اور اگر اللہ نیک مومنوں کی وجہ سے فساق اور کفار سے عذاب دور نہ فرماتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میری امت کے نمازیوں کی وجہ سے بے نمازیوں سے عذاب دور کر دیتا ہے' اور زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے عذاب دور فرما دیتا ہے' اور روزہ داروں کی برکت سے ان سے عذاب دور کر دیتا ہے جو روزہ نہیں رکھتے' اور حجاج کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب دور کر دیتا ہے جو حج نہیں کرتے اور مجاہدوں کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب دور کر دیتا ہے جو جہاد نہیں کرتے' اور اگر سب لوگ ان احکام کے ترک کرنے پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دے۔''(۱۱)

ان احادیث اور آثار کی تائید اس صحیح حدیث سے ہوتی ہے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔''(۱۲)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ o ابراہیم[14:31]

آپ میرے مومن بندوں سے فرما دیں کہ وہ نماز قائم رکھیں اور جو رزق ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہیں اس دن کے آنے سے پہلے جس دن میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کوئی (دنیاوی) دوستی (کام آئے گی)o

خرید وفرخت سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں عذاب سے بچنے کے لیے مال ودولت یا کسی طرح کے بھی کوئی وسائل میسر نہیں ہوں گے۔ وہاں انسان عذاب سے بچنے کے لیے کسی اور کو اپنی جگہ پیش نہیں کر سکے گا۔ وہاں سوائے نیک لوگوں کے کسی کی دوستی کام نہیں آئے گی، جیسا کہ درج ذیل آیتِ مقدسہ میں بیان ہوا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ o الزخرف[43:67]

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا آیتِ مقدسہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

''جن لوگوں کی دنیا میں دوستی طبیعت کے میلان اور نفس کی رغبت کی وجہ سے ہوگی وہ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور جن لوگوں کی دوستی محض اللہ کے لیے اور دین کی وجہ سے ہوگی وہ دوستی اس دن کام آئے گی؛ جیسے مسلمان اولیاء اللہ سے اور علماء دین سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ دوستی محض دین کی وجہ سے اور اللہ کے لیے ہوتی ہے؛ جیسے حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت علی ہجویری رحمہما اللہ سے مسلمان محبت رکھتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام بخاری رحمہما اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔''(۱۳)

نیک لوگوں کی صفات

نیک لوگوں کی پہچان کے لیےاور خود بھی نیک بننے کے لیےان صفات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔نیک لوگوں کے عقائد درست اور اعمال صالحہ ہوتے ہیں۔وہ اخلاقِ حسنہ سے متصف ہوتے ہیں۔وہ حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔قرآنِ حکیم میں نیک لوگوں کی تمام صفات کا مختلف پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے۔ان میں سے چند ایک صفات درج ذیل ہیں:

۱۔ اللہ سے کیے گئے وعدوں کو توڑتے نہیں بلکہ پورا کرتے ہیں۔
۲۔ صلہ رحمی کرتے یعنی رشتہ داروں کا حق ادا کرتے ہیں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔
۴۔ آخرت کے حساب سے کانپتے ہیں۔
۵۔ اللہ کی رضا کے لئے صبر کرتے ہیں۔
۶۔ نماز قائم کرتے ہیں۔
۷۔ اپنا مال دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔فضول خرچی نہیں کرتے۔بخل بھی نہیں کرتے۔
۸۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں۔
۹۔ اللہ کے ذکر سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔
۱۰۔ اچھے اعمال کرتے ہیں۔
۱۱۔ زمین پر عاجزی سے اور آہستہ چلتے ہیں۔
۱۲۔ جاہلوں سے ملتے ہیں تو الجھنے کے بجائے سلام کہہ کر نکل جاتے ہیں۔
۱۳۔ راتیں اللہ کے حضور قیام، رکوع اور سجدوں میں گزارتے ہیں۔
۱۴۔ عذاب دوزخ سے رب کی پناہ مانگتے ہیں اور توبہ استغفار کرتے ہیں۔
۱۵۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے۔
۱۶۔ ناحق قتل نہیں کرتے۔
۱۷۔ جھوٹ نہیں بولتے۔
۱۸۔ فضول اور بے ہودہ کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔
۱۹۔ سائل کو محروم نہیں کرتے۔
۲۰۔ زنا نہیں کرتے۔

ان صفات کے حاملین اصل اولیاء اللہ ہیں جن کو کسی قسم کا خوف اور غم نہ ہوگا۔[۱۴]

بڑے گناہ

دین اسلام میں نیکی کے کاموں کے کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ برے کام، نیکیوں کی افادیت سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔ اس لیے کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر طرح کے چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ علمائے کرام نے قریباً ستر کے قریب بڑے گناہوں (کبائر) کی نشاندہی فرمائی ہے جن کے عنوانات درج ذیل ہیں۔ ان گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

(۱) جس کام سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے منع کیا ہو اس سے دست کش نہ رہا جائے۔ (۲) قتل ناحق (۳) جادو (۴) ترک نماز (۵) ترک زکوٰۃ (۶) بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھنا (۷) باجود قدرت کے حج نہ کرنا (۸) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۹) رشتہ داروں سے ترک تعلق کرنا (۱۰) زنا (۱۱) قومِ لوط کا عمل (۱۲) سود کھانا (۱۳) ظلماً یتیم کا مال کھانا (۱۴) اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھنا (۱۵) میدانِ جہاد سے بھاگنا (۱۶) سربراہ مسلمین کا عوام پر ظلم کرنا یا عوام کا اس پر ظلم کرنا (۱۷) فخر و تکبر کرنا اور اترانا (۱۸) جھوٹی گواہی دینا (۱۹) خمر (شراب) پینا (۲۰) جوا کھیلنا (۲۱) مسلمان پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا (۲۲) مالِ غنیمت میں خیانت کرنا (۲۳) چوری کرنا (۲۴) ڈاکا ڈالنا (۲۵) جھوٹی قسم کھانا (۲۶) ظلم کرنا (۲۷) سلطان کے حکم کے بغیر ٹیکس جمع کرنا (۲۸) حرام کھانا یا کسی بھی طریقہ سے حرام کو استعمال کرنا (۲۹) خودکشی کرنا (۳۰) باتوں میں بکثرت جھوٹ بولنا (۳۱) ناجائز فیصلے کرنا (۳۲) رشوت لینا (۳۳) عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورت کی مشابہت کرنا (۳۴) دیوثی کرنا (۳۵) طلاق دینے کی شرط سے حلالہ کرنا (۳۶) پیشاب کے قطروں سے نہ بچنا (۳۷) علم کو چھپانا (۳۸) دنیا کے لیے علم دین حاصل کرنا (۳۹) خیانت کرنا (۴۰) احسان جتانا (۴۱) تقدیر کو جھٹلانا (۴۲) لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرنا (۴۳) چغلی کھانا (۴۴) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۴۵) عہد شکنی کرنا (۴۶) نجومی کی تصدیق کرنا (۴۷) بیوی کا خاوند کی نافرمانی کرنا (۴۸) تصویر بنانا (۴۹) نوحہ اور ماتم کرنا، اپنے آپ کو پیٹنا (۵۰) حاکم کے خلاف بغاوت کرنا (۵۱) کمزوروں، باندیوں، نوکروں اور بیویوں پر تشدد کرنا (۵۲) پڑوسی کو اذیت پہنچانا (۵۳) مسلمانوں کو ایذا دینا اور ان کو گالی دینا (۵۴) اللہ کے بندوں کو اذیت پہنچانا اور ان پر سختی کرنا (۵۵) قدموں کے نیچے گھسٹتے ہوئے کپڑے پہننا یا تکبر سے ٹخنوں کے نیچے کپڑوں کو لٹکانا (۵۶) مردوں کا سونے اور ریشم کا لباس پہننا (۵۷) غلام کا بھاگنا (۵۸) غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا (۵۹) اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے نسب قائم کرنا (۶۰) شرعی جواز کے بغیر جھگڑا کرنا (۶۱) فاضل پانی دینے سے منع کرنا (۶۲) ناپ تول میں کمی کرنا (۶۳) اللہ کے عذاب سے بے خوف ہونا (۶۴) اولیاء اللہ کو اذیت دینا (۶۵) اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا (۶۶) بغیر عذر شرعی کے جماعت کو ترک کرنا (۶۷) بغیر عذر شرعی کے جمعہ کو ترک کرنا (۶۸) دھوکا اور فریب دینا (۶۹) مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنا اور ان کو بیان کرنا (۷۰) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو سب و شتم کرنا[۱۵]

شیطان کے مکروفریب

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ یہ نفسِ انسانی کو سرکشی اور برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ حضرت شیخ امام تقی الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان مومنوں کو گمراہ کرنے کے لئے سات (7) مورچوں پر بیٹھتا ہے۔ پہلا مورچہ کفر کا ہے۔ پس اگر مومن کفر سے محفوظ رہا تو وہ بدعت کے مورچہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کبائر کے مورچہ پر بیٹھتا ہے۔ پھر صغائر کے مورچہ پر آتا ہے۔ پس اگر مومن پر ان مورچوں سے شیطان ناکام رہتا ہے تو وہ مباحات کا مورچہ سنبھالتا ہے اور مومن کو اطاعت الٰہی سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس مورچہ پر بھی ناکامی رہتی ہے تو مومن کو غیر افضل اعمال کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مورچہ پر اگر اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی تو وہ سب سے آخری مورچہ سنبھالتا ہے اور وہ ہے بدکار دشمنوں کو ایذا رسانی پر لگا دیتا ہے۔

۱۔ شیطان انسان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے اور ساتھ ہی سوتا ہے۔ اذان کی آواز سن کو بھاگ جاتا ہے۔ انسان کو حالتِ سجدہ میں دیکھ کر روتا ہے۔ وہ اس کے گھر میں، گھر سے باہر، ہر وقت، ہر حالت میں ساتھ رہنے اور اسے گمراہ و پریشان کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔
سنن ابوداؤد و نسائی میں ہے حضور ﷺ کے سامنے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ وہ "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا بھول گیا تھا آخری لقمہ کھاتے وقت اس نے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ" کہا تو حضور انور ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ شیطان بھی برابر اس کے ساتھ کھا رہا تھا۔ جب اس نے "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھی تو شیطان نے قے کر دی۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن جابرؓ کی روایت میں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا نام لے کر گھر میں داخل ہوتا ہے اور کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میرا شب باشی یا کھانے میں کوئی حصہ نہیں اور جو شخص گھر میں اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ رات یہیں رہوں گا۔ یہیں کھاؤں گا۔

۳۔ حضور سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتا ہے۔ اس کے گوز نکلتے رہتے ہیں (گندی ہوا خارج ہونے لگتی ہے)۔ اذان کے بعد پھر واپس آجاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ اقامت کے بعد واپس آجاتا ہے اور نمازیوں کے دل میں طرح طرح کی باتیں ڈالتا ہے یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے اور کیا پڑھا۔
اذان کی آواز سن کر شیطان کے بھاگنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچنا چاہتا ہے کہ اذان کی آواز سن کر قیامت کے دن گواہی نہ دینی پڑے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن، انسان اور زمین کی ہر وہ چیز جو اذان کی آواز سنے گی گواہی دے گی۔

۴۔ مسلم شریف کی حدیث ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بنی آدم سجدہ کی آیت پڑھ کر خدا کو سجدہ کرتا ہے تو وہ اس کے پاس روتا ہوا جدا ہو جاتا ہے۔ ہائے ہائے بنی آدم کو سجدہ کو حکم ملا اس نے سجدہ کر لیا اور جنتی ہو گیا۔ مجھے خدا نے سجدہ کا حکم دیا تھا میں نے انکار کر دیا اور دوزخی بن گیا۔

۵۔ جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلتا ہے تو دروازے پر ایک فرشتہ اور شیطان جھنڈا لئے کھڑا ہوتا ہے۔ پس جو شخص کسی نیک یا جائز کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنے جھنڈے کے سایہ میں اس کو لے لیتا ہے اور گھر کی واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔ اور اگر کسی حرام یا ناجائز کام یا ضرورت سے گھر سے نکلا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور واپسی تک ساتھ رہتا ہے۔

۶۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کو وضو کرتے ہوئے تین مرتبہ ناک سنکنی چاہیے۔ کیونکہ ناک کے نتھنوں پر شیطان رات گزارتا ہے۔

۷۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمائی شیطان کے اثر سے آتی ہے۔ جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو روکنے کی کوشش کرو۔ سوتے

وقت گھر کا دروازہ بند کر دیا کرو۔ پانی کے برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔ چراغ گل کر دیا کرو۔ شیطان بند دروازے اور بند برتن کو نہیں کھولتا۔ چوہے بسا اوقات جلتے چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس سے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔ سو کر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو تین مرتبہ نہ دھو لو پانی میں نہ ڈالا کرو پتہ نہیں نیند میں ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہوگا۔

۸۔ شیطان کے اثر سے برے خواب نظر آتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اچھا خواب دیکھو تو اس کو خدا کی طرف سے سمجھو اور خدا کا شکر ادا کرو اور اس کا تذکرہ بھی کرو۔ ایک روایت ہے کہ اس کا ذکر اپنے خیر خواہ کے سامنے کرنا چاہیے اور اگر مکروہ خواب نظر آئے تو وہ خواب شیطانی ہے۔ شیطان کے شر سے خدا سے پناہ مانگو اور کسی کے سامنے اس خواب کا تذکرہ نہ کرو۔

شیطان، انبیاءؑ، کتب آسمانی، فرشتوں یا بادل کی شکل میں نظر نہیں آسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ فی الواقع میری زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متشکل نہیں ہوسکتا۔

۹۔ شیطان کا ایک مکر یہ ہے کہ وہ کچھ کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اسے سمجھا دیتا ہے کہ تیرا نفع انھی میں ہے۔ پھر انجام کار ایسے ٹھکانوں پر پہنچا دیتا ہے جہاں اس کی تباہی ہو اور آپ اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اس کو پھنسا کر کھڑا اس کے رنج سے خوش ہوتا ہے اور اس سے تمسخر کرتا ہے۔ مثلاً اس کو چوری، زنا، قتل کا حکم دیتا ہے پھر اس کو رسوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور جس وقت سنوار نے لگا شیطان ان کی نظر میں ان کے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن اور میں رفیق ہوں تمھارا پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور میں تمہارے ساتھ نہیں، میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

۱۰۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان پر اس قسم کا جادو کر دیتا ہے کہ اسے مضر چیز، نافع ترین نظر آنے لگتی ہے۔ شیطان امرِ باطل کو اس طرح سے چکنا چپڑا کر کے خوبصورت شکل میں پیش کرتا ہے کہ حق بات خلافِ واقعہ نظر آنے لگتی ہے۔ عقلوں کو اس درجہ مسخ کر دیتا ہے کہ حق بات سجھائی نہیں دیتی۔

۱۱۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ انسان کے خون میں داخل ہو کر نفس کے ساتھ مل جاتا ہے اور جس چیز کی رغبت اور محبت نفس میں پاتا ہے اس کو معلوم کر کے اسی راہ سے دخل انداز ہوتا ہے۔ وہ اگر نفس کی قوتوں میں پیش قدمی اور بلند ہمتی غالب دیکھتا ہے تو جس چیز کا حکمِ الٰہی ہوتا ہے اس میں غلو (زیادتی) کی رغبت دلاتا ہے اور آدمی کو یہ وہم دلاتا ہے کہ اس قدر کافی نہیں ہے اس میں کچھ اور زیادتی ہونی چاہیے اور اگر نفس پر سرکشی غالب دیکھتا ہے تو ہمت کو مقدور و مامور سے کاہل اور سست کر دیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آدمی یا تو اس کام کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھتا ہے یا اس میں کوتاہی کرنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر طہارت کے باب میں یا تو بعض لوگ اس قدر تفریط کرتے ہیں کہ طہارت کے واجبات بھی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے یا اس قدر افراط میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ پانی استعمال کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر ان کی تسلی واطمینان نہیں ہوتا۔ اسی طرح شیطان کبھی کسی قوم کو اس حد تک پستی میں گرا دیتا ہے کہ وہ پیغمبر کو قتل کر دینا معمولی خیال کرتے ہیں اور کبھی پیغمبروں کو ماننے میں اس قدر زیادہ رغبت دلاتا ہے اور گمراہ کرتا ہے کہ وہ انبیاء کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

۱۲۔ کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں نکمے خیالات ڈال دیتا ہے۔ وہ خدا کی باتوں کو تو یقین کا درجہ نہیں دیتے۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں امورِ عقلی اور حکمت کو زیادہ یقینی سمجھتے ہیں۔ فانوسِ قرآن سے روشنی حاصل کرنے کے بجائے منطق وفلسفہ یونانی کی روشنی حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو لگا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دین وایمان سے عاری ہو جاتے ہیں۔

۱۳۔ ایک مکر شیطان کا یہ بھی ہے کہ شیطان انسان کو اپنے نفس کی عزت وحفاظت کا حکم وہاں دیتا ہے جہاں پروردگار کی خوشی نفس کی ذلت و اہانت میں ہو مثلاً کفار یا منافقوں سے جنگ یا بدکاروں اور ظالموں کو ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ان باتوں سے تو اپنے نفس کو ذلت میں ڈال کر دشمنوں کو اپنے اوپر غالب کرنا چاہتا ہے اور ان کو طعنہ زنی کا موقع دینا چاہتا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ تیری عزت جاتی رہے گی۔ اس کے بعد نہ کوئی تیری بات مانے گا نہ تیری بات سنے گا۔ اور جس جگہ نفس کی

بہتری عزت وحفاظت میں ہوتی ہے وہاں اپنے نفس کو ذلیل وخوار کہنے کو کہتا ہے۔ مثلاً آدمی کو کہتا ہے کہ رئیسوں کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرو اور دل میں یہ ڈال دیتا ہے کہ اس امر کے اختیار کرنے سے تیرے نفس کی عزت ہوگی۔

حضور سرورِ عالم ﷺ بازار میں تشریف لے جاکر ضروریات کی چیزیں خرید فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ منورہ کا حاکم ہونے کے باوجود اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے۔

۱۴۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ بعض جاہل لوگ طہارت اور نیت کے بارے میں اس درجہ وسواس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت طریقے سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان ان کو مشقت میں ڈال کر ثواب سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی وضو یا غسل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ خواہ پانچ لوٹوں سے وضو کرے مگر اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اسی طرح نیت کرنے میں اس درجہ مشغول ہو جاتے ہیں کہ پہلی رکعت فوت ہو جاتی ہے مگر وہ نیت نہیں کر پاتے۔

۱۵۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ صحیح مسلم میں عثمان بن العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ''شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان آڑ ہو گیا ہے نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔'' حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام 'خنزب' ہے تم کو جب معلوم ہو تو خدا سے پناہ طلب کرو۔ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک دو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا۔

۱۶۔ منجملہ وسواس کے وضو اور غسل کے پانی میں زیادتی کرنا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام دلہان ہے۔ تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ وضو کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پانی فضول خرچ مت کرو۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا پانی میں بھی اسراف (فضول خرچی) ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ اگرچہ تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیوں نہ کرو۔

۱۷۔ منجملہ وسواس شیطان کے ایک وسوسہ وضو ٹوٹنے کا ہے حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور شک میں پڑ جائے کہ کچھ پیٹ میں سے نکلا ہے یا نہیں تو نماز سے باہر نہ ہو تاوقتیکہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرے۔

۱۸۔ ایک وسوسہ شیطان کا اس قسم کا ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد لوگوں کو اس شبہ میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی حلیل صاف نہیں ہوا ایسا نہ ہو کہ پھر قطرہ آ جائے۔ وہ لوگ اس بارے میں اس درجہ تکلف کرتے ہیں کہ اس کا بیان تہذیب سے خارج ہے۔ سنن ابن ماجہ میں عیسیٰ بن داؤد کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے ستر کو تین بار پونچھ لے مقصد یہ ہے کہ استنجا اس طور سے کرنا چاہیے کہ دوبارہ قطرہ آنے کا خوف جاتا رہے۔

۱۹۔ ایک مکر شیطان کا یہ ہے کہ وہ لوگوں کو عشق مجازی میں مبتلا کر کے خدا تعالیٰ کے عشق حقیقی سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دل معشوق مجازی کی محبت میں مبتلا ہو کر معشوق حقیقی کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۲۰۔ شیطان مرتے وقت بھی انسان کو ورغلاتا ہے۔ مگر نیک لوگوں پر اسے غلبہ حاصل نہیں ہوتا۔

نیکی کا ارادہ ہی نیکی کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کوئی بدی کا ارادہ کرے مگر بدی نہ کرے اور برا ارادہ ترک کر دے تو اس پر بھی نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ نیکی کے ارادہ پر اجر ملنے کے علاوہ نیکی کرنے پر کم از کم دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں ملتی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّ اِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ

فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور بدیاں لکھ دی ہیں۔ پھر (اس طرح) اس کی وضاحت کی کہ اگر کوئی شخص دل میں نیک عمل کا ارادہ کرے تو محض ارادے سے اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگر ارادے کے ساتھ اس کو کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی چند در چند زیادہ اگر وہ کسی بدی کا ارادہ کرے مگر اسے کرے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اگر ارادہ کر کے کر بھی گذرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاں صرف ایک بدی لکھ دیتا ہے۔ (۱۶)

دین اسلام کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد قرب ومعرفتِ الٰہی کا حصول ہے۔ تمام عبادات یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور معاملاتِ زندگی، تعلم وتعلیم، باہمی لین دین، تجارت، میل جول کا مقصد حصول قرب ومعرفتِ الٰہی ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کے ہاں خلوص و محبت اور نیک نیتی کو بہت زیادہ قدر ومنزلت حاصل ہے۔ مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ جب کوئی انسان نہایت نیک نیتی، خلوص اور محبت سے عہد کر لیتا ہے کہ میرا مقصدِ حیات قرب ورضا اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اس نیک نیتی پر زندگی بھر کا اجر وثواب لکھ دیا جائے گا اور پھر اس راہ پر نیک کام سرانجام دینے کا اجر وثواب بھی ملے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ والحمد للہ رب العالمین)

روحانی علاج

(سحر و آسیب، نظرِ بد و دیگر شرورِ کائنات کا روحانی علاج)

روحانی علاج کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت:- روحانی امراض کے علاج کے سلسلہ میں، جسمانی امراض کی طرح، سب سے پہلے درست تشخیص ضروری ہے۔ روحانی امراض کی درست تشخیص کرنا، بہت مشکل کام ہے۔ بعض امراض میں نفسیاتی، ذہنی، روحانی و اخلاقی عوامل سب شامل ہوتے ہیں۔ اس صورت میں جسمانی امراض، نفسیاتی امراض، ذہنی امراض اور روحانی امراض میں بارڈر لائن قائم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ روحانی امراض کی تشخیص کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ روحانی معالج ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، یونانی طریقہ ہائے علاج کے زیادہ اہم، ضروری اور بنیادی اصولوں سے آگاہ ہو۔ وہ نفسیات، تصوف اور دیگر مروجہ روحانی وروحی علوم سے بھی بقدر کفایت آگاہ ہوتا کہ صحیح مرض کی تشخیص کر کے، موزوں علاج تجویز کیا جا سکے۔

اس کے برعکس دیکھا گیا ہے اکثر روحانی معالجین جھوٹے، دغا باز، ان پڑھ اور جاہل ہوتے ہیں۔ وہ روحانی امراض کی تشخیص، تجویز اور علاج کے اصول وضوابط سے بے خبر اور لاعلم ہوتے ہیں۔ وہ روحانی امراض کا علاج کرنے کے بجائے دھوکا اور فریب سے مریضوں سے مال و دولت چھینتے اور انھیں کئی طرح کی نفسیاتی، اخلاقی اور روحانی خرابیوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

درست روحانی علاج بہت مشکل کام ہے۔ اس کے لیے بہت زیادہ تعلیم، تربیت، مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہے۔ روحانی علاج کے دوران بعض اوقات معالج اور اس کے اہل وعیال کی جان پر بن آتی ہے۔ بعض صورتوں میں معالج پاگل پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے دیگر افرادِ خانہ تنگی و مفلسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آنے والی نسلوں کو بھی اس کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ میڈیکل سائنس میں بھی علاج معالجہ کے دوران معالج متعدی امراض سے متاثر ہو سکتے ہیں مگر روحانی علاج میں درپیش خطرات بہت زیادہ سنگین نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر حضرات تو ہزاروں روپے فیس لے کر تشخیص اور دوا تجویز کر دیتے ہیں۔ آپریشن کی صورت میں معاوضہ لاکھوں روپے تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ روحانی علاج کی صورت میں اس علاج کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اور زیادہ تر روحانی معالجین کے دھوکے اور فراڈ کی وجہ سے صحیح روحانی معالجین کو معاشرہ میں جائز مقام نہیں ملتا اور چونکہ وہ دیانت دار، راست گو اور پاک باز ہوتے ہیں، اس لیے لوگ نیکی کے نام پر ان سے کام لیتے رہتے ہیں اور زبانی کلامی خدمت سے انھیں مطمئن کر دیتے ہیں۔

بعض صورتوں میں زہریلے سانپ پکڑنا، خونخوار جانوروں کا سامنا کرنا، شیر، ریچھ کا شکار کرنا آسان کام ہے مگر کسی آسیب زدہ اور سحر زدہ کا علاج کرنا مشکل کام ہے۔ جو لوگ معمولی معاوضے پر یا طفل تسلیوں پر اس طرح کے کاموں میں مشغول نظر آتے ہیں، مجھے ان کی سادہ لوحی، حماقت اور بے خبری پر حیرت ہوتی ہے۔ افسوس بھی ہوتا ہے اور ہنسی بھی آتی ہے۔

صحیح روحانی معالج کو صرف رضائے الٰہی کی خاطر خدمتِ خلق کا یہ فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔ روحانی علاج کے دوران درپیش خطرات کے پیش نظر، اس سے کم مقصد کی خاطر ہرگز یہ راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ مضمون کی مناسبت سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر عین موزوں محسوس ہوتا ہے، فرماتے ہیں۔

مرے خاک وخوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا　　صلہ شہید کیا ہے؟ تب و تاب جاودانہ (۳۰)

روحانی علاج کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت واضح کرنے کے لیے دو احادیث مبارکہ مطالعہ فرمانے کا شرف حاصل کریں۔

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے، ہم نے ایک جگہ قیام کیا، ایک لڑکی نے آ کر کہا کہ قبیلہ کے

سردار کو ایک بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہمارے لوگ حاضر نہیں ہیں، کیا تم میں سے کوئی شخص دم کر سکتا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ گیا جس کو اس سے پہلے ہم دم کرنے کی تہمت نہیں لگاتے تھے، اس نے اس شخص پر دم کیا جس سے وہ تندرست ہو گیا، اور اس سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہم کو دودھ پلایا، جب وہ واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم پہلے دم کرتے تھے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو صرف ام الکتاب (سورہ فاتحہ) پڑھ کر دم کیا ہے، ہم نے کہا: اب اس کے متعلق کوئی بحث نہ کرو، حتیٰ کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق پوچھ لیں، ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو کیا معلوم کہ یہ دم ہے، (ان بکریوں کو) تقسیم کرو، اور ان میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔ (۳۱)

2۔ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقیٰ میں درج ہے کہ حضرت خارجہؓ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا۔ اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تمھارا نبی خیر و بھلائی لے کر آیا ہے تو کیا تم اس مجنوں کا علاج کر سکتے ہو؟ تو اس نے سورۂ فاتحہ کو پڑھا جس سے اسے شفا مل گئی۔ اس کے گھر والوں نے اسے سو بکریاں بطور انعام دیں۔ اس نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آ کر سنایا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ بکریاں قبول کر لو، کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کر کے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں۔'' (۳۲)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورۂ فاتحہ پڑھ کر صبح و شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملا لیتا تھا۔ (۳۳)

1۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر بیمار شخص پر دم کرنا جائز ہے، اس لیے اِس سورت کو ''سورۃ الرقیہ'' اور ''سورۃ الشفاء'' بھی کہتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ تصریح بھی ہے کہ اس سورت کو ''ام الکتاب'' بھی کہتے ہیں۔

2۔ قرآن پڑھ کر دم کرنے کی اجرت لینا جائز ہے اور اس میں قرآن مجید اور کتب دینیہ پر اجرت لینے کا بھی جواز ہے، اور اس میں مصحف کو قیمتاً فروخت کرنے اور مصحف کی کتابت پر اجرت لینے کا بھی جواز ہے۔

3۔ استاد کی تعلیم سے تلمیذ کو جو آمدنی ہو اس میں استاذ کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ (۳۴)

عصرِ حاضر (2019) ء میں اگر ایک بکری کی اوسط قیمت کم از کم دس ہزار روپے شمار کی جائے تو تیس بکریوں کی قیمت تین لاکھ روپے اور سو بکریوں کی قیمت دس لاکھ روپے بنتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچھو کے کاٹے کا سورہ فاتحہ سے کامیاب علاج کرنے پر تیس بکریوں کا ہدیہ جائز قرار دیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنون کے علاج کرنے پر سو بکریوں کا ہدیہ جائز قرار دیا۔ آج کل ڈاکٹر حضرات، وکلاء، اساتذہ، انجینئرز، تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگ معاوضہ، اجرت اور فیس وصول کر رہے ہیں مگر درست روحانی علاج کے معاوضہ پر بھی نت نئے اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ حال آنکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق درست روحانی علاج سے شفا ممکن ہے اور اس پر ہدیہ، معاوضہ اور فیس لی جا سکتی ہے۔

موجودہ دور میں ہیپاٹائٹس بی اور ہیپاٹائٹس سی ناقابلِ علاج، جان لیوا امراض تصور کیے جاتے ہیں۔ یہ امراض وائرس سے لاحق ہوتے ہیں۔ وائرس کا لفظی مطلب زہر ہے۔ میڈیکل سائنس کے نظریہ جراثیم (Germ Theory) کے مطابق بعض خردبینی جان دار (Microorganisms) وائرس، بیکٹریا، فنگس وغیرہ مختلف امراض پیدا کرتے ہیں۔ ان میں مخصوص اقسام کے وائرس سے ہیپاٹائٹس بی اور ہیپاٹائٹس سی کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ یہ آہستہ سے اثر کرنے والا زہر ہے جو کئی برسوں کی خرابی کے بعد جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ ان امراض سے بھی روحانی علاج کی بدولت مکمل شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ خود بندہ عاجز کے ذاتی معالجات سے شفایابی کے بہت سے واقعات دیکھنے میں آئے۔ وائرس تو ہلکا زہر (Slow Poison) ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر فوری اثر کرنے والا نہایت مہلک زہر کھا لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے بالکل تندرست اور سلامت رہے۔

اس واقعہ پر کفار دنگ رہ گئے اور انھوں نے تسلیم کیا کہ اسلام ہی دینِ حق ہے۔ (۳۵)

عزیزانِ من! روحانی علاج سے نہ صرف سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پائی جاسکتی ہے بلکہ اس سے ہر طرح کے جسمانی، روحانی، ذہنی، نفسیاتی، اخلاقی مرض کا علاج ممکن ہے اور انسان تمام شرورِ کائنات، نفس و شیطان کے شر، سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات سے نجات پاسکتا ہے۔ سماجی و معاشی مسائل سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔

درست روحانی علاج کے لیے ضروری ہے کہ روحانی امراض کی اصل وجوہات و اسباب (سحر و آسیب، نظرِ بد، نفس و شیطان کے مفاسد و معائب اور انسانی بدخلقی و بدعملی) کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کر لی جائیں۔ روحانی امراض کی اصل وجوہات اور اسباب سے آگاہی کے بعد ہی ان کی درست تشخیص اور علاج ممکن ہے۔

سحر (جادو) کی حقیقت:۔تصور و توجہ اور خیال کی قوت، کواکب و سیارات کی قوت، شیطانی قوت، کسی کلام یا عمل کی ایسی منفی روحانی (سفلی) قوت جس سے کسی انسان کے طبعی، فکری و نظری، جسمانی و روحانی، نفسیاتی و اخلاقی، سماجی و معاشی حالات اور معاملات پر بد اثرات مرتب ہوں سحر (جادو) کہلاتی ہے۔ وہ علم جس سے یہ قوت حاصل ہو، علمِ سحر (جادو کا علم) کہلاتا ہے۔ اس علم کی بدولت تندرستی کو بیماری میں بدل دیا جاتا ہے۔ کسی شخص کے بدن، دل یا عقل پر بد اثرات مرتب کیے جاتے ہیں۔ میاں بیوی میں جدائی ڈال دی جاتی ہے۔

علامہ تفتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعہ کوئی غیر معمولی اور عام عادت کے خلاف کام یا چیز صادر ہو تو اسے سحر کہتے ہیں۔ (۳۶)

جادو ایک علم ہے اور انسان اسے سیکھ لیتا ہے۔ کالے علم کا رنگ کالا نہیں ہوتا' بلکہ کالا کہتے ہیں ظلمت کو' گھپ اندھیرے کو' کفر کو' شرک کو اور اللہ کی ذات کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا۔

ایسی سوچ اور تمام رویے جن کی بنیاد استدلال یعنی دلیل، ثبوت یا شہادت پر مبنی نہ ہو تو ہم پرستی کہلاتے ہیں۔ اس مادی اور مشینی دور میں ان چیزوں کو حقیقی اور سائنسی کہا جاسکتا ہے جو استدلال کے دائرۂ اختیار میں آتی ہوں اور وہ چیزیں مافوق الفطرت کہلاتی ہیں جہاں استدلال ناکام ہو جاتا ہے۔ ایک سائنسی دماغ کے مطابق حقیقت وہ ہے جو مبنی بر عقل ہو اور مافوق الفطرت وہ ہے جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترے یا ایسا معجزہ ہے جو قانونِ قدرت سے بالاتر ہو' اپنی ہستی سے بالاتر ہو۔ انسان کی قیاس آرائیوں اور تصورات کی وسیع آماجگاہ کا نام' مافوق الفطرت ہے۔ جادو مافوق الفطرت کی ایک قسم ہے جادو ایک ایسا بناوٹی فن ہے جو قدرتی اور مستقبل کے واقعات پر پُر اسرار وسیلوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض ماہرین بشریات نے اسے نیم سائنس کا نام دیا ہے۔ یہ اس مفروضے پر مبنی ہے کہ وہ الفاظ اور اعمال جو تکنیکی اعتبار سے کسی مظہر سے تعلق رکھتے ہوں عملی طور پر موثر ضرور ہوتے ہیں۔ جادو کی حقیقت کے ضمن میں مولانا مودودی رقم طراز ہیں:

1۔ جو لوگ جادو کو محض اوہام کے قبیل کی چیز قرار دیتے ہیں۔ ان کی یہ رائے صرف اس وجہ سے ہے کہ جادو کے اثرات کی کوئی سائنٹفک توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو تجربے اور مشاہدے میں آتی ہیں۔ مگر سائنٹفک طریقہ سے یہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وہ کیسے رونما ہوتی ہیں۔ اس طرح کی توجیہ پر اگر ہم قادر نہیں ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس چیز ہی کا انکار کر دیا جائے، جس کی ہم توجیہ نہیں کر سکتے۔ جادو دراصل ایک نفسیاتی اثر ہے۔ جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گزر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر خوف ایک نفسیاتی چیز ہے۔ مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں تھرتھری چھوٹ جاتی ہے۔ دراصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور حواس اس سے متاثر ہو کر یہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہوگئی ہے۔'' (۳۷)

2۔ ''بلاشبہ یہ اپنی جگہ پر بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا موثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزارہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آرہی ہو اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔ (۳۸)

قرآن و سنت سے سحر (جادو) اور نظر کا لگنا ثابت ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 102 تا 103 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ o بقرہ[2:102]

اور وہ (یہود تو) اس چیز (یعنی جادو) کے پیچھے (بھی) لگ گئے تھے جو سلیمان (علیہ السلام) کے عہد حکومت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے حالاں کہ سلیمان (علیہ السلام) نے (کوئی) کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس (جادو کے علم) کے پیچھے (بھی) لگ گئے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت (نامی) دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض آزمائش (کے لیے) ہیں سو تم (اس پر اعتقاد رکھ کر) کافر نہ بنو، اس کے باوجود وہ (یہودی) ان دونوں سے ایسا (منتر) سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے، حالاں کہ وہ اس کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کے لیے ضرر رساں ہیں اور انھیں نفع نہیں پہنچاتیں اور انھیں (یہ بھی) یقیناً معلوم تھا کہ جو کوئی اس (کفر یا جادو ٹونے) کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)، اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں (کی حقیقی بہتری یعنی اُخروی فلاح) کو بیچ ڈالا، کاش! وہ اس (سودے کی حقیقت) کو جانتے o

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ o بقرہ[2:103]

اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کی بارگاہ سے (تھوڑا سا) ثواب (بھی ان سب چیزوں سے) کہیں بہتر ہوتا، کاش! وہ (اس راز سے) آگاہ ہوتے o

ان آیات سے معلوم ہوا کہ

01۔ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے۔

02۔ سحر کے ذریعہ، اذنِ الٰہی ہو تو نقصان پہنچ جاتا ہے، مرد اور اس کی بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

03۔ جادو کو مؤثر حقیقی جاننے والا، کفریہ افعال اور عقائد کے تحت جادو کرنے اور کرانے والا کافر اور جہنمی ہے۔

04۔ ان آیات سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ اُخروی فلاح کے لیے نافع علوم سیکھنے چاہئیں اور غیر نافع وضرر رساں علوم (علمِ سحر، علم نجوم، وغیرہ) نہیں سیکھنے چاہئیں کیونکہ ایسے علوم دنیا و آخرت میں بربادی و ناکامی کا سبب بنتے ہیں۔

05۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ایمان لے آئے۔ علمِ دین حاصل کرے اور اس پر عمل کر کے متقی (پرہیز گار) بن جائے اور بفضلِ تعالیٰ دنیا و آخرت میں عفو و عافیت اور فوز و فلاح حاصل کرے۔

سورۃ الفلق سے بھی جادو کی اثر انگیزی کا ثبوت ملتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ o

اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سے o

اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ (تعلیمِ امت کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔

جمہور مسلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ سورہ فلق اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا گیا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کرتے تھے کہ

آپ ﷺ نے کوئی کام کیا ہے، حال آنکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو پوچھا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کی جانب پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا درد ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پوچھا: جادو کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن اعصم یہودی نے جو بنو زریق سے ہے، پوچھا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ کہا: ایک کنگھی میں اور نر کھجور کے غلاف میں لپٹے ہوئے خوشہ میں ہے، پوچھا: وہ کہاں ہے؟ کہا: وہ ذی اروان کے کنویں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس کنویں پر گئے، آپ ﷺ نے اس میں جھانک کر دیکھا، اس کنویں کے پاس کھجور کا ایک درخت تھا، پھر آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گئے اور فرمایا: بخدا! اس کنویں کا پانی گوندھی ہوئی مہندی کے پانی کی طرح ہے اور گویا اس کھجور کے خوشے شیاطین کے سر ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کو کنویں سے نکال کیوں نہ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مجھ کو تو اللہ نے شفا دے دی، اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس کے نکالنے سے لوگوں کو ضرر پہنچے گا، پھر آپ ﷺ نے اس کنویں کو دفن کرنے (بند کرنے) کا حکم دیا۔ (۳۹)

اسی طرح روایت ہے کہ ایک باندی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سحر کیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر سحر کیا گیا تو ان کی کلائی ٹیڑھی ہوگئی۔ (۴۰)

نبی کریم ﷺ پر جادو کی حقیقت:۔ نبی کریم ﷺ پر جادو ہونے کے معاملہ میں علما کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ کچھ علما تو نبی کریم ﷺ پر جادو ہونے کے معاملہ کو بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ کچھ علما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر جادو کرنے کی کوشش کی گئی مگر جادو کا آپ ﷺ پر ہرگز اثر نہیں ہوا۔ کچھ کی رائے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کیا تھا۔ یہود کا یہ مکروفساد بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے امتِ مسلمہ کے لیے خیرِ عظیم کا سبب بن گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معوذتین نازل ہوئیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفایاب ہوئے اور ساتھ ہی امتِ مسلمہ کو جادو اور کائنات کے جملہ شرور وآفات سے محفوظ رہنے اور ان کے اثرات سے نجات پانے کا روحانی علاج مل گیا۔ اس ضمن میں ابوالجکنی الیوسفی کا کہنا ہے:

> ''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا' کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حال آنکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے اور آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروا دیا تھا تو اس سب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی جس سے آپ کی عقل متاثر نہیں ہوئی صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا' سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے۔
>
> اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حال آنکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰؑ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی۔
>
> مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انھیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصبِ نبوت کے لئے عیب تھا (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاءؑ پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ انھیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے' جادوگروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کردیتا ہے۔'' (۴۱)

نبی کریمؐ پر جادو کے اثرات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:

''جہاں تک تاریخی حیثیت کا تعلق ہے نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کا واقعہ قطعی طور پر ثابت ہے اور علمی تنقید سے اس کو اگر غلط ثابت کیا جا سکتا ہو تو پھر دنیا کا کوئی تاریخی واقعہ بھی صحیح ثابت نہیں کیا جا سکتا۔''(۴۲)

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کا اثر ہونے کے متعلق امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے کہ

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس جادو کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدنِ اطہر میں کوئی درد ہوا ہو مگر یہ جادو آپ کے حواس اور فہم وفراست پر اثر انداز نہیں ہوا کیونکہ حفاظتِ دین اور ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے وعدے کی بنا پر کہ ''وَاللّٰہُ یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ''(المائدہ:۶۷)''اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔'' کی رو سے ایسا ممکن نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی شیطان، کسی انسان اور جن کو اس طرح مسلط ہونے دے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں کوئی ضرر پہنچا سکے اور رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن میں ضرر پہنچانا تو وہ بعید نہیں۔(۴۳)

اس ضمن میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک یہ تو ہوسکتا ہے کہ لبید بن اعصم یا اس کی بیٹیوں نے آپ پر جادو کیا ہو لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ اس جادو کا آپ پر اثر ہوا ہو، آپ نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ کے دل میں یہ خیال ڈالا گیا ہو کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے، آپ اس سے مامون ہیں کہ آپ کے دل میں یہ خیال ڈالا جائے، یا العیاذ باللہ! آپ دیکھیں کچھ اور آپ کو نظر کچھ آئے یا آپ کی قوتِ مردمی متاثر ہو، ہمارے نزدیک اس قسم کی باتیں بعض راویوں کی کارستانی ہے،..... نیز اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ معجزہ کے اثر کا سبب بھی مخفی ہوتا ہے، معجزہ کا صدور نبی سے ہوتا ہے اور اس کا سبب اللہ سبحانہ سے قرب اور دعائیہ کلمات ہیں اور سحر کا صدور کافر سے ہوتا ہے اور اس کا سبب شیطان سے قرب اور شرکیہ اور کفریہ کلمات کا پڑھنا ہے تو اگر نبی پر سحر کا اثر مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ شیطان کا مقرب رحمان کے مقرب پر اثر انداز ہوگیا اور اس کو بیمار کرنے میں کامیاب ہوگیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى ''(طٰہٰ:۶۹)۔(۴۴)

قرآن وحدیث سے واضح ہے کہ فی نفسہ جادو کرنا، حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اگر جادو کے عمل میں شرکیہ اقوال یا افعال ہوں تو پھر جادو کرنا کفر ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث نبوی بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو؟ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے کام ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، جس کو قتل کرنے سے اللہ نے منع کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور مسلمان پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔''(۴۵)

سحر (جادو) کی ہر قسم کفر نہیں ہے، کیونکہ کسی کو ضرر پہنچانے کی وجہ سے تکفیر نہیں کی جاتی بلکہ کسی کفریہ امر کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے۔ مثلاً ستاروں میں الوہیت کا اعتقاد رکھا جائے یا قرآن مجید کی اہانت کی جائے یا کوئی کفریہ کلمہ کہا جائے۔

اس امر پر آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سحر حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، البتہ بعض شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ رفع ضرر کے لیے جادو سیکھنا جائز ہے۔(۴۶)

عصرِ حاضر میں طاقتور اقوام، کمزور اقوام کو محکوم وغلام بنانے کے لیے اور ان کے استحصال کے لیے خطرناک حربی آلات اور سامان تیار کر رہی ہیں۔ ان کے غلبہ وتسلط سے بچنے کے لیے اگر جدید حربی علوم وفنون میں مہارت حاصل کر لی جائے تو عین درست اور جائز عمل ہوگا۔ اسی نقطہ نظر سے اگر رفع ضرر کے لیے جادو سیکھ لیا جائے تو منطقی لحاظ سے عین درست اور جائز ہوگا۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ اس لیے بعض فقہا نے کسی خرابی اور فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اور اس کے مقابلہ کے لیے، شرعی حدود میں رہ کر ایسے علوم سیکھنا جائز قرار دیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جادو حرام اور گناہ کبیرہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے جادو سکھانے کے لیے فرشتوں کو کیوں نازل فرمایا؟ علامہ غلام

رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ خیر اور شر ہر چیز کا خالق ہے۔ زہر کھانا اور کھلانا حرام ہے، کتے اور خنزیر کو کھانا حرام ہے، شراب پینا حرام ہے، چوری قتل زنا کرنا حرام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں اور تمام کاموں کو پیدا کیا ہے اور انسان کو ان تمام چیزوں کے ترک کرنے اور ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابتلاء اور آزمائش کے لیے فرشتوں کو جادو کی تعلیم دینے کے لیے بھیجا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون جادو پر عمل کرنے سے باز رہتا ہے اور کون جادو سیکھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔'' (۴۷)

اللہ تعالیٰ کی ایک مشیت ہے اور ایک مرضی ہے۔ مشیت سے مراد ہے چاہنا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر چاہا ہوا پورا ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی مشیت اور اذن (حکم واجازت) سے ہوتا ہے۔ مرضی سے مراد ہے راضی (خوش) ہونا۔ مشیت الٰہی کے تحت انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی نیکی کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس دیئے ہوئے اختیار کو غلط استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ نیکی اور بدی کا ہونا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات (مشیت الٰہی) کے تحت ہی ہوتا ہے۔ نیکی کرنے پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور بدی کرنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ انسان کے لیے یہ سلسلۂ خیر وشر، آزمائش ہے۔ اس کی مرضی ہے، راہِ حق اختیار کرے یا راہِ کفر۔ جادو کرنا یا کرانا مشیتِ الٰہی کے تحت ہے مگر اللہ تعالیٰ جادو کرنے اور کرانے والے پر راضی نہیں ہوتا۔

دین اسلام کی رُو سے جادو ایک منفی، تخریبی اور گمراہ کن علم ہے۔ اس سے برائی کی توقع تو کی جاسکتی ہے، کسی اچھائی کی ہرگز نہیں۔ یہ انسان کو اس کے معبودِ حقیقی اور اصل مقصدِ حیات سے دور کرتا ہے۔ جادو کرنے والے انسان کا اعتقاد، معبودِ حقیقی کے بجائے جادو اور جادوگر پر ہوتا ہے۔ اس لیے جادو کو موثر حقیقی جاننے والے، کفریہ افعال اور عقائد کے تحت جادو کرنے اور کرانے والے کو کافر اور جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

دین اسلام کے مطابق جادو فی الحقیقت دنیا میں موجود ہے۔ قرآن وحدیث میں جادو کی مختلف اقسام اور ان کے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے محفوظ رہنے اور اس کے بداثرات کے تدارک کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس منفی، تخریبی، گمراہ کن علم اور اس سے حاصل ہونے والی جادوئی قوت اور اس کے اثرات کا ذکر کرنے کے بعد، اس کی تصدیق کرنے اور اس پر یقین کرنے والے کو جہنمی کیوں قرار دیا گیا ہے جبکہ قرآن وحدیث سے ہی جادو (سحر) کی تصدیق بھی ہو رہی ہے اور یقین بھی حاصل ہوتا ہے کہ جادو کی بدولت کئی طرح کے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ غور کرنے سے ازروئے قرآن وحدیث درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

1۔ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے۔

2۔ اس کی تصدیق نہ کرنے اور اس پر یقین نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ جادو کو موثر حقیقی نہ جانا جائے۔ موثر حقیقی ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

.....وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ○ البقرہ:[2:102]

حال آنکہ وہ اس کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کے لیے ضرر رساں ہیں اور انھیں نفع نہیں پہنچاتیں اور انھیں (یہ بھی) یقیناً معلوم تھا کہ جو کوئی اس (کفر یا جادو ٹونے) کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)، اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں (کی حقیقی بہتری یعنی اُخروی فلاح) کو بیچ ڈالا، کاش! وہ اس (سودے کی حقیقت) کو جانتے○

مندرجہ بالا آیات مقدسہ کے مفہوم سے واضح ہے کہ جادو سے خیر اور بھلائی کا کوئی بھی کام نہیں لیا جاسکتا۔ اس کی اساس شر پر ہے۔ اس سے نفع حاصل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کی بدولت انسان ایمان اور اعمالِ صالحہ سرانجام دینے کی قوت وصلاحیت سے بھی محروم ہوسکتا ہے۔ اس لیے جو جادو کرے گا یا کرائے گا اور اپنے عمل سے اس کی تصدیق کرے گا وہ راہِ حق کا منکر ہو جائے گا جس وجہ سے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

جادوگر کی زبوں حالی:۔ جادو کرنے والا کبھی فلاح نہیں پاتا۔ ارشاد ربانی ہے:

..... وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى o طٰہٰ [20:69] اور جادوگر جہاں کہیں بھی آئے گا فلاح نہیں پائے گا o

جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں۔ جادوگر کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔ اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آ چکا ہوتا ہے۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر وبیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔ عامل کے مسخر کیے ہوئے جنات خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کیے رکھتے ہیں۔ چنانچہ جادوگر ہمیشہ سر درد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے، بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اس لئے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو۔

جادو کے بارے میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ:

1۔ جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے بڑھتا جائے گا اتنا ہی جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔ (۴۸)

2۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے خود فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالنے کا کام کیا اور جس نے غیب کے علم جاننے کا دعویٰ کیا اور جس نے جادو کیا یا کسی کے لیے جادو کرایا اور جو شخص نجومی کے پاس گیا یا جو کچھ وہ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کی تو اس نے اللہ کے نبی کی شریعت سے کفر کیا۔ (۴۹)

3۔ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جو جادو پر یقین رکھنے والا ہوگا۔ (۵۰)

4۔ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کر دی تو اس نے اللہ کے رسول پر اتارے گئے دین سے کفر کیا اور اس کے لیے جنت میں داخلہ نہ ہوگا۔ (۵۱)

حاصل کلام یہ ہے کہ جادو (سحر) انسان کو کفر اور شرک تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سے کئی طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مخلوقِ خدا فساد میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس لیے دین اسلام میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

سحر (جادو کی اقسام):۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیروں میں جادو (سحر) کی آٹھ اقسام کا ذکر کیا ہے۔ عصرِ حاضر میں رائج روحانی وروحی علوم پر موجودہ تحقیقات کی رو سے غور کریں تو اصولاً سحر کی تین اقسام ہیں۔

1۔ سحر علوی: جس میں کواکب وسیارات کی قوتوں سے استمد اد کرتے ہوئے انسان قوت وقدرت حاصل کرتا ہے۔ جدید دور میں اسے علم البروج یا علم نجوم کا نام دیا گیا ہے۔ سحرِ علوی میں عامل اپنی قوتِ علمیہ سے کام لیتا ہے اور اس طرح سے قائم ہونے والے اثر کو طلسم کہتے ہیں۔

2۔ سحر سفلی: جس میں جنات وشیاطین اور ہمزاد وموکلین کو مسخر کر کے کام لیا جاتا ہے۔ سحرِ سفلی میں عامل قوتِ نفسانیہ سے کام لیتا ہے اور اس کے ذریعے جنات وشیاطین اور ہمزاد وموکلات سے ربط وتعلق قائم کرتا ہے۔

3۔ سحرِ قلبی ونظری: جس میں انسان توجہ ویکسوئی کی مشقوں کے ذریعے اپنے قلب ونظر میں قوت پیدا کر لیتا ہے۔ نظر بندی کر کے کسی غیر واقعی اور محض خیالی چیز کو لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کر دیتا ہے۔ اپنے خیال کی قوت سے دیگر انسانوں سے حسبِ منشا کام لے لیتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس علم کو ہپناٹزم یا مسمریزم کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح نظرِ بد کے پیچھے بھی کسی فاسق، بدخواہ، حاسد کی منفی قلبی ونظری قوت کارفرما ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں سحرِ نظری کا اس طرح سے ذکر آیا ہے۔ اسے سحرِ وہم بھی کہتے ہیں۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى o قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى o فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى o قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى o وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى o طٰہٰ [20:65-69]

(جادوگر) بولے: اے موسیٰ! یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو اور یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہو جائیں o (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: بلکہ تم ہی ڈال دو، پھر کیا تھا اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں یوں محسوس ہونے لگیں جیسے وہ (میدان میں) دوڑ رہی ہیں o تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنے دل میں ایک چھپا ہوا خوف سا پانے لگے o ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے) فرمایا: خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گے o اور تم (اس لاٹھی کو) جو تمھارے دائنے ہاتھ میں ہے (زمین پر) ڈال دو وہ اس (فریب) کو نگل جائے گی جو انھوں نے (مصنوعی طور پر) بنا رکھا ہے۔ جو کچھ انھوں نے بنا رکھا ہے (وہ تو) فقط جادوگر کا فریب ہے، اور جادوگر جہاں کہیں بھی آئے گا فلاح نہیں پائے گا o

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ o الاعراف[7:116]

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم ہی (پہلے) ڈال دو پھر جب انھوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو زمین پر) ڈالا (تو انھوں نے) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرا دیا اور وہ زبردست جادو (سامنے) لے آئے o

سحر کی تمام اقسام مندرجہ بالا تین اقسام سے اصولی واساسی تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً حدیث پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ بعض بیان سحر ہوتے ہیں۔ بیان یا کلام میں الفاظ وحروف اس ترتیب اور ترکیب سے استعمال ہوتے ہیں کہ وہ بیان یا کلام قارئین یا سامعین پر حیرت انگیز اچھے یا برے اثرات مرتب کر دیتے ہیں۔ الفاظ وحروف میں سمیت وتریاقیت پائی جاتی ہے۔ ان میں یہ قوت مختلف کواکب وسیارات سے تعلق کی وجہ سے پائی جاتی ہے۔ کواکب وسیارات میں قوت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے۔ اسی طرح صاحبِ بیان کی روحانی توجہ کی بدولت بھی کلام میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ رازی اور راغب نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ بعض علما سحرِ علوی کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔ ان کا موقف اس حد تک تو درست ہے کہ دیگر مخلوقات کی طرح ستارے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ایک مخلوق ہیں۔ تاہم، سورج اور چاند کے اثرات اور دیگر مخلوقات کی طرح ستاروں کو بھی ذاتِ باری تعالیٰ نے کچھ قوتیں اور خصوصیات عطا فرمائی ہیں جن سے روحانی سائنس میں کارفرما اصول وقوانین کی مدد سے باذنِ الٰہی کام لیا جا سکتا ہے۔

ستاروں کی تخلیق کی وجوہات:۔ عموماً ستاروں کی تخلیق کی درج ذیل وجوہات بیان کی جاتی ہیں:

1۔ ان سے آسمان کی دنیا کو زینت بخشی گئی ہے۔

2۔ اگر کوئی جن علم غیب کی باتیں سننے کے لئے آسمان کی طرف بڑھتا ہے تو ایک ستارہ شہاب ثاقب کی شکل میں اس کے پیچھے لگتا ہے اور اسے مار بھگاتا ہے۔

3۔ رات کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر اپنی سمت اور منزل کا تعین کرتے ہیں۔

اس ضمن میں قرآن مجید ارشاد ہوا ہے:

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ o الملک[67:5]

اور بے شک ہم نے سب سے قریبی آسمانی کائنات کو (ستاروں، سیاروں، دیگر خلائی کرّوں اور ذرّوں کی شکل میں) چراغوں سے مزیّن فرما دیا ہے، اور ہم نے ان (ہی میں سے بعض) کو شیطانوں (یعنی سرکش قوتوں) کو مار بھگانے (یعنی ان کے منفی اَثرات ختم کرنے) کا ذریعہ (بھی) بنایا ہے، اور ہم نے ان (شیطانوں) کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے o

نیز ایک دوسری جگہ پر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ o

الانعام[6:97]

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے ستاروں کو بنایا تاکہ تم ان کے ذریعے بیابانوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں راستے پا سکو۔ بے

شک ہم نے علم رکھنے والی قوم کے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیںo

قرآن حکیم کی بہت سی دیگر آیات، احادیث مبارکہ اور اقوالِ اولیا سے ثابت ہوتا ہے کہ جس ذات نے ہر ذرے کے سینے میں نظامِ شمسی قائم کیا ہے اور ایک مچھر یا مکھی تک کو حیرت انگیز وجود، شعور اور قدرت عطا کی ہے اس نے ان ستاروں کو بھی تاثیر عطا کی ہے جس سے مثبت یا منفی کام لئے جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔ (۵۲)

ہندو مذہب میں جادو کی اقسام:۔ اہلِ ہنود نے سحر (جادو) کو تین شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ عامل حکیم غلام سرور شباب اپنی کتاب 'ردِ سحر' میں لکھتے ہیں کہ اہل ہنود کے مطابق سحر (جادو) کی تین اقسام ہیں:

1۔ **منتر:۔** الفاظ کی مخصوص بندش کا نام منتر ہے۔ جس طرح شعر میں کسی خاص بحر کی پابندی سے الفاظ کی بندش قائم کی جاتی ہے جس سے شعر میں خاص لطف، تاثیر، ترنم اور روانی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ شعر انسانی مزاج پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ الفاظ کی مخفی قوتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ اپنی زبان میں ایک خاص نکتۂ خیال کو مدنظر رکھ کر الفاظ باندھتے ہیں۔ الفاظ کی اس منطقی بندش سے منتر میں جادوئی اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ منتر یعنی الفاظ کی بندش دنیا کی ہر زبان میں کی جا سکتی ہے۔ مخصوص شرائط کے تحت، مقررہ تعداد کے ساتھ منتر کے الفاظ کی درست ادائیگی سے مشیتِ ایزدی کے تحت ساحر (جادوگر) کے حسبِ منشا نتائج مرتب ہو جاتے ہیں۔

2۔ **تنتر:۔** معدنیاتی، نباتاتی اور حیواناتی اجزائے ترکیبی کے اعمال و افعالِ عجیبہ کا نام تنتر ہے۔ بعض تنتر ایسے ہیں کہ ان کا کہیں نہ کہیں استعمال نظر آتا ہے۔ مثلاً بچے کو نظر لگ جائے تو عورتیں سات عدد سرخ مرچیں لے کر بچے کے سر پر سات مرتبہ پھیر کر آگ میں ڈال دیتی ہیں تو نظرِ بد رفع ہو جاتی ہے۔ قدیم حکما کی مستند کتب اور نامی گرامی مصنفین کی تصانیف تنتروں سے بھری ہوئی ہیں۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا سے منقول ہے کہ سامری جادوگر کے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بت کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قدموں کی مٹھی بھر خاک کی تاثیر سے آواز پیدا کرنے کے قابل ہو جانا دراصل قوائے ارضیہ (تنتر) ہی کا کرشمہ تھا۔ (۵۳)

سامری جادوگر کا واقعہ:۔ سامری جادوگر کے واقعہ کا سورۂ بقرہ، سورۂ اعراف اور سورۂ طٰہٰ میں ذکر آیا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرعون سے بچانے کے لیے لے کر نکلے تو سامری بھی ان کے ساتھ ہی چل پڑا۔ غرقِ فرعون کے وقت سامری نے دیکھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار اسرائیلیوں اور فرعونیوں کے درمیان حائل ہیں۔ جہاں بھی ان کے گھوڑے کے سُم پڑتے ہیں وہاں خشک زمین پر سبزہ اُگ آتا ہے۔ سامری نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سے ایک مٹھی بھر لی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اعتکاف کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو ان کی عدم موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے سامری نے بنی اسرائیل کو ورغلایا۔ ان سے سونے کے زیورات لے کر انھیں پگھلایا اور اس سے بچھڑے کا جسم تیار کیا۔ اس بچھڑے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک ڈال دی۔ اس ترکیب سے اس میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور وہ ''بھاں بھاں'' کرنے لگا۔ (۵۴)

قرآن حکیم میں یہ واقعہ اس طرح سے ارشاد ہوا ہے:

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰىo قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰىo قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّo فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْo قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّo فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَo اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ڏ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًاo وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْo قَالُوْا

لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ○ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ
اَمْرِيْ ○ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ
قَوْلِيْ ○ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا
وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ○ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ
وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ○ طٰهٰ [20:83-97]

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے طور پر آ جانے میں) جلدی کیوں کی ○ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: وہ لوگ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں نے (غلبۂ شوق و محبت میں) تیرے حضور پہنچنے میں جلدی کی ہے۔ اے میرے رب! تا کہ تو راضی ہو جائے ○ ارشاد ہوا: بے شک ہم نے تمھارے (آنے کے) بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور انھیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے ○ پس موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف سخت غضبناک (اور) رنجیدہ ہو کر پلٹ گئے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمھارے رب نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں فرمایا تھا، کیا تم پر وعدہ (کے پورے ہونے) میں طویل مدت گزر گئی تھی، کیا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے غضب واجب (اور نازل) ہو جائے؟ پس تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے ○ وہ بولے: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی مگر (ہوا یہ کہ) قوم کے زیورات کے بھاری بوجھ ہم پر لاد دیے گئے تھے تو ہم نے انھیں (آگ میں) ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی) ڈال دیے ○ پھر اس (سامری) نے ان کے لیے (ان گلے ہوئے زیورات سے) ایک بچھڑے کا قالب (تیار کر کے) نکال لیا اس میں (سے) گائے کی سی آواز (نکلتی) تھی تو انھوں نے کہا: یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کا (بھی یہی) معبود ہے بس وہ (سامری یہاں پر) بھول گیا ○ بھلا کیا وہ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے تھے کہ وہ (بچھڑا) انھیں کسی بات کا جواب (بھی) نہیں دے سکتا اور نہ ان کے لیے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا ○ اور بے شک ہارون (علیہ السلام) نے (بھی) ان کو اس سے پہلے (تنبیہاً) کہہ دیا تھا کہ اے قوم! تم اس (بچھڑے) کے ذریعے تو بس آزمائش میں ہی مبتلا ہو گئے ہو، حالاں کہ بے شک تمھارا رب (یہ نہیں وہی) رحمٰن ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ○ وہ بولے: ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے تاوقتیکہ موسیٰ (علیہ السلام) ہماری طرف پلٹ آئیں ○ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: اے ہارون! تم کو کس چیز نے روکے رکھا جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں ○ کہ تم میرے پیچھے چلے آتے (اور مجھے اطلاع کرتے) یا "تمھیں کس نے منع کیا کہ تم (انھیں سختی سے روکنے میں) میرے طریقے کی پیروی نہ کرو" کیا تم نے میری نافرمانی کی؟ ○ (ہارون علیہ السلام نے) کہا: اے میری ماں جائے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر، میں (سختی کرنے میں) اس بات سے ڈرتا تھا کہ کہیں آپ یہ (نہ) کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان فرقہ بندی کر دی ہے اور میرے قول کی نگہداشت نہیں کی ○ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: اے سامری! (بتا) تیرا کیا معاملہ ہے؟ ○ اس نے کہا: میں نے وہ چیز دیکھی جو ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی سو میں نے اُس فرستادہ (فرشتے) کے نقش قدم سے (جو آپ کے پاس آیا تھا) ایک مٹھی (مٹی کی) بھر لی پھر میں نے اسے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور اسی طرح میرے نفس نے مجھے (یہ بات) بھلی کر دکھائی ○ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: پس تو (یہاں سے نکل کر) چلا جا چنانچہ تیرے لیے (ساری) زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تو (ہر کسی کو یہی) کہتا رہے: (مجھے) نہ چھونا (مجھے نہ چھونا)، اور بے شک تیرے لیے ایک اور وعدہ (وعدۂ عذاب) بھی ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی، اور تو اپنے اس (من گھڑت) معبود کی طرف دیکھ جس (کی پوجا) پر تو جم کر بیٹھا رہا، ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر ہم اس (کی راکھ) کو ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے ○

عزیزانِ من! حضرت جبرائیل علیہ السلام کی برکت سے ان کے گھوڑے کو حیات بخش صلاحیت ہو گئی تھی۔ اثر انگیزی اس قدر تھی کہ قانونِ لمس یا قانونِ ربط و تعلق کے تحت اس گھوڑے کے سموں کے نیچے آنے والی خاک میں بھی وہ اثر پیدا ہو گیا۔ سامری اس قانون سے آگاہ تھا۔ اس نے سونے کا بچھڑا بنا کر اس میں یہ مٹی ڈالی تو قانونِ مماثلت کے تحت بے جان بچھڑے میں آواز پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔

3۔ جنتر:۔ جنتر مخصوص خانوں کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ مخصوص طریق سے اعداد سے پر کیے ہوئے خانوں کے مجموعے کو عددی جنتر کہتے ہیں۔ اسی طرح حروف سے پر کیے ہوئے خانوں کے مجموعہ کو حرفی جنتر کہتے ہیں۔ یہ اعداد و حروف اسمِ شیاطین اور شیطانی و جادوئی قوتوں سے اخذ کیے ہوتے ہیں اس لیے یہ شیطانی جادوئی قوت کے حامل ہوتے ہیں۔

آسیب زدہ و مسحور میں فرق:۔ آسیب زدہ اور مسحور (سحر زدہ) میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آسیب زدہ پر جنات، شیاطین اور ارواحِ خبیثہ خود مسلط ہو جاتی ہیں مگر مسحور پر عامل یا جادوگر اپنے جادو، عمل، الفاظ و کلمات اور تعویزات کے ذریعے انھیں مسلط کر دیتا ہے۔ نظرِ بد کی صورت میں حاسد کی بری توجہ اور یکسوئی کی بدولت سحر یا طلسم قائم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سحر و آسیب کی طرح نظر بد کے بھی بد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شعبدہ بازی:۔ بعض تیز طرار، ہوشیار اور مکار مداری، شعبدہ باز یا تماشہ گر تیزی و پھرتی سے کام لیتے ہوئے کچھ کرتب، شعبدے یا تماشے دکھاتے ہیں اور اسے جادو کا نام دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ جادو نہیں بلکہ نظری دھوکہ اور شعبدہ بازی ہے۔ شعبدہ باز روحانیت کے نام پر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ ان کی عیاریوں سے محفوظ رہنے کے لیے اس علم کا جاننا ضروری ہے۔ شعبدہ بازی کو 'علم ریمیا' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کسی طرح بھی جادو نہیں ہے۔ (۵۵)

عزیزانِ من! دین اسلام کائنات میں روحانی قوت و قدرت حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ انسان نیابتِ الٰہیہ کے منصب کے تقاضے پورے کر سکے۔ اس کے لیے دین اسلام مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جس پر عمل کر کے انسان اطاعتِ الٰہی بجالاتا ہے۔ ضبطِ نفس حاصل کرتا ہے۔ اخلاقِ حسنہ سے متصف ہوتا ہے۔ اسے رضائے الٰہی اور قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ وہ خود بھی سلامتی اور امن پاتا ہے اور دیگر افرادِ معاشرہ کی سلامتی اور امن بھی یقینی بناتا ہے۔ ایسے مردِ مومن کو بہت سے روحانی تصرفات بھی حاصل ہو جاتے ہیں جن سے وہ مخلوقِ خدا کی خدمت سرانجام دیتا ہے اور قربِ الٰہی پاتا ہے۔

دین اسلام نے حق و باطل اور خیر و شر میں فرق واضح کر دیا۔ اب انسان کی مرضی ہے کہ وہ اہلِ حق کا راستہ اختیار کرتا ہے یا کہ اہلِ باطل کا۔

علم سحر و علم نجوم کی ممانعت کی وجوہات:۔ شریعت کی عظیم مخالفت بڑے خطرات اور ضرر رساں نتائج کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو کاہنوں وغیرہ کے پاس جانے سے روکا ہے۔ نیز یہ جھوٹے اور فاجر ہیں۔ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو کفر ہے۔ یہ لوگ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جنات سے خدمت لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان جنات کی عبادت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے۔ یہ دوسرے لوگوں کو بھی کفر اور شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لیے ہر وہ شخص جس نے بھی جادوگری اور علم نجوم وغیرہ ان پیشہ وروں سے سیکھے، اللہ کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

روحانی دنیا میں کارفرما اصول وقوانین:۔ جادو کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ اس میں کوئی عمل پڑھا جاتا ہے۔ کسی شخص کا پتلا بنا کر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں اور اس پتلے کو مٹی میں دبا دیا جاتا ہے۔ تعویز لکھ کر جلائے، مٹی میں دبائے یا ہوا میں لہرائے جاتے ہیں۔ درحقیقت مادی دنیا کی طرح روحانی دنیا میں بھی کچھ اصول وقوانین رائج ہیں۔ جادوگر انھی اصول وقوانین کی پابندی کر کے جادو کرتے ہیں۔ ان اصول و قوانین کی درست طریقے سے پابندی کی وجہ سے جادو کارگر ہو جاتا ہے۔ اگر ان کی پابندی نہ کی جائے تو جادو کا عمل کامیاب نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کے واقعہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ روحانی دنیا میں بھی کچھ اصول وقوانین کارفرما ہیں جن کی پابندی سے جادو ہوتا ہے۔ اسی طرح جادو کے علاج کے لیے بھی روحانی دنیا میں کارفرما اصولوں اور قوانین کی پابندی کی جاتی ہے۔

1۔ یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک پر جادو کیا۔ قانونِ لمس (قانونِ ربط وتعلق) کے تحت انسانی جسم سے تعلق رکھنے والی کوئی شے (ناخن، بال وغیرہ)، اس سے لگنے اور چھونے والی کوئی چیز (پاؤں کے نیچے کی مٹی، لباس، کنگھی، زیر استعمال برتن وغیرہ) الگ ہونے کے باوجود اس سے مربوط و متصل رہتی ہے۔ فاصلے کی دوری اس کے تعلق اور رابطے کو توڑ نہیں سکتی۔ اس لیے جدا ہونے والی چیز جادوئی عمل میں ایک واسطے یا وسیلے کا کام دیتی ہے۔ اس کے ذریعے جادوگر متعلقہ شخص تک سحری اثرات پہنچاتا ہے۔

2۔ یہودی نے چند کلمات پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک میں گیارہ گرہیں لگائیں۔ اس کا اثر رد کرنے کے لیے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گیارہ آیات پر مشتمل سورتیں (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) تلاوت فرمائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک آیت پڑھ کر پھونکتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ یہودی نے سفلی عمل پڑھ کر گیارہ گرہیں لگائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے رد کے لیے گیارہ آیات تلاوت فرمائیں۔ کوئی بھی عمل ہو، اسے خاص وقت پر، مخصوص تعداد میں، توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اسے رد کرنے کے لیے بھی کچھ اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ جادو حکمتِ شیطانی کے تحت ہوتا ہے اور اس کا رد حکمتِ رحمانی کے تحت ہوتا ہے۔ مذکورہ واقعہ میں جادو کرنے میں حکمتِ شیطانی استعمال ہوئی تھی۔ اس کے رد (ردِّ سحر) کے لیے حکمتِ رحمانی استعمال ہوئی۔

3۔ روحانی دنیا میں کارفرما قانونِ انتقال کے تحت توجہ، یکسوئی اور تصور قائم کرتے ہوئے کسی چیز کو کہیں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ دور یا نزدیک کے کسی فرد پر کوئی عارضی یا مستقل کیفیت پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس کی اعلیٰ مثال حضرت آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کر دینا ہے۔ اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ساحر و عامل کسی کا تصور رکھ کر مٹھی بھر پانی، خون یا ریت پھینکتے ہیں تو وہ پانی، خون یا ریت مطلوبہ فرد اور مقام تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں جادو کے سفلی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اس عمل میں توجہ و یکسوئی اور تصور قائم کرتے ہوئے بعض اوقات نظر اور اشارے سے بھی کام لیتے ہیں۔ اس قانون کے تحت رحمانی یا شیطانی (مثبت یا منفی، نورانی یا ظلمانی) عمل کے دوران عامل کی روحانی قوت، توجہ و یکسوئی، قوتِ تصور اور کلام کی قوت (زورِ کلام) خصوصی کردار ادا کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ یہ روحانی قوانین مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور نورانی، رحمانی عملیات سے، اپنی قوتِ نگاہ، توجہ اور نظر سے اور اپنی روحانی قوت کے استعمال سے جادو، نظرِ بد اور آسیب کا علاج کرتے ہیں اور خلقِ خدا کو راحت پہنچاتے ہیں جبکہ اولیائے شیطان یہ روحانی قوانین مخلوقِ خدا کو اذیت پہنچانے کے لیے، تباہ و برباد کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اس کے لیے ظلمانی، سفلی (شیطانی) عملیات سے کام لیتے ہیں۔ اس ضمن میں ارشادِ ربانی ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o بقرہ [2:257]

اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انھیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے، اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انھیں (حق کی) روشنی سے نکال کر (باطل کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے o

مادی دنیا میں کارفرما سائنسی قوانین کی طرح، روحانی دنیا میں کارفرما قوانین سے بھی مثبت یا منفی کام لیے جاسکتے ہیں۔ یہ قوانین مشیتِ ایزدی کے تحت کائنات میں کارفرما ہیں۔ اہلِ حق انھیں نیک مقاصد کے لیے اور اہلِ باطل انھیں برے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہودی جادوگر نے یہ قوانین محسنِ کائنات اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت پہنچانے کی نیت سے استعمال کیے اور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشیتِ ایزدی کے تحت یہ قوانین اور کلامِ ربانی جادو کا اثر دور کرنے کے لیے استعمال فرمائے اور انسانیت کو ردِّ سحر کے علم سے بھی آگاہ فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تو قانونِ انتقال کے تحت جادو واپس لوٹا دیتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا نہیں کیا، درگزر فرمایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، رحمۃ اللعالمین اور محسنِ انسانیت ہیں۔

4۔ روحانی دنیا میں جادو کرنے کے لیے یا اس کے علاج کے لیے قانونِ مماثلت بھی استعمال ہوتا ہے۔ قانونِ مماثلت کے تحت عمل اپنے نتیجے سے ہم آہنگ ہوتا ہے؛ نتیجہ (result یا effect) اپنے سبب (cause) کی مانند ہوتا ہے؛ عملی اقدام اور نتیجے میں مماثلت ہوتی ہے۔ اگر کسی عمل کی نقالی کی جائے تو اثر اور انجام کے لحاظ سے نقل بمطابق اصل ثابت ہوگی یعنی یکساں عمل سے یکساں نتیجہ پیدا ہوگا۔ اس قانون کے تحت کیے گئے جادو کو سحر بالمثل کہتے ہیں۔ مثلاً دشمن کو زخمی، بیمار یا ہلاک کرنے کے لیے لکڑی، موم یا آٹے سے دشمن کا پتلا، بت یا شبیہ بنائی جاتی ہے اور اس میں اس یقین کے ساتھ سوئیاں چبھوئی جاتی ہیں کہ پتلے کے جس عضو

میں سوئی چبھوئی جائے گی دشمن کے اسی عضو میں تکلیف ہوگی۔ یہاں تک کہ پتلے کے تباہ ہوتے ہی دشمن بھی مرجائے گا۔
بعض اوقات جادوگر جادو کرنے کے لیے ایک سے زیادہ روحانی قوانین استعمال کرتا ہے۔ مثلاً مطلوبہ شخص کا پتلا تیار کرکے اس کے ساتھ متعلقہ شخص کے پاؤں کی مٹی، بدن کا پسینہ لگا کپڑا، سر کے بال یا ناخن بھی استعمال میں لاتا ہے اور اس بُت یا شبیہ کو اپنے سامنے بطور نشان رکھ کر مطلوبہ شخص کی تصویر، تصور، نام و والدہ کا نام بھی استعمال کرتے ہیں۔
ردِ سحر (جادو کے علاج، اسے کرنے اور کرانے والے پر واپس لوٹانے) کے لیے روحانی دنیا میں کارفرما ان قوانین سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ متاثرین اپنی مدد آپ کے تحت روحانی امراض کا علاج کرکے شفا پا سکیں۔
جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق:۔ جادو کرنے کے لئے جادوگر کو چند اقوال و افعال سرانجام دینا پڑتے ہیں، جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہوجاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی، سو جس آدمی سے کوئی خلاف عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہیے اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلافِ عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہیے کیونکہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔" (۵۶)
جادو کی اقسام:۔ جادو کی تمام اقسام کو ضبطِ تحریر لانا ممکن نہیں۔ اس کے لیے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔ ماہرین علوم روحانی کے مطابق جادو کی بڑی اقسام اور ان کی علامات درج ذیل ہیں۔ جادو کی ان تمام اقسام کا وحید بن عبدالسلام بالی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ روحانی علاج کی تقریباً تمام کتب میں جادو کی ان تمام اقسام کا کسی نہ کسی طرح سے ذکر کیا گیا ہے اور علاج تجویز کیا گیا ہے۔
جادو کے ذریعے انسان کے مختلف اعضا کی ساخت (structure) اور کارکردگی (function) میں خرابی پیدا کرکے اسے مختلف امراض میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔ اس کی سوچنے سمجھنے، دیکھنے سننے، محسوس کرنے کی صلاحیتیں صحیح کام نہیں کرپاتیں۔ اس کے محسوسات، کیفیات اور جذبات میں تلاطم پیدا کرکے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں۔ دو یا دو سے زیادہ افراد میں نفرت پیدا کرنے کے لیے شیاطین ان کے درمیان شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان کے دل میں اکثر و بیشتر دوسرے فریق کے بارے میں بدگمانی، بدخیالی پر مبنی خیالات پیدا کرتے ہیں۔ حالتِ خواب میں بھی انھیں خواب دکھا کر، برے خیالات پیدا کرکے ان میں بغض، عناد اور نفرت کا بیج بوتے ہیں۔ نتیجتاً متاثرہ افراد معمولی باتوں کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کا عذر تسلیم نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کو ناپسند کرنے لگتے ہیں۔ ناپسندیدگی، نفرت میں، نفرت، عداوت میں اور عداوت کسی بڑے حادثے کی شکل میں یا باہمی علیحدگی کی صورت میں سحر زدہ افراد کو ایک دوسرے سے جدا کردیتی اور بعض صورتوں میں تباہ و برباد کردیتی ہے۔ جدائی، نفرت اور عداوت پیدا کرنے والے اس جادو کو سحرِ تفریق (جدائی ڈالنے والا جادو) کہتے ہیں۔ سحرِ تفریق سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈالی جاتی ہے۔ بہن بھائیوں، دوستوں اور شرکائے کار میں بغض اور نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

..... فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ..... البقرہ[2:102]

"پس وہ ان دونوں سے خاوند و بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتا ہے۔
حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لئے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ چنانچہ ایک آتا ہے اور آکر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس اسے کہتا ہے تم نے کچھ نہیں کیا، پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے قریب کرلیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اسے مخاطب ہوکر کہتا ہے، "تم بہت اچھے ہو"

باہمی بغض وعناد اور نفرت کی طرح، جادو کے ذریعے باہمی محبت بھی پیدا کی جاتی ہے۔ سحرِ محبت کی بدولت مطلوب کے دل میں طالب کے لیے پسندیدگی اور محبت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس پر طالب کا تصور طاری رہنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ تصور اس پر غالب آجاتا ہے اور مطلوب دل وجان سے طالب کی محبت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اس کے دل میں طالب کو دیکھنے اور اس سے ملاقات کرنے کا شدید اشتیاق پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ طالب کے ذکر اور اس کے فکر میں مشغول رہتا ہے اور اس کی دید، اس سے ملاقات سے راحت پاتا ہے۔ حب کا عمل جس قدر تیز ہوگا، اسی قدر زیادہ محبت پیدا ہوگی اور مطلوب، طالب کا مطیع وفرمان بردار ہوگا۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَالَةَ شِرْكٌ۔

''بے شک دم، تعویذ اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنے والی چیز شرک ہے''(۵۷)

'التِّوَالَة' کا جو معنیٰ یہاں کیا گیا ہے، حافظ ابن کثیر نے اس کو النہایۃ میں ذکر کیا ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے اسے اس لئے شرک قرار دیا ہے کہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ جادو از خود موثر ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے۔

بعض اوقات سحر کی وجہ سے متاثرہ فرد کو مختلف چیزیں ان کی حقیقت سے ہٹ کر نظر آتی ہیں۔ وہ ساکن چیزوں کو متحرک اور متحرک چیزوں کو ساکن دیکھتا ہے۔ اس کے سحر کو سحرِ تخیل (وہم میں مبتلا کرنے والا جادو) کہتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰىo قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰىo طٰہٰ [20:65-66]

(جادوگر) بولے: اے موسیٰ! یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو اور یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہوجائیںo (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: بلکہ تم ہی ڈال دو، پھر کیا تھا اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں یوں محسوس ہونے لگیں جیسے وہ (میدان میں) دوڑ رہی ہیںo

سحرِ جنون کی بدولت متاثرہ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ سحرِ جنون کا شکار انسان ٹکٹکی باندھے کسی ایک طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اسے اپنی ہوش نہیں رہتی۔ بے تکی باتیں کرتا ہے۔ وہ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔ مسلسل خاموش رہتا یا بڑبڑاتا رہتا ہے۔ بعض مریض اپنے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

سحر (جادو) میں مبتلا افراد عموماً خلوت پسند ہوتے ہیں۔ انھیں اکثر سر درد رہتا ہے۔ کبھی کبھی معدے میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیٹھ کی نچلی ہڈیوں (pelvic bones) میں درد محسوس ہوتا ہے۔ سینے میں شدید گھٹن کا احساس ہوتا ہے۔ نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے اور کندھوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ خواب میں جنات، شیاطین، حیوانات (کتے، سانپ، چھپکلیاں، بلیاں وغیرہ) اور مردہ افراد نظر آتے ہیں۔ قبرستان اور ویران جگہیں نظر آتی ہیں۔ بعض اوقات سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے پورے جسم پر یا کچھ حصوں پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ ان علامات کی مدد سے جادو کی قسم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً سحرِ خمول میں کاہلی وسستی غالب نظر آتی ہے۔ سحرِ ہواتف میں سوتے یا جاگتے ہوئے چیخ وپکار سنائی دیتی ہے۔ 'سحرِ امراض' میں جسم کا کوئی ایک حصہ، کوئی عضو، چند حصے اور اعضا یا تمام جسم، دل، دماغ، وغیرہ درست کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

سحر سے جہاں میاں بیوی میں نفرت پیدا کرکے انھیں جدا کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح اولاد کی بندش کے لیے بھی جادو کیا جاتا ہے۔ اس جادو کی بدولت میاں بیوی جب جماع کا ارادہ کریں تو کامیاب نہیں ہوتے۔ اس سحر کی بدولت جنات مرد یا عورت میں سے کسی ایک یا دونوں کے عصبی نظام میں خلل ڈال کر شہوانی جذبات پیدا ہونے نہیں دیتے۔ جنسی بے رغبتی پیدا کردیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں فریقین میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو جنسی فعل سے شدید نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر وہ جماع میں کامیاب ہو بھی جائیں تو قطعاً کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ بعض متاثرہ فرد یا افراد باہمی ملاپ کے بعد شدید تکلیف محسوس کرتے ہیں یا معمولی بات پر ان میں جھگڑا ہوجاتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے دور رہنے میں ہی عافیت پاتے ہیں۔ سحر کی بدولت عورتوں میں بانجھ پن یا مردوں میں نامردی کا مرض پیدا ہوجاتا

ہے۔ غرضیکہ ایک ماہر روحانی معالج ہی سحر کی مختلف اقسام کی تشخیص اور ان کا مکمل علاج کر سکتا ہے۔ قرآن وحدیث سے سحر کی مختلف اقسام اور ان کے علاج کا ثبوت ملتا ہے اور روحانی علاج کی ضرورت، قدر وقیمت، افادیت اور اہمیت واضح کرنے کے علاوہ اس کے درست علاج پر خاطر خواہ ہدیہ لینا بھی جائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ قبل ازیں احادیث مبارکہ کے حوالے سے بیان کیا جا چکا ہے۔

جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے وہ مناسب مواقع کو تلاش کرتا ہے اور اس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں۔

۱۔ شدید خوف ۲۔شدید غصہ ۳۔شدید غفلت ۴۔شہوت میں مشغول ہونا

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے' وہ ان چار حالتوں میں کسی ایک حالت میں ہوتا ہے تو شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ اگر وہ شخص وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا جس لمحے جن انسان میں داخل ہوتا ہے۔ اگر وہ انسان اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ذاکر انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کے لئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے۔ (۵۸)

جس شخص پر سحر (جادو) کیا گیا ہو، اس سحر کا غلام جن مناسب موقع پر اس کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے خون میں شامل ہو کر اس کے دماغ کے اس مرکز پر مورچہ بند ہو جاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے' مثلاً کان کا مرکزِ احساس' یا آنکھ یا ہاتھ یا پاؤں کا مرکزِ احساس۔ اس کے بعد تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہو سکتی ہے:

1۔ جن یا تو عضو اور اس کے مرکزِ احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے' جس سے وہ عضو بے عمل ہو جاتا ہے اور مریض بہرہ یا اندھا یا گونگا ہو جاتا ہے یا عضو بے حرکت ہو جاتا ہے۔

2۔ یا پھر وہ کبھی سگنل کے تبادلے کو (اللہ کی قدرت سے) کبھی روک لیتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے' جس سے وہ عضو کبھی بے عمل ہو جاتا ہے اور کبھی کام شروع کر دیتا ہے۔

3۔ یا پھر جن عضو اور اس کے مرکزِ احساس کے درمیان بغیر اسباب کے لگاتار اور انتہائی تیز سگنلز کا تبادلہ کرتا ہے۔ جس سے وہ عضو سخت بن جاتا ہے اور اگر مکمل طور پر بے کار نہیں ہو جاتا تو کم از کم بے حرکت ضرور ہو جاتا ہے۔ (۵۹)

''سحرِ استحاضہ'' صرف عورتوں پر ہوتا ہے۔ اس کی بدولت جن سحر زدہ عورت کو استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی رگوں میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے اور اس کے رحم کے دورانِ خون میں خرابی پیدا کر دیتا ہے جس سے متاثرہ عورت کو حیض کے دنوں کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے۔ عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آ سکتا ہے اور اس مدت میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِىْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

''شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

حضرت حمنہ بنت جحشؓ نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ

''استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

اور ایک روایت میں یوں ہے:

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَّ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ

''یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے' حیض نہیں ہے'' (نسائی) (۶۰)

سحر کی وجہ سے مردانہ وزنانہ بانجھ پن:۔ بہت سی جسمانی، ذہنی، نفسیاتی و اخلاقی بیمار/*-یاں اور بری عادات (سگریٹ نوشی، ذیابیطس، موٹاپا، ہائی بلڈ پریشر، اعصابی بیماریاں، ریڑھ کی ہڈی یا دماغی چوٹ، الزائمر، فالج، شدید ذہنی دباؤ، فحش بینی، ادویات کے سائیڈ افیکٹس، وغیرہ) مردوں اور عورتوں میں مختلف جنسی امراض (کمزوری، نامردی، بانجھ پن، جنسی فعل سے عدم دلچسپی ونفرت، سرعتِ انزال، وغیرہ) کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ذریعہ بنتی ہیں۔

بعض اوقات سحر و آسیب اور نظرِ بد کی بدولت جنات کئی طرح سے مرد اور عورت کے بدن، ذہن اور جنسی اعضا کی کارکردگی پر اثر انداز ہو کر مختلف جنسی امراض، یہاں تک کہ بانجھ پن اور اٹھرا کے امراض پیدا کرتے یا پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کوئی بھی مرض، خواہ وہ کسی بھی طبعی وغیر طبعی وجہ سے لاحق ہو، اس کے طبی علاج کے علاوہ روحانی علاج سے بھی یقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ روحانی علاج سے نہ صرف سحر و آسیب اور نظرِ بد سے لاحق ہونے والے روحانی امراض سے نجات ملتی ہے بلکہ اس سے دیگر جسمانی، ذہنی، نفسیاتی اور اخلاقی امراض کے علاج میں بھی مدد ملتی ہے اور بعض صورتوں میں لاعلاج امراض سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے۔ روحانی علاج کے لیے مسنون دعاؤں، دم، درود، اذکار و اوراد، عملیات و وظائف اور صدقات سے کام لیا جاتا ہے۔

جادو اور جسمانی بیماری میں فرق جاننے کا طریقہ:۔ سحر (جادو) کی مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ سحرِ امراض سے بعض اوقات مریض یا مریضہ کو دورہ بھی پڑ جاتا ہے۔ اس دورہ کی حقیقت معلوم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ عموماً یہ تکلیف عورتوں کو ہوتی ہے اور علامات سے اصل مرض کی تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کا باعث تین چیزیں ہوتی ہیں:

1۔ مرض (ہسٹریا، اختناق الرحم وغیرہ) 2۔ مکر 3۔ شرِ جنات!

کوئی دیانت دار اور صحیح علم وعقل کا حامل عامل وطبیب ہی ان سہ امور میں فرق کر کے اصل تشخیص کر سکتا ہے۔

جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہوگا کہ مریض پر دم کر کے دیکھیں' اگر دورانِ قرأت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً سر چکرانا' سر درد' ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا یا کانپنا' تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے' جس کے علاج کے لئے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہیے۔

انسان، ملائکہ، جنات اور حیوانات کی تخلیق میں فرق:۔ روحانی علاج اور روحانی اصلاح وترقی کے لیے ضروری ہے کہ انسان، ملائکہ اور جنات کی تخلیق اور اوصاف سے متعلقہ ضروری امور کے بارے میں آگہی حاصل کر لی جائے تا کہ اس علم وآگہی کی بنا پر درست روحانی علاج ممکن ہو سکے۔ اس ضمن میں غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارضی وسماوی مخلوق کو پانچ مختلف قویٰ' عقل' وہم' خیال اور شہوت وغضب سے ترکیب دے کر پیدا کیا ہے۔ ترکیبِ کیفیت کی نسبت سے مخلوق عالم کی چار اقسام ہیں:

01۔ پہلی قسم تو وہ ہے جن کی عقلی قوت' وہم وخیال اور شہوت وغضب پر غالب ہے اور یہ چاروں اس کے محکوم ہیں۔ عقلی قوت کے سامنے ان چیزوں کا حکم بے حقیقت ہے۔ جس طرح مردہ غسل دینے والے ہاتھ میں ہر طرح سے مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے اسی طرح یہ چاروں قوتیں عقلی قوت کی مطیع ومنقاد ہیں۔ اس مخلوق کا نام فرشتہ یا روحانیات ہے۔ اصطلاحِ شرع میں اس مخلوق کو ملائکہ' ارواح یا ملکوت اور فارسی میں سروش کہتے ہیں۔ مخلوقاتِ عالم کی یہ نوع ہر قسم کی خطا وگناہ سے معصوم اور پاک ہے اور کھانے پینے' عورت کی خواہش اور اس قسم کی چیزوں کی بھی محتاج نہیں۔ قوت عقلیہ کے غلبہ کے باعث وہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہو سکتے ہیں۔

02۔ دوسری قسم وہ جان دار ہیں جن کی عقل، شہوت وغضب پر، وہم وخیال پر اس درجہ غالب ہے کہ ان کا ہر فعل اختیاری عقل' شہوت اور غضب وقوت' وہم وخیال کے تابع ہے۔ اس مخلوق کا جسم آگ اور ہوا سے مرکب ہے۔ مادہ لطافت کی وجہ سے یہ مخلوق بھی تغیر وتبدلِ صورت وشکل پر قادر ہے۔ وہم وخیال کی قوت سے یہ مخلوق اپنے لئے جسم کثیف وثقیل ترتیب دے کر مختلف خوف ناک سے خوف ناک صورت میں متشکل ہو سکتی ہے۔ اس قسم میں سے جو مخلوق خلق اللہ کو ستاتی ہے اس کو عربی زبان میں شیطان اور غیر مضر افراد کو جن کہتے ہیں۔ اس مخلوق میں بعض باتیں صنف اول کی (یعنی برائی بھلائی کو سمجھنا وغیرہ) اور بعض باتیں قسم ثالث کی (مثلاً کھانا پینا' عورتوں کی خواہش اور دیگر حیوانی خصائص) پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مخلوقات کی یہ قسم بھی شرعاً احکام الٰہی کی مکلّف ہے۔ یہ مخلوق کبھی

اصلی صورت پر باقی رہ کر مسامات اور رگوں کے ذریعے جسم انسانی میں داخل ہو کر تغیرات کا باعث ہوتی ہے اور کبھی کوئی کثیف جسم اختیار کر کے اچھی بری یا ہولناک شکل میں ظہور میں آتی ہے۔ (۶۱)

03۔ تیسری قسم وہ جان دار ہیں جن کی عقل اور وہم وخیال پر شہوت اور غضب غالب ہے۔ عقل کا تو گویا نام ہی نہیں۔ ایسے جانداروں کا نام حیوان ہے۔ جن حیوانات میں شہوت کا غلبہ ہے ان کا نام بہائم ہے۔ جن پر غضب غالب ہے اس کا نام سباع یا درندہ ہے۔

04۔ ان تینوں قسموں کی پیدائش کے بعد حق تعالیٰ نے چوتھی قسم پیدا فرمائی۔ چوتھی قسم یعنی انسان کو خلعتِ وجود پہنایا اور یہ قسم ان تینوں قسموں سے مرکب ہو کر معجون کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس مخلوق کو عقل، وہم، خیال اور شہوت وغضب اعتدال کے ساتھ عطا کیا گیا۔ اسی سبب سے اس کو زمین کی خلافت عطا ہوئی۔ غیب کے علوم ملائکہ کے واسطہ سے اس قسم پر نازل فرمائے گئے اور تمام حیوانات، نباتات اور معادن اس کے تابع فرمان بنا دیئے گئے۔

قرآن حکیم میں ملائکہ اور جنات کا ذکر:۔ مادہ پرست اور ملاحدہ، فرشتوں اور جنات کے وجود کے قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جو چیز محسوس اور مشاہدہ میں نہ آ سکے اس کا وجود فرضی وعقلی ہے۔ اسلامی تعلیم کی رو سے یقین واعتقاد کے درجہ میں جنات اور فرشتوں کے وجود اور ان کو مستقل مخلوق الٰہی سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن واحادیث میں متعدد مقامات پر ملائکہ، جنات اور شیاطین کا ذکر کیا گیا ہے۔

ملائکہ اور جن اگرچہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں لیکن وہ بلاشبہ مستقل مخلوق ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ مشاہدہ میں بسا اوقات غلطی کا امکان رہتا ہے بلکہ بار بار ہتا ہے لیکن وحی الٰہی اور نبی برحق کی اطلاع میں غلطی کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ایک مسلمان کے نزدیک جنات اور فرشتوں کے وجود میں کوئی کلام نہیں۔ عقلی اعتبار سے بھی جنات اور ملائکہ کا وجود ناممکن نہیں اس لئے کہ کسی چیز کا محسوس یا مشاہدہ نہ ہونا اس کے عدم کو مستلزم نہیں۔ بجلی، روشنی اور مقناطیس کے وجود سے موجودہ مادی دنیا میں کون بے وقوف انکار کر سکتا ہے۔ ان چیزوں کے وجود کا علم آثار وعلامات کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے۔

تینوں مخلوقات کے رہنے کا مقام:۔ پہلی قسم کی مخلوق چوں کہ ہر قسم کی خطا اور نافرمانی سے پاک تھی۔ اس لئے ان کے رہنے کا مقام آسمان مقرر کیا گیا۔ عالم کا انتظام اور اس کی آرائش کی تدبیریں ان کے سپرد کی گئیں۔ دوسری قسم یعنی جنات کو زمین پر آباد کیا گیا۔ نباتات ومعادن یعنی اُگنے اور بڑھنے والی چیزیں جیسے درخت اور گھاس اور زمین سے خود بخود پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً سونا، چاندی، لوہا وغیرہ اور تمام حیوانات، چرند پرند ان کے تصرف واختیار میں دیئے گئے۔ جنات کے جسم اور ارواح چوں کہ طبیعت کے اعتبار سے ملائکہ کی ارواح وابدان کے قریب ہیں اس لئے اس قسم کے واسطے قدرتی طور پر یہ بات ممکن ثابت ہوئی کہ وہ عالم ملکوت یعنی فرشتوں سے بعض غیب کی باتیں معلوم کر سکیں یا ان کی محفلوں اور جلسوں میں شریک ہو سکیں۔

چاروں مخلوقات کے خصائص کا مطالعہ درج ذیل جدول سے کیا جا سکتا ہے:

نام	عناصر ترکیبی	زیادہ غالب قوت/قوتیں	مغلوب قوت/قوتیں	مسکن
ملائکہ، فرشتے، ملکوت	نور	عقل	عقل، وہم، خیال شہوت، غضب	آسمان
شیاطین، جنات	آگ، ہوا	وہم، خیال	عقل، شہوت، غضب	زمین
درندے، بہائم، حیوانات	مٹی، آگ، پانی، ہوا	شہوت، غضب	عقل، وہم، خیال	زمین
انسان	مٹی، آگ، پانی، ہوا	عقل، وہم، خیال، شہوت، غضب	عقل، وہم، خیال شہوت، غضب	زمین

نام	خصوصیات
ملائکہ، فرشتے، ملکوت	خطا وگناہ سے معصوم، بشری تقاضوں سے پاک، کسی اور صورت میں متشکل ہونے کی صلاحیت
شیاطین، جنات	خیر وشر کو سمجھنا، کھانا پینا، عورتوں کی خواہش، دیگر حیوانی خصائص، شرعاً احکام الٰہی کی مکلف مخلوق

درندے، بہائم، سباع	حیوانی خصائص، غیر مکلّف مخلوق
انسان	ملکوتی، شیطانی وحیوانی خصائص سے مرکب مخلوق، خلیفۃ اللہ فی الارض، شرعاً احکام الٰہی کے مکلّف

آسیب (جنات) وشیاطین کی ساخت، شکل وصورت اور خصائل: ۔'جن' کا لغوی مطلب 'چھپی ہوئی مخلوق' ہے۔ چونکہ یہ مخلوق آنکھوں سے اوجھل رہتی (چھپی رہتی) ہے، اس لیے اسے 'جن' کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

.....اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط..... سورۃ الاعراف[7:27]

بے شک وہ (خود) اور اس کا قبیلہ تمھیں (ایسی ایسی جگہوں سے) دیکھتا (رہتا) ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔

قرآن حکیم میں جنات کی تخلیق کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِO وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍO سورۃ الرحمٰن [55:14-15]

اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتے ہوئے خشک گارے سے بنایاO اور جنّات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیاO

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍO وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِO سورۃ الحجر [15:26-27]

اور بے شک ہم نے انسان کی (کیمیائی) تخلیق ایسے خشک بجنے والے گارے سے کی جو (پہلے) سِن رسیدہ (اور دھوپ اور دیگر طبیعیاتی اور کیمیائی اثرات کے باعث تغیر پذیر ہوکر) سیاہ بدبودار ہو چکا تھاO اور اِس سے پہلے ہم نے جنّوں کو شدید جلا دینے والی آگ سے پیدا کیا جس میں دھواں نہیں تھاO

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ آگے ان کی نسل نطفہ سے چلی۔ اسی طرح پہلا جن خالص آگ کے شعلے (نارِسموم) سے پیدا کیا گیا۔ بعد میں اس سے اس کی نسل پیدا کی گئی۔ نارِسموم ایسی گیس کو کہتے ہیں جس میں نہ گرمی ہو اور نہ دھواں ہو۔ یہ ہوا کی طرح رواں دواں رہتی ہے۔ یہ ایکس ریز (X-Rays) کی طرح ٹھوس اجسام سے گزر سکتی ہے۔ مَّارِجٍ سے مراد سب سے پہلا جن ہے جسے 'ابوالجن' کہا جا سکتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو 'ابوالآدم' کہا جاتا ہے۔

ابلیس کا تعلق جنوں کے گروہ سے تھا۔ یہ جنت کے محافظ ونگران تھے۔ ابلیس بہت عبادت گزار تھا۔ اسے فرشتوں کا سردار اور بہشت کے باغات کا نگران مقرر کیا گیا تھا۔ جب اسے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لیے کہا گیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جبکہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ اس لیے میں اسے سجدہ نہیں کر سکتا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًاO سورۃ الاسراء[17:61]

اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟O

قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیات اور اس مضمون کی دیگر آیاتِ مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جنات کی تخلیق انسانوں سے پہلے ہو چکی تھی۔ (۶۲)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جنات کو بھی اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان کا بھی قیامت میں حساب وکتاب ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِO سورۃ الذاریات[51:56]

اور میں نے جنّات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریںO

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ط قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَO سورۃ الانعام[6:130]

اے گروہِ جن وانس! کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیتیں بیان کرتے تھے اور تمھاری اس دن کی پیشی سے تمھیں ڈراتے تھے (تو) وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے کہ وہ (دنیا میں) کافر (یعنی حق کے انکاری) تھے o

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا o وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا o

سورۃ الجن [72:14-15]

اور یہ کہ ہم میں سے (بعض) فرماں بردار بھی ہیں اور ہم میں سے (بعض) ظالم بھی ہیں، پھر جو کوئی فرماں بردار ہوگیا تو ایسے ہی لوگوں نے بھلائی طلب کی o اور جو ظالم ہیں تو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے o

اللہ تعالیٰ نے جنوں کی مختلف اقسام پیدا فرمائی ہیں۔ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ : صِنْفٌ يَطِيْرُ فِي الْهَوَآءِ وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ۔

جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم کے پر ہیں اور ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم آباد ہونے والے اور کوچ کرنے والے ہیں۔ (۶۳)

مندرجہ بالا حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ جنات ہوا میں اڑ سکتے ہیں۔ وہ مختلف جانوروں اور مخلوقات کا روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ انسانوں کی طرح مل جل کر رہتے ہیں اور عارضی اور مستقل بستیاں آباد کرتے ہیں۔

جن انسانوں کی طرح صاحبِ فہم وادراک ہوتے ہیں۔ یہ مختلف ادیان، مذاہب، فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانوں کی طرح کوئی کافر، مشرک، منافق ہوتا ہے تو کوئی مسلمان ہوتا ہے۔ ان میں اچھے اور برے، ہر طرح کے کردار کے حامل جنات ہوتے ہیں۔

جن یا شیطان کی اصل شکل وصورت بہت بری اور خوفناک ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں جہنمی درخت زقوم کے پھل کو بدصورتی میں شیطان کے سروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ o اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ o اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ o سورۃ الصافات [37:62-64]

بھلا یہ (خُلد کی) مہمانی بہتر ہے یا زقّوم کا درخت؟ o بے شک ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے عذاب بنایا ہے o بے شک یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے حصّے سے نکلتا ہے o

جنات کی عادات، خصائل اور افعال:۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کو نہایت کم وقت میں طویل مسافت طے کرنے، اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے، شکلیں بدلنے، دیگر مخلوقات (حیوانات، حشرات، چرند پرند اور انسانوں) پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ وہ انسان کی سوچ پر اثر انداز ہو کر اسے نفسیاتی، اخلاقی وروحانی عوارض میں اور بدن پر اثر انداز ہو کر مختلف بدنی امراض میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ تاہم، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

جنات کو عطا کی گئی صلاحیتوں اور ان کی اچھی بری صفات اور اچھے برے افعال کا قرآن حکیم اور احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

جنات کی تیز رفتاری اور قوتِ انتقال وحرکت کا ذکر اس طرح سے کیا گیا ہے:

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ o قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ o سورۃ النمل [27:39-40]

ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بے شک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانت دار ہوںo (پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکرگزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لیے شکرمندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہےo

حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک طاقتور جن نے عرض کیا کہ وہ یمن کی ملکہ کا تخت بیت المقدس میں اتنی دیر میں لے آئے گا کہ وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) ابھی دربار سے نہیں اٹھے ہوں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر ایک ولی اللہ نے پل بھر میں وہ تخت دربار میں حاضر کر کے نیابتِ الٰہیہ اور شرفِ انسانیت کا برملا ثبوت پیش کیا۔

جنات کے مختلف رُوپ:۔ متعدد احادیث سے ثبوت ملتا ہے کہ جنات انسانی روپ کے علاوہ مختلف شکلیں بدل سکتے ہیں۔

جنات سانپ کی شکل میں:۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْهَوَامِّ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ

مدینہ منورہ میں کچھ جنات مسلمان ہو گئے ہیں۔ لہٰذا تم اگر گھر میں کوئی سانپ دیکھو تو اسے تین بار متنبہ (وارن) کرو اگر پھر بھی ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ (۶۴)

اس حدیث مبارک میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت سے فرمایا ہے کہ جنات سانپوں کی شکل میں آسکتے ہیں۔ اسی لئے گھر میں سانپ نکلنے پر اہلِ مدینہ کو متوجہ فرمایا کہ اسے محض سانپ سمجھ کر فوری قتل نہ کرنا۔ ہوسکتا ہے وہ سانپ نہ ہو بلکہ جن ہو۔ اس لئے پہلے اسے تین بار وارننگ دو کہ ہمیں پریشان اور ہراساں نہ کرو اور آئندہ ہمارے سامنے نہ آنا۔ اگر وہ جن ہوا اور شریف جن ہوا تو تین دفعہ کے انتباہ کے بعد وہ سامنے نہیں آئے گا۔ اور اگر وہ بدخصلت جن ہوا یا جن نہیں بلکہ حقیقی سانپ ہوا تو چوتھی بار بھی سامنے آئے گا۔ چوتھی بار اگر آتا ہے تو خواہ وہ جن ہو، خواہ سانپ، اسے مار ڈالو۔ اس حدیث مبارک میں ایک اور لطیف اشارہ اس بات کا بھی مل گیا کہ جنات جب کسی دوسری مخلوق کے روپ میں ظاہر ہوں تو اس وقت انھیں مارنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ جس مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوں، اس مخلوق کی طرح انھیں قتل کیا جاسکتا ہے۔

جنات کتے کی شکل میں:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے کالا کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ اور سفید کتے کے گزرنے سے تو نہیں ٹوٹتی پھر صرف کالے کا ایسا کون سا جرم ہے کہ اسی کے گزرنے سے نماز ٹوٹے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ ''کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔''(۶۵)

یعنی جنات میں سے شیاطین جنات کالے کتے کا روپ دھار کر نمازی کے آگے سے جان بوجھ کر گزرتے ہیں تا کہ اس کی نماز خراب ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

جنات انسانی روپ میں:۔ سیرت، تفسیر اور حدیث شریف کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقعہ پر شیطان ایک عرب سردار سراقة بن مالک کی شکل میں مشرکینِ مکہ کے ساتھ ساتھ بدر تک آیا اور مستقل طور پر نہ صرف ان کے مشوروں میں شریک رہا بلکہ ان کی مسلسل حوصلہ افزائی بھی کرتا رہا۔ جب شیطان نے اہلِ ایمان کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے اترتے دیکھے تو میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِo

الانفال[8:48]

اور جب شیطان نے ان (کافروں) کے لیے ان کے اعمال خوش نما کر دکھائے اور اس نے (ان سے) کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں (ہوسکتا) اور بے شک میں تمھیں پناہ دینے والا (مددگار) ہوں۔ پھر جب دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو (مقابل) دیکھ لیا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: بے شک میں تم سے بیزار ہوں۔ یقیناً میں وہ (کچھ) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز ابلیس سراقہ بن مالک بن جعشم کے روپ میں بنی مدلج کے لوگوں کی شکل میں اپنی سپاہ ساتھ لے کر اپنا الگ جھنڈا اٹھا کر آیا۔ اور مشرکین سے کہا کہ یہ مسلمان آج تم پر فتح مند نہیں ہوسکتے اور میں بھی تمھارے ساتھ ہوں۔ جس وقت وہ مشرکین کو یہ کہہ کر دلاسہ دے رہا تھا، حضرت جبرائیل امین اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب شیطان کی ان پر نظر پڑی، اور اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، تو اس نے اس سے فوراً ہاتھ چھڑایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بھاگتے ہی اس کی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

جب شیطان اس سے ہاتھ چھڑا کر پیٹھ دکھا کے بھاگا تو اس نے آواز دی کہ سراقہ! تم تو ہمارے مددگار ہو؟ (پھر بھاگ کیوں رہے ہو؟) اس نے جواب دیا کہ میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں (یعنی جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کی فوج) وہ تمھیں نظر نہیں آرہا۔ میں اللہ سے ڈر رہا ہوں کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے![٦٦]

شیطان نجدی بڈھے کے روپ میں: ۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن صنادید قریش دار الندوۃ (جو اس زمانے میں مشرکینِ مکہ کا اسلام کے خلاف ایک مقامی سطح کا اقوامِ متحدہ جیسا سازشی ادارہ تھا) میں جمع ہوئے تو شیطان ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں وہاں آ گیا۔ سردارانِ قریش نے (اپنے درمیان ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھا تو) پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں علاقہ نجد کا ایک بزرگ ہوں۔ تم جس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، اسے میں نے بھی سنا ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں۔ تمھیں میری طرف سے اچھی رائے اور خیر خواہی حاصل ہوگی۔ کفارِ مکہ نے کہا ٹھیک ہے! تم بھی ہمارے مشورہ میں شریک ہو جاؤ۔

شیطان نے ان سے کہا کہ اس شخص (یعنی حضور اقدس ﷺ) کے بارے میں اچھی طرح غور کرلو۔ خدا کی قسم وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ یہ تم پر غالب آجائے گا۔

ایک سردار نے مشورہ دیا کہ حضور انور ﷺ کو رسیوں سے باندھ کر تکالیف دے دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہ بھی تو انھی شعراء کی طرح ایک شاعر ہے۔ (اسے بھی ان شعراء والے حشر کا مزہ چکھاؤ۔)

اللہ کے دشمن نجدی شیخ (شیطان) نے کہا واللہ! یہ تو کوئی معتبر رائے نہیں ہے۔ تم نے باندھا اور بات اس کے صحابہؓ تک پہنچی تو وہ اسے قیدخانے سے چھڑوا کر آزاد بھی کر دیں گے اور تمھارے مقابلے اور مزاحمت کے لئے میدان میں بھی اتر آئیں گے۔ ایسے میں تو میں اس بات کی بھی تمھیں گارنٹی نہیں دے سکتا کہ ہوسکتا ہے الٹا وہ تمھیں ہی اس علاقے سے باہر نکال دیں۔

ایک دوسرا سردار بولا کہ پھر اسے علاقہ بدر کر کے سکون کا سانس لو۔ وہ یہاں نہیں ہوگا تو تمھیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور (نعوذ باللہ) اس کا شر دوسرے لوگوں تک محدود ہوگا جو اس کے سامنے ہوں گے۔

(نجدی بڈھا) ابلیس بولا یہ بھی کوئی معقول رائے نہیں ہے، تم نے اس (حضور ﷺ) کی گفتگو کی مٹھاس اور کلام کی فصاحت و بلاغت پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ یہاں سے چلا گیا اور اس نے دوسرے شہروں میں جا کر لوگوں کو دعوت دی تو لوگ جوق در جوق اس کے حلقہ اثر میں آجائیں گے حتیٰ کہ ایک دن وہ ان عربوں کو ساتھ لے کر تم پر چڑھائی کر دے گا اور تمھیں قتل بھی کر ڈالے گا اور علاقہ بدر بھی کر دے گا۔ اس بات کی تمام سرداروں نے بھی توثیق کی کہ نجدی بزرگ صحیح کہہ رہا ہے۔ کسی اور تجویز پر غور کیا جائے۔

یہاں مشرکینِ عالم کا سردار، ہزار فرعونوں کا ایک فرعون، ہزار شیطانوں کا ایک شیطان اور ابلیس کا گرو ابوجہل ابن ہشام بولا کہ میں ایک مشورہ

دیتا ہوں۔ ذرا اس پر بھی غور کر لو۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بہتر کوئی رائے تمھارے سامنے نہیں آئے گی۔

سردارانِ مکہ نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟

بولا: ہم ہر قبیلے سے ایک جوان جنگجو کا انتخاب کر کے سب کو ایک ایک تلوار تھما دیتے ہیں۔ اور ان سے یہ کہتے ہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ پر یکبارگی اس طرح حملہ کریں کہ سب کی تلواریں ایک ہی وقت میں اس کے جسم پر پڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں۔

چونکہ تمام قبائل اس قتل میں یکساں شریک ہوں گے، اس لئے محمد ﷺ کے خاندان والوں اور پیروکاروں کے لئے حجاز کے تمام قبائل سے بدلہ لینا ممکن نہ ہوگا اور معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی میدان میں آیا بھی تو تمام قبائل کی قوت کے آگے اسے بکھرنا اور ختم ہی ہونا ہوگا۔

شیطان نے یہ رائے سنی تو پھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ ہے ایک کارآمد و معقول رائے اور میری بھی یہی رائے تھی![٦٧]

جنات و شیاطین کی ایذا رسانی:۔ جن و شیاطین مختلف طریقوں سے انسان کو پریشان کرتے اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگوں کو خوف و ہراساں کرتے ہیں۔ انھیں وہم و وسوسہ، غم، بےچینی، نسیان، پاگل پن، جیسے ذہنی و نفسیاتی امراض، حرص، ہوس، شہوت، نفرت، مکر و فریب، غیبت، چغلی، تہمت، بہتان جیسے اخلاقی امراض، بلند فشارِ خون (high blood pressure)، ضیابطیس (sugar)، سوکڑا پن، بے خوابی (insomania)، بانجھ پن، فالج (paralysis)، امراضِ قلب (heart diseases)، سرطان (cancer)، جیسے متعدد جنسی و جسمانی امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

زیادہ تر جنات و شیاطین اپنی فطرتِ بد کی وجہ سے انسانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ بعض حسد کی وجہ سے انسانوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ جذبۂ شہوت کی وجہ سے کبھی جن مرد، انسان عورت اور جن عورت، انسان مرد پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس طرح آدمی کی نظر لگتی ہے اس طرح جنوں کی نظر بھی لگتی ہے۔ یہ شام کو روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ اس وقت بچوں اور عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے۔ جنات و شیاطین کبھی پورے جسم پر اور کبھی بعض اعضائے جسم پر حملہ کر دیتے ہیں اور قابض ہو جاتے ہیں۔ یہ قبضہ کبھی وقتی اور مختصر ہوتا ہے اور کبھی دائمی اور کل وقتی ہوتا ہے۔

جنات و شیاطین کی کئی اقسام ہیں اور ان میں سے ہر کوئی اپنی فطرت کے مطابق انسان کو ایذا پہنچانے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن حکیم میں ابلیس اور گروہ شیاطین کی انسان دشمنی کا اس طرح سے ذکر آیا ہے:

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ ۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۝ سورۃ الاعراف [7:17]

پھر میں یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا، اور (نتیجتاً) تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۝

ہر انسان کی پیدائش کے ساتھ ایک جن (ہمزاد) پیدا ہوتا ہے جو تا حیات اس پر مسلط رہتا ہے اور اس کی سوچ اور عمل میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس طرح بعض شیاطین کاہلی، غفلت اور سستی پیدا کرتے ہیں۔ ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے کہ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو کیونکہ شیطان جماہی کے ساتھ اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بعض شیاطین انسان کے گھر سے نکلتے وقت، بعض اس کے گھر میں داخل ہوتے وقت، بعض اس کے وضو کرتے وقت، بعض رفع حاجت کے وقت، بعض حالتِ نماز میں، بعض اس کے سوتے وقت اور سونے کے دوران اس پر مسلط ہو جاتے ہیں اور خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بعض جنات و شیاطین انسان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے، کسی حاسد کی نظرِ بد کی وجہ سے، کسی کے جادو کرنے کی وجہ سے، انسان پر مسلط ہو جاتے ہیں اور اسے ایذا پہنچاتے ہیں۔ اس ضمن میں چند ایک احادیث مبارکہ پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

01۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا عامل مقرر کیا، تو مجھے نماز میں کچھ ادھر

ادھر کا خیال آنے لگا یہاں تک کہ مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا ابن ابی العاص ہو''؟، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے سوال کیا: ''تم یہاں کیوں آئے ہو''؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، تم میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہوا، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں پر دوزانو بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے میرا سینہ تھپتھپایا اور اپنے منھ کا لعاب میرے منھ میں ڈالا، اور (شیطان کو مخاطب کر کے) فرمایا: «اخرج عدو اللہ» ''اللہ کے دشمن! نکل جا''، یہ عمل آپ نے تین بار کیا، اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اپنے کام پر جاؤ'' عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم سے! مجھے نہیں معلوم کہ پھر کبھی شیطان میرے قریب پھٹکا ہو۔ (۶۸)

02۔ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی جسے جنون ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ کے دشمن نکل جاؤ، میں اللہ کا رسول ہوں"۔ وہ کہتے ہیں کہ بچہ ٹھیک ہو گیا تو اس عورت نے آپ کو دو مینڈھا، کچھ دودھ اور گھی ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے یعلی دودھ، گھی اور ایک مینڈھا لے لو اور ایک مینڈھا اسے واپس کردو۔ (۶۹)

03 اے اللہ! میں گرنے، ڈوبنے، جلنے، بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے شیطان موت کے وقت خبطی نہ بنادے، اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ راہ جہاد سے پیٹھ پھیرتے ہوئے مارا جاؤں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ڈسنے سے مارا جاؤں۔ (۷۰) ابن اثیر کہتے ہیں کہ " وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ " سے مراد ہے کہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مجھ پر غالب آکر مجھے پاگل نہ کردے۔ (۷۱)

04 عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو جنت کی ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انھوں نے کہا، یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں پچھاڑ دی جاتی ہوں اور میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ پس آپ ﷺ میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم صبر کرو گی تو تمھارے لئے جنت ہے، اور اگر تم چاہو میں اللہ سے دعا کردوں تاکہ ٹھیک ہو جاؤ؟ تو اس عورت نے کہا: میں صبر کروں گی، اس نے کہا: میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ میرے لئے اللہ سے دعا کیجیے تاکہ ننگی نہ ہوسکوں، تو نبی ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔ (۷۲)

اس حدیث میں صراع کا لفظ ہے جو آسیب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بعض روایات میں ذکر ہے عورت کہتی ہے میں خبیث سے ڈرتی ہوں اور خبیث کی صراحت شیطان ملتی ہے۔ (۷۳)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان انسان پر مسلط ہو کر عارضی یا مستقل طور پر اس کی سوچنے سمجھنے، یاد رکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیتیں سلب کر کے اسے نسیان، غشی، جنون اور کئی طرح کے جسمانی و روحانی اور ذہنی و نفسیاتی امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جنات وشیاطین کے اثر سے ذہنی و نفسیاتی امراض (مرض جنون، مرضِ نسیان، وغیرہ) میں مبتلا ہونے کا ثبوت درج ذیل آیتِ قرآنی سے بھی ملتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ سورۃ البقرۃ [2:275]

جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ (روزِ قیامت) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان (آسیب) نے چھو کر بدحواس کر دیا ہو، یہ اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت (خرید و فروخت) بھی تو سود کی مانند ہے، حالاں کہ اللہ نے تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت پہنچی سو وہ (سود سے) باز آ گیا تو جو پہلے گزر چکا وہ اسی کا ہے،

اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جس نے پھر بھی (سود) لیا سو ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے o

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روحانی امراض کا دعا اور دم سے علاج ہو سکتا ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہر طرح کے امراض کے علاج کی تشخیص کے وقت ان امراض کے طبعی، عضویاتی، جراثیمی، نفسیاتی اسباب کے علاوہ ان کے اخلاقی و روحانی اسباب (اخلاقِ سیئہ، سحر، آسیب، نظرِ بد کے اثرات) کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے اور ان مسائل اور امراض سے چھٹکارا پانے کے لیے علاج کے مروجہ طریقوں سے استفادہ کرنے کے علاوہ روحانی علاج بھی کرنا ضروری ہے۔

جنات وشیاطین کئی وجوہات کی بنا پر انسان پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ ان کی کئی اقسام ہیں۔ ان کا سب سے بڑا مقصد انسانوں کو گمراہ کرنا اور راہِ حق پر چلنے والوں کو ہر ممکن طریقے سے پریشان کرنا ہے۔ بعض شیاطین سحر و آسیب اور نظرِ بد کی وجہ سے انسان پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ بعض اپنی بدفطرت کی وجہ سے اپنے جذبہ شر کی بدولت، شہوت کی وجہ سے یا کسی سے محبت، نفرت، بغض یا عناد کی بدولت یا محض کھیل کود، تفریح اور مذاق کے طور پر بھی از خود مسلط ہو جاتے ہیں۔ مثلاً انسانوں میں سے کوئی انھیں ایذا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ گمان کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے۔ ان کی کھانے پینے یا رہنے کی جگہوں پر پیشاب کر دیا ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کر دیا ہے، اگرچہ انسان کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور جنات وشیاطین اپنی فطرتِ بد کی وجہ سے اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اس کی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔

جنات وشیاطین انسانی بدن کے داخلی راستوں (کان، ناک، منہ، وغیرہ) کے ذریعے یا بدن کے مساموں کے ذریعے خون کی باریک نالیوں یعنی شریانوں (Capillaries) میں نفوذ کر کے خون میں شامل ہو جاتے ہیں اور اس کے دل، دماغ اور دیگر اعضا کی کارکردگی میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جس طرح دودھ میں پانی، پانی میں نمک اور چینی، ہوا میں خوشبو اور بدبو شامل ہوتی ہے، اسی طرح جنات وشیاطین انسانی بدن میں سرایت کر کے، اس کے خون میں شامل ہو جاتے ہیں اور خون کے ساتھ گردش کر کے انسانی بدن کے تمام حصوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ بجلی کے تار میں متحرک رو کی طرح اس کے بدن میں حرکت کرتے ہیں اور مختلف اعضا کی ساخت (structure) اور کارکردگی (function) میں خرابی پیدا کرتے ہیں۔ غصہ، حسد، تکبر، شہوت، نفرت، بغض، کینہ جیسے منفی جذبات پیدا کرتے ہیں۔ چغلی، غیبت کی تعلیم دیتے ہیں۔ بے چینی، بے قراری پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرتے ہیں۔ خودکشی یا قتلِ غیر پر آمادہ کرتے ہیں۔

ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے:

اِنَّ الشَّیطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ

شیطان اولادِ آدم کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (۷۴)

جنات کو نوری و ناری عملیات سے مسخر کیا جا سکتا ہے۔ نوری عملیات سے مسخر ہونے والے جنات نیک کاموں میں معاونت کرتے ہیں۔ ناری عملیات سے مسخر ہونے والے جنات شریر ہوتے ہیں اور برے کاموں میں برے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اگر جنات کو کسی عمل (وظیفے، ورد، تعویز) سے کسی پر مسلط کیا جائے تو اسے سحر (جادو) کہتے ہیں۔ بعض اوقات جنات وشیاطین از خوئے بد، خود بغض، حسد، شہوت، عشق کی بنا پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں ابن تیمیہ نے (مجموع فتاویٰ 19/39) میں کہا ہے:

> بعض اوقات جن انسان کو شہوت اور خواہش اور عشق کی بنا پر چمٹتے ہیں ۔۔۔۔۔ اور بعض اوقات بغض اور سزا کے طور پر اور یہ کثرت سے ہے۔ مثلاً انسانوں میں سے کوئی انھیں ایذا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ گمان کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے، کسی پر پیشاب کر دیا اور یا پھر کسی جن پر گرم پانی بہا دیا اور یا کسی کو قتل کر دیا، اگرچہ انسان کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا اور جنوں میں جہالت اور ظلم ہے تو وہ اس کی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔
>
> اور بعض اوقات بطور کھیل کود اور مذاق اور یا پھر شر کی بنا پر بے وقوف جنوں کی طرف سے یہ حاصل ہوتا ہے۔) انتہی۔

جنات وشیاطین انسان کے طعام و کلام، باہمی معاملات (لین دین کے معاملات)، یہاں تک کہ میاں بیوی کے جنسی فعل میں بھی

شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت، کسی جانور یا کسی سواری پر سوار ہوتے وقت، کپڑے تبدیل کرنے کے وقت، قضائے حاجت کے وقت، میاں بیوی ہمبستری کے وقت مسنون دعاؤں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور تعوذ وتسمیہ پڑھ لیا کریں۔

جنات وشیاطین کو اگرچہ دوسروں کو ضرر پہنچانے کی صلاحیت حاصل ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ ان پر جنات وشیاطین قابو پانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ انھیں سرکش، نافرمان، فاسق وفاجر انسانوں پر ان کی سرکشی ونافرمانی کی بدولت رسائی حاصل ہوجاتی ہے اور یہ باذن اللہ ان پر مسلط ہوجاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُورًا٥ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا٥ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيلًا٥ سورة الاسراء [17:63-65]

اللہ نے فرمایا: جا (تجھے مہلت ہے) پس ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو بے شک دوزخ (ہی) تم سب کی پوری پوری سزا ہے٥ اور جس پر بھی تیرا بس چل سکتا ہے تو (اسے) اپنی آواز سے ڈگمگا لے اور ان پر (اپنی فوج کے) سوار اور پیادہ دستوں کو چڑھا دے اور ان کے مال واولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے (جھوٹے) وعدے کر، اور ان سے شیطان دھوکہ وفریب کے سوا (کوئی) وعدہ نہیں کرتا٥ بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا تسلط نہیں ہوسکے گا، اور تیرا رب ان (اللہ والوں) کی کارسازی کے لیے کافی ہے٥

ہمارے ملک پاکستان میں رئیس امروہوی، خواجہ شمس الدین عظیمی، کاشی البرنی، استاذی پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی صاحب روحانیت، جیسے ریسرچ سکالرز نے اپنی تصانیف میں سحر وآسیب سے متعلقہ سینکڑوں شواہد بیان کیے ہیں اور انھوں نے بے شمار لوگوں کو سحر وآسیب سے لاحق ہونے والے عوارض سے نجات حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ اس ضمن میں راقم الحروف کو بھی (۱۹۸۰ء تا حال) قریباً چالیس برس عملی تحقیق کا موقع ملا ہے۔ اس ضمن میں چند ایک واقعات پیشِ خدمت ہیں تا کہ ان کی مدد سے سحر وآسیب سے لاحق ہونے والے عوارض کی سنگینی سے آگہی ہو اور روحانی علاج کی قدر وقیمت اور ضرورت واہمیت واضح ہوسکے۔

باجوڑ کا جادوگر:۔

محمد علی (ایم بی بی ایس) پشاور یونیورسٹی کہتے ہیں کہ...... ہمارے علاقے باجوڑ میں ایک شخص ہے۔ ان پڑھ، جاہل اور بدشکل۔ تاہم حیرت انگیز کمالات کا مالک ہے۔ یہ پراسرار بوڑھا نہایت سادہ زندگی بسر کرتا ہے۔ بوڑھے کا بیان ہے کہ میرے قبضے میں جن ہیں۔ میں جنات کے نادیدہ وجود کا قائل نہیں۔ پرویز صاحب کہتے ہیں کہ جنات معاشرے کے وہ لوگ ہیں جو خود کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس بوڑھے کا دعویٰ ہے کہ جن اس کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔ مثلاً اس سے کہا جاتا ہے فلاں اور فلاں چیز منگوادو۔ وہ چیز غیب سے فوراً نمودار ہوجاتی ہے۔ مثلاً پھل، قلم، اسلحہ اور کارتوس! ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ اس چیز کی دگنی تگنی قیمت وصول کرتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ اس بوڑھے کے موکلوں کے ذریعے درے سے کارتوس منگواتے ہیں اور وہ آجاتے ہیں۔ اس معاملے کو نظر بندی بھی نہیں کہہ سکتے، کیونکہ جو چیز منگوائی جاتی ہے وہ آجاتی ہے اور آپ اسے استعمال بھی کرتے ہیں۔ میں نے خود اس کے کمالات دیکھے۔ میرے سامنے اس بوڑھے سے کسی شخص نے کہا کہ میں نے افغانستان کے نوٹ نہیں دیکھے، ایک بنڈل تو منگوادو، واپس کردیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ اسے پشاور بلوایا گیا تا کہ فوجیوں کے سامنے اپنے کمال کا مظاہرہ کرے۔ فوجیوں نے اسے توپیں اور ٹینک دکھائے۔ اس نے کہا کہ اب میری طاقت دیکھو۔ میں جرمنی سے بم منگواتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں فوجیوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے بم کے گولوں کا ڈھیر لگ گیا ہے۔ میجر گھبرایا۔ اس نے کہا کہ انھیں غائب کردو، کہیں پھٹ نہ جائیں۔ چنانچہ وہ غائب ہوگئے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ سارے کام میرے موکلات یعنی جنات کرتے ہیں۔ (۷۵)

جنات اپنی اصل شکل وصورت میں کسی کو نظر نہیں آتے اس لئے کہ ان کا جسم لطیف ہوتا ہے۔ کثیف چیز کی آنکھوں سے لطیف چیز کا دیکھنا ناممکن ہے۔ تاہم، انھیں دیکھنے کے لیے روحانی آنکھ سے کام لیا جاتا ہے۔ حواسِ خمسہ سے حاصل ہونے والے ادراک کو ''حسی

ادراک'' کہتے ہیں۔روحانی حواس سے حاصل ہونے والے ادراک کو روحی یا روحانی ادراک'' کہتے ہیں۔روحانی مخلوقات (ملائکہ، جنات، موکلات، ارواح) کا ادراک 'روحانی ادراک' سے ہوسکتا ہے۔ہم بیک وقت مادی دنیا (کرۂ ارض) اور روحانی دنیا (عالم ارواح، عالم برزخ) میں زندگی بسر کرتے ہیں۔روحانی دنیا سے رابطہ 'روحانی ادراک' کے ذریعے ہی ممکن ہے۔عامل حضرات عملیات کے ذریعے روحانی ادراک حاصل کرتے ہیں اور جنات و موکلات کو مسخر کرکے ان سے کام لیتے ہیں۔ذاتِ حق کے طالب، عبادت اور ریاضت و مجاہدہ سے 'روحانی ادراک' حاصل کرتے ہیں اور یہ روحانی ادراک معرفت کے حصول میں ان کے کام آتا ہے۔

کرگس کا جہاں اور ہے، شاہین کا جہاں اور (۷۶) پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں

عام آدمی جنات، موکلات، ارواح اور ملائکہ کا براہِ راست مشاہدہ اور ان کے افعال و کارکردگی کا جائزہ نہیں لے سکتا۔تاہم، جس طرح ذہنی اعمال سے ذہن کی کارکردگی کا علم ہوتا ہے اسی طرح روحانی اعمال کے مشاہدہ سے بالواسطہ طور پر روحانی مخلوقات کی ساخت (بناوٹ) اور کردار کا علم ہوتا ہے۔

شیاطین و جنات میں شادی و بیاہ اور مناکحت و توالد کا سلسلہ:۔شیاطین و جنات میں انسانوں کی طرح شادی و بیاہ اور مناکحت و توالد کا سلسلہ موجود ہے۔قرآن حکیم میں شیاطین کی اولاد و ذریت کا ذکر ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ سورۃ الرحمٰن [55:74]

انھیں پہلے نہ کسی انسان ہی نے ہاتھ سے چھوا ہے اور نہ کسی جن نے ۝

مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ انسانوں کی طرح جنات میں بھی نکاح و جماع کا سلسلہ موجود ہے۔درج ذیل آیت میں جنات اور شیاطین کی اولاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ ط كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِۦٓ ط أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِى وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّۢ ط بِئْسَ لِلظَّٰلِمِينَ بَدَلًا ۝ سورۃ الکہف [18:50]

اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم (علیہ السلام) کو سجدہ (سجدۂ تعظیم) کرو سو ان (سب) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ (ابلیس) جنّات میں سے تھا تو وہ اپنے رب کی طاعت سے باہر نکل گیا، کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بنا رہے ہو حالاں کہ وہ تمھارے دشمن ہیں، یہ ظالموں کے لیے کیا ہی برا بدل ہے (جو انھوں نے میری جگہ منتخب کیا ہے) ۝

جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم:۔جنات آپس میں شادی بیاہ کے علاوہ انسانوں میں بھی شادی و بیاہ کی کوشش کرتے ہیں اور شریر جنات انسانوں سے ناجائز جنسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر فریق ثانی تقویٰ و پرہیزگاری کے لحاظ سے کمزور ہو تو یہ ایسے تعلقات قائم کرنے میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ایسے تعلقات بعض انسانوں سے مختصر مدت میں قائم ہوجاتے ہیں جبکہ بعض سے تعلقات قائم کرنے کے لیے جنات کو کافی عرصہ کوشش کرنا پڑتی ہے۔یہ اپنے مطلوب مرد یا عورت میں روحانی حواس بیدار کرتے ہیں۔ان میں دیکھنے، سننے اور محسوس کرنے کی صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں تاکہ دو طرفہ احساس لذت و سرور سے خاطر خواہ تسکین حاصل ہوسکے۔بعض انسانوں میں جنات کو دیکھنے، محسوس کرنے کی صلاحیتیں جلد بیدار ہوجاتی ہیں اور بعض میں یہ صلاحیتیں بیدار کرنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔عورتیں اور بچیاں جلد مغلوب اور متاثر ہوجاتی ہیں۔مردوں میں روحانی صلاحیتیں بہت دیر سے بیدار ہوتی ہیں۔بعض مرد جو حساس اور نازک طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ان میں یہ صلاحیتیں جلد بیدار ہوجاتی ہیں۔جنات اور انسانوں میں ہمہ نوعیت کے جنسی تعلقات کا ثبوت ملتا ہے۔زیادہ تر جنات عورتوں اور لڑکیوں سے مراسم قائم کرتے ہیں۔بعض جنات مردوں سے بطور مفعول جنسی فعل پسند کرتے ہیں۔اسی طرح جنیہ، مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرنا پسند کرتی ہیں۔بعض اوقات میاں بیوی کے جنسی فعل میں شامل ہوکر جن یا جنیہ جنسی تسکین حاصل کرتے ہیں۔عموماً ہمارے ہاں خواتین و حضرات نیند کی حالت میں جناتی ہم بستری کا شکار ہوتے ہیں اور وہ اسے خواب پریشان سمجھ کر نظر انداز کردیتے ہیں یا کسی سے بیان کرنا پسند نہیں کرتے۔بعض صورتوں میں حالتِ بیداری میں سب کچھ ہوتا ہے مگر متاثرہ

مرد یا متاثرہ عورت کی زبان بندی کردی جاتی ہے اور کسی سے اس حادثے کا ذکر نہیں کر پاتے یا ڈر، خوف اور شرم وحیا کی وجہ سے اس کا ذکر نہیں کرتے۔ اس ضمن میں ہر کس و ناکس کو تعلیم دینا از حد ضروری ہے تا کہ اس طرح کے ناجائز جنسی روابط اور زیادتیوں سے محفوظ رہا جا سکے اور ان کا تدارک کیا جا سکے۔

جنات کے انسانوں کے ساتھ جنسی مراسم کے حیرت انگیز واقعات:۔ اس ضمن میں چند واقعات پیشِ خدمت ہیں تا کہ اس معاملہ کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکے۔

یو پی (انڈیا) کے ایک حکیم حاذق ہونے کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خوبصورت جوان آیا اور کہنے لگا کہ حکیم صاحب! میرے گھر ایک لڑکی بیمار ہے اور آج اس کی حالت روز سے زیادہ نازک ہے۔ خدا کے لیے مہربانی کرتے ہوئے میرے ساتھ ابھی ابھی چلیں! نوجوان کی حالت قابلِ رحم تھی۔ میں فوراً اس کے ساتھ ہولیا۔ وہ مجھے سیدھا دریا کے کنارے لے گیا اور کہنے لگا کہ اتر یئے مجھے یقین ہو گیا کہ اس کا دماغ لڑکی کی بیماری کے اثر سے خراب ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہوش کی باتیں کر، کوئی اس طرح حواس کھوتا ہے تمھارا گھر کہاں ہے؟ نوجوان نے اس کے جواب میں مجھے پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اور خود بھی کود پڑا۔ مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے کو ایک وسیع اور آراستہ محل میں پایا۔ میں وہاں کے تکلفات کو بیان کرنے کی قوت نہیں رکھتا۔ بہر حال تھوڑی دیر دم لینے کے بعد وہ نوجوان مجھے ایک حجلہ عروسی میں لے گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک پندرہ سالہ لڑکی زرکار بستر پر پڑی ہے اور اس کی حالت واقعی خطرناک ہے۔ مجھے نہ جانے کیوں فوراً یہ احساس ہو گیا کہ یہ لڑکی اور نوجوان متضاد جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعد کو نوجوان نے خود بتایا کہ وہ شاہ جن کا لڑکا ہے اور یہ لڑکی آدم زاد ہے۔ میں نے لڑکی کی حالت کا اندازہ کر کے اس کے لئے فوراً انار اور انگور کے عرق تجویز کئے اور کچھ مفرحات نسخے میں شامل کر دیئے۔ چشم زدن میں یہ سب چیزیں مہیا ہو گئیں۔ لڑکی نے ان کو پی کر آنکھیں کھول دیں۔ میں نے اس کی پوری دلدہی کی۔ ایک گھنٹے بعد نوجوان نے مجھ کو بہت سے چاندی، سونے کے سکے اور جواہرات دے کر رخصت کیا اور تاکید کر دی کے کسی سے اس واقعے کا ذکر نہ کرنا۔ حکیم نے اس واقعہ کا اپنے ایک دوست سے ذکر کر دیا۔ انھیں افشائے راز کی سخت سزا ملی۔ ان کے گھر اینٹیں برسائی گئیں۔ ان کے لڑکے بیمار رہنے لگے اور آخر کار ان کی طباعت کو بھی زوال آ گیا۔ یہاں تک کہ وہ اس شہر کو ترک کر دینے پر مجبور ہو گئے۔ (۷۷)

اس واقعہ سے جنات کے کردار کا ایک پہلو واضح ہوتا ہے۔ یہ کہ دیدہ و نادیدہ مخلوقات (جن وانسان) کے درمیان رشتہ دوستی استوار ہو سکتا ہے۔ مندرجہ بالا واقعہ کے مطابق، حکیم صاحب کو رازداری کی تاکید کی گئی تھی۔ افشائے راز کی صورت میں انھیں تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بھی واضح ہوا کہ جن، انسانی طب سے مستفید ہوتے ہیں۔

گلاسگو میں کوئی شاہ صاحب، رئیس امروہوی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ ان کے ساتھ ایک جنیہ نے جنسی مراسم قائم کر لیے تھے۔ اس ضمن میں وہ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

1۔ وہ پراسرار مخلوق مختلف نسوانی شکلوں میں نمایاں ہوتی ہے۔ کبھی میری جانی پہچانی کسی عورت کے روپ میں، کبھی کسی اجنبی عورت کی شکل میں۔
2۔ وہ ہم بستری کے ارادے سے آتی ہے اور برابر لیٹ جاتی ہے۔
3۔ وہ شکلیں بدلتی رہتی ہے، یعنی متواتر کسی ایک شکل میں ظاہر نہیں ہوتی۔
4۔ یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ میں اس سے کچھ پوچھ گچھ کر سکوں۔

کیونکہ مجھے تو ہوش ہی اس واقعہ کے بعد آتا ہے۔ دراصل میں اس سے ہپناٹائز ہو جاتا ہوں۔ البتہ یہ ہوش ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔ تاہم اپنے آپ پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ نہ اپنی مرضی سے کچھ کر سکتا ہوں۔ درحقیقت اس وقت میری قوتِ ارادی اس حیران کر دینے والی عورت کی گرفت میں ہوتی ہے۔ مجبور ہوتا ہوں کہ بے چون و چرا اس کے احکام پر عمل کروں۔ بعد میں یا اس واقعے کے ظہور میں آنے سے پہلے بہت سے منصوبے سوچتا ہوں۔ لیکن اس کے قریب آتے ہی سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

......ان واقعات کی ابتداء 15 سال کی عمر میں ہوئی، جب ہم کسی آسیب زدہ گھر میں رہتے تھے۔ وہاں گھر والوں کے ساتھ متعدد واقعات پیش آئے، مثلاً کسی کے سر میں شدید درد! اتنی بھوک کہ سارے گھر کا پکا ہوا کھاڈ کار لینا۔ مختلف شکلوں اور مہیب صورتوں کا نظر آنا! گانے کی

آوازیں، سیاہ بلیوں کا آپس میں لڑنا۔ وہاں میرے ساتھ صرف ایک واقعہ چند بار پیش آیا۔ یعنی کسی پراسرار قوت نے میری چارپائی پر لات رسید کی۔ دیکھا تو ہرے رنگ کے لباس میں ملبوس کوئی بعید از عقل وجود سامنے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ ہمارا راستہ ہے، اسے چھوڑ دو! البتہ جب میں وہ گھر چھوڑ رہا تھا تو کسی نے بآواز بلند کہا تھا کہ تمھارے دادا مرحوم کی عبادت اور نیکی کام آ گئی، اس لئے تم بچ گئے۔ (دادا جان مرحوم مختلف وظائف کیا کرتے تھے) مگر میں نے کبھی ان چیزوں کو اہمیت نہیں دی۔ یہاں گلاسکو میں پراسرار قوت سے جنسی تعلقات کا معاملہ شروع ہوا۔۔۔۔۔ کافی دن تک یہی واقعہ پیش آتا رہا۔۔۔۔۔ خاص بات جو نوٹ کی وہ یہ ہے کہ رات میں خصوصاً رات کے تین بجے کے بعد یہ صورتحال نمودار ہوتی ہے۔ دن میں کبھی اس تجربے سے دوچار نہیں ہوا، حال آنکہ میں ہفتے میں چار دن، رات میں کام کرتا ہوں اور دن میں سوتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میں سونے سے قبل عام طور پر درود شریف پڑھتا اور تلاوت کلام پاک کرتا ہوں۔ ایک، دو دفعہ یہ ہوا اور جب وہ میرے پاس آ کر لیٹ گئی تو خود بخود میرے قلب سے درود شریف اور حضور ﷺ کا اسم مبارک جاری ہو گیا۔ فوراً ایک دردناک چیخ فضا میں بلند ہوئی اور وہ غائب ہو گئی۔ اسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ ایسے موقع پر ہمیشہ درود شریف کیوں نہیں آتا۔ اس لذیذ اور ہولناک تجربے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہے۔ اس دفعہ جوں ہی وہ میرے قریب آ کر لیٹی، حیران ہوں کہ دماغ میں فوراً ایک خیال آیا۔ میں نے سوال کیا کہ تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کر لیتی میں اس کے لئے تیار ہوں، مگر حرام کاری مت کرو۔ اس نے مسکرا کر سر جھکا لیا، کوئی جواب نہ دیا۔

۔۔۔۔۔ اس عالم میں باضابطہ جنسی عمل (دخول وانزال) ہوتا ہے۔ وہ نادیدہ مخلوق بھی نیم بے ہوشی کے عالم میں آتی ہے اور یہ کیفیات بھی اسی عالم بے خودی میں واقع ہوتی ہیں۔ جونہی فراغت پاتا ہوں، وہ غائب ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی بوس و کنار بھی کرتی ہے، (عام طور پر نہیں)۔ لذت وہی ہوتی ہے جس کے ہم انسانی دنیا میں عادی ہیں۔ سخت افسوس ہے اس نابکارہ و ناہنجارہ کی بدولت تمام نمازیں اور اچھے عمل ضائع ہو گئے۔ میں بہت سی ترکیبیں کرتا ہوں۔ مگر بے کار! مثلاً کچھ چیزیں کاغذ پر لکھ کر دہراتا ہوں تاکہ اس کے آنے پر، یہ سوالات یاد رہیں اور میں اس سے استفسار کر سکوں مگر وہ جوں ہی آتی ہے، مجھ پر تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اور سوالات ذہن سے محو ہو جاتے ہیں۔ البتہ ایک سوال میں نے بارہا اس سے پوچھا۔ پہلے وہ اس سوال کو ٹال جایا کرتی تھی۔ سوال یہ تھا کہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتیں۔ آخر یہ گناہ مجھ سے کیوں کرواتی ہو۔ جب بہت پوچھا تو اس نے کہا کہ کیا کروں، بیوہ ہوں اور میرا ایک بچہ ہے۔ بعض اوقات اس کی ناکامی (کبھی کبھی وہ ناکام ونامراد چلی جاتی ہے) کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مجھے اس موقع پر کسی بزرگ ہستی کا خیال آ جاتا ہے یا قرآن مجید کی کوئی آیت یاد آ جاتی ہے، یا کبھی وہ میری ٹال مٹول سے تنگ آ جاتی ہے کہ خدا کی پناہ! جیسے چھپ کر آئی ہو، جیسے کوئی خطرہ درپیش ہو۔ مشکل یہ ہے کہ اس وقت سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کوئی سوال نہیں کر پاتا ہوں۔ وہ حرکت بے ارادہ، اضطراری طور پر سرزد ہو جاتی ہے۔ اگرچہ میری زبردست خواہش ہے کہ بیداری کی حالت میں مجھے ملے۔ مگر اب تک اس کوشش میں کامیابی نصیب ہوئی۔ ایک دو دفعہ وہ ایسی ہستیوں کے روپ میں آئی جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں۔ جونہی اس نے مجھ سے ہم بستری کا مطالبہ کیا۔ میرے ذہن نے کچھ حیرت سے ان ہستیوں کے احترام کی وجہ سے یہ مطالبہ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کشمکش کے سبب آنکھ کھل گئی اور وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ (۷۸)

میاں عبداللہ (کراچی) اپنی 'تن بیتی' یوں بیان کرتے ہیں:

۔۔۔۔۔ عجب گورکھ دھندے میں پھنس گیا ہوں۔ سات سال سے کسی چیز (نادیدہ مخلوق) نے مجھ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یوں سمجھیں کہ وہ چیز میرے اندر بسی ہوئی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ ایک عورت ہے جس نے میرے وجود کو اپنا گھونسلہ بنا کر رکھا ہے۔ عورت ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہے۔ نماز، روزہ، تراویح بلکہ پیشاب، پاخانے تک کے اوقات میں میرے ساتھ رہتی ہے۔ سارے بدن پر اس کا تسلط ہے، جب اس کی مرضی ہوتی ہے تو سر پر چڑھ جاتی ہے۔ کہیں جانا ہوتا ہے، تو سر سے اڑ جاتی ہے۔ آپ کو تعجب ہو گا کہ وہ بولتی نہیں۔ البتہ جب رات کو تکیے پر سر رکھتا ہوں، تو بولتی ہے۔ جس زبان میں بولتی ہے، وہ زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ البتہ اردو خوب سمجھتی ہے، نہ صرف یہ بلکہ ان خیالات کو بھی سمجھ جاتی ہے جو ذہن میں ہوتے ہیں۔ جب کسی بات کا جواب دینا ہوتا ہے تو سر پر آ جاتی ہے۔ رات کو تکیہ میں در آتی ہے۔ تکیے ہی کے اندر سے جواب ملتا ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ سو جاؤ! تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ عورت سو گئی۔ پہلے تو مہینے میں چار مرتبہ حق عورت ادا کرنا پڑتا تھا، لیکن اب مہینے میں صرف ایک بار یہ اتفاق ہوتا ہے۔ اس عمل کے بعد مجھے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ دودھ کے بجائے پانی لیتا ہوں، اور چست ہو جاتا ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد سے تراویح تک سر پر جمی بیٹھی رہتی ہے۔ بہت سے بزرگوں سے پوچھا۔ مگر کسی نے اس سوال کا جواب نہیں دیا اور آپ سے کیا چھپانا؟ مجھے بھی اس کی غیر حاضری بری لگتی ہے۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں 40 یا 45 سال کا مرد ہوں گا۔ جی نہیں

67 ویں سال میں چل رہا ہوں۔ ''پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است''۔ ایک بات بھول گیا۔ یہ کہ جب آئینہ دیکھتا ہوں سیدھی آنکھ کی پتلی میں کوئی عورت کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اب کچھ دن سے اس کی گود میں ایک بچہ بھی ہوتا ہے۔ تقریباً چھ ماہ کا ہے یعنی اولاد بھی ہو رہی ہے۔ (۷۹)

محمد اکبر (معمار اسکواٹر، کراچی) اس ضمن میں بیان کرتے ہیں:

آپ کے مضمون میں گلاسکو والے واقعہ کا ذکر نظر سے گزرا، اس قسم کا ایک اور واقعہ حاضر ہے۔ میں اور میرا دوست (حکایت گو) فوج میں ملازم تھے۔ یہ 1934ء کا ذکر ہے۔ ایک روز میرے ساتھی نے بتلایا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص نے ''جنیہ'' سے شادی کر رکھی ہے، اس کے تین بچے ہیں۔ وہ بہت خوش مزاج ہیں اور وہ بہت خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک بڑا گھڑا پانی کا اور اس کے نیچے تین صراحیاں (خود بخود) چلی آرہی ہیں۔ کبھی لکڑیوں کا بڑا گٹھا اور کچھ چھوٹے چھوٹے گٹھے لڑھکتے آتے اور اس آدمی کے گھر میں خود بخود داخل ہو جاتے۔ گاؤں والے جانتے ہیں۔ راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور انھیں کوئی اچنبھا نہیں ہوتا۔ یہ گاؤں جہلم شہر سے دو میل کے فاصلے پر ''نوگراں'' کے نام سے مشہور ہے، جنات کے وجود کا کوئی منکر نہیں۔ میں نے بھی دیکھے ہیں اور دوسری بہت سی روایتیں سنی ہیں۔ (۸۰)

نر جن کی دست درازی:۔ جنیہ عورت کے کرشمہ تو آپ پڑھ چکے، اب ایک نر جن کی دراز دستی کا حال سنیں۔ و، بیگم (کراچی) سے رقم طراز ہیں کہ:

میں کنواری نہیں ہوں، شادی کو 13 سال گزر گئے ہیں۔ میں ایک عرصہ سے سوتے اور نیم بیداری کی حالت میں محسوس کرتی ہوں کہ کوئی وجود جو نظر نہیں آتا، میرے جسم کے حصوں کو چھوتا چھیڑتا ہے، اور وہی سلوک کرتا ہے جو میرے شوہر سے مخصوص ہے۔ پھر مجھے میری مرضی کے بغیر بیوی بنا لیتا ہے۔ الغرض وہ سارے مراحل گزرتے ہیں جو مرد عورت کے تعلقات کی خصوصیت ہیں۔ اس وقت میں یا سوئی ہوتی ہوں یا نیم غنودگی (کچی نیند) میں ہوتی ہوں۔ ابھی حال ہی میں یہ ہوا کہ نیند طاری ہوتے ہی اس وجود نادیدہ کی قربت کا احساس ہوا۔ میں نے حسبِ معمول اپنے آپ کو بچانا چاہا، اور اعوذ باللہ اور لاحول پڑھنے کی کوشش کی تو اس ''وجود نادیدہ'' نے کہا کہ میں شیطان تھوڑا ہی ہوں کہ لاحول سے بھاگ جاؤں گا۔ ابھی پرسوں ایک کیفیت طاری ہوئی۔ سوتے میں حسبِ معمول چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ میں نے منع کیا اور جاگنے کی حالت میں دونوں طرف سے مکالمہ شروع ہو گیا۔ (میں اس وقت آنکھیں بند کر کے پڑی تھی) یعنی میرا دل سوال کرتا تھا اور دل ہی میں جواب پا لیتا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ آخر کیا بات ہے؟ جواب ملا کہ ہم 30 سال سے تمھارے ساتھ ہیں۔ ہم ایسے نہیں جائیں گے، کوئی کچھ بھی کرے، ہرگز نہیں جائیں گے۔ اگر میں بیمار ہوں تو وہ صاحب (جو کبھی نظر نہیں آئے) دوائیں بھی بتاتے ہیں۔ ان کی آمد کی علامت یہ ہے کہ جاگتے میں جسم ٹوٹنے لگتا ہے۔ مضمحل ہو کر لیٹ جاتی ہوں۔ نیند کا جھونکا سا آتا ہے اور آتش وخاک کا وصل شروع ہو جاتا ہے۔ (۸۱)

جنات کی کارستانیوں کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انسانی جسم کے مختلف حصوں کی ساخت اور کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہوتے اور ماہر علم الامراض کی طرح مختلف امراض اور ان کی علامات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ وہ یہ امراض پیدا بھی کر سکتے ہیں۔ وہ ایک ماہر گائنا کالوجسٹ کی طرح انتقال حمل کا کام بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔ ماہنامہ ''جن''، جنوری ۱۹۳۰ء میں ایک صاحب بیان کرتے ہیں:

میری نانی کے دادا مع اپنے اہل عیال کے گورکھپور میں آبسے۔ وہ صاحب کشف وکمال تھے۔ اول اول انھوں نے اپنے ایک دوست کے یہاں عرصہ تک قیام کیا۔ صاحبِ خانہ کے ان سے وہ مراسم تھے جو دو قریبی رشتے داروں میں بھی مشکل سے ہوتے ہیں۔ کچھ دن بعد صاحبِ خانہ کی بیوی نے ان سے شکایت کی کہ اس گھر میں چند جنات رہتے ہیں اور ہمارے لڑکے، لڑکیاں ان سے بری طرح خائف ہیں۔ اگر آپ ان سے کہہ سکیں تو کہہ دیجیے کہ اس مکان کو چھوڑ دیں۔ ممدوح نے رات کو جنات کے سرگروہ سے ملاقات کی۔ سرگروہ نے کہا درحقیقت یہ گھر میرا ہے۔ اس لئے کہ میں جس مہندی کے درخت پر اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا اس کو صاحبِ خانہ نے کاٹ کر گھر کے اندر لگا لیا اور اب ہمارا اس گھر پر حق ہو گیا ہے۔ ہاں ایک شرط پر ہم گھر کو چھوڑ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا صاحبِ خانہ کی بیوی کو حمل تھا، میری بہن کے لڑکا نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اس کی بیوی کا حمل چرا کر اپنی بہن کو دے دیا، میں گنہگار ہوں۔ اگر یہ لوگ میرے اس گناہ کو معاف کر دیں تو ہم لوگ فوراً گھر چھوڑ دیں گے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس خاتون کو ایک دفعہ دراصل کچھ مہینوں تک حمل کے آثار محسوس ہوتے رہے۔ لیکن بعد کو وہ تمام آثار جاتے رہے اور ایسا معلوم ہوا کہ حمل اندر ہی اندر غائب ہو گیا۔ لوگوں نے سمجھا حمل نہ تھا، بلکہ کوئی مرض تھا جو خود بخود جاتا رہا۔ خاتون خانہ سے جب سرگروہ جنات کی یہ شرط پیش کی گئی تو انھوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ انھوں نے جنات کا قصور کبھی معاف نہیں کیا نہ وہ گھر کبھی جنات سے خالی ہوا، اور کئی پشت تک اس گھر میں رہنے والوں کا سابقہ ناریوں سے رہا۔ (۸۲)

مندرجہ بالا واقعات سے ملتے جلتے بہت سے واقعات راقم الحروف سے براہِ راست متاثرہ افراد (خواتین وحضرات) نے بیان کیے اور راقم الحروف نے ان کا بفضل تعالیٰ روحانی علاج کیا ہے۔ راقم الحروف کے ذاتی روحانی مشاہدات وتجربات اس پر مستزاد ہیں۔ ایسے واقعات کی احادیث سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

مومن جنات کی خوراک ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ اس طرح حلال جانوروں کا فضلہ (مینگنی، لید، گوبر) ان کی خوراک ہے۔ جس کھانے اور مشروب پر بسم اللہ نہیں پڑھی گئی وہ کافر جنات اور شیاطین کی خوراک ہے۔ اس کے علاوہ وہ گندگی، پاخانے سے خوراک کا کام لیتے ہیں۔ ان کی رہائش اکثر خراب اور گندگی والی جگہیں، بیت الخلا اور گندگی کے ڈھیر ہیں۔ جب کوئی انسان ان کی رہائش گاہوں پر سے گزرتا ہے تو یہ ناراض ہو کر اسے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> میرے پاس جنوں کا داعی آیا تو میں اس کے ساتھ گیا اور ان پر قرآن پڑھا۔ فرمایا کہ وہ ہمیں لے کر گیا اور اپنے آثار اور اپنی آگ کے آثار دکھائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زادِ راہ (کھانے) کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمھارے ہاتھ آئے گی تو وہ گوشت ہوگی اور ہر مینگنی تمھارے جانوروں کا چارہ ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمھارے بھائیوں کا کھانا ہے۔ (۸۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ

> بیشک میرے پاس نصیبی جنوں کا ایک وفد آیا اور وہ جن بہت اچھے تھے۔ تو انھوں نے مجھے کھانے کے متعلق پوچھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کی کہ وہ کسی ہڈی اور لید کے پاس سے گذریں تو وہ اسے اپنا کھانا پائیں۔ (۸۴)

انسان اور دوسرے جاندار جو مادی وجود رکھتے ہیں وہ عمل انہضام (digestive process) سے خوراک ہضم کرتے ہیں۔ اس خوراک سے انھیں توانائی حاصل ہوتی ہے اور اس کے علاوہ وہ اس خوراک کو جزوِ بدن بنا کر جسمانی نشو ونما پاتے ہیں۔

جنات وشیاطین ناری وجود کے حامل ہیں۔ وہ ہڈیوں، گوبر، فضلات، وغیرہ سے اور انسانی خورد ونوش کی اشیاء سے بغیر کسی عمل انہضام کے براہِ راست توانائی حاصل کرتے ہیں۔ اس توانائی سے انھیں روزمرہ کے امور سرانجام دینے کے لیے طاقت ملتی ہے اور وہ اس سے نمو بھی پاتے ہیں۔

نبی کریم روٴف ورحیم ﷺ نے جنات وشیاطین کے مکروفریب اور ان کی ضرر رسانیوں سے آگاہ فرمانے کے علاوہ ان سے محفوظ رہنے کے لیے احتیاطی تدابیر اور اذکار کی تعلیم بھی فرمائی ہے۔

آپ ﷺ نے باوضو سونے اور سونے سے پہلے ذکر وفکر کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر درپیش خطرات کی نشاندہی فرمائی اور ان سے بچنے کی تعلیم بھی دی ہے۔ نبی کریم روٴف ورحیم ﷺ کا ارشاد ہے:

> "جب انسان بیت الخلا جاتا ہے تو بسم اللہ کہے۔ یہ اس کی شرمگاہ اور جن کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہوگا۔ (۸۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے تو وہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا

اللہ تعالیٰ کے نام سے، اے اللہ، ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔

اگر اس ہم بستری کی بنا پر انھیں کوئی اولاد دی گئی تو اسے شیطان کبھی بھی نقصان نہیں دے سکے گا۔ (۸۶)

مندرجہ بالا دعا سے واضح ہوتا ہے کہ صحبت سے قبل اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان صحبت میں شامل ہو جاتا ہے اور اس دوران اگر نطفہ قرار پائے تو اس کی پرورش میں شیطان خلل ڈال سکتا ہے۔ شیطان کے اثر سے اپاہج، ناکارہ، بیمار، بداخلاق اولاد جنم لے سکتی ہے۔ اگر غور وفکر کیا جائے تو اس طرح کی نظر آنے والی اکثر خرابیوں کے پیچھے شیطان کی دخل اندازی کا ثبوت ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو اس کی نیند اور بیداری کی حالت میں جنات وشیاطین اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں۔ نیک لوگوں کی حفاظت پر زیادہ تعداد میں فرشتے مقرر ہوتے ہیں اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو تو بعض اوقات مشیتِ الٰہی سے یہ حفاظت موقوف ہو جاتی ہے اور ایسا شخص شر کا شکار ہو جاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعثتِ نبوی (ﷺ) سے بیشتر دیگر انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں جنات اور انسان کی بیاہ شادی ہوا کرتی تھی۔ تفسیر قرطبی (صفحہ ۳۸۰ پر) سورہ نمل' آیت ۴۴ کی تفسیر کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

''ملکہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔''

صاحبِ تفسیر سورۃ الاسرا کی آیت ۱۱۱ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جنات اور انسانوں کے جنسی تعلقات اور ان سے اولاد ہونا ممکن ہے اور سورۂ رحمٰن میں ارشادِ باری تعالیٰ ''لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ '' سے اس موقف کی تائید ہوتی ہے۔

جن اور انسان کے باہمی نکاح کے بارے میں فتویٰ: ۔جن اور انسان کی آپس میں ایک دوسرے سے شادی کے مسئلہ پر علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ زیادہ تر علماء اسے حرام قرار دیتے ہیں۔ بعض اسے مکروہ تنزیہی اور بعض اسے مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ بعض علماء اسے مباح (جائزہ) قرار دیتے ہیں۔ اس مسئلہ پر دیا گیا درج ذیل فتویٰ تسلی بخش معلومات اور احکامات پر مشتمل ہے:

111301: جن اور انسان کا آپس میں نکاح کے متعلق تفصیلی بیان

نگرانِ اعلیٰ: الشیخ محمد صالح المنجد

کیا جن اور انسان کا آپس میں نکاح صحیح ہے، اور جیسا کہ ہم سنتے ہیں کہ یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

الحمد للہ:

اول:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہماری ہی جنس سے عورت کو پیدا کیا، تو یہ بھی بشر اور انسان ہی بنائی تا کہ مرد اس کو حاصل کر کے سکون حاصل کرے، اور ان دونوں کی آپس میں محبت ومؤدت اور الفت ورحمت پیدا ہو، اور زمین ذریت آدم سے آباد ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی تمھاری بیویاں پیدا کیں، اور تمھاری بیویوں سے تمھارے لیے تمھارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔ النحل (72)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ الروم (21)

شیخ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قولہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی تمھاری بیویاں پیدا کیں، اور تمھاری بیویوں سے تمھارے لیے تمھارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔

اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان کیا ہے کہ اس نے بنو آدم پر بہت بڑا احسان یہ کیا کہ اس کی جنس میں سے ہی اس کی بیوی بنائی، جو ان جیسی شکل اور جنس رکھتی ہے، اور اگر وہ کسی دوسری قسم سے بیوی بنا دیتا تو پھر ان میں محبت ومودت اور ہمدردی نہ ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے اولاد آدم سے ہی مرد وعورت بنائے، اور عورتوں کو مردوں کی بیویاں بنایا، یہ سب سے بڑی نعمت اور احسان ہے، اسی طرح یہ اس کی نشانی بھی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ وحدہ ہی عبادت کا مستحق ہے کوئی اور نہیں۔

اور پھر اس نعمت اور احسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دوسری جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اسے اپنی نشانیوں میں سے

بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ،اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کردی، یقیناً غوروفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اورفرمان باری تعالیٰ ہے:

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا، کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنایا۔ پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔القیامۃ (36-39)

اورفرمان باری تعالیٰ ہے:

اللہ وہ ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اوراس سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس کی طرف آرام پا سکے۔

دیکھیں: اضواء البیان (412/2)۔

رہا مسئلہ کہ جن اور انسان کا آپس میں ایک دوسرے سے شادی کرنا: تو اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے اوراس میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

امام احمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ حرام ہے۔

دوسرا قول:

مکروہ ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مکروہ کہا ہے، اوراسی طرح حکم بن عتیبہ، اور قتادہ اور حسن، عقبہ الاصم، حجاج بن ارطاۃ اور اسحاق بن راھویہ نے بھی مکروہ کہا ہے، اوران میں سے بعض کے ہاں کراہت تحریمی ہے۔اور اکثر اہل علم کا قول یہی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''جنوں کی شادی اکثر علماء نے مکروہ قرار دی ہے۔''

دیکھیں: مجموع الفتاوی (40/19)۔

تیسرا قول:

بعض شافعی حضرات کے ہاں مباح ہے۔

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''بنوآدم اور جنوں کے مابین شادی کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اہل علم کی ایک جماعت اسے ممنوع قرار دیتی ہے، اور بعض اہل علم اسے مباح کہتے ہیں۔

مناوی رحمہ اللہ ''جامع الصغیر کی شرح'' میں کہتے ہیں:

احناف کی کتاب فتاویٰ سراجیہ میں ہے: جنوں اور انسانوں اور پانی کے انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان کی جنس مختلف ہے۔

اور شافعیہ کے فتاویٰ البارزی میں درج ہے کہ:

ان دونوں کے مابین نکاح جائز نہیں، اور ابن عماد اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہیں۔

اور الماوردی کا کہنا ہے:

یہ تو عقلی طور پر بھی صحیح نہیں مستنکر ہے؛ کیونکہ دونوں جنسیں ہی مختلف ہیں، اور طبعی طور پر بھی ان میں اختلاف پایا جاتا ہے؛ کیونکہ آدمی تو جسمانی ہے، اور جن روحانی ہے، اور آدم بجتی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا ہے، اور جن آگ کے شعلے سے، اوراس فرق کے ہوتے ہوئے دونوں

کا امتزاج صحیح نہیں، اور اس اختلاف کی موجودگی میں نسل بھی نہیں ہوسکتی۔''

اور ابن عربی مالکی کا کہنا ہے:

''ان کا عقلی طور پر نکاح جائز ہے، اور اگر اس میں نقل یعنی نص صحیح ہو تو پھر تو بہت اچھا اور بہتر ہے۔''

اس کو مقید کرنے والے کا کہنا ہے:

میرے علم کے مطابق تو کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں کوئی ایسی نص نہیں ملتی جو انسان اور جن کے مابین نکاح کے جواز پر دلالت کرتی ہو، بلکہ آیات کے ظاہر سے جو لازم آتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ جائز نہیں، چنانچہ اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان:

اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تم میں سے ہی بیویاں بنائیں۔النحل (72)

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر بطور احسان ذکر کیا ہے کہ ان کی بیویاں ان کی جنس میں سے ہیں:

اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جنس مخالف سے ان کی بیویاں نہیں بنائیں، جیسا کہ جن اور انسان کی جنس مختلف ہے، اور یہ ظاہر ہے، اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام وراحت پاؤ، اس نے تمھارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کردی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔الروم (21)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں۔

یہ بطور احسان اور نعمت ہے، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جنس کے علاوہ کسی دوسری جنس سے ان کی بیویاں پیدا نہیں کیں۔ دیکھیں: اضواء البیان (42/3)۔

اور شیخ ولی زار بن شاھز الدین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

''واقع کے اعتبار سے یہ معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ: سب نے اس کے وقوع کا جواز قرار دیا ہے، اور اس لیے کہ اس سلسلہ میں جائز اور ممانعت میں کوئی قطعی نص نہیں ہے، تو ہم شرعی طور پر اس کے عدم جواز کی طرف مائل ہیں؛ کیونکہ اس کے جواز کے نتیجہ میں کئی ایک خطرات اور خرابیاں مرتب ہوتی ہیں۔ مثلاً:

1۔ بنو بشر میں فحاشی پیدا ہوگی، اور وہ اسے جن کی طرف منسوب کردے گا، کیونکہ جن تو غائب ہے اور اس کی صداقت کو پرکھنا ممکن نہیں، اور اسلام تو اس پر حریص ہے کہ نسل اور عزت وعصمت کی حفاظت کی جائے اور پھر خرابیوں کو دور کرنا جلب مصلحت پر مقدم ہے، جیسا کہ شریعت اسلامیہ کا اصول ہے۔

2۔ ان دونوں کی شادی اور نکاح ہونے کے نتیجہ میں اولاد اور ازدواجی زندگی کے نتائج کیا ہوں گے، اور اولاد کس کی طرف منسوب ہوگی، اور ان کی خلقت کیسی ہوگی، اور آیا بیوی جن کی عدم شکل ہونے کے باوجود لازم ہوگی؟

3۔ جن کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرنے میں انسان اذیت وضرر سے امن میں نہیں رہ سکتا بلکہ اسے نقصان وضرر ہوگا اور اسلام تو بشریت کو نقصان واذیت سے محفوظ رکھنے کی حرص رکھتا ہے۔

اس طرح ہم اس دروازے کو کھولنے سے چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں کیونکہ یہ دروازہ کھولنے سے تو ایسی مشکلات پیدا ہوں گی جن کی کوئی انتہاء ہی نہیں، اور ان کو حل کرنا بھی مشکل ہوجائے گا، اس میں یہ بھی اضافہ کریں کہ اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے نقصانات عقل اور نفس اور عزت کے لیے یقینی نقصان دہ ہیں، اور دین اسلام تو اس کی حفاظت کی حرص رکھتا ہے، اور پھر ان دونوں کو آپس میں شادی کرنے سے کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

اس لیے ہم تو شرعاً اس کی ممانعت کے قول کی طرف مائل ہیں، اگرچہ اس کے وقوع کا احتمال ہے۔

اور اگر ایسا ہو بھی جائے، یا اس طرح کی کوئی مشکل ظاہر ہو جائے تو اس کو ایک مرض اور بیماری کی حالت شمار کرنا چاہیے جس کا اس کے مطابق علاج کیا جائے، اور اس کا دروازہ مت کھولا جائے۔ واللہ اعلم۔ (۸۷)

مادی علوم (Material Sciences) اور ذہنی علوم (Mind Sciences) کے ماہرین اس امرِ حقیقت کے قائل ہو چکے ہیں کہ مافوق الفطرت مظاہر کے پس پردہ روحانی قوتیں موجود ہیں اور کامیاب و مطمئن زندگی گزارنے کے حیاتِ انسانی پر ان قوتوں کے بالواسطہ و بلاواسطہ اثرات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ مافوق الفطرت مظاہر پر تحقیق کے لیے انگلستان، جرمنی، امریکہ اور فرانس میں بلند پایہ علمی سوسائٹیاں قائم ہو چکی ہیں اور ان کی تحقیق کے نتیجے میں روحانی مظاہر کے مطالعہ پر مشتمل جدید علوم مابعدالطبیعات (Meta Physics)، مابعدالنفسیات (Para Psychology)، مابعدالحیات (Exo-Biology) اور ذہنی و روحانی علوم کے مختلف مضامین، ہپناٹزم، ریکی، ڈائناٹکس، این ایل پی تکنیک وغیرہ ترقی پا رہے ہیں۔

اب زمین کے علاوہ دیگر سیاروں پر بھی ذی روح باشعور مخلوق کی تلاش جاری ہے۔ ماہرین حیاتیات نے یہ تصور پیش کیا ہے کہ زمین پر موجود مخلوقات 'پروٹین ان واٹر' کے فارمولے کی پیداوار ہے۔ زمینی مخلوقات ہائیڈروکاربنز مرکبات سے بنی ہے۔ جنات سلفر (گندھک) سے بنے ہیں۔ انسان اور دیگر جانداروں کی طرح ممکن ہے کسی اور سیارے پر ''پروٹین ان ایمونیا'' یا ''فیٹ ان میتھن'' کے فارمولے کے تحت جنم لینے والی کوئی جاندار مخلوق موجود ہو۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اُسے یہ شرف علم، عقل اور عمل کی وجہ سے عطا کیا گیا ہے۔ جنات و شیاطین اہل علم، متقی و پرہیزگار، بلند ہمت و حوصلہ، مضبوط قوت ارادی کے حامل افراد پر غلبہ و تسلط نہیں پا سکتے۔ یہ کمزور کردار و اخلاق کے حامل، ذہنی لحاظ سے کمزور، عصبی مزاج کے حامل افراد، بچوں اور خواتین پر آسانی سے غلبہ پا لیتے ہیں۔

اس لیے اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ صدق و خلوص سے اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے روحانی و اخلاقی لحاظ سے ترفع حاصل کریں۔ اس طرح وہ دنیا و آخرت میں فوز و فلاح پائیں گے۔

اس کتاب میں ایسے تمام اعمال و عملیات اور اوراد و وظائف کی تعلیم دی گئی ہے جو ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے لیے ضروری ہیں۔ اس میں دیے گئے اسلامی ضابطۂ حیات پر عمل کر کے نہ صرف آپ اپنا بلکہ اپنے اعزہ و اقارب کا بھی روحانی علاج کر کے کامیاب، مطمئن زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس کتاب میں دیے گئے اعمال و عملیات، اوراد و وظائف اور اذکار اسلامی نقطہ نگاہ سے بہت زیادہ اجر و ثواب اور فضیلت کے حامل ہیں۔ ان پر آسانی سے عمل کیا جا سکتا ہے اور نہایت مختصر مدت میں شاندار نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب عوام الناس کے علاوہ ذہنی و جسمانی اور نفسیاتی امراض کے معالجین اور روحانی معالجین کے لیے بھی بہت زیادہ افادیت کی حامل ہے۔

جنات کی ناراضگی، مخالفت اور دشمنی کی وجوہات:۔ حقیقت یہ ہے کہ جنات بلا وجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ صرف چار ایسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر جنات انسانوں کو پریشان یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

1۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو عملیات اور وظائف کے ذریعے جنات کو تسخیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر ناتجربہ کاری کی بنا پر جب وہ عمل الٹ ہو جاتا ہے یا مکمل نہیں ہوتا تو جنات اس عامل پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اس عامل کو مختلف طریقوں سے اذیت پہنچاتے ہیں۔

2۔ جنات کے سایہ کے اثر کا شکار ہونے والوں کی دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں غیر شعوری طور پر غلطی سے جنات کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور اس شخص کو اس کی خبر نہیں ہوتی لیکن جنات انتقامی کاروائی پر اتر آتے ہیں اور مختلف طریقوں سے تنگ کرتے ہیں۔

3۔ جنات کے سایہ کی تیسری قسم میں عامل حضرات تعویذات یا عملیات کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانے کی خاطر جنات کی ڈیوٹیاں لگا دیتے ہیں۔ تو جنات ہر طرح سے پریشان کرتے ہیں اور آسانی کے ساتھ پیچھا نہیں چھوڑتے۔

4۔ چوتھی اور آخری قسم کی نوعیت ذرا مختلف ہے۔ اس کا زیادہ تر شکار صرف عورتیں ہوتی ہیں۔ عام طور پر جنات کسی خوبصورت عورت پر اس کے حسن کی بدولت مسلط ہو جاتے ہیں لیکن انھیں نقصان نہیں پہنچاتے۔ اگر انھیں نکالنے کی کوشش کی جائے تو سخت مزاحمت

کرتے ہیں۔(۸۸)

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جنات کے چار (4) فرقے ہیں:

1۔ پہلا فرقہ کافر جنوں کا ہے جو اپنے کفر کو پوشیدہ رکھتے اور بنی آدم کو جہاں تک ممکن ہو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ غیب کی خبریں ہم سے پوچھا کرو۔ مصیبت کے وقت ہم سے مدد مانگا کرو۔ ہم تمھاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کریں گے۔ یہ جنات کافروں کی حتی المقدور مدد اور اعانت کرتے ہیں۔ لوگوں سے بزور شرک کرواتے ہیں اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

2۔ دوسرا فرقہ منافق جنوں کا ہے جو ظاہر میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مگر پوشیدہ مکر وفریب سے آدمیوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ ایسے جنات خود کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے لوگوں سے اپنی تعظیم وتکریم کراتے ہیں۔

3۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا ہے۔ یہ جنات آدمیوں کو طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ ایسے جن نذر و نیاز مٹھائی، پانی شربت وغیرہ اپنے واسطے سب کچھ قبول کر لیتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

4۔ چوتھا فرقہ جنوں کا وہ ہے جو چوروں کی طرح بعض آدمیوں کی روح کو بد خلقی، غرور، کینہ، حسد وغیرہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور ان کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔

جنات کے مساکن:۔ جنات ہمارے ارد گرد قبرستانوں، کھنڈرات اور اجاڑ بیابان جگہوں پر کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم انھیں دیکھ نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ جن کے معنی ہی یہ ہیں کہ ''ایک ایسی ناری مخلوق جو نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے''۔ ہر مسلمان یہ جان لے کہ جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔ غیب کا علم خدائے بزرگ و برتر نے اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ البتہ جنات کو اللہ نے مختلف شکلیں تبدیل کرنے اور پرواز کرنے کی صلاحیت سے ضرور نوازا ہے۔ جن کی بدولت یہ انسانی شکل اور مختلف جانوروں کے بھیس بدلتے ہیں اور دنوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ جنات کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں بہت زیادہ طاقت اور علم رکھنے والے اور کمزور، بزدل، جاہل اور شرارتی قسم کے جنات بھی پائے جاتے ہیں۔

انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کی شناخت:۔ جنات ہو بہو انسانی شکل اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔ ان علامات کو مدنظر رکھ کر آپ انسانی شکل میں نمودار ہونے والے جنات کو آسانی کے ساتھ شناخت کر سکتے ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے کہ جنات کی آنکھیں گول اور سائز میں انسانی آنکھ سے بڑی ہوتی ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ انسانی آنکھ کی پلکیں ہلکی ٹیڑھی یا گولائی میں ہوتی ہیں۔ جبکہ جنات جب انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کی پلکیں گھنگریالی اور بل دار نظر آتی ہیں۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ جنات کے ہاتھوں کی انگلیوں پر ناخن کی ساخت انسانی ہاتھ کی انگلیوں کی ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔ جنات کے ناخن کا کچھ حصہ آخری پور پر موجود گوشت پر چمٹا ہوتا ہے اور نیچے جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس قسم کی ساخت انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔(۸۹)

بندۂ عاجز (مصنف ومؤلف) کے مشاہدہ کے مطابق انسانوں کی طرح جنات کے ہاتھوں پر بھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ایک بار دورانِ مراقبہ ایک جن نے اپنے ہاتھ میرے سامنے کر دیئے اور کہا کہ میرے ہاتھ دیکھ کر میرے بارے میں بتائیں۔ میں نے وہ لائنیں بغور دیکھیں مگر ان کی بناوٹ سے مفہوم اخذ نہ کر سکا۔ وہ لائنیں، انسانی ہاتھوں کی لائنوں سے مختلف تھیں۔ میں نے اس جن سے معذرت کی کہ میں انسانی ہاتھ، ان کی بناوٹ اور ان کی لائنوں سے تو مفہوم اخذ کر سکتا ہوں مگر آپ کے ہاتھ اور ان کی لائنیں مختلف ہیں، میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ جن میری بات سمجھ گیا اور اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے۔

آسیب زدہ شخص کی پہچان:۔ آسیب زدہ شخص پلکیں جھپکائے بغیر مسلسل دیکھتا ہے جب کہ جسمانی ونفسیاتی مریض یا فراڈ کرنے والا شخص باوجود مشق کے ایسا نہیں کر سکتا۔

حفاظت کے لئے فرشتے:۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ انسان جس طریقے سے دشمنوں سے محصور ہے۔ اگر خدا کی طرف سے

اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر نہ ہوں تو جنات، سباع، بہائم، طیور و وحوش اور حشرات الارض اس کو کھا جائیں۔ مگر بنی نوع انسان پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص کرم و احسان ہے کہ اس نے بلا لحاظ مذہب و ملت ہر انسان کی حفاظت کے لیے فرشتوں کی ایک بڑی بھاری جماعت مقرر فرمادی ہے۔ جو سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے غرض ہر حالت میں جنات، سباع، بہائم اور حشرات الارض وغیرہ سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اس محافظ دستہ کی موجودگی میں کسی دشمن کی مجال نہیں کہ انسان کو ستا سکے۔ یہ بات دوسری ہے کہ کسی عارض کی بنا پر کوئی انسان ان دشمنوں کے ہتھے چڑھ جائے۔

ان تمام دشمنوں میں ماسوا جنات کے، سب نظروں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کا حملہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے مگر جن ایسا خطرناک اور قوی دشمن ہے کہ نہ وہ کسی انسان کی نظر میں آسکتا ہے اور نہ اس کے حملوں اور شرارتوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ جن کا مادہ تخلیق چوں کہ آگ وہوا ہے اس لئے وہ اپنی لطافت کے اعتبار سے اتنا سریع السیر اور قوی القدرت ہے کہ نہ اس کا تعاقب ممکن ہے اور نہ اس کے حملہ کی مدافعت ہی کی جاسکتی ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر انسان پر فرشتے موکل ہیں جو اس کی نینداور بیداری کی حالت میں جنات اور حشرات الارض سے حفاظت کرتے ہیں۔ اگر کوئی ستانے والی چیز بھی آتی ہے تو وہ اس کو ہٹا دیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تمھاری حفاظت کے لیے فرشتے موکل مقرر نہ فرمائے ہوتے تو تمھیں جن اٹھا کر لے جاتے۔ محافظ فرشتے کھانے، پینے، سونے جاگنے ہر حالت میں انسان کو آفات سے بچاتے ہیں۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

..... فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○ یوسف[12:64]

تو اللہ ہی بہتر حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے○

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ..... الانعام[6:61]

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر (فرشتوں کو بطور) نگہبان بھیجتا ہے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ..... الرعد[13:11]

(ہر) انسان کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) ہیں جو اس کے آگے اور اس کے پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ○ طارق[86:4]

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہیں ہے○

علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ سورۂ طارق کی آیت نمبر 4 کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ

> ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اور ہر چیز کی بقا کا انتظام بھی اسی نے کیا ہے، اس نے زمین میں روئیدگی کی صلاحیت رکھی، بادلوں سے پانی برسایا، سورج کی تپش سے غلہ کو پکایا اور چاند کی کرنوں سے اس میں ذائقہ پیدا کیا، اس نے انسان کی ہدایت کے لیے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا اور آسمانی کتابوں کو نازل فرمایا اور یوں انسان کی جسمانی اور روحانی تربیت اور اس کی حفاظت کا نظام وضع فرمایا، نیز زمین میں ایسی جڑی بوٹیاں پیدا فرمائیں جن سے انسان اپنی بیماریوں کا علاج کر سکے اور سورج اور چاند کی روشنی سے جنگلوں، صحراؤں اور سمندروں کے اندھیروں کو دور فرمایا۔''(۹۰)

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اسے ہر لحاظ سے حفظ و امان اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔ وہ سحر و آسیب، نظرِ بد اور دیگر تمام شرورِ کائنات سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے نہ کسی چیز کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کسی چیز کا غم۔

حسد کی خرابیاں اور علاج:۔ جس مستحق شخص کے پاس نعمت ہو اس سے نعمت کے زوال کی تمنا کو حسد کہتے ہیں۔ صاحبِ نعمت کے پاس نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس کے پاس یہ نعمت رہے اور ہمیں بھی اس کی مثل مل جائے، یہ رشک ہے۔ حسد، عداوت (دشمنی)، بغض، تکبر، خود پسندی، جاہ طلبی، نام ونمود اور تفرد وتسلط کی طلب سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سے حاسد خود اور دیگر افراد و معاشرہ نفاق، عداوت، دنگا وفساد، بدامنی، تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہ سب کچھ دینی مقاصد کے خلاف ہے۔ اسلام، سلامتی و امن اور باہمی محبت واخوت کا علم بردار ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

1۔ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

2۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنی جان کے لیے پسند کرتا ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی (۹۱)

حسد کے متعلق احادیث اور آثار:

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں اور گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (۹۲)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے دل میں احسان اور حسد جمع نہیں ہوتے۔ (۹۳)

3۔ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں میری امت کو لازم ہیں، بدفالی، حسد اور بدگمانی، ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تدارک کرے، آپ نے فرمایا: جب تم حسد کرو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور جب بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم کسی کام کی بدفالی نکالو تو (بدفالی کی وجہ سے وہ کام ترک کرنے کے بجائے) وہ کام کر گزرو۔ (۹۴)

4۔ بشر بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشتہ داروں میں عداوت ہوتی ہے، پڑوسیوں میں حسد ہوتا ہے اور بھائیوں میں منفعت ہوتی ہے۔ (۹۵)

5۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جس طرح ان کو میں بیان کرتا ہوں، حاسد کے لیے کوئی راحت نہیں ہے، جھوٹے کی کوئی مروت نہیں ہے، حاکم کی وفا نہیں، بخیل کا کوئی حیلہ نہیں اور بدخلق کی کوئی سیاست نہیں۔ (۹۶)

6۔ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک لوگ حسد نہیں کریں گے وہ خیریت سے رہیں گے۔ (۹۷)

7۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: حسد کرنے والا، چغلی کرنے والا اور کہانت کرنے والا میرے طریقے پر نہیں ہے، اور نہ میں ان کے طریقے پر ہوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

8۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی اُمتوں کی بعض بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں، حسد اور بغض، بغض مونڈنے والا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بالوں کو مونڈتا ہے لیکن وہ دین کو مونڈتا ہے، اس حدیث کو امام بزاز نے جید سند کے ساتھ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

9۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ابھی تمھارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا، پھر ایک شخص آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، اور اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی جوتیاں تھیں، دوسرے دن پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا اور پھر وہی شخص آیا، تیسرے دن پھر آپ نے یہی فرمایا اور پھر وہی شخص آیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین دن اس شخص کے ساتھ رہے تاکہ اس کا وہ عمل معلوم کریں جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین بار جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا، وہ شخص رات کے قیام کے لیے نہیں اُٹھتا تھا، البتہ اللہ کا نام لے کر سوتا اور صبح اللہ کا نام لے کر اُٹھتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں نے اس کی زبان سے خیر کے سوا کسی کا ذکر نہیں سنا، جب تین دن گزر گئے تو میں نے اس سے پوچھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ تمھارے متعلق جنت کی بشارت سنی ہے اور میں نے تم کو کوئی غیر معمولی نیکی کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آخر وہ کیا عمل ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بشارت دی ہے؟ اس نے کہا: بس وہی عمل ہے جو آپ نے دیکھا، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: وہ عمل یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کینہ نہیں ہے اور جس کسی مسلمان کو اللہ نے کوئی نعمت دی ہو میں اس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی نیکی کی وجہ سے تم اس مرتبہ کو پہنچے ہو۔ اس حدیث کو امام احمد نے امام بخاری کی شرط کے مطابق روایت کیا ہے اور اس کو امام مسلم، امام نسائی، امام ابویعلیٰ اور امام بزاز نے بھی روایت کیا ہے۔

10۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: جو مخموم القلب اور راست گو ہو، صحابہ نے کہا: راست گو کو تو ہم جانتے ہیں مخموم القلب کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص متقی ہو، صاف دل ہو، اس نے کوئی گناہ اور سرکشی نہ کی ہو، وہ کسی سے کینہ رکھتا ہو نہ حسد رکھتا ہو۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

11۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ابدال زیادہ نمازوں، روزوں اور صدقات کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت، نفس کی سخاوت اور (حسد اور بغض سے) سینے صاف رکھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس حدیث کو امام ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الاولیا'' میں مرسلاً روایت کیا ہے۔(۹۸)

حسد کے مراتب (درجات): حسد کے چار درجات ہیں:

1۔ کسی شخص میں کوئی نعمت دیکھ کر انسان یہ چاہے کہ خواہ اس کو وہ نعمت نہ ملے لیکن اس شخص سے زائل ہو جائے، یہ انتہائی حسد ہے۔

2۔ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور اس کو مل جائے۔

3۔ وہ بعینہٖ اس نعمت کی خواہش نہ کرے بلکہ یہ چاہے کہ اس کو بھی اس جیسی نعمت مل جائے اور اگر اس کو ایسی نعمت نہ ملے تو دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے تاکہ دونوں میں فرق نہ رہے۔

4۔ اس کو اس جیسی نعمت مل جائے لیکن اگر اس کو نہ ملے تو دوسرے شخص سے زائل نہ ہو، دنیاوی نعمتوں میں اس قسم کی خواہش مباح اور اُخروی نعمتوں میں یہ خواہش مستحسن ہے۔

کسی شخص میں دنیاوی نعمت دیکھ کر اس کی تمنا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط .....النساء:[4:32]

اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

اور کسی شخص میں اُخروی (کثرت عبادت اور تقویٰ) دیکھ کر اس کو طلب کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے:

.....وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ المطففین[83:26]

اور رغبت کرنے والوں کو اسی (نیک لوگوں) میں رغبت کرنی چاہیے۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''صرف دو شخصوں پر حسد کرنا جائز ہے، ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہو، سو وہ آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی قرآن دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا، دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ شخص حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرتا ہو، سو آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی مال دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح مال خرچ کرتا۔''(۹۹)

اس حدیث میں حسد سے مراد حسد کا یہی چوتھا مرتبہ (رشک) ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ نے تبیان القرآن، جلد اول میں (ص 488 تا 492 پر) قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے سے حسد کے اسباب، حسد زائل کرنے کے طریقے اور اس کے نقصانات بیان کیے ہیں۔

حسد کے اسباب:۔ حسد کے اسباب درج ذیل ہیں:

1۔ حسد کا سب سے بڑا سبب عداوت اور بغض ہے۔ جب انسان کسی سے عداوت رکھتا ہے تو وہ اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اس کو ذلیل نہ کر سکے تو یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ اس سے زائل ہو جائیں۔ اس ضمن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ آل عمران[3:120]

اگر تمھیں کوئی بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگتی ہے، اور تمھیں کوئی رنج پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو ان کا فریب تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے شک اللہ اس پر احاطہ فرمائے ہوئے ہے ۝

2۔ تکبر بھی حسد کا سبب ہے۔ ایک انسان اپنے معاصروں پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو فوقیت ملنے کے بجائے اس کے کسی معاصر کو عزت اور بڑائی مل جاتی ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کو وہ عزت نہیں ملی تو اس کے معاصر سے بھی وہ عزت زائل ہو جائے تاکہ اگر اس کو فوقیت نہیں ملی تو اس کے معاصروں کو بھی نہ ملے۔

3۔ لوگ کسی شخص کو کم درجہ کا خیال کرتے ہوں اور اچانک اس کو کوئی منصب مل جائے تو وہ اس سے حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے یہ منصب زائل ہو جائے۔ مکہ کے سرداروں کے ایمان نہ لانے کا یہی سبب تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک یتیم شخص ہم سے کیسے بڑھ گیا، ہم اس کے آگے اپنا سر کیسے جھکائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قول کو نقل کر کے فرماتا ہے:

وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ الزخرف[43:31]

اور کہنے لگے: یہ قرآن (مکّہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی (یعنی کسی وڈیرے، سردار اور مال دار) پر کیوں نہیں اتارا گیا؟ ۝

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

الاعراف[7:63]

کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (کی زبان) پر نصیحت آئی تاکہ وہ تمھیں (عذابِ الٰہی سے) ڈرائے اور تم پرہیزگار بن جاؤ اور یہ اس لیے ہے کہ تم پر رحم کیا جائے ۝

4۔ جب کئی شخص کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک کامیاب ہو جائے تو باقی لوگ اس سے حسد کرنے لگتے ہیں۔

5۔ اپنا تفرد اور تسلط چاہنا بھی حسد کا سبب ہے مثلاً کوئی شخص کسی فن میں کمال حاصل کر کے یگانہ روزگار ہو، پھر اس کو معلوم ہو کہ کوئی اور شخص بھی اس کی طرح صاحب کمال ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کا کمال زائل ہو جائے تاکہ اس کا تسلط و تفرد برقرار رہے۔

حسد کو زائل کرنے کا طریقہ:۔ حسد کو زائل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان تقدیر پر اپنے ایمان کو مستحکم کرے اور جو نعمتیں اس کو مل گئی ہیں ان پر راضی رہے اور ان کا شکر ادا کرے اور جو نعمتیں اس کو نہیں ملیں ان پر صبر کرے اور دوسرے شخص میں ان نعمتوں کو دیکھ کر ملول نہ ہو اور ان نقصانات پر غور کرے جو اس کو حسد کی صورت میں پیش آئیں گے، ارشادِ ربانی ہے:

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ الزخرف:[43:32]

کیا آپ کے رب کی رحمت (نبوّت) کو یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم اِن کے درمیان دنیوی زندگی میں ان کے (اسبابِ) معیشت کو تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی ان میں سے بعض کو بعض پر (وسائل و دولت میں) درجات کی فوقیت دیتے ہیں (کیا ہم یہ اس لیے کرتے ہیں) کہ ان میں سے بعض (جو امیر ہیں) بعض (غریبوں) کا مذاق اڑائیں (یہ غربت کا تمسخر ہے کہ تم اس وجہ سے کسی کو رحمتِ نبوت کا حق دار ہی نہ سمجھو) اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے (اور گھمنڈ کرتے) ہیںo

حسد کے نقصانات: ۔حسد کے نقصانات درج ذیل ہیں:

1۔ حسد کی وجہ سے انسان اللہ کے حکم اور اس کی تقسیم کو ناپسند کرتا ہے۔

2۔ انسان جب کسی مسلمان کے پاس زیادہ نعمتیں دیکھ کر حسد کرتا ہے تو وہ اولیاءاللہ کے زمرہ سے خارج ہو کر ابلیس کی جماعت میں شامل ہوجاتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے حسد کرنے والا ابلیس تھا جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا تھا۔

3۔ حسد کرنے والا شخص ہمیشہ جلتا اور کڑھتا رہتا ہے اور دوسرے شخص کو زیادہ نعمتیں ملنے پر اس کی جلن بڑھتی جاتی ہے۔

4۔ حسد کرنے والا شخص لوگوں کے نزدیک مذموم اور اللہ کے نزدیک ملعون ہوتا ہے۔

5۔ حاسد ہمیشہ یہ تمنا کرتا ہے کہ جس سے وہ حسد کرتا ہے اس سے نعمت زائل ہوجائے، اگر وہ عالم ہے تو غلط مسئلہ بتائے اور پکڑا جائے یا کسی مصیبت کا شکار ہو، لوگوں میں رسوا ہو، سخت بیمار ہو یا مرجائے اور جو شخص کسی کا برا چاہتا ہے وہ خود اس برائی میں پڑ جاتا ہے۔

حسد کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ایسے کام کرے جو حسد کے تقاضوں کے خلاف ہوں، اگر حسد کی وجہ سے وہ اس کی برائی کرنا چاہتا ہو تو اس کی تعریف کرے، اگر حسد کی وجہ سے وہ اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرنا چاہتا تھا تو اس کے سامنے تواضع کرے، اگر وہ اس سے کسی بھلائی اور فیض کو منقطع کرنا چاہتا تھا تو اس کو خیر اور نفع پہنچائے، وہ اس سے جن نعمتوں کے زوال کی تمنا کرتا تھا اس کے لیے ان نعمتوں میں زیادتی کی دعا کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo النساء[4:32]

اور تم اس چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا، اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہےo

جب حسد کرنے والا حسد کے نقصانات پر غور کرے گا اور اس کی تلافی کے لیے محسود کا بھلا چاہے گا تو اس سے حسد زائل ہوجائے گا۔

نظرِ بد کے اثرات وعلاج: ۔نظرِ بد سے مراد کسی انسان کا اپنے جیسے کسی بھی دوسرے انسان، دوست، احباب، بچے وغیرہ کو، کسی کو حاصل شدہ نعمت کو' حیرت، پسندیدگی، بغض یا کینے کی وجہ سے بغور دیکھنا کہ اس ارادہ کی' نگاہ کی تاثیر سے اس شخص یا چیز پر اثر ہوجائے اور اس وجہ سے وہ شخص بیمار ہوجائے یا چیز کو نقصان پہنچ جائے۔

نظرِ بد کی تاثیر کے سلسلہ میں درج ذیل آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَo وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَo يوسف[12:67-68]

اور فرمایا: اے میرے بیٹو! (شہر میں) ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے (تقسیم ہو کر) داخل ہونا، اور میں تمھیں اللہ (کے امر) سے کچھ نہیں بچا سکتا کہ حکم (تقدیر) صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیےo اور جب وہ (مصر میں) داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انھیں حکم دیا تھا، وہ (حکم) انھیں اللہ (کی تقدیر)

سے کچھ نہیں بچا سکتا تھا مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا، اور (اس خواہش وتدبیر کو لغو بھی نہ سمجھنا تمھیں کیا خبر) بے شک یعقوب (علیہ السلام) صاحبِ علم تھے اس وجہ سے کہ ہم نے انھیں علمِ (خاص) سے نوازا تھا مگر اکثر لوگ (ان حقیقتوں کو) نہیں جانتے o

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے کہ انہوں نے جب 'بنیامین' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لیے تیار کیا تو انھیں تلقین کی کہ وہ سب کے سب ایک دروازے سے داخل ہونے کی بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں، کیونکہ انھیں جس طرح کہ ابن عباسؓ، محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور سدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا کہنا ہے، اس بات کا خدشہ تھا کہ چونکہ ان کے بیٹے خوبصورت ہیں، کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائیں، اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔''(۱۰۰)

فرمانِ الٰہی ہے:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ o القلم[68:51]

اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے o

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

''یعنی اگر تیرے لیے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے، جیسا کہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔''(۱۰۱)

نظر بد کے موثر ہونے پر حدیثِ نبوی ﷺ سے چند دلائل:

نظر بد کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین ملاحظہ کریں۔ ان میں سے اکثر احادیث کا تبیان القرآن، جلد پنجم کے صفحات 814 اور 815 پر متعدد حوالہ جات سے ذکر کیا گیا ہے۔

1۔ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ ...... نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔ اور آپ نے گوندھنے (جسم میں رنگ بھرنے) سے منع فرمایا ہے۔(۱۰۲)

2۔ نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ نظر بد کا لگنا حق ہے۔(۱۰۳)

3۔ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا ...... نظر بد حق ہے، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جاسکتی ہے تو وہ نظر بد ہے، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمھاری نظر بد لگ گئی ہو) تو غسل کر لیا کرو۔(۱۰۴)

4۔ اسماءؓ بنت عُمیس نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ بنو جعفر کو نظر بد لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دَم کر سکتی ہیں؟...... آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔(۱۰۵)

5۔ بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ اگر ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے۔(۱۰۶)

6۔ نظر بد کا لگنا حق ہے، اور انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔(۱۰۷)

7۔ نظر بد انسان کو قبر تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا دیتی ہے۔(۱۰۸)

8۔ اَكْثَرُ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْ اُمَّتِيْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ بِالْعَيْنِ ...... ''اللہ کی قضا وتقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر بد کی وجہ سے میری اُمت میں اموات ہوں گی۔''(۱۰۹)

9۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کہتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم فرماتے تھے۔(۱۱۰)

10۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نظرِ بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور نملہ (پہلو میں بننے والے پھوڑے یا چھوٹی پھنسیوں) کے لیے دَم کرنے کی اجازت دی ہے۔(۱۱۱)

11۔ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالا یا پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نظر بد لگ گئی ہے، اس پر دم کرو۔ (۱۱۲)

12۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی، اور آپ ﷺ نے اسما بنت عمیسؓ سے پوچھا:

کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقر وفاقے کا شکار ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ انھیں نظر بد بہت جلدی لگ جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر دم کیا کرو۔ (۱۱۳)

نظر بد تین مراحل سے گزر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے ناپاک نفس میں حاسدانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حاسدانہ جذبات کا زہر نظر کے ذریعے منتقل ہو جاتا ہے۔ (۱۱۴)

نظر بد کا تیر کبھی نشانے پر جا لگتا ہے اور کبھی اس کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے۔ زیر نظر شخص یا چیز کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی ہوں تو وہ تیر نشانے سے خطا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار نظر لگانے والا شخص خود اپنی نظرِ بد کا شکار ہو جاتا ہے۔

کبھی نظر لگانے والا بغیر دیکھے بھی نظر لگا دیتا ہے۔ مثلاً وہ نابینا ہوتا ہے۔ یا جسے نظر لگی ہے وہ موجود نہیں ہوتا اور نظر لگانے والا اس کی عدم موجودگی میں اس کی تعریف کرتا ہے، جس سے نظر لگ جاتی ہے۔ کبھی نظر پسندیدگی کے اظہار کی وجہ سے لگتی ہے، یعنی غصہ یا حسد نہیں ہوتا۔ اور کبھی محبت کرنے والے کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ کبھی غیر ارادی طور پر صالح آدمی کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔ لہٰذا خیال رہنا چاہیے کہ کسی دوسرے کی اچھی چیز پر نظر پڑے یا خود اسے اپنا آپ ہی بھلا لگے، یا اہل وعیال وغیرہ کو دیکھے تو قرآن میں مذکور ورد ...... مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ...... ''جو اللہ چاہے (ہوگا) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے'' پڑھ لے۔

جن کی نظر بد:۔

1۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پھر جب معوذتین (الفلق، الناس) نازل ہوئیں تو آپ ﷺ انھیں کو پڑھتے تھے اور باقی دعائیں آپ ﷺ نے چھوڑ دی تھیں۔ (۱۱۵)

2۔ اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو دم کرو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔'' (۱۱۶)

امام القراء نے لکھا ہے کہ یہ سیاہ نشان جن کی نظر بد کی وجہ سے تھا۔

اِن دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جس طرح انسان کی نظر بد اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح جن کی نظر بد بھی اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ جب بھی اپنے کپڑے اتارے یا شیشہ دیکھے یا کوئی بھی کام کرے تو 'بسم اللہ' پڑھ لیا کرے تا کہ جنوں اور انسانوں کی نظر بد کی تاثیر سے بچ سکے۔

فلسفۂ نظر (قوتِ نگاہ کی تاثیر کا فلسفہ):۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کو قوتِ حیات اور شعور عطا فرمایا ہے۔ ہر شے کو اس کے مقصدِ حیات کے تحت ادنیٰ یا اعلیٰ درجے کی قوتِ حیات اور شعور عطا ہوئے ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اسے تمام جانداروں سے زیادہ قوتِ حیات اور شعور عطا ہوئے ہیں۔ اس قوتِ حیات اور روحانی شعور کا منفی استعمال نظرِ بد کی شکل میں اور مثبت استعمال نظرِ خیر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر دورانِ خطبہ فرمایا: سفید دھاری دار سانپ اور دم بریدہ سانپ کو قتل کر دو کیونکہ یہ دونوں بصارت کو زائل کر دیتے ہیں اور حمل کو ساقط کر دیتے ہیں۔ (۱۱۷)

اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ سفید دھاریوں والے سانپ کے دیکھنے سے بصارت چلی جاتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے، اس طرح بعض افاعی (سانپ) ایسے ہیں کہ ان کی نظر سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے، اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ اسی طرح انسان کا بعض لوگوں

سے اس نوع کا تعلق ہوتا ہے کہ ان کے دیکھنے سے انسان کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہوجاتا ہے اور بعض لوگوں سے انسان اس قدر خوف زدہ ہوجاتا ہے کہ ان کے دیکھنے سے اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور یہ سب نظر کی تاثیرات ہیں۔اسی طرح بعض لوگوں کے دیکھنے سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور بعض کو دیکھنے سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور یہ روح کی تاثیرات ہیں اور ارواح مختلف ہوتی ہیں۔بعض روحوں کی طبائع، کیفیات، قوتیں اور خواص بہت جلد تاثیر کرتی ہیں کیونکہ وہ روح بہت خبیث ہوتی ہے، اور محض کسی شخص کو دیکھتے ہی اس میں تاثیر کرتی ہے اور بعض روحیں دوسرے شخص کے بدن کے ساتھ اتصال کے بعد تاثیر کرتی ہیں، اور اس کی آنکھوں سے ایک معنوی تیر نکل کر دوسرے کے جسم میں پیوست ہوجاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے بغیر یہ تاثیر نہیں ہوتی۔ (۱۱۸)

نظر سے مراد نگاہ ہے۔نظر بد سے مراد بری نگاہ ہے۔نظر کا انسان کی روحانی قوت اور شعور وادراک سے گہرا تعلق ہے۔جس انسان پر نفسانیت غالب ہو اس کی نظر بد اثرات رکھتی ہے۔وہ جس چیز کے بارے میں توجہ اور یکسوئی سے سوچے، تصور کرے یا براہ راست جس چیز کو غور سے دیکھے اس پر بد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔وہ چیز خرابی یا ہلاکت کا شکار ہوجاتی ہے۔

اصمعی نے کہا: میں نے ایک شخص کو دیکھا 'اس کی نظر بہت لگتی تھی' اس نے سنا کہ ایک گائے بہت زیادہ دودھ دیتی ہے، اس کو یہ بہت اچھا لگا' اس نے پوچھا: وہ کون سی گائے ہے؟ لوگوں نے کوئی اور گائے بتائی اور اس کو مخفی رکھا، لیکن وہ دونوں گائیں مرگئیں۔اصمعی نے کہا: میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب مجھے کوئی چیز اچھی لگتی ہے اور میں اس کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں سے ایک قسم کی حرارت خارج ہوتی ہے۔ (۱۱۹)

نظر بد کے حامل فرد کی آنکھوں سے روشنی خارج ہوتی ہے۔یہ روشنی تباہ کن قوت کی حامل ہوتی ہے اور روحانی تیر کی طرح اس شخص یا چیز پر اثر انداز ہوتی ہے جو مرکزِ توجہ ہو۔بعض اوقات یہ نظر اس قدر تیز ہوتی ہے کہ فوری اثر کرتی ہے۔بعض صورتوں میں یہ آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتی رہتی ہے اور بالآخر حتمی نتائج مرتب ہوجاتے ہیں۔

بری نگاہ لازمی نہیں کہ کسی بدآدمی کی ہی لگے۔بعض اوقات کوئی نیک انسان بھی کسی شخص یا چیز کو حیرت کی نگاہ سے دیکھے تو نگاہ کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں جیسا کہ حضرت عامر بن ربیعہؓ کے واقعہ میں بیان ہوا ہے۔اس لیے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ جب اسے کوئی چیز اچھی لگے تو یہ ضرور کہے:

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اللہ برکت والا ہے جو سب سے حسین پیدا کرنے والا ہے، اے اللہ! اس چیز میں برکت عطا فرمائیں۔ (۱۲۰)

جب انسان کسی چیز کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور برکت کی دعا دے تو مرکزِ توجہ انسان یا چیز پر نظر بد کے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

نظرِ خیر: ۔جس طرح نظر بد سے کوئی انسان یا جانور بیمار ہوسکتا ہے یا ہلاک ہوسکتا ہے اس طرح نظر خیر سے بیمار تندرست ہوسکتا ہے اور جو انسان یا جاندار قریب المرگ ہے وہ باذنِ الٰہی دوبارہ زندگی پاسکتا ہے۔ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

''اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرسکتی ہے تو نظر تقدیر پر سبقت کرسکتی ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے امت کے حوالے سے نظر خیر (قوتِ نگاہ) کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

؎ اولیا را قدرت ہست از الہ تیرِ جستہ باز گرداند ز راہ

؎ کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں (۱۲۱)

نظر بد اور اس کی تاثیر کے سلسلہ میں تفاسیر، علمائے کرام کی کتب، عملیات وروحانی علاج کے مطالعہ کے دوران حیرت ہوئی کہ نظر بد کا ذکر تو عام ہے مگر کہیں بھی نظر خیر کا ذکر نہیں ہوا۔حال آنکہ اولیاء اللہ کی قوتِ نگاہ کے ان کی کتابوں میں تذکرے ملتے ہیں۔اس لیے مناسب سمجھا کہ نظرِ خیر کا بھی ذکر کیا جائے۔

نظر بد کا علاج:۔ اس علاج کے متعدد طریقے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ:۔ جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اسے غسل کرنے کا کہا جائے، پھر جس پانی سے اس نے غسل کیا ہواُسے نظرِ بد سے متاثرہ شخص پر بہا دیا جائے، اس طرح ان شاءاللہ شفا نصیب ہوگی۔

ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میرے باپ سہل بن حنیفؓ نے غسل کرنے کا ارادہ کیا، اور جب اپنی قمیض اتاری تو عامر بن ربیعہؓ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کا رنگ انتہائی سفید تھا اور جلد بہت خوبصورت تھی، عامرؓ نے دیکھتے ہی کہا: میں نے آج تک اتنی خوبصورت جلد کسی کنواری لڑکی کی بھی نہیں دیکھی۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ سہلؓ کو شدید بخار شروع ہوگیا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کو یہ قصہ بتایا گیا اور آپ ﷺ سے یہ بھی کہا گیا کہ سہل کی حالت یہ ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمھیں کسی پر شک ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، عامر بن ربیعہؓ پر شک ہوسکتا ہے۔ سو آپ ﷺ نے انھیں بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟......کیا تم 'بارک اللہ' نہیں کہہ سکتے تھے؟ اس لیے غسل کرو۔''

عامرؓ نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں اور اپنی چادر کے اندرونی حصے دھوئے، پھر اسی پانی کو آپ ﷺ نے سہلؓ کے اوپر پیچھے سے بہانے کا حکم دیا (اور سہل فوراً شفایاب ہوگئے)۔ (۱۲۲)

غسل کرنے کا طریقہ:۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے کے علماء نے غسل کی یہ کیفیت بیان کی ہے، جس آدمی کی نظر لگی ہو، اس کے سامنے ایک برتن رکھ دیا جائے، جس میں وہ سب سے پہلے کلی کرے اور پانی اسی برتن میں گرائے۔ پھر اس میں اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی دائیں ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہتھیلی پر پانی بہائے۔ پھر پہلے دائیں کہنی، پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے، پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں پاؤں دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں دھوئے، پھر اسی طرح اپنے گھٹنوں پر پانی بہائے، پھر اپنی چادر یا شلوار وغیرہ کا اندرونی حصہ دھوئے، اور اس پورے طریقے میں اس بات کا خیال رہے کہ پانی برتن میں ہی گرتا رہے اس کے بعد جس شخص کو نظر بد لگی ہو اس کے سر کی پچھلی جانب سے وہ پانی یک بارگی بہا دیا جائے۔ (۱۲۳)

غسل کی مشروعیت:۔

1۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: نظر بد کا لگنا حق ہے، اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی، اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور غسل کرے۔ (۱۲۴)

2۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ جس شخص کی نظر بد کسی کو لگ جاتی تھی اسے وضو کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، پھر اس پانی سے مریض کو غسل کرادیا جاتا تھا۔ (۱۲۵)

ان دونوں احادیث سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ جس شخص کی نظر کسی کو لگی ہو وہ مریض کے لیے وضو یا غسل کرے۔

نظر زدگی کے لیے مسنون دم:

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے مختلف مواقع پر درج ذیل کلمات پڑھ کر نظرِ بد کے شکار افراد کو دم فرمایا اور استعاذہ کے لیے ان کلمات کی تعلیم دی۔ سحر و آسیب اور نظرِ بد کے اثرات کو دور کرنے کے لیے یہ سب کلمات یا ان میں سے کوئی ایک دو کلمات پڑھ کر دم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کو اللہ کی پناہ میں آنے کا دم یوں کیا کرتے تھے، فرماتے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔ (۱۲۶)

2۔ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے جو تجھے تکلیف دے، اور ہر نفس کی شرارت سے، یا حاسد کی نظر کی شرارت

سے اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں۔

3۔ بِاسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْكَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَّشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ

اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) وہ تجھے صحت دے، ہر بیماری سے تجھے شفاء دے اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرتا ہے، وہ تجھے بچائے اور ہر نظر والے کی برائی سے بچائے۔

4۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا۔

5۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّةٍ

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعہ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے اور ہر اس نظر سے جو لگ جانے والی ہے۔

6۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقاً یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَارَحْمٰنُ

میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، وہ جو نہیں ان سے تجاوز کرسکتا کوئی نیک یا بد، ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی، اور اس چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو اس میں چڑھتی ہے۔ اور اس کی برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی۔ اور اس کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات اور دن کے فتنوں سے۔ اور اس رات اور دن میں آنے والی چیزوں سے مگر وہ رات کو آنے والا جو بھلائی لاتا ہے۔ اے بہت ہی زیادہ رحمت کرنے والے!

7۔ اَعُوْذُبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اور اس کے بندوں کی برائی سے، اور شیطان کے وسوسوں سے، اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

8۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِكَ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

اے میرے اللہ! بے شک میں آپ کی کریم ذات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اور تیرے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کی شرارت سے جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی گناہ اور نقصان کا ازالہ کرتا ہے۔ اے میرے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تو اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے۔ پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ۔

9۔ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا شَیْءَ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ لَّا اُطِیْقُ شَرَّہٗ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

میں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات کی پناہ مانگتا ہوں، وہ کہ جس سے کوئی چیز عظیم تر نہیں۔ اور اس کے ان کامل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کرسکتا۔ اللہ کے نیک ناموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جنھیں نہیں جانتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی

سے، جواس نے پیدا کی اور ہر اس برائی والی چیز کی برائی سے جس کے شر (کے مقابلے) کی میں طاقت نہیں رکھتا اور ہر برائی والے کی برائی سے کہ تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو۔ بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔

سحر و آسیب و نظر بد کے اثرات:۔ بندہ عاجز کے ذاتی تجربات و مشاہدات اور زیر علاج مریضوں کے احوال و کیفیات کے بغور جائزہ اور مستند روحانی معالجین کی تصانیف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ سحر و آسیب، نظرِ بد، کج روی، بداخلاقی اور بدعملی کی وجہ سے عموماً درج ذیل مسائل پیدا ہوتے ہیں:

1۔ **رشتوں کی بندش:**۔ اول تو کوئی رشتہ آتا ہی نہیں۔ اگر رشتہ آ بھی جائے تو کسی وجہ سے طے نہیں ہوتا۔ بعض صورتوں میں متاثرہ عورت یا مرد خود ہی رشتے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اگر رشتہ ہو جائے تو کامیاب نہیں ہوتا۔

2۔ **گھریلو نا چاقی:**۔ شوہر کو بیوی سے یا بیوی کو شوہر سے متنفر کر دیا جاتا ہے۔ سربراہِ خانہ بیوی بچوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ نئی نویلی دلہن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔ وہ شوہر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان میں دوری رہتی ہے۔ گھریلو نا چاقی پیدا کر دی جاتی ہے۔ گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا۔ ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

جدائی پیدا کرنے والے سحر (جادو) کا سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 102 میں اس طرح سے ذکر آیا ہے:

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط بقرہ[2:102]

اس کے باوجود وہ (یہودی) ان دونوں سے ایسا (منتر) سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔

3۔ **اولاد کی بندش:**۔ میاں بیوی دونوں یا کسی ایک پر اولاد کی بندش کی صورت میں اولاد نہیں ہوتی۔ اگر اولاد ہو جائے تو زندہ یا تندرست نہیں رہتی۔ بعض اوقات اولاد کی ہلاکت کے لیے کیے گئے عمل سے انسان کی اولاد مرنا شروع ہو جاتی ہے۔

4۔ **ہلاکت و بربادی:**۔ بعض اوقات فوری ہلاکت کا عمل کیا جاتا ہے۔ اس کی مدت مقرر کر دی جاتی ہے۔ بعض عملیات میں مدت مقرر نہیں کی جاتی۔ تاہم مخصوص مدت گزرنے کے بعد ایسے عمل کا توڑ کرنا قریباً ممکن نہیں رہتا۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی خاندان کی بربادی کے لیے کیے گئے عمل کا نسل در نسل اثر جاری رہا۔

5۔ **صحت کی خرابی:**۔ بعض صورتوں میں سحر و آسیب اور نظر بد کے اثرات کی وجہ سے انسان کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حواس مخبوط رہتے ہیں۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے یا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی ایک عضو یا پورے جسم میں سوئیاں چبھتی ہیں۔ ڈنگ لگنے کا احساس پیدا ہوتا ہے یا یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو کی نوک سے زخمی کر رہا ہو۔ یادداشت ختم ہو جاتی ہے۔ سر اور پیٹ میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ امراضِ قلب پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیشاب رُک جاتا ہے۔ نامردی، بانجھ پن، اٹھرا، سوکڑا، سرسام، بدخوابی، لقوہ، مرگی کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسے امراض کی عموماً درست تشخیص نہیں ہوتی۔ میڈیکل اور کلینیکل رپورٹس عموماً ٹھیک آتی ہیں۔ ادویات اثر نہیں کرتیں۔

شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ یہ انسانی جسم کے مختلف اعضاء اور حصوں پر قبضہ جما کر خرابی پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کے دماغ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت والے حصے پر قبضہ جما کر اسے مخبوط الحواس (پاگل) بنا دیتا ہے۔ دماغ کے حصہ بصارت کی کارکردگی میں خرابی یا رکاوٹ پیدا کر کے اسے فریبِ نظر دیتا ہے۔ بعض اوقات دیکھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔ اسی طرح یہ دیگر خرابیاں مثلاً مردانہ و زنانہ جنسی امراض، بانجھ پن، نامردی، امراضِ معدہ، امراضِ قلب، جلدی امراض، ذہنی و نفسیاتی امراض، سردرد، بخار وغیرہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ قرآن و حدیث میں کسی نہ کسی حوالے سے ان امراض کا ذکر ہے۔ مثلاً سحر استحاضہ ایک قسم کا جادو ہے جس کی بدولت خواتین کی ماہواری میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

6۔ **خواب میں ڈرنا:**۔ متاثر افراد کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ بچے، عورتیں اور بوڑھے خواب میں ڈرنے لگتے ہیں۔ گھر کے تمام افراد کے ذہن میں انجانا سا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ گھر میں کنکروں اور پتھروں کی بارش ہوتی ہے۔ نامعلوم طور پر گوشت ہڈیوں اور خون کے چھینٹے پڑتے ہیں۔ بند الماریوں میں رکھے ہوئے یا پہنے ہوئے کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

7۔ آگ لگنا:۔ بعض اوقات گھر کو، دکان کو آگ لگ جاتی ہے۔ الماریوں اور پیٹیوں میں رکھے ہوئے سامان کو آگ لگ جاتی ہے۔ کافی نقصان ہوجاتا ہے۔

8۔ چیزیں چوری ہونا:۔ بعض اوقات گھر سے مختلف چیزیں (آٹا، اناج، زیورات، نقدی وغیرہ) چوری ہوجاتی ہیں۔

9۔ تنزلی کا شکار ہونا:۔ مرد اپنے عہدہ اور مرتبہ سے معزول ہوجاتا ہے۔ افسران ناراض رہنے لگتے ہیں۔ انسان (مرد یا عورت) لوگوں کی نظروں سے گرجاتا ہے۔

10۔ بے جا محبت و عداوت:۔ بعض عملیات کے ذریعے دو افراد (میاں بیوی، والدین واولاد، دوستوں، کاروباری شراکت داروں وغیرہ) میں بے جا محبت وعداوت پیدا کردی جاتی ہے جس کے تباہ کن نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

11۔ جانوروں کی ہلاکت:۔ دودھ دینے والے جانوروں پر جادو کردیا جاتا ہے۔ وہ دودھ دینا چھوڑ دیتے ہیں یا ان کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون جاری ہوجاتا ہے۔ بعض صورتوں میں دودھ دینے والے جانور اپنے تھنوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔ بعض جانوروں پر جادو کی صورت میں جانوروں کے بچے مرنا شروع ہوجاتے ہیں۔ بعض جانوروں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی تکلیف پیدا ہوجاتی ہے۔

عزیزانِ من! بیماری کی وجہ سحر وآسیب ہو، نظر بد ہو یا صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے بیماری لگے۔ ذہنی، نفسیاتی، جسمانی، روحانی، اخلاقی، تمام امراض کی صورت میں روحانی علاج بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ کامیاب روحانی علاج کی بدولت تمام امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ روحانی تطہیر حاصل ہوتی ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اس علاج کے دوران کسی نہ کسی بہانے سے ذکرِ الٰہی کا موقع ملتا رہتا ہے۔ دین، دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنورتی ہے۔ ہر مسئلہ و پریشانی کی صورت میں کسی ڈاکٹر یا طبیب سے پہلے حکیم و طبیب اعلیٰ سے رابطہ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج نازل فرمایا ہے۔ علاج سے آگاہ ہونا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ شفا منجانب اللہ ہے۔

دوا اور دم سے علاج:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری کی صورت میں طبی و روحانی علاج کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ کسی بھی مشکل، پریشانی یا بیماری کی صورت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد اور رہنمائی طلب کریں۔ بیماری کی صورت میں دعا کریں اور روحانی علاج کریں۔ روحانی علاج کے علاوہ آپ کو جو وسائل میسر ہیں، ان سے بھرپور کام لیں اور ضرورت کے مطابق طبی علاج بھی کریں۔ عصرِ حاضر میں دین سے دوری کے باعث لوگ ذکرِ الٰہی اور روحانی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ صرف طبی علاج پر انحصار کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگ طرح طرح کے لاعلاج امراض میں مبتلا ہیں اور شدید تکالیف کا سامنا کررہے ہیں۔

دوا کرنے اور علاج کرانے کے متعلق احادیث:

1۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے پس جب کسی بیماری کی دوا حاصل ہوجائے تو وہ (مریض) اللہ کے اذن سے تندرست ہوجاتا ہے۔[۱۲۷]

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔[۱۲۸]

3۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دوا کرو کیونکہ اللہ نے جو بیماری بنائی ہے اس کے لیے دوا بھی بنائی ہے سوائے بڑھاپے کی بیماری کے۔[۱۲۹]

4۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا، اس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر اس پر گرم لوہے سے داغ لگایا۔[۱۳۰]

5۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ کو تیر کے زخم کی وجہ سے گرم لوہے سے داغ لگایا۔[۱۳۱]

دوا اور دم سے نبی ﷺ کا علاج کرانا:۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اپنا علاج فرمایا ہے۔

1۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کا کس چیز سے علاج کیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا: اب اس چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لے کر آتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے زخم کو دھوتیں۔ پھر چٹائی کو جلایا گیا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی گئی۔ (۱۳۲)

2۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گردن کی دونوں جانبوں کی رگوں اور کندھوں کے درمیان فصد لگواتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو فصد لگواتے تھے۔ (نبی ﷺ نے فرمایا: تمھاری بہترین دوا فصد لگانا ہے)۔ (۱۳۳)

3۔ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی خدمت کرتی تھیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پیر میں جب بھی کوئی چھالا یا زخم ہوتا تو آپ مجھے حکم دیتے کہ میں اس پر مہندی لگا دوں۔ (۱۳۴)

4۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو ایک مٹھی کلونجی پھانک لیتے اور اس کے اوپر پانی اور شہد پیتے۔ (۱۳۵)

5۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو حضرت جبرئیل آکر آپ پر ان کلمات سے دم کرتے۔

بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ (۱۳۶)

متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے بیماری میں علاج کرنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے خود بھی بیماری میں علاج کیا ہے اور آپ ﷺ پر دم کیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے صحابہ کا داغ لگانے سے علاج کیا ہے، تو واضح ہو گیا کہ دوا، دم اور علاج کے ذریعے اسباب کی رعایت کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے جیسا کہ کھانے کے ذریعے بھوک کو دور کرنا اور پانی کے ذریعے پیاس کو دور کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ نبی ﷺ غار حراء میں کئی کئی دنوں کا کھانا لے کر جاتے تھے۔ ازواج مطہرات کو ایک سال کی خوراک فراہم کرتے تھے۔ جنگِ احد میں آپ ﷺ دو زرہیں پہن کر گئے تھے، بیماری میں علاج کرتے تھے، دم کراتے تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ کسی مقصود کے اسباب کو حاصل کرنا توکل کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ سید المتوکلین ہیں، اور جس حدیث میں یہ ہے کہ جس شخص نے گرم لوہے سے جسم کو داغا یا دم کرایا، وہ توکل سے بری ہو گیا۔ اس کی تاویل یہ ہے کہ جس نے ان کو شفا کا قطعی اور یقینی سبب گمان کیا اور اس سے غافل ہو گیا کہ شفاء اللہ نے دینی ہے تو وہ توکل سے بری ہو گیا' اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ محض اسباب غالبہ ہیں اور شفا کی صرف اللہ سے اُمید رکھی تو اس کا توکل اپنے حال پر ہے جیسا کہ نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ سے ظاہر ہے۔ (۱۳۷)

درحقیقت قرآن حکیم ہر بیماری کی شفا ہے۔ خواہ وہ قلبی و روحانی ہو یا بدنی اور جسمانی۔

قرآن مجید سے جسمانی شفا کے حصول کے متعلق احادیث اور آثار

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو اپنے اوپر ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس'' پڑھ کر دم فرماتے اور اپنا ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے، پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہو گئی تو میں ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر آپ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپ دم فرماتے تھے، اور نبی ﷺ کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ (۱۳۸)

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ اس کے اوپر ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس'' پڑھ کر دم فرماتے۔ (۱۳۹)

3۔ امام ابن المنذر اور امام ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا میرے سینے میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔

4۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے حلق میں درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم قرآن پڑھنے کو لازم رکھو۔[۱۴۰]

5۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں دل کی بیماریوں کے لیے شفاء ہے اور شہد میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔[۱۴۱]

6۔ امام بیہقی نے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا ہے کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ آرام محسوس کرتا ہے، حضرت خیثمہ جب بیمار ہوئے تو میں ان کے پاس گیا، میں نے کہا آج آپ تندرست لگ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا آج میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا تھا۔[۱۴۲]

7۔ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی 235ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، تو اس پر بچھو نے ڈنک مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعلینِ پاک سے اس بچھو کو مار دیا، پھر آپ نے واپس مڑتے وقت فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت فرمائے۔ یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو، نبی کو نہ غیر نبی کو مگر اس کو ڈنک مار دیتا ہے، پھر آپ نے پانی اور نمک منگا کر اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر جس انگلی پر بچھو نے ڈنگ مارا تھا اس کو پانی میں ڈبویا اور اس پر پانی لگایا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا۔[۱۴۳]

8۔ امام الحسین بن مسعود البغوی التوفی 516ھ روایت کرتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ تعوذ کے کلمات پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے پھر اس کے ساتھ مریض کا علاج کیا جائے۔ مجاہد نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ قرآن مجید کی آیات لکھ کر ان کو دھولیا جائے اور اس کا غسالہ (دھوون) مریض کو پلا دیا جائے، اسی کی مثل ابوقلابہ سے مروی ہے اور نخعی اور ابن سیرین نے اس کو مکروہ قرار دیا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت کو وضع حمل میں مشکل پیش آرہی تھی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن مجید کی کچھ آیتیں اور کچھ کلمات طیبات لکھ کر انھیں دھو کر اس کا غسالہ (دھوون) اس عورت کو پلایا جائے۔ ایوب نے کہا میں نے ابوقلابہ کو دیکھا انھوں نے قرآن مجید کی کچھ آیتیں لکھیں پھر ان کو پانی سے دھویا اور اس شخص کو پلا دیا جس کو جنون تھا۔[۱۴۴]

9۔ امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 275ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔[۱۴۵]

علامہ شمس الدین محمد بن ابوبکر ابن قیم جوزیہ متوفی 751ھ لکھتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ بعض کلام کے خواص ہوتے ہیں اور اس کی تاثیرات ہوتی ہیں تو تمھارا رب العالمین کے کلام کے متعلق کیا گمان ہے جس کی ہر کلام پر فضیلت اس طرح ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر ہے، اس کا کلام مکمل شفا ہے، عصمت، نافعہ، نور، ہادی اور رحمت عامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ...... o بنی اسرائیل [17:82]

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔

قرآن مجید کی تمام آیات شفا ہیں اور سورہ فاتحہ کے متعلق تمھارا کیا گمان ہے جس کی مثل قرآن میں ہے نہ تورات میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں۔ ایک مرتبہ میں مکہ میں بیمار ہو گیا، مجھے دوا اور طبیب میسر نہ آسکے، تو میں سورہ فاتحہ سے اپنا علاج کرتا تھا، میں ایک گھونٹ زمزم کا پانی پیتا اور اس پر کئی بار سورہ فاتحہ پڑھتا، پھر ایک گھونٹ زمزم کا پانی پیتا، میں نے کئی بار یہ عمل کیا حتیٰ کہ میرے تمام درد اور تکلیفیں دور ہو گئیں اور مجھے مکمل فائدہ ہو گیا۔[۱۴۶]

کلمات طیبہ سے دم کرنے کے جواز کے متعلق احادیث:

1۔ الشفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، اس وقت نبی ﷺ میرے پاس تشریف

لائے اور فرمایا: تم اس کو پھوڑے کا دم کیوں نہیں سکھاتیں جس طرح تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔[۱۴۷]

2۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم صرف نظر بد یا سانپ یا بچھو کے ڈسنے میں (زیادہ موثر) ہے۔[۱۴۸]

3۔ سہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم صرف بیمار شخص یا سانپ یا بچھو کے ڈسے ہوئے میں ہے۔[۱۴۹]

امام الحسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: اس قسم کی جھاڑ پھونک اور دم کرنے کی ممانعت ہے جس میں کلماتِ شرک ہوں یا اس میں سرکش شیاطین کا ذکر ہو یا اس میں عربی کے علاوہ کسی اور زبان کے کلمات ہوں، یا ان کلمات کا کچھ پتا نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات ہوں یا کفریہ کلمات ہوں، لیکن جس میں قرآن مجید کے کلمات ہوں یا اس میں اللہ عزوجل کا ذکر ہو تو ان کلمات کے ساتھ دم کرنا جائز اور مستحب ہے، کیونکہ نبی ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: 4439، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2192) اور جن صحابہ نے بکریوں کے عوض سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا، ان سے آپ نے فرمایا: تم کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ (زمانہ جاہلیت کا) دم ہے، اس کو تقسیم کرو، اور اس میں سے میرا حصہ بھی نکالو اور فرمایا: جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں اجرت کی سب سے زیادہ مستحق اللہ کی کتاب ہے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: 5737، 2276، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2201) اور نبی ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر دم کرتے تھے: **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ** (صحیح البخاری رقم الحدیث: 3371) ''میں ہر شیطان اور ہر زہریلے کیڑے اور ہر نظر بد کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل نے یہ پڑھ کر آپ پر دم کیا:

بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

اللہ کے نام سے آپ ﷺ پر دم کرتا ہوں، اللہ آپ ﷺ کو شفا دے ہر اس چیز سے جو آپ ﷺ کو ایذا دے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد نظر سے، اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔

4۔ صحیح مسلم رقم الحدیث: 2185، 2186، سنن الترمذی رقم الحدیث: 927، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 6523، سنن کبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10843) اور عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دم کے کلمات مجھے پڑھ کر سناؤ، اس وقت تک دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ ان میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔[۱۵۰]

حاصل کلام:۔ تبیان القرآن میں (جلد پنجم کے صفحات 385 تا 409 پر) احادیث مبارکہ، فقہا احناف، علماء دیوبند اور علماء غیر مقلدین کی تصریحات کی رو سے بیان کیا گیا ہے کہ:

1۔ قرآن حکیم ہر بیماری کی شفا ہے، خواہ قلبی و روحانی بیماری ہو یا بدنی وجسمانی۔

2۔ حصولِ شفا کے لیے اللہ تعالیٰ کے اسماء، قرآنی آیات اور ماثورہ (منقولہ) دعاؤں پر مشتمل تعویز گلے میں لٹکانا، بازو پر باندھنا اور ایسے تعویز کو پانی میں دھو کر اس کا غسالہ (دھون) پینا جائز ہے۔

3۔ اگر تعویز کپڑے یا چمڑے میں سلا ہوا نہ ہو یا کسی دھات کی ڈبیا میں بند نہ ہو تو بیت الخلاء جاتے وقت یا عملِ زوجیت کے وقت تعویز اتار لینا چاہیے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لیے اور اس اعتقاد سے کہ مصیبت کو ٹالنے والا اور مرض کو دور کرنے والا صرف اللہ عزوجل ہے۔ تعویز استعمال کرنے اور دم کرنے یا دم کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کلماتِ طیبات سے دم کرنے اور دم کرانے کی اجازت فرمائی ہے۔ یہ آپ ﷺ کی سنت ہے۔

5۔ اس قسم کی جھاڑ پھونک اور دم کرنے کی ممانعت ہے جس میں کلمات شرک ہوں یا اس میں سرکش شیاطین کا ذکر ہو یا اس میں عربی کے علاوہ کسی اور زبان کے کلمات ہوں یا ان کلمات کا کچھ پتا نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات ہوں یا کفریہ کلمات ہوں۔

حسد، نظر بد، سحر و آسیب اور دیگر شرورِ کائنات سے بچاؤ کے طریقے:۔ حسد، نظر بد، سحر و آسیب اور دیگر شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے شریعت نے بہت سے طریقے بیان کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پاکیزگی اور طہارت اختیار کرنا:۔ وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں، خرابیوں کا زیادہ شکار ہوتے ہیں پس اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو۔ زیادہ وقت باوضو رہیں۔ غُسل کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غُسل کر لیں۔ پیشاب کے چھینٹوں سے بہت احتیاط کریں۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

شہوت پر قابو پانا:۔ آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کے لیے شہوت پر قابو پانا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ گانا، باجا، موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں۔ بدنظری سے سخت پرہیز کریں۔ عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں۔ ناول، ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں۔ متناسب غذا استعمال کریں۔ ورزش کو معمول بنائیں۔ جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں۔ ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں۔ اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں۔ لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں۔ شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

گندے جانور نہ پالیں:۔ گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔ مرغ بازی، بٹیر بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں۔ بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

اچھے کاموں میں مشغولیت:۔ جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھر بن جاتے ہیں۔ اس لیے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں صرف کریں۔

وہم سے پرہیز:۔ آج کل جس کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کر لیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حال آنکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کر سکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہوگا؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کر لے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

تقدیر پر کامل یقین:۔ موت کا وقت مقرر اور اٹل ہے، بیماری اور صحت سب قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ حکم ربی کے مطابق زندگی بسر کریں اس سے شقاوت، سعادت میں اور بدبختی، نیک بختی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حرام غذا سے اجتناب:۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو گوشت حرام غذا سے بنتا ہے وہ آگ کا مستحق ہوتا ہے۔ جادو بھی آگ کا اثر ہے۔ پس جو لوگ حرام مال کھاتے ہیں وہ ایسے انگارے کھاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں تکلیف و پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ پس حلال کمائی اور حلال غذا کا التزام کیا جائے۔ ان شاء اللہ آپ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ کی پناہ مانگنا:۔ انسان کو چاہیے کہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ اس کے لیے ذکرِ الٰہی کریں۔ معوذتین، آیاتِ استعاذہ اور دعائے استعاذہ پڑھتے رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا التزام:۔ نیکی کے ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھیں۔ ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ یوں اس کے مضر اثرات ان شاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔

اللہ کی مدد کا حصول:۔ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

نظر لگانے والے کے سامنے صبر کا مظاہرہ کرنا، اسے برا بھلا نہ کہنا اور اسے اذیت نہ دینا۔ یہ بھی بچاؤ کے اسباب میں سے ایک ہے۔ نیز اللہ کی مدد طلب کی جائے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ o البقرہ:[2: 45] صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کرو۔

برکت کی دعاء کرنا:۔ جب آدمی پسندیدہ چیز دیکھ لے تو برکت کے لیے دعا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ..... o کہف[18:39]

اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے کیوں نہیں کہا: '' مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں: مطلب ہے کہ جب اس باغ میں داخل ہوا تھا اور تجھے یہ بہت پیارا لگا تھا اور تو نے اسے تعجب کی نظر سے دیکھا تو تجھے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر اس کی حمد کرنی چاہیے تھی کہ اس نے تجھے مال اور اولاد عطا کر رکھی ہے جو کہ تیرے علاوہ دوسرے کو نہیں دے رکھی۔ اور تجھے (مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) کہنا چاہیے تھا۔ لہٰذا نظر ڈالنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ نظر زدہ کے لیے برکت کی دعاء کرتے ہوئے کہے:

1۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اے اللہ! برکت عطا فرمائیں اس میں۔

2۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے کوئی چیز دیکھی اور وہ اسے بھلی اور اچھی لگے تو کہے:

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔

3۔ سیدنا عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهٖ اَوْمَالِهٖ اَوْ مِنْ اَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ

جب تم میں سے کوئی اپنی ذات، یا مال میں یا بھائی (کی ذات و مال) میں کوئی خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے۔

اس تبرک کا انداز یہ ہے کہ کہے:

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ "بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

یا یوں کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ "اے میرے اللہ!......اس میں برکت فرما۔''

یا کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا تَضُرَّهٗ "اے اللہ! اس میں برکت فرمائیں اور اسے نقصان سے بچائیں۔''

نظر لگانے والے سے عمدہ چیز کو بچانا:۔ جس چیز کو نظر لگنے کا خدشہ ہو اسے نظر لگانے والے سے پردہ میں رکھیں۔ کیونکہ نظرِ بد لالچی اور حاسد نفس سے سرزد ہوتی ہے، کہ جو چیز اسے پسند آتی ہے اس میں لالچ یا حسد کا اظہار کرتا ہے۔ اس لیے جب آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس پر نظر لگنے کا ڈر ہے تو اسے ظاہر نہ کریں۔ خصوصاً اس شخص کے سامنے وہ چیز نمایاں نہ کریں جس کی نظر لگنا مشہور ہو چکا ہے۔

تقویٰ اور صبر اختیار کرنا:۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لیتا ہے، غیر کے سپرد نہیں کرتا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ o

آل عمران[3:120]

اور اگر تمھیں تکلیف پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو ان کا فریب تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جو کچھ وہ کر رہے ہیں بے شک اللہ اس پر احاطہ فرمائے ہوئے ہے o

دشمن کی ایذاء رسانی پر صبر کرنے سے بھی نظر بد سے بچا جا سکتا ہے۔ اور وہ یوں کہ اس سے لڑائی جھگڑا پیدا نہ کیا جائے، اس کی شکایت نہ کی جائے اور اس کی اذیت نا کی کو دل میں بالکل جگہ نہ دی جائے۔

اللہ پر توکل:۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے۔ جب انسان صرف اپنے رب کی جانب ہی متوجہ ہو جاتا ہے تو نظر بد

کے تیر اس کو لگنا تو در کنار اسے چھو بھی نہ سکیں گے۔

گناہ چھوڑنا:۔ انسان ان گناہوں کو جو اُس کے سب سے بڑے حاسد دشمن ابلیس نے اس پر مسلط کر رکھے ہیں، خیر باد کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ○ الشوریٰ [42:30]

اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بداعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمھارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرما دیتا ہے ○

دشمن سے حسن سلوک کرنا:۔ اور یہ آخری سبب ہے، جو ہے تو بہت مشکل، دل پہ گراں گزرتا ہے اور بڑا محنت طلب ہے لیکن تحفظ اور دفاع کے حوالے سے بلکہ دشمن کی آگ کو دوستی کی سلامتی والی ٹھنڈک میں بدل دینے کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کی کامیابی کی اللہ تعالیٰ نے سورہ حم السجدہ میں گارنٹی دی ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اسے وہی اختیار کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا نصیب میسر آیا ہو، اور وہ نصیب یہ ہے کہ حاسد کے سینہ میں جلنے والا شعلہ حسد بجھانا، باغی اور اذیت دینے والے سے حسن سلوک کرنا اور جس قدر اس کی اذیت و شرارت، حسد و بغاوت میں اضافہ ہو تو اسی قدر حسن سلوک بڑھاتے چلے جانا اور نصیحت و شفقت کا اظہار کرتے چلے جانا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ○ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ حم السجدہ: [41:34-36]

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمھارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گا ○ اور یہ (خوبی) صرف اُنھی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ (توفیق) صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہے ○ اور (اے بندۂ مومن!) اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے تمھیں کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ○

صبح شام مسنون دعائیں پڑھنا:۔

1۔ نماز فجر کے بعد ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ) (۱۵۱)
اللہ اکیلا اور لاشریک ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ (معبود)، عبادت کے لائق نہیں بادشاہی اور حمد اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

2۔ سونے سے پہلے سورۃ الملک کی تلاوت کریں یا اسے سن لیں۔

3۔ روزانہ کئی بار الحمد شریف، آیت الکرسی اور چاروں قُل پڑھیں۔

4۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۱۵۲)

''میں اللہ کے تمام نازل شدہ کلمات کی برکت سے اس کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۵۳)

''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ہوتے ہوئے آسمان و زمین کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (۱۵۴)

''میں اللہ کے تمام نازل شدہ کلمات کی برکت سے اس کی پناہ چاہتا ہوں، ہر شیطان کے شر اور زہریلی چیز اور ہر طرح کی نظر بد سے۔''

5۔ بیت الخلا میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (۱۵۵)

اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6۔ شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ (۱۵۶)

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور اس خیر کی بھی جو تو نے اس کی فطرت (طبیعت) میں رکھی ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تو نے اس کی فطرت میں رکھا ہے۔''

7۔ ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کریں۔عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں'' شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز ادا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَبَارِكْ لَھُمْ فِیَّ اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بَخَیْرٍ وَّفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰی خَیْرٍ

''اے اللہ! میرے گھر والوں کے لیے مجھ میں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں برکت رکھ دے۔اے اللہ! جب تک تو ہمیں جمع رکھے خیر پر جمع رکھ اور جب جدا کرے تو خیر پر جدا فرما۔''(۱۵۷)

8۔ **وقت جماع احتیاطی تدبیر:**۔رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: تم میں سے کوئی بھی جب اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو چیز تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا۔''(۱۵۸)

یہ دعا پڑھنے کے بعد میاں بیوی قربت کریں تو دونوں شیطان کے عمل دخل سے محفوظ رہیں گے اور حمل قرار پانے کی صورت میں بچہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

9۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۵۹)

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے شیطان اس کے متعلق کہتا ہے: یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔(ایضاً)

10۔ گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ دعا پڑھنے سے آپ کو اللہ کی طرف سے یہ خوشخبری ملتی ہے:

یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ہے اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے؟(۱۶۰)

استعاذہ:۔انسان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ مدد الٰہی کے بغیر محض اپنے علم وقدرت سے اور اپنے محدود وسائل بروئے کار لا کر ہر چیز کے (مخفی وظاہری) شر سے بچ سکے۔ذات باری تعالیٰ نے اپنے نہایت فضل وکرم سے تمام مخفی وظاہری شرورِ کائنات سے بچنے اور ان سے لاحق ہونے والی خرابیوں اور بیماریوں سے نجات پانے کے لیے کئی سورتیں اور آیات نازل فرمائیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ الاسراء[17:82]

''اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمار ہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لیے تو صرف نقصان ہی میں اضافہ ہے o''

قرآنی تعلیمات، نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور قرآن وحدیث میں بیان کردہ ادعیہ استعاذہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی روح اور اس کے جسم کو ضرر دینے والے جسمانی وروحانی، ظاہری وباطنی، حسی ومعنوی، دائمی وناگہانی اسباب کی بنیادی اشکال یہ ہوسکتی ہیں:

1۔ انسان کو دیگر انسانوں سے درپیش خطرات

سحر، اعمالِ سفلیہ، نظرِ بد، بغض وعداوت اور دھوکہ وفریب پر مبنی سرگرمیاں۔

2۔ انسان کو دیگر مخلوقات سے درپیش خطرات

ظاہری وباطنی مخلوقات (درندوں، ضرر رساں حشرات، جنات، ارواحِ خبیثہ، ضرر رساں جراثیموں وغیرہ) سے درپیش خطرات۔

3۔ ناگہانی آفتوں اور مصیبتوں سے درپیش خطرات

امراض وبائیہ، سیلاب وطغیانی، زلزلہ، آتشزدگی، آندھی وغیرہ سے درپیش خطرات۔

4۔ انسان کو اپنے نفس سے درپیش خطرات

اپنے نفس کی بے جا خواہشات، رذائلِ اخلاق، عقائدِ باطلہ، اعمال فاسدہ سے درپیش خطرات، مختلف جسمانی امراض سے لاحق ہونے والی تکالیف وخرابیاں۔

5۔ شیطان اور اس کی ذریت سے درپیش خطرات

وساوسِ شیطانی' شیطان کے مکروفریب اور دین ودنیا اور اعمال واخلاق برباد کرنے والی کارروائیوں سے درپیش خطرات

6۔ سفرِ آخرت میں درپیش خطرات

وقتِ نزاع، قبر میں، حشر میں، پل صراط پر، میزان کے قائم ہونے کے وقت، روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے درپیش خطرات۔ ضروریاتِ زندگی کو درپیش خطرات۔

7۔ ضروریاتِ زندگی کو درپیش خطرات

انسان کے حفظ وامان، سلامتی، مقاصدِ حیات کی تکمیل کے لیے درکار اسباب کا میسر نہ آنا یا آنے کے بعد چھن جانا جیسے رزق حلال کمانے کے مواقع، حصول تعلیم وتربیت کے مواقع، پرامن ٹھکانہ، اچھے اور نیک دوست، مال، اولاد اور اسباب ضروریہ، نیکی اور عبادت کے مواقع، تندرستی وصحتِ کاملہ وغیرہ کا حاصل نہ ہونا یا حاصل ہونے کے بعد چھن جانا۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حیاتِ اقدس، تمام انسانوں، مسلمانوں اور مومنین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے ہر انسان کو درپیش مختلف مواقع، معاملات، حالات کے مطابق تعوذ وتوسط الٰہی کے یہ ادعیہ استعاذہ تلقین فرمائی ہیں۔ مولانا محمد طاہر قاسمی نے اپنی کتاب ''التّعوذ فی الاسلام'' میں استعاذہ کے جملہ اصولی وفروعی مواقع اور اقسام کو قرآن وحدیث سے پوری کاوش کے ساتھ یکجا کرکے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> ''........استعاذہ قرآن میں بھی آیا ہے اور حدیث میں بھی اور استعاذہ فی القرآن اور استعاذہ فی الحدیث میں وہی نسبت ہے جو اجمال کو تفصیل سے ہوا کرتی ہے یا اصول کو فروع سے یا تخم شجر کو شجر کے ساتھ ہوتی ہے ....(١٦١)

اس کتاب میں پہلے استعاذہ فی القرآن پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد استعاذہ فی الحدیث بیان کیا گیا ہے۔'الاستعاذہ فی الحدیث' میں مختلف احادیث کے حوالہ سے چھیانوے (96) ادعیہ استعاذہ دی گئی ہیں۔ استعاذہ کی ان دعاؤں میں تمام شرور کائنات مخفیہ وظاہر یہ سے بچنے کے لیے، دین، دنیا، آخرت، قبر، حشر میں درپیش خطرات ومصائب سے حفظ وامان وسلامتی کے لیے ذاتِ باری تعالیٰ سے مدد مانگنے اور اس کی پناہ مانگنے اور اس کی پناہ میں آنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مولانا محمد اشرف علی تھانوی نے مذکورہ بالا تعوذات 'مناجاتِ مقبول'

میں دیئے ہیں۔ مولانا محمد طاہر قاسمی نے یہ تمام تعوذات، اپنی کتاب میں 'دعائے استعاذہ' کی صورت میں تحریر کر دیئے ہیں۔ قرآن حکیم کی آیات استعاذہ، سورۂ مقدسہ برائے استعاذہ اور دعائے استعاذہ کو بصورتِ دعا اپنے وردو معمول بنا کر طالبانِ حقیقت کامل فوز وفلاح فی الدارین حاصل کر سکتے ہیں۔ صدق وخلوص اور ایمان وایقان سے ان اوراد کو حرزِ جان وایمان بنالینا چاہیے۔

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ فِی الْقُرْآنِ

قرآن حکیم میں پندرہ (15) مقامات پر استعاذہ کا ذکر ہوا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الْاَعْمَالِ الْمُضِرَّۃِ

1۔استعاذہ موسیٰ علیہ السلام

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖٓ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا ط قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَo بقرہ:[2:67]

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، (تو) وہ بولے کیا آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤںo

2۔استعاذہ نوح علیہ السلام

اسی طرح نامعلوم الحقیقت اشیاء پر حضرت نوح علیہ السلام نے استعاذہ فرمایا۔

وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَo قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ ج اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ط اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَo قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَo ھود[11:45-47]

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میرا لڑکا (بھی) تو میرے گھر والوں میں داخل تھا اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہےo ارشاد ہوا: اے نوح! بے شک وہ تیرے گھر والوں میں شامل نہیں کیوں کہ اس کے عمل اچھے نہ تھے پس مجھ سے وہ سوال نہ کیا کرو جس کا تمھیں علم نہ ہو، میں تمھیں نصیحت کیے دیتا ہوں کہ کہیں تم نادانوں میں سے (نہ) ہو جاناo (نوح علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ سوال کروں جس کا مجھے کچھ علم نہ ہو، اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم (نہ) فرمائے گا (تو) میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گاo

3۔استعاذہ یوسف علیہ السلام

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗٓ اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَo وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ ھَیْتَ لَکَ ط قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَo یوسف[12:22-23]

اور جب وہ اپنے کمالِ شباب کو پہنچ گیا (تو) ہم نے اسے حکم (نبوت) اور علم (تعبیر) عطا فرمایا، اور اسی طرح ہم نیکوکاروں کو صلہ بخشا کرتے ہیںo اور اس عورت (زلیخا) نے جس کے گھر وہ رہتے تھے آپ سے آپ کی ذات کی شدید خواہش کی اور اس نے دروازے (بھی) بند کر دیے اور کہنے لگی: جلدی آ جاؤ (میں تم سے کہتی ہوں)۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اللہ کی پناہ! بے شک وہ (جو تمھارا شوہر ہے) میرا مربّی ہے اس نے مجھے بڑی عزت سے رکھا ہے۔ بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گےo

4۔حضرت یوسف علیہ السلام کا استعاذہ ثانی

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ ج فَاَسَرَّھَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِہٖ وَلَمْ یُبْدِھَا لَھُمْ ج قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّکَانًا ج وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَo قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَہٗٓ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَکَانَہٗ ج اِنَّا نَرٰکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَo قَالَ

مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ o یوسف[12:77-79]

انھوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے (تو کوئی تعجب نہیں) بے شک اس کا بھائی (یوسف) بھی اس سے پہلے چوری کر چکا ہے، سو یوسف (علیہ السلام) نے یہ بات اپنے دل میں (چھپائے) رکھی اور اسے ان پر ظاہر نہ کیا، (دل میں ہی) کہا: تمھارا حال نہایت برا ہے، اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کر رہے ہو o وہ بولے: اے عزیزِ مصر! اس کے والد بڑے معمر بزرگ ہیں، آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، بے شک ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں پاتے ہیں o یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اللہ کی پناہ کہ ہم نے جس کے پاس اپنا سامان پایا اس کے سوا کسی (اور) کو پکڑ لیں تب تو ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گے o

5۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استعاذہ کی تعلیم

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ o غافر[40:56]

بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو، ان کے سینوں میں سوائے غرور کے اور کچھ نہیں ہے وہ اُس (حقیقی برتری) تک پہنچنے والے ہی نہیں۔ پس آپ (ان کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتے رہیے، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے o

6۔سنگساری کی ایذا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استعاذہ:

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ o الدخان[44:20]

اور بے شک میں نے اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لے لی ہے اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو o

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَعْيَانِ الْعَامَةِ

1۔شر ما خلق سے استعاذہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o الفلق [113:1-2]

آپ عرض کیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں o ہر اُس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے o

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَعْيَانِ الْخَاصَةِ (اَلْمَرْئِيَّةِ)

1۔حضرت مریم علیہا السلام کا استعاذہ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا o فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا o قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا o مریم [19:16-18]

اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم (علیہا السلام) کا ذکر کیجیے، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کے لیے خلوت اختیار کرتے ہوئے) مشرقی مکان میں آ گئیں o پس انھوں نے ان (گھر والوں اور لوگوں) کی طرف سے حجاب اختیار کر لیا (تا کہ حسنِ مطلق اپنا حجاب اٹھا دے) تو ہم نے ان کی طرف اپنی روح (یعنی فرشتہ جبرائیل) کو بھیجا سو (جبرائیل) ان کے سامنے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا o (مریم علیہا السلام نے) کہا: بے شک میں تجھ سے (خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے o

2۔نفوس حاسدہ سے استعاذہ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o الفلق[113:5]

اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے o

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ اَعْیَانِ الْخَاصَۃِ (اَلْمَخْفِیَّۃِ)

1۔افعال واعمال میں شیطان کے غیر مرئی دخل سے استعاذہ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ o وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ o المومنون [23:97-98]

اور آپ (دعا) فرمایئے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں o اور اے میرے رب! میں اس بات سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں o

2۔شیطان کے دخل سے قرأتِ قرآن کے وقت استعاذہ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o النحل [16:98]

سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں o

3۔آنحضرت ﷺ کو جہل سے استعاذہ کا حکم

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ o وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ o الاعراف [7:199-200]

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں o اور (اے انسان!) اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ (ان امور کے خلاف) تجھے ابھارے تو اللہ سے پناہ طلب کیا کر، بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے o

4۔حضرت مریم علیہ السلام کی پیدائش پر ان کے لیے اور ان کی نسل کے لیے ان کی والدہ کا استعاذہ

..... وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o آل عمران [3:36]

اور میں نے اس کا نام ہی مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے اور بے شک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں o

5۔وسوسے پیدا کرنے والے شیطان سے استعاذہ:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ o الناس [114:1-6]

آپ عرض کیجیے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں o جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہے o جو (ساری) نسلِ انسانی کا معبود ہے o وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے o جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے o خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے o

6۔شدتِ عداوت میں بدی کا بدلہ نیکی سے دینے کے وقت شیطان سے استعاذہ

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ o وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ o وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o حم السجدۃ/فصلت [41:34-36]

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گا o اور یہ (خوبی) صرف اُنھی لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں، اور یہ (توفیق) صرف اسی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب والا ہوتا ہے o اور (اے بندۂ مومن!) اگر شیطان کی وسوسہ اندازی سے تمھیں کوئی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے o

الاستعاذہ فی الحدیث

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مختلف اوقات، مواقع اور احوال کی مناسبت سے رذائلِ اخلاق، اوصافِ ذمیمہ اور شرورِ کائنات سے محفوظ رہنے کے لیے ذات باری تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے طریقوں اور ادعیہ کی تعلیم سے مشرف فرمایا ہے۔ کتب احادیث اور علوم اسلامی کے دیگر مستند مآخذ کے مطالعہ سے قریباً ایک سو کے قریب ایسی مسنون دعائیں ملی ہیں جن سے استعاذہ طلب کیا گیا ہے۔ احوال ومقامات، اوقات ومواقع اور موضوعات کے لحاظ سے ان دعاؤں کے عنوانات درج ذیل ہیں:

1۔ حزن وغم، عاجزی وسستی، بزدلی وبارِ قرض اور غلبہ رجال سے استعاذہ
2۔ بڑھاپا، عذابِ قبر اور فتنۂ حیات وممات سے استعاذہ
3۔ ارذل عمر، تاوان، گناہ واثم، عذابِ نار، فتنۂ نار، فتنۂ قبر، فتنۂ فقر، فتنۂ غنا اور شرِ مسیح دجال سے استعاذہ
4۔ گدھے کی آواز سننے پر استعاذہ
5۔ اہل اور مال میں برائی دیکھنے سے اور مشقت و مصائب، سفر و انقلابِ احوال اور بد دعائے مظلوم اور بعد خوشحالی کے تنگ حالی وغیرہ سے استعاذہ
6۔ کسی مکان میں اترنے کے وقت استعاذہ
7۔ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے استعاذہ
8۔ حالتِ سفر میں رات کے وقت استعاذہ
9۔ گھر سے باہر نکلتے وقت استعاذہ
10۔ بازار میں داخل ہوتے وقت استعاذہ
11۔ اپنے اعمال کے شر سے استعاذہ
12۔ فقر، تنگدستی اور ذلت ظالمیت ومظلومیت سے استعاذہ
13۔ بدخلقی اور باہمی اختلافات اور نفاق سے استعاذہ
14۔ بھوک اور خیانت سے استعاذہ
15۔ برص، جذام، جنون اور امراض خبیثہ سے استعاذہ
16۔ اخلاقِ بد اور اعمالِ سیئہ وہوائے نفسانی سے استعاذہ
17۔ مکان اوپر گر جانے، کسی اونچے مکان سے گر پڑنے، پانی میں ڈوب جانے، آگ میں جل جانے، موت کے وقت شیطان کے بدحواس کردینے، میدانِ جہاد میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرجانے اور ایسی موت سے جو زہریلے جانور کی وجہ سے ہو، سے استعاذہ۔
18۔ شرِ نفس سے استعاذہ
19۔ نیند میں چونک جانے کے وقت، غضبِ الٰہی وعذابِ الٰہی اور لوگوں کے شر اور وسواسِ شیطانی سے استعاذہ
20 کفر سے استعاذہ
21۔ وضو کرتے وقت نحوست اور تباہی سے استعاذہ
22۔ فتنۂ دنیا اور بخل سے استعاذہ
23۔ شرِ سمع وبصر ولسان وقلب ومادۂ منویہ کے شر سے استعاذہ

24۔ علم غیر نافع ،قلبِ غیر خاشع ،نفسِ غیر قانع اور دعا غیر مستجاب سے استعاذہ
25۔ قرض سے استعاذہ
26۔ غلبۂ عدو اور شماتتِ اعداء سے استعاذہ
27۔ سوءِ خاتمہ، سوءِ قضاء اور مصیبتِ عظیمہ سے استعاذہ
28۔ انسان اور جنات کی نظر بد سے استعاذہ
29۔ ہمسایۂ بد سے استعاذہ
30۔ شیاطین الجن والانس سے استعاذہ
31۔ مسح کرتے وقت جہنم کی زنجیروں اور طوقوں سے استعاذہ
32۔ مہلکاتِ ارضی سے استعاذہ
33۔ برا خواب دیکھنے پر استعاذہ
34۔ صحت بگڑ جانے اور آفتِ ناگہانی اور خدا کی ہر قسم کی ناراضی اور زوالِ نعمت سے استعاذہ
35۔ گمراہی سے استعاذہ
36۔ نفاق اور برے اخلاق وعادات سے استعاذہ
37۔ چاند گرہن کے وقت استعاذہ
38۔ عذابِ دوزخ، عذابِ قبر سے استعاذہ
39۔ قیامت کے دن ضیقِ مقام سے استعاذہ
40۔ رات کے شر سے استعاذہ
41۔ تکبر سے استعاذہ
42۔ آندھی سے استعاذہ
43۔ حشرات الارض سے استعاذہ
44۔ ہر قسم کے درد اور بخار اور جوش مارنے والی رگ سے استعاذہ
45۔ باندی، غلام اور بی بی کی پیشانی کے بال پکڑ کر اور اونٹ کا کوہان پکڑ کر استعاذہ
46۔ امارت صبیان سے استعاذہ
47۔ وبالِ جان اولاد سے استعاذہ
48۔ بُرے پڑوسی، بُرے دن، بُری رات اور بُری گھڑی سے استعاذہ
49۔ نیا لباس پہنتے وقت اُس کے شر سے استعاذہ
50۔ تکبر، سحر، وسوسۂ شیطان سے استعاذہ
51۔ فتنہ لیل ونہار وآفاتِ سماوی وارضی سے استعاذہ
52۔ اپنے نفس یا کسی مسلمان کو برائی پہنچانے سے استعاذہ
53۔ نیا چاند دیکھ کر سلامتی کی دعا
54۔ حسدِ حاسد سے استعاذہ
55۔ فتن سے استعاذہ

56۔ اہلِ نار سے استعاذہ
57۔ بازار میں جھوٹی اور بری قسم کھانے سے استعاذہ
58۔ رات کو اُٹھتے وقت استعاذہ
59۔ چھوٹے بچوں کے لیے استعاذہ
60۔ اعمالِ عبادت میں شیطان کے وسوسہ ڈالنے کے وقت استعاذہ
61۔ ہر قسم کے درد سے استعاذہ
62۔ بچھو کے کاٹ لینے پر نبی اکرم ﷺ کا استعاذہ
63۔ فسق، قساوتِ قلبی، غفلت ومسکنت، ریا ونمود اور گونگا وبہرا پن سے استعاذہ
64۔ خدا کے مخلوق ہونے کے وسوسہ پر استعاذہ
65۔ عقائد باطلہ سے استعاذہ
66۔ تشتتِ کار وغیرہ سے یوم عرفہ میں استعاذہ
67۔ دشمن سے خوف کے وقت استعاذہ
68۔ رات کو کتا بھونکنے پر استعاذہ
69۔ سب وشتم اور غصہ کے وقت استعاذہ
70۔ حمام میں داخل ہوتے وقت استعاذہ
71۔ آندھی کے اندھیرے سے استعاذہ
72۔ سفر پر روانہ ہوتے وقت استعاذہ
73۔ بیت الخلا جاتے وقت استعاذہ
74۔ دو شخصوں میں جھگڑے کے وقت استعاذہ
75۔ صبح وشام حوادثاتِ ناگہانی سے استعاذہ
76۔ تمام دن شیطان سے محفوظ رہنے کے لیے صبح کے وقت استعاذہ
77۔ مسجد سے نکلنے کے وقت استعاذہ
78۔ سفر میں بعد فجر استعاذہ
79۔ شیطان اور اس کے لشکر سے استعاذہ
80۔ آسمان غبار آلود دیکھ کر استعاذہ
81۔ سامنے سے بادل آتے دیکھ کر استعاذہ
82۔ بعد نماز جمعہ استعاذہ
83۔ بدن کی ماؤف جگہ کے لیے استعاذہ
84۔ شیطان کے قلب پر گزرنے سے استعاذہ
85۔ کھانا کھانے کے بعد استعاذہ
86۔ وضو میں پاؤں دھوتے وقت پل صراط یعنی صراطِ مستقیم سے پاؤں پھسل جانے پر استعاذہ
87۔ زمانہ پُر مظالم سے استعاذہ

88۔ مانعِ خیر امید وتوقع سے استعاذہ

89۔ ناک سنکنے (صاف کرنے) کے وقت استعاذہ

90۔ نفاق آمیز خشوع سے استعاذہ

91۔ رسوا کن عمل اور موذی رفیق سے استعاذہ

92۔ قطع رحمی سے استعاذہ

93۔ شمالی ہوا سے استعاذہ

94۔ نمازِ تہجد شروع کرتے وقت استعاذہ

95۔ بدنام کنندہ پڑوسی اور زوجہ سوٗ اور امام سوٗ سے استعاذہ

96۔ قاریوں کے متکبرانہ فخر سے استعاذہ

97۔ حضرت علیؓ وحضرت فاطمہؓ کے نکاح کے وقت آنحضرت ﷺ کا ان کے لیے اور ان کی ذریت کے لیے استعاذہ

98۔ (مکّار) دوست نما دشمنوں سے استعاذہ

دعائے استعاذہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّفِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِن فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ
وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ
وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَمِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ
عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ
لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ اَعُوْذُبِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ وَمِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ
وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا
لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ
زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِعْمَتِكَ وَجَمِيْعِ
سَخَطِكَ وَمِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ
وَمِنْ شَرِّقَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّمَنِيِّيْ وَمِنَ الْفَاقَةِوَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ
اَوْاُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ وَمِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَنْ
يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ
مُدْبِرًا وَّ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا وَّمِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ
وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ
وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّوَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ
الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى

یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بہت بڑھاپے اور قرض سے اور گناہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے برے فتنے سے اور محتاجی کے بڑے فتنے سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور خواری سے اور کفر سے اور فسق سے اور نا اتفاقی سے اور سنانے سے اور دکھانے سے اور بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے اور فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دبا لینے سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنے سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو اور بری عمر اور دل کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلہ تیری عزت کے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھے اور بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پالینے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جانے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے ناگہاں آجانے سے اور تیرے تمام غصوں سے اور اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے اور فاقے سے اور اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جاوے اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور کسی چیز پر سے گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے مجھے شیطان موت کے وقت اور اس سے کہ مروں میں جہاد سے بھاگ کر اور اس سے کہ مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے اور ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے پناہ چاہتے ہیں ہم تیری ان بری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
اور برے پڑوس سے قیام کی جگہ میں کیونکہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے اور دشمن کے غلبہ اور مخالفین کے طعنے سے اور بھوک سے کہ وہ برا ہم خواب ہے اور خیانت سے کہ وہ برا ہمراز ہے اور اس سے کہ پچھلے پیروں لوٹیں ہم یا اپنے دین سے

اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَمِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَمِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ
صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ
الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ
وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَمِنْ شَرِّمَا
بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّمَا فِيْ نَفْسِيْ وَشَرِّالشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ
نَقْتَرِفَ عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ
خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا
اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزِلَّ اَوْ
نُضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْيُظْلَمَ عَلَيْنَااَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ
اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُبِنُوْرِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ
السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ
الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً
كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ
السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ وَالْمَصَّؤُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ
مَاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَانِيْ وَقَلْبُهٗ تَرْعَانِيْ اِنْ رَأٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَ
اِذَا رَأٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ
وَالتَّبَاؤُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ
تَصُدَّعَنِّيْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ
عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّوْذِيْنِيْ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ
يُّنْسِيْنِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

الگ ہوکر فتنے میں پڑیں ہم اور تمام فتنوں سے جو ظاہری ہیں ان میں سے اور جو باطنی ہیں اور برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور برص سے اور نااتفاقی سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے اور اس چیز کی برائی سے جسے تو جانتا ہے پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی اہل دوزخ کے حال سے اور دوزخ سے اور اس چیز سے کہ قریب کرے اس سے قول ہو یا عمل اور چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں تیری اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس کے بعد ہے اور اپنے نفس کی برائی سے اور ان کی برائی سے اور اس کے شر سے اور اس سے کہ حاصل کریں ہم اپنی جان پر کسی برائی کو یا اس کو کسی مسلمان کی طرف پہنچائیں یا کوئی ایسی خطا یا گناہ جسے تو نہ بخشے اور مقام کی تنگی سے قیامت کے دن یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیری ناخوشی سے اور تیرے عفو کے ساتھ تیری عقوبت سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری تجھ سے نہیں کرسکتا ہوں میں تعریف تیری تو اسی تعریف کے لائق ہے کہ جو خود کی ہے تو نے اپنی ذات کی ۔ یا اللہ! ہم پناہ چاہتے ہیں تیرے اس سے کہ ہم گر جائیں یا کسی کو گرادیں یا ہم کسی کو گمراہ کریں یا ہم کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے۔ یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کیے جائیں۔ چاہتا ہوں میں پناہ تیری ذاتِ گرامی کے نور کی جس سے روشن ہیں آسمان اور چمک رہی ہیں اس سے ظلمتیں اور درست ہیں اس سے کام دنیا اور آخرت کے اس سے کہ اتارے تو مجھ پر غصہ اپنا اور نازل کرے تو مجھ پر ناخوشی اپنی اور تیرا ہی حق ہے تجھ کو منانا یہاں تک کہ تو راضی ہو جاوے اور نہیں ہے، پھرنا گناہ سے اور نہ طاقت عبادت کی مگر تیری مدد سے اللہ چاہتا ہوں میں نگہبانی مثل نگہبانی بچہ کے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری' برائی سے دواندھوں یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ کے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری مکار دوست سے کہ آنکھیں تو اس کی مجھے دیکھتی ہوں اور دل اس کا میرے خلاف ہو۔ اگر دیکھے بھلائی تو دبادے اور اگر دیکھے برائی تو فاش کرے اسے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں شدت فقر اور بہت محتاجی سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری شیطان سے اور اس کے لشکروں سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری عورتوں کے فتنے سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ منھ پھیرے تو مجھ سے قیامت کے دن یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس عمل سے کہ رسوا کردے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس ساتھی سے کہ تکلیف دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر ایسے منصوبے سے کہ غافل کردے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسے ہر فقر سے کہ بھول میں ڈال دے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ہر اس مال داری سے کہ دماغ چلادے میرا۔ یا اللہ! میں

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّمَنْ يَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَآءَةِ وَمِنْ لَّدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰی شَیْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ۔

میں پناہ چاہتا ہوں تیری فکر کی موت سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری غم کی موت سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شرک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس کی کہ میں اسے نہ جانتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تیری کہ بددعا دے مجھے کوئی رشتہ دار جس سے میں نے قطع رحم کیا ہو یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس حیوان کی برائی سے کہ پیٹ کے بل چلتا ہے اور اس حیوان کی برائی سے کہ دو پیروں سے چلتا ہے۔ اور اس حیوان کی برائی سے کہ چار پیروں سے چلتا ہے، یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کردے بڑھاپے سے پہلے اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسی اولاد سے کہ ہو مجھ پر وبال اور پناہ چاہتا ہوں تیری ایسے مال سے کہ ہو مجھ پر عذاب یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری، شک لانے سے حق بات میں بعد یقین کے اور پناہ چاہتا ہوں تیری، شیطان مردود سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختی روزِ جزا سے یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری، ناگہانی موت سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے سے اور ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ گر پڑوں کسی چیز پر اور مارے جانے سے لشکر کے بھاگنے کے وقت۔ (۱۶۲)

روحانی علاج کی شرعی حیثیت: ۔آپ کو اس کتاب میں روحانی علاج سے متعلق کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو نبی کریم ﷺ سے نصاً تو ثابت نہیں ہیں، لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آجاتی ہیں، جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔مثلاً آپ پائیں گے کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کا علاج میں ذکر کیا گیا ہے، تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آجاتی ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.....۔الاسراء[17:82]

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرمارہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفاء سے مراد معنوی شفاء یعنی شک، شرک اور فسق وفجور سے شفا ہے، اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسی دونوں ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عالجیھا بکتاب اللہ ''اس کا علاج قرآن مجید سے کرو۔'' (۱۶۳)

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ ﷺ نے پوری کتاب اللہ (قرآن مجید) کو علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں فرمائی، سو پورا قرآن شفا ہے۔بندہ عاجز کا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ قرآن مجید نہ صرف سحر وآسیب اور نظرِ بد کا علاج ہے بلکہ اس میں تمام اخلاقی وروحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج اور تمام مسائلِ حیات کا حل بھی ہے۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لیے خاص دلیل ہونا ضروری ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ ﷺ نے فلاں مرض کا علاج، فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا، تو اس شخص سے ہم گزارش کریں گے کہ آپ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع فرمادیا ہے جو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے۔اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ ﷺ سے گزارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم وغیرہ کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ تَکُنْ شِرْکًا۔

اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ (۱۶۴)

سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنت، دعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس میں شرک نہ پایا جائے۔

روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں فتویٰ: ۔روحانی علاج کی شرعی حیثیت کے بارے میں قرآن وحدیث سے دلائل کے مطالعہ کے بعد اس ضمن میں مفتی رشید احمد سندھی کے فتویٰ سے بھی روحانی علاج کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سیر حاصل رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> جو شخص بھی اس دنیا میں آیا ہے ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھ کر دوسرے جہان کو یقیناً جانا ہے۔اس دنیا میں بھی ہماری کچھ ضروریات ہیں۔لیکن یہ دنیا ہمارا اصلی گھر نہیں، یہ تو مسافر خانہ ہے۔ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔اس لئے کچھ کام ہم موت سے پہلے، زندگی کے نفع ونقصان کے لئے کرتے ہیں۔ان کاموں کو دنیا کے کام کہا جاتا ہے۔جو کام ہم موت کے بعد آخرت کی زندگی کے بناؤ یا بگاڑ کے لئے کرتے ہیں، ان کو دین کے کام کہا جاتا ہے۔مثلاً ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ کرتے ہیں تاکہ آخرت کا گھر آباد ہو جائے۔اس لئے ان کو دین کا کام کہا جاتا ہے اور ان کے احکام کو دینی احکام کہا جاتا ہے۔دینی احکام کا چار دلیلوں میں سے کسی دلیل سے ثابت ہونا ضروری ہے۔
>
> ہم بخار کے لئے دوا کھاتے ہیں، بخار کے لئے دم کرواتے ہیں یا بخار کے لئے تعویذ لیتے ہیں، ان کا نفع ونقصان موت سے پہلے کی زندگی سے متعلق ہے، اس لئے کہ یہ سب دنیوی طریق علاج ہیں۔جس طرح بخار کی دوا کے لئے اس کا نسخہ، اجزاء اور اوزان، طریقہ استعمال اور پرہیز وغیرہ کے امور کا دلائل اربعہ میں کسی سے ان کی مکمل تفصیلات کا مذکور ہونا ضروری نہیں، (البتہ امور آخرت میں تفصیلات کا دلائل

اربعہ میں مذکور ہونا ضروری ہے)اسی طرح بخار کے بعض دم اور تعویذ کا بھی قرآن وحدیث میں مذکور ہونا ضروری نہیں ہے۔
اسی طرح بعض بیماریوں کی دواؤں کا ذکر بعض احادیث میں ملتا ہے، لیکن بہت سی بیماریوں اور دواؤں کا ذکر نہیں ملتا، اسی طرح بعض دم احادیث میں مذکور ہیں اور بعض دم احادیث میں مذکور نہیں۔
یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ کوئی شخص اس لئے دم نہیں کرواتا کہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے، نہ اس لئے تعویذ لیتا ہے کہ منکر نکیر کے سوالات کا جواب آسان ہوجائے یا دوزخ سے بچنے کا تعویذ مانگتا ہے۔
غرضیکہ دوا اور دم محض دنیوی طریق علاج ہیں اور دنیوی امور کے بارے میں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''انتم اعلم بامر دنیا کم '' (رواہ مسلم ۲۶۴/۱)
یعنی تم لوگ دنیوی امور میں اپنے تجربہ کی وجہ سے زیادہ جاننے والے ہو۔
مقصد یہ ہے کہ تعویذات اور دم وغیرہ کو محض دنیوی طریقہ علاج کے پس منظر میں دیکھنا چاہیے اور دم تعویذات وغیرہ کو دنیوی بیماریوں کے دنیوی علاج کی مانند سمجھنا لازمی ہے۔
دم اور تعویذ شرک نہیں بلکہ جائز ہیں۔ اور اسی پر اجماع ہے۔ البتہ دم اور تعویذ کے لئے تین شرطوں کا تحقق لازمی ہے۔ اگر وہ تین شرطیں مفقود ہو جائیں تو پھر اس کے عدم جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں، مطلقاً دم اور تعویذ کو شرک کہنا غلط ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

01۔ تعویذات اللہ کے کلام یعنی قرآن کریم سے ہوں یا اللہ کے اسماء وصفات سے ہوں۔ قرآن حکیم کے علاوہ کسی اور عبارت پر مشتمل تعویذات اسلامی عقائد کے مطابق درست ہوں؛ شرکیہ کلمات پر مشتمل نہ ہوں۔
02۔ عربی زبان میں ہوں اور اگر کسی عجمی زبان میں ہوں تو اس کے الفاظ کے معانی معلوم ہوں۔
03۔ دم کرنے اور کرانے والا دونوں یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ دم اور تعویذ بذاتہ کوئی تاثیر نہیں رکھتے بلکہ موثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ دم اور تعویذ صرف سبب اور ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ فتح الباری میں ہے:

''فقد اجمع العلماء علی جواز الرق عند اجتماع ثلاثة شروط ان یکون بکلام اللہ تعالیٰ و اسمائه وصفاته و باللسان العربی او بما یعرف معناه من غیره و ان یعتقد ان الرقیة لا تئوثر بذاتها بل بتقدیر اللہ تعالیٰ ---- '' الخ (فتح الباری ۱۹۵/۱۰)
تحقیق کہ تین شرائط کے تحت تعویزات کے جائز ہونے پر علما کا اجماع ہے۔ وہ یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے کلام، اس کے اسماء اور اس کی صفات سے ہوں۔ اور عربی زبان میں ہوں اور اگر کسی اور زبان میں ہوں تو اس کے معانی پہچانتا ہو اور اس کے مئوثر حقیقی ہونے کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
جانے۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ جس دم اور تعویذ میں شرک نہ ہو وہ جائز ہے اس میں ممانعت نہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:
لابأس بالرقی مالم تکن شرکا ---(رواہ مسلم ۲۶۴/۲)
دم میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔
مذکورہ شرائط کے ساتھ دم اور تعویذ کے جواز پر چاروں آئمہ متفق ہیں، جیسا کہ کتاب الآثار میں ہے:
قال محمد :وبه نأخذاذا کان من ذکر اللہ او من کتاب اللہ وھو قول ابی حنیفة --- (کتاب الآثار ص ۳۷۷)
امام محمد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم یہی دلیل دیتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو یا کتاب اللہ سے ہو اور یہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے۔
اور بخاری کے حاشیہ میں ہے:
فیه جواز الرقیة وبه قالت الائمة الاربعة وفیه جواز اخذ الاجرة ''---الخ (من الہوامش علی البخاری ۸ ص رقم ۳۰۴)
اس سے دم درود کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور آئمہ اربعہ نے فرمایا ہے کہ ان میں اجرت لینا جائز ہے۔
متعدد اسلاف سے دم کرنا اور تعویذ لکھنا ثابت ہے۔

01۔ حضرت ابن عمرؓ کا تعویذ لکھ کر دینا ثابت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹/۸)
02۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بچے کی پیدائش کے لئے دو آیات قرآنی لکھ دیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۸/۸)

03۔ ابن صلاح سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ: کیا حیوانات کو بھی نظر لگتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کے لئے تعویذ قرآنی کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جانوروں کو بھی نظر لگتی ہے اور ان کے لئے قرآنی تعویذ جائز ہے اور مکروہ نہیں ہے بلکہ اس کا ترک مختار ہے۔ (تجلیات صفدر ۳/۵۲۵)

غرضیکہ مذکورہ شروط کی پابندی کی صورت میں دم اور تعویذ جائز ہیں جیسے جائز علاج جائز ہے اور ناجائز علاج ناجائز ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تعویذات وغیرہ بطور علاج کے لٹکائے جاتے ہیں، تو ظاہری بات ہے انسان کے جس حصہ اور عضو میں تکلیف ہوگی اسی حصہ اور عضو میں تعویذ بطور دوا کے باندھا جائے گا۔ اور اس طرح باندھنا جائز ہے۔ یہی تعویذ وغیرہ اگر کپڑے یا چمڑے میں لپٹا ہوا ہو تو اسے ناف، ران اور جسم کے کسی بھی دوسرے حصے میں باندھنے سے اس کی اہانت نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرآنی آیات کو اگر بطور علاج کے باندھا جائے تو اس کی اہانت نہیں ہوگی۔ البتہ کپڑے یا چمڑے میں لپیٹے بغیر تعویذ کو ران وغیرہ کے قریب باندھنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس صورت میں قرآن کریم کی اہانت لازم آتی ہے۔ جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے۔

"ولا باس بان یشد الجنب والحائض التعاوید علیٰ العضدا اذا کانت ملفوفة "(الدر المختار مع رد المختار ۶/۳۶۴)

جائز تعویذات کے نقش اور ہندسے جائز اور ناجائز تعویذات کے نقش اور ہندسے ناجائز ہیں۔ اکابرین نے آیات کے نقش اور ہندسوں میں تاثیر واثر ہونے پر اپنے تجربات کو ذکر کیا ہے اور اس میں علاج تاثیر موجود ہونے کی صراحت کی ہے۔ لہٰذا جائز تعویذات کے نقش و ہندسوں کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (۱۶۵)

روحانی علاج سے شفا کا حصول:۔ روحانی علاج سے بفضلِ تعالیٰ ہر طرح کے امراض سے شفا ممکن ہے۔ روحانی علاج کے فلسفۂ شفا کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دین اسلام کی رو سے کرامت کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اس ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن پاک کے اندر حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے میں آصف بن برخیا کی اس کرامت کا ذکر موجود ہے جب انھوں نے بھرے دربار میں پلک جھپکنے سے قبل بلقیس کا تخت حاضر کر کے دکھایا تھا۔ حالانکہ بلقیس کا تخت کمروں میں مقفل تھا۔ بہت وزنی تھا اور بہت دور پڑا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خود بھی معجزے کے ذریعے اس تخت کو پل بھر میں لا سکتے تھے۔ مگر انھوں نے ایک ولی کی کرامت کے سرعام مظاہرے کی خاطر آصف بن برخیا کے ذریعے تخت منگوایا۔ آصف بن برخیا کی اس کرامت کا ذکر اس لئے کر دیا کہ اولیاء کی کرامات کا ثبوت قیامت تک کے لئے قرآن میں موجود رہے اور کوئی انکار نہ کر سکے۔ آصف بن برخیا پیغمبر نہیں تھے بلکہ اللہ کے ولی تھے اور یہ ان کی کرامت تھی۔

حضرت مریمؑ پیغمبر نہ تھیں بلکہ اللہ کی ولیہ تھیں۔ ان کی کرامات کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب وہ اعتکاف میں محراب کے اندر بیٹھی تھیں تو حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس آتے تو ان کے پاس محراب میں خلاف موسم میوے انبار در انبار موجود پاتے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت آیا تو مریمؑ کھجور کے ایک پرانے گلے سڑے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں اور انھوں نے اللہ کے حکم سے کھجور کے درخت کو ہلایا تو وہ ہرا بھرا ہو گیا۔ اس پر کھجوریں پیدا ہو کر پکیں اور پھر نیچے گریں جن کو مریمؑ نے کھایا۔ یہ مریمؑ کی کرامت تھی۔ اور قرآن ہی میں آیا ہے کہ اصحاب کہف تین سو سال تک ایک غار کے اندر سوئے رہے۔ نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا مگر تین سو سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے اور اٹھے تو زندہ صحیح سلامت تھے اور اسی طرح جوان تھے جس حالت میں وہ سوئے تھے۔ اصحابِ کہف بھی پیغمبر نہیں تھے بلکہ اللہ کے ولی تھے۔ اور یہ ان کی کرامت تھی جس کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے۔ نبوت اور معجزات کا دور ختم ہو گیا۔ مگر اولیاء اللہ قیامت تک آتے رہیں گے۔ ہر زمانے میں موجود رہیں گے اور ان سے قیامت تک کرامات کا ظہور ہوتا رہے گا۔ (۱۶۶)

روحانی فلسفۂ شفا: حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ روحانی فلسفۂ شفا کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

جب اللہ کا کوئی بندہ اللہ کو اس کے صفاتی اسم کے ساتھ یاد کرتا اور پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف اسی مخصوص صفت سے متوجہ اور متجلی ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفت بقدر ظرف اور بقدر استعداد اس بندے میں سما جاتی ہے اور وہ بندہ اس صفت کا حامل ہو کر اس صفت کو استعمال کر سکتا ہے اور اس سے کام لے سکتا ہے۔ اس طرح وہ بندہ ایک طرح سے بندہ مولا صفات بن جاتا ہے۔ اور جب وہ بندہ مولا صفات اس صفت سے کام لیتا ہے اور اسے استعمال کرتا ہے تو اس سے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا

ہے۔مثلاً کوئی بندہ اللہ کے اسمِ صفت شافی کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی صفت شفا سے اس کی طرف متوجہ اور متجلی ہوتا ہے اور اس بندے میں اللہ تعالیٰ کی صفت شفا بقدر ظرف اور بقدر استعداد سماجاتی ہے اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی صفت شفا کا حامل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بندہ اسی صفت شفاء کو استعمال کرتے ہوئے کسی بیمار کو مس کرتا ہے یا اسے دم کرتا ہے تو اسے فوری طور پر شفا اور صحت ہو جاتی ہے۔یہی کرامت ہے۔قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں' جذامیوں' برص کے مریضوں اور پاگلوں کو مس کرتے اور دم کرتے تھے تو وہ فوراً صحت یاب ہو جاتے تھے حتیٰ کہ مردوں کو مس کرتے تو وہ بھی زندہ ہو جاتے تھے۔عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی صفت شفا کے حامل تھے۔

اللہ تعالیٰ کے بیشمار صفاتی اسماء ہیں اور ہر اسم کی صفات کائنات پر محیط ہیں۔اور بندہ ان اسماء صفات میں سے کسی ایک یا چند اسماء صفات کا ذکر کثرت سے کر کے اسی اسمِ صفت کی تجلی پا کر اس صفت کا حامل ہو سکتا ہے اور اس سے کام لے کر اور اسے استعمال کر کے لوگوں کو فیض دے سکتا ہے اور اس طرح صاحبِ کشف وکرامات ہو سکتا ہے۔

پھر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ کثرت ذکر اور کثرت نوافل سے اللہ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ اس کی آنکھیں اور بصارت بن جاتا ہے اور وہ اللہ کی آنکھوں اور بصارت سے دیکھتا ہے اور اللہ اس کی سماعت بن جاتا ہے اور وہ اللہ کی سماعت سے سنتا ہے۔اللہ اس کے ہاتھ بن جاتا ہے اور وہ اللہ کے ہاتھوں سے پکڑتا ہے اور گرفت کرتا ہے اور پھر جب وہ بندہ اللہ سے کوئی سوال کرتا ہے اور کچھ طلب کرتا ہے تو اللہ اس کا سوال ضرور قبول کرتا ہے اور جو کچھ وہ مانگتا ہے اسے ضرور عطا کرتا ہے۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے اور اس کی بصارت اللہ کی بصارت اور اس کی سماعت اللہ کی سماعت بن جاتی ہے تو یہیں سے کشف وکرامات کا ظہور ہوتا ہے۔

معجزات پیغمبروں سے صادر ہوتے ہیں اور یہ پیغمبروں کا حق اور خاصہ ہے اور کرامات کا ظہور اولیاء سے ہوتا ہے اور یہ اولیاء کا حق اور خاصہ ہے۔معجزات اور کرامات میں صرف نام کا فرق ہے کام کی نوعیت کا کوئی فرق نہیں۔معجزہ وہ ہوتا ہے جو کسی پیغمبر سے صادر ہو اور کرامت وہ ہوتی ہے جو کسی ولی سے ظاہر ہو اگر کوئی کسی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہے اور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اسے جواب دے دیا ہے اور پھر وہی مریض اگر اللہ کے کسی بندے کی دعا، دم اور تعویذ سے شفایاب ہو جائے تو اسے کرامت کہا جائے گا۔

اگر کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی اور اسے دس بارہ سال ہو گئے ہیں اور ڈاکٹروں نے ٹیسٹ کر کے اسے بتا دیا ہے کہ اس کے سپرم (Sperm) یعنی کرمہائے منی مر چکے ہیں یا موجود نہیں ہیں۔اگر کسی دعا سے وہ صاحبِ اولاد ہو جائے تو یہ کرامت ہوگی۔ (۱۶۷)

اولیاءاللہ، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتِ شفا، عطا شدہ تصرفات اور کلامِ ربانی کی معجزانہ تاثیر سے کام لیتے ہوئے روحانی علاج کرتے ہیں۔اگر کوئی ذاتِ باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے عطا شدہ صلاحیتوں کا افادۂ عام کے لیے ذکر کرے تو اس نعمتِ ربانی کے ذکر وشکر پر اس کی تردید نہیں کی جا سکتی۔اس ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اللہ کے بندے اپنے اختیارات کا برملا اظہار اور اعلان اور دعویٰ بھی کرتے ہیں۔اور اللہ ان کی ان باتوں کی تصدیق کرتا ہے۔مثلاً قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ کوڈ کئے اور دہرائے کہ عیسیٰؑ نے فرمایا۔

..... اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ..... آل عمران [3:49]

اس میں اَخْلُقُ کا لفظ آتا ہے یعنی تخلیق کرتا ہوں۔حالانکہ خالق اللہ ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں خالق ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو اسے ہم کافر کہیں گے مگر عیسیٰؑ نے جب یہ کہا تو اللہ نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ اس کی تائید اور تصدیق کے طور پر قرآن میں درج کر دیا کہ اے عیسیٰؑ تم واقعی میرے اذن سے ایسا کر سکتے ہو۔اور عیسیٰؑ نے مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک ماری تو ان میں جان پڑ گئی اور وہ زندہ ہو کر اڑ گئے۔ پھر عیسیٰ نے دعویٰ کیا کہ میں مادرزاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو دم کرتا ہوں اور وہ تندرست ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ میں مردوں کو بھی زندہ کرتا ہوں۔مردے زندہ کرنا صرف اللہ کا کام ہے اور کوئی بندہ اس کا دعویٰ کرے تو ہم اسے بھی کافر قرار دے دیں مگر عیسیٰؑ کے اس دعوے کی بھی اللہ نے تصدیق کی کہ اے عیسیٰؑ تم مردے بھی زندہ کر سکتے ہو اور انھوں نے مردے زندہ کئے۔''وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی'' پھر عیسیٰؑ نے غیب دانی کا دعویٰ کیا اور فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں جو کچھ کھاتے ہو اور کھانے کی جو چیزیں ذخیرہ کرتے ہو میں اس کو بھی مشاہدہ کرتا ہوں اور بتا سکتا ہوں۔حالانکہ غیب کا علم صرف خدا کو ہے۔مگر اللہ نے عیسیٰؑ کی اس بات کی بھی تصدیق کی اور اسے بھی قرآن میں درج کر دیا تاکہ قیامت تک لوگ اللہ کے خاص بندوں کی

غیب دانی اور اختیارات کا انکار نہ کرسکیں۔ ''وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ'' عام لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوتا مگر اللہ کے خاص بندے اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ غیب دانی کے معاملے میں بھی اور دوسری باتوں میں بھی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ اختیارات سے نوازا ہے۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم بھی حاصل تھا۔ اور قرآن اس کی شہادت دیتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاo سورۃ جن [72:26-27]

(وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتاo سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنھی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہےo

اس آیت میں غیب دانی کے معاملے میں رسولوں کا استثنیٰ ہے کہ اللہ اپنا غیب کا علم کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے محبوب رسولوں کے۔ اللہ کے خاص بندے اس کے علاوہ دوسری ایسی بہت سی باتوں میں مستثنیٰ ہوتے ہیں جو عوام کے لئے ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ ان کے لئے قوانین قدرت اور مسلمہ اصول بھی توڑ دیئے جاتے ہیں۔ نر اور مادے کے ملاپ کے بغیر بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ مگر آدم اور حوا بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰؑ کی پیدائش بھی اسی طرح ہوئی اور وہ باپ کے بغیر پیدا ہوئے اور ہر ذی حیات کو موت کا مزا ضرور چکھنا ہے اور یہ قانون قدرت ہے۔ مگر حوران بہشتی اور ملائکہ کے لئے موت نہیں، وہ اس قانون قدرت سے مستثنیٰ ہیں۔

عیسیٰ، خضر اور الیاس زندہ ہیں۔ سورج غروب ہوجائے تو اسے دوبارہ طلوع کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ چاند کے کوئی دو ٹکڑے نہیں کرسکتا۔ کنکروں کو کوئی زبان نہیں دے سکتا۔ اور سات آسمانوں کی بلندیوں کو کوئی عبور نہیں کرسکتا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب شدہ سورج کو دوبارہ طلوع فرمایا۔ چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا۔ کنکروں سے کلمہ پڑھوایا اور معراج کی رات آسمانوں کو پلک جھپکنے میں عبور کرلیا۔ (۱۶۸)

روحانی علاج سے شفا کے واقعات:۔

ہیپا ٹائٹس:

حاجی شیخ محمد اصغر قادری ولد شیخ عبدالعزیز سکنہ راولپنڈی بیان کرتے ہیں:

میری بہو، صفدر کی بیوی..... ہیپا ٹائٹس C کی مریضہ بن گئی۔ دنیا جہاں کا علاج کرایا۔ دیسی حکیموں سے اور ڈاکٹروں سے مگر مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی۔ آخر کار میں حضرت فقیر عبدالحمید سروری قادری صاحب کے قدموں پر گر گیا کہ حضور! اب یہ آخری سٹیج پر ہے اور زندہ بچنے کی کوئی ظاہری علامت نہیں ہے۔ آپ نے علاج بھی کرنا ہے اور دعا بھی فرمانی ہے۔ میں قربان اپنے مرشد پاک کی شفقت کے کہ میری التجا کو پذیرائی بخشی۔ میں اپنی بہو کو لے کر کلاچی شریف گیا۔ حضرت جی وہاں بار بار------- فرماتے رہے اور اجازت فرمائی کہ اللہ کرم کرے گا۔ آپ اب جا کر پنڈی کسی اچھے حکیم کا علاج بھی کرائیں مجھے معلوم تھا میرے مرشد پاک نے کرم فرمایا ہے اب صرف خانہ پری فرمارہے ہیں اور اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ اصل میں یہ کرم ان کا اپنا ہی تھا۔ میں نے راولپنڈی آکر Test کرایا۔ تو ہیپا ٹائٹس C کا رزلٹ Zero تھا۔ آج اس واقعہ کو دو سال گزر گئے ہیں۔ خدا کے فضل وکرم حضور کے قدموں کا صدقہ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اور فقیر نور محمد رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی عنایت اور میرے مرشد پاک کے قدموں کے صدقے سے اللہ نے ہیپا ٹائٹس C سے مکمل شفاء دے دی ہے۔ جو کہ بظاہر بالکل ناممکن ہے۔

صفدر کی واپسی (منشیات یعنی ہیروئن سے) اور ہیپا ٹائٹس C سے (میری بہو کی) مکمل صحت یابی پیرومرشد پاک کی زندہ کرامتیں ہیں۔ (۱۶۹)

اس کے بعد مجھے ایک اور بڑی مصیبت پیش آئی اور وہ یہ کہ میں عمرہ کرکے واپس راولپنڈی پہنچا تو مجھے مثانے کا کینسر ہوگیا۔ علاج کروایا اور چھوٹا آپریشن بھی ہوا مگر مرض بڑھ گیا اور ڈاکٹروں نے کہا کہ تم ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں نے پیرومرشد سے رجوع کیا۔ آپ نے ایک حکیم صاحب سے علاج کرانے کا مشورہ دیا۔ میں سرگودھا اس حکیم صاحب کے پاس گیا۔ تین ماہ علاج کروایا اور میرا مرض جاتا رہا۔ اور میں تندرست ہوگیا۔ لوگ حیران ہیں کہ کینسر تو لاعلاج مرض ہے یہ کیسے ٹھیک ہوگیا مگر یہ میرے پیرومرشد کی کرامت ہے کہ میں تندرست ہوگیا۔ (۱۷۰)

بشیر احمد قادری ولد محمد ابراہیم سکنہ چک نمبر 18/GD ضلع اوکاڑہ لکھتے ہیں:

مجھے گلے میں تکلیف ہوگئی۔ڈاکٹروں نے اس کا آپریشن کیا۔اور گوشت کا ایک ٹکڑا Test کے لئے لیبارٹری بھیج دیا۔اس کا رزلٹ یہ آیا کہ گلے میں کینسر ہے۔کینسر کو موت کا پیغام اور لاعلاج مرض سمجھا جاتا ہے۔میں بہت ہی پریشان ہوا۔جب اور کوئی چارہ نہ رہا تو میں نے حضرت قبلہ کی طرف رجوع کیا اور اپنی حالتِ زار بیان کی کہ میں تو علاج کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرسکتا اور پہلے ہی مقروض ہوں۔کیا کروں اور کہاں جاؤں۔اور اس مرض سے میری موت یقینی ہے۔میری آواز بند ہوگئی اور کوئی ٹھوس غذا اندر نہیں جاتی تھی سوائے دودھ اور یخنی کے۔حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اس مرض سے تمھاری موت واقع نہیں ہوگی۔تم زندہ رہوگے اور مرض کنٹرول میں رہے گا۔تم کینسر ہسپتال میں شعائیں لگواؤ چنانچہ میں نے شوکت خانم ہسپتال میں جا کر شعائیں لگوانا شروع کردیں۔میرے ساتھ اور بھی گلے کے کینسر کے مریض تھے جو وہاں شعائیں لگوا رہے تھے۔ان میں سے اکثر کی موت واقع ہوگئی مگر میرا مرض کنٹرول ہوگیا۔میں زندہ ہوں۔کھانا صحیح طریقے سے کھاتا ہوں۔بات چیت بھی صحیح طریقے سے کرلیتا ہوں اور کام بھی کرتا ہوں اور کھیتی باڑی بھی کرتا ہوں۔میں اس کو حضرت قبلہ کی بہت بڑی کرامت سمجھتا ہوں کیونکہ آپ کی دعا نے مجھے دوبارہ نئی زندگی بخش دی۔(۱۷۱)

وظائف کی تعداد متعین کرنا:۔سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''اور ہم نے قرآن میں ایسی آیات نازل فرمائی ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہیں۔''ان میں روحانی شفاء بھی ہے اور جسمانی شفا بھی۔اس کے علاوہ بخاری و مسلم شریف میں ایک واقعہ درج ہے کہ''آپ ﷺ نے اپنے چند اصحابؓ کو ایک مہم پر بھیجا،جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ بھی تھے۔یہ حضرات راستے میں عرب کے ایک قبیلے کی بستی میں جا کر ٹھہرے اور انھوں نے قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو۔انھوں نے انکار کردیا۔اسی دوران قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور وہ لوگ ان مسافروں کے پاس آئے اور کہا کہ کیا تمھارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کردو؟ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا''ہے تو سہی مگر،چونکہ تم نے ہماری میزبانی سے انکار کیا ہے اس لیے جب تک تم کچھ دینے کا وعدہ نہ کرو،ہم اس کا علاج نہیں کریں گے''انھوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (بعض روایات میں ہے 30 بکریاں) دینے کا وعدہ کیا اور حضرت ابوسعیدؓ نے جا کر اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی اور لعاب دھن اس پر ملتے گئے۔آخر کار بچھو کے زہر کا اثر زائل ہوگیا اور قبیلے والوں نے جتنی بکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ لا کر دے دیں۔مگر ان اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان بکریوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیا جائے۔نہ معلوم کہ اس کام پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں۔چنانچہ یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا۔حضور ﷺ نے ہنس کر فرمایا:''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت جھاڑنے کے کام بھی آسکتی ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالو۔''اس واقعہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عمل کرنے والے نے قرآن پاک سے سورت بھی خود منتخب کی اور اس کی تعداد بھی خود مقرر فرمائی۔اس پر آپ ﷺ نے کوئی اعتراض نہ فرمایا۔اسی طرح بخاری و مسلم شریف میں ایک حدیث موجود ہے:''حضرت ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص صبح کے وقت 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور 100 مرتبہ شام کے وقت کہے قیامت کے دن اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکے گا،مگر مَاقَالَ اَوْزَادَ عَلَیْہِ (وہ آدمی جو اس کی مثل یا زیادہ کہے)۔

اب ایک شخص تو 100 مرتبہ پڑھتا ہے جبکہ دوسرا اس سے زیادہ پڑھنا چاہتا ہو تو ظاہری بات ہے کہ پڑھنے والا تعداد خود متعین کرے گا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اس اجازت کے تحت کرتا ہے جو آپ ﷺ نے''زادَ''کے الفاظ کہہ کر تعداد خود مقرر کرنے کی اجازت فرمادی۔گویا عمل کرنے والا خود پڑھنے کے لئے تعداد متعین کرسکتا ہے بلکہ دوسروں کی رہنمائی بھی کرسکتا ہے۔وظائف کی تعداد متعین کرنے سے دین میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے روحانیت کو تقویت ملتی ہے۔اور ویسے بھی توجہ اور یکسوئی سے وظائف کرنے کے لئے تعداد کا تعین بہت ضروری ہے۔

آداب المریدین:۔روحانی تعلیم وتربیت کے لیے ضروری ہے کہ مرشدِ کامل تلاش کر کے باقاعدہ ان کی شاگردی کی جائے اور ان کی سرپرستی و رہنمائی میں مراقبہ کیا جائے اور جن وظائف کا وہ کہیں صرف وہی وظائف پڑھے جائیں۔روحانی تعلیم وتربیت کے دوران جو بھی روحانی وفکری ارتقاء حاصل ہو اس سے اپنے مرشد کریم کو آگاہ کر کے مزید رہنمائی حاصل کی جائے۔

تمام روحانی سلاسل (قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی و دیگر سلاسلِ حق) میں مشائخ نے سالکین کی رہنمائی کے لیے کتب تحریر فرمائی ہیں۔ سالک (مرید) کو چاہیے کہ ان کتب کا بار بار، بغور مطالعہ کر کے اپنے مشائخ عظام کے نظام تعلیم وتربیت سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے اور جن امور کی سمجھ نہ آئے ان کی تفہیم کے لیے اپنے مرشد سے رابطہ کرے۔

میرا (بندہ عاجز، مصنف و مؤلف کا) تعلق سروری قادری سلسلہ سے ہے اور مجھے دیگر سلاسلِ روحانی میں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا موقع بھی ملا ہے۔ میں نے یہ کتاب اور تصوف کے موضوع پر دیگر کتب عوام الناس اور اپنے ہم مکتب بھائیوں اور بہنوں کے لیے لکھی ہیں۔ اس ضمن میں، میں نے تمام سلاسل کی روحانی کتب اور مشائخ عظام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ خصوصاً اپنے روحانی سلسلے کے عظیم مشائخ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے مرشد کریم حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ کی کتب وتصانیف اور افکارِ جلیلہ کو مدِّ نظر رکھا ہے اور جا بجا ان کتب سے حوالہ جات واقتباسات بھی دیے ہیں۔

ان کتب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ روحانی تعلیم وتربیت اور ذکر وفکر کا شوق رکھنے والے خواتین وحضرات کو درج ذیل امور پیشِ نظر رکھنے چاہئیں:

01۔ مرشدِ کامل تلاش کریں، ان کی بیعت کریں۔ مرشدِ کامل کی پہچان کے لیے مشائخ کی کتب کا مطالعہ کریں۔ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'نور الہدیٰ'، 'عین الفقر' اور 'عقلِ بیدار' میں، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'عرفان' (حصہ اول وحصہ دوم) اور 'مخزن الاسرار' میں، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب، 'حیاتِ سروری' اور 'الہامات' میں اس ضمن میں بہت اچھے طریقے سے رہنمائی فرمائی ہے۔

02۔ مرشدِ کامل جن اوراد ووظائف کی تعلیم واجازت دیں، صرف وہی وظائف پڑھیں۔ اس ضمن میں مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''سروری قادری سلسلے کے جو مشہور معروف اوراد ووظائف ہیں وہ تیر بہدف اور بہت کارگر ہیں اور اس سلسلے سے تعلق رکھنے والوں کے لیے موزوں اور مناسب ہیں۔ انھی میں سے پسند کر کے پڑھیں۔ ان سے باہر نہ جائیں۔ اکثر اوقات اُن سے باہر جانے پر رجعت ہوتی ہے اور نقصان ہوتا ہے۔'' (۱۷۲)

03۔ جس طرح انسان کو مختلف علوم کے حصول کے لیے پرائمری سے لے کر پی ایچ ڈی کی سطح تک ماہر، کوالیفائڈ، مستند، دیانت دار اور مخلص اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح، بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اسے روحانی تعلیم وتربیت کے لیے اور معرفت و عرفان کے حصول کے لیے مرشدِ کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرشدِ کامل سالک کی ذہنی، فکری، نفسیاتی، روحانی وعلمی سطح اور اس کے سماجی کردار کے مطابق ظاہری وباطنی طور پر رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے اور اسے اپنے اور اپنے مشائخ کے آزمودہ معمولات میں شامل اوراد ووظائف سے چند اوراد ووظائف کی اجازت دیتا ہے اور اس کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ سالک کو ان اوراد ووظائف سے بھرپور فائدہ ہوتا ہے اور وہ ہر طرح کے نقصان اور رجعت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

> ''رجعت سے مراد یہ ہے کہ کسی وظیفے کے پڑھنے کے دوران مؤکلات یا جنات کا اثر ہو جائے اور جانی یا مالی نقصان ہو جائے۔ اور یہ رجعت اور نقصان تب ہوتا ہے جب کوئی وظیفہ یا ورد کسی کامل پیر و مرشد کی اجازت کے بغیر پڑھا جائے یا کسی ایسے شخص کے کہنے پر پڑھا جائے جو خام ہو اور عامل نہ ہو۔ اور یہ رجعت اور نقصان ان لوگوں کو ہوتا ہے جو کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا ورد پڑھ کر اسے شروع کر دیتے ہیں یا کسی عام آدمی کے کہنے اور بتانے پر کوئی وظیفہ شروع کر دیتے ہیں۔ کسی کامل کے کہنے اور بتانے پر اور اجازت سے کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ نقصان ہوتا ہے۔'' (۱۷۳)

سروری قادری سلسلہ میں مراقبہ اسمِ ذات اور مراقبہ اسمِ محمد ﷺ کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب اگر کوئی کتاب سے پڑھ کر یہ مراقبہ شروع کر دے تو کہیں نہ کہیں کسی الجھن، پریشانی یا رجعت کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس مراقبہ سے قبل ضروری ہے کہ مرشدِ کامل کی بیعت

کی جائے اور ان کی رہنمائی اور سرپرستی میں یہ مراقبہ کیا جائے۔ ساتھ ہی ان کی کتب کا مطالعہ کر کے ضروری امور سے آگاہی حاصل کر لی جائے۔ مراقبہ اسمِ ذات کی بدولت بعض اوقات سالک کی طبیعت ترکِ دنیا کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ وہ روحانی کیفیت کے زیرِ اثر تمام اسباب ترک کر کے صرف مسبب الاسباب سے ظاہری و باطنی رابطہ رکھنا چاہتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات دورانِ مراقبہ سالک پر خوشی، غم، حیرت یا اضطراب کی غیر معمولی کیفیت بھی طاری ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات جسم دباؤ یا کھنچاؤ محسوس کرتا ہے۔ ایسی صورتوں میں فوراً ظاہری و باطنی مدد و رہنمائی مل جاتی ہے اور سالک ترقی کر کے بہتر روحانی مقام اور کیفیت پا لیتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> طالب کو چاہیے کہ اسم اللہ ذات کی حرارت سے جب ایسی حالت پیدا ہو جائے اور وحشت، ترک و توکل کے خیالات رونما ہو جائیں تو اسم محمد ﷺ کے تصور یا درود شریف کی کثرت سے اس جلالیت اور حرارت کو ٹھنڈا اور فرو کرے۔ کیونکہ اسم محمد ﷺ اسمِ جمالی ہے۔ اس کی ٹھنڈک اور جمالیت سے طالب کے وجود میں تحمل، صبر اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کے جلالی بارِ گراں کو ہر طرح برداشت کر لیتا ہے اور بے حوصلہ، بے صبر اور بے قرار نہیں ہوتا۔
>
> بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ طالب جب اسمِ اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کے تمام اعضا کسی شکنجے میں کسے جا رہے ہیں یا وہ کولہو میں بھنچا جا رہا ہے اور اس شغل کے بعد وجود میں سخت کوفت اور ماندگی معلوم ہوتی ہے، بدن گھائل اور مضمحل ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی حالت پیش آئے تو طالب کو ظاہری عبادت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اسی طرح ظاہر و باطن دونوں طرح طالب کسی طرح نفس کو اللہ کے ذکر سے فارغ نہ رکھے کیونکہ نفس کی مخالفت ذکر اللہ ہے۔
>
> بعض اوقات تصور اسمِ اللہ ذات کے غلبۂ حرارت سے ظاہری عبادت میں کوتاہی پیدا ہو جاتی ہے اور ظاہری نفل نوافل اور زبانی ذکر اور بدنی اشغال میں سستی واقع ہو جاتی ہے اور ان کی اہمیت اور وقعت طالب کی نظر میں اس قدر گر جاتی ہے کہ وہ فرض نماز کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ ایسی حالت سے بچا رہے اور ہرگز فرض نماز اور شریعتِ ظاہرہ کی پابندی سے باہر نہ نکلے۔ بہت سے طالبوں کو اس قسم کی گمراہیوں اور رجعتوں میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ جو ایک دفعہ طریقت کے ان گردابوں میں غرق ہو جاتا ہے اور پھر ساری عمر ساحلِ نجات کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ (۱۷۴)

اجازت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے مرشدِ من فرماتے ہیں:

> اجازت ایک سرٹیفکیٹ ہوتا ہے جو ہر وقت پڑھنے والے کے پاس ہوتا ہے۔ اس سے پڑھنے والے کو کوئی باطنی اور روحانی مخلوق روک نہیں سکتی اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ پڑھنے والا پرسکون اور مطمئن ہوتا ہے۔ اور یہ سکون اور اطمینان ہی اسے کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے۔ اسے مکمل یقین ہوتا ہے کہ وہ اس اجازت سے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا اور اس یقین کی وجہ سے وہ اپنی منزل کو پا لیتا ہے۔ (۱۷۵)

جس طرح تعلیم یافتہ اور سند یافتہ حکیم، طبیب، معالج اور ڈاکٹر اپنے علم و تجربہ اور خصوصی بصیرت کی بنا پر اپنے زیرِ علاج شخص کے مرض کی صحیح تشخیص کر کے درست علاج تجویز کرتا ہے اور مریض کی صحت و بقا کے تقاضوں کے پیشِ نظر اسے فوری طبی امداد اور طبی علاج فراہم کرتا ہے اور بعض صورتوں میں فوراً اپریشن بھی کر دیتا ہے، اسی طرح ماہر، سند یافتہ اور مرشدِ کامل سے اجازت یافتہ روحانی معالج اور طبیب ماہر امراضِ قلب، ماہر امراضِ بصارت و سماعت اور دیگر تمام امراض کے ماہر معالجین کی طرح سالک کو ہر طرح سے ظاہری و باطنی مدد و رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ضروری ہو تو اپنی تمام روحانی صلاحیتیں اور روحانی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اپنے روحانی فرزند اور سالک راہِ حق کو مدد و رہنمائی اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ روحانی دنیا میں ایسے شخص سے مراد مرکزی مجاز شخصیت یا اجازت یافتہ خلیفہ ہے جو اپنے اسلاف کے روحانی ورثہ کا امین ہوتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

> سلسلہ ہائے طریقت کی روایات، قواعد و ضوابط اور مسلمہ اصولوں کے مطابق ہر سلسلے میں ایک مرکزی مجاز قیادت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اوراد و وظائف اور مشاغل کے لیے اسی مرکزی مجاز شخصیت کی اجازت لازمی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیخ طریقت جسے اپنا روحانی جانشین مقرر کرے وہی مرکزی مجاز شخصیت ہوتی ہے۔ ورد وظائف کی اجازت کی مجاز بھی وہی شخصیت ہوتی ہے۔ یاد رہے

کہ باقاعدہ اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ اور ورد کارگر نہیں ہوتا اور کوئی عمل پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا بلکہ الٹا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔
غلط طریقے اور اجازت کے بغیر ورد وظائف پڑھنے والے لوگ اکثر جسمانی اور دماغی عوارضات کا شکار ہو جاتے ہیں۔(۱۷۶)

04۔ زندگی کا حقیقی مقصد معرفت وعرفان کا حصول ہے۔اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ سالک اپنے مرشدِ کامل سے محبت اور عقیدت کا رشتہ استوار رکھے۔ان کا ادب کرے۔ان سے عجز وانکسار سے پیش آئے اور حتی المقدور، دل وجان سے اور نہایت خلوص سے ان کی خدمت کرے۔تمام اولیاء اللہ اور مشائخ نہایت ہی قابلِ احترام ہیں، مگر سالک کے لیے ممکن نہیں کہ سب کی پیروی کرے اور سب سے خصوصی روحانی تعلق قائم کرے۔جس طرح ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس مکتب، مدرسہ، سکول وکالج یا یونیورسٹی سے رابطہ رکھے جہاں اس نے داخلہ لے رکھا ہے۔وہاں کے قواعد وضوابط کی پابندی کرے۔وہاں سے تعلیم حاصل کرے، امتحانات دے اور سند حاصل کرے۔اسی طرح ایک سالک راہِ طریقت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شیخ کریم اور مشائخِ سلسلہ سے رابطہ استوار رکھ کر روحانی تعلیم وتربیت حاصل کر کے روحانی مقامات طے کرے۔اس روحانی تعلق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مرشدِ من فرماتے ہیں:

> ''کسی طالب مرید کو اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور شیخ کو اہمیت نہیں دینی چاہیے۔سوائے اپنے سلسلے کے بزرگوں کے اور اپنے شیخ کے بزرگوں کے۔
> مرید کو اپنے شیخ کے ذریعے اور وسیلے سے رسول ﷺ بھی ملتے ہیں اور ربّ بھی ملتا ہے۔
> اللہ کا کوئی جسم اور شکل وصورت نہیں ۔ وہ تو نور ہے۔ اس کا مشاہدہ اور جلوہ کامل شیخ کی صورت میں ہی ممکن ہے۔
> صرف مرید ہی نہیں بلکہ ہر آدمی کو جب تک اپنی پہچان نہیں ہوتی اسے ربّ کی پہچان نہیں ہوسکتی ''مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔''، جس نے اپنے نفس یعنی اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔اور قرآن میں ہے کہ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَo اور وہ یعنی اللہ تمھارے نفسوں اور جانوں میں موجود ہے۔کیا تم نہیں دیکھتے۔اللہ ذرّے ذرّے میں، ہر شے میں اور ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔اسے حاصل کرنے اور پانے کی ضرورت نہیں۔اسے پہچاننے اور اس کا عرفان حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا عرفان حاصل کرنا ہی اللہ کو پانا اور حاصل کرنا ہے۔اور یہ عرفان ہی بہت مشکل سے اور بہت دیر کے بعد حاصل ہوتا ہے۔واقعی کرامات کے شیدائی منزل کو نہیں پا سکتے۔ (۱۷۷)

05۔ تصوّرِ شیخ کا شیخ کریم سے خاص روحانی رشتہ ہوتا ہے۔مرید کو چاہیے کہ مراقبہ تصوّرِ شیخ کرتا رہے۔اس کے بہت زیادہ روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔اس سے مرشد کے روحانی اوصاف مرید کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔اس کی بدولت مرید کا مرشد کے قلب و روح سے روحانی رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور اس طرح نہایت قلیل وقت میں مرشد کے قلب وروح سے تعلق کی بدولت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے روحانی رشتہ وتعلق استوار ہو جاتا ہے۔اس ضمن میں حضرت فرماتے ہیں:

> ''شیخ کا تصور کرنے سے شیخ کے ساتھ روحانی رابطہ اور تعلق قائم رہتا ہے اور شیخ متوجہ ہوتا ہے۔ویسے بھی اس سے نفسیاتی طور پر دل کو تسلی اور اطمینان رہتا ہے کہ شیخ میرے ساتھ ہے اور میری رہنمائی کر رہا ہے۔اور شیخ کی رضا حاصل کریں۔''(۱۷۸)

06۔ زندگی کا حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عقیدت، محبت اور معرفت کا رشتہ قائم کرنا اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہے۔اسی طرح مخلوقِ خدا سے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے محبت، ہمدردی اور خدمت کا رشتہ استوار کرنا بھی مقصدِ حیات میں شامل ہے۔سروری قادری سلسلہ میں اس مقصد کے حصول کے لیے مراقبہ اسمِ ذات اور مراقبہ اسمِ محمد کی تعلیم دی جاتی ہے۔مراقبہ اسمِ ذات کے دوران پاس انفاس کیا جاتا ہے یعنی سانس کے ساتھ اَللّٰہُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔مراقبہ اسمِ محمد کے دوران سانس کے ساتھ درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ذکرِ خفی کے ساتھ ساتھ ذکرِ جلی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔(تفصیلات کے لیے ''نورِ عرفان، جلد۔ا، کے باب پنجم کا مطالعہ کیجیے۔)
نبی کریم ﷺ سے روحانی تعلق کے لیے ضروری ہے کہ کثرت سے ذکرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ کثرت سے درود شریف بھی پڑھا جائے۔

اس مقصد کے لیے آپ کوئی بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں مرشدِ من، حضرت قبلہ فقیر عبد الحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

(مراقبہ اور دیگر وظائف کے بعد) باقی اوقات میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ والا درود پڑھیں۔ دیوبندی اور وہابی تو صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی والا درود شریف پڑھتے ہیں۔ عَلَیْكَ والا بالکل پڑھتے ہی نہیں۔ اور عَلَیْكَ والے درود سے چڑتے اور الرجک ہوتے ہیں اور اسے کفر اور شرک تک کہتے ہیں۔ مگر نماز میں اللہ نے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ'' کے الفاظ شامل کر دیئے ہیں اور اس کا مفہوم یہی ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ جس کو یہ لوگ شرک کہتے ہیں۔ نماز میں پانچوں وقت ان کو یہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ والا درود پڑھنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ اپنے عقیدے کے مطابق مسجد میں بیٹھ کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب نماز کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر شرک کیسے ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ والا درود سنتِ الٰہیہ ہے اور جائز ہے۔ شرک ہرگز نہیں۔ (۱۷۹)

07۔ صاف دل مرکزِ تجلیات ہوتا ہے۔ سراغِ زندگی پانے کے لیے اپنے من میں ڈوبنا ہوگا۔ کامل مرشد من میں ڈوبنے کا طریقہ بتاتا ہے اور بفضلِ باری تعالیٰ اس راہ پر چلاتا ہے۔ کامل مرشد مراقبے کا طریقہ بتاتا ہے اور دورانِ مراقبہ ہونے والے مشاہدات کو پرکھنے کا شعور اور ادراک بھی پیدا کرتا ہے۔ اس ضمن میں ایک مرید کو مرشدِ کامل فرماتے ہیں:

''جب تک یقین نہ ہو جائے کسی شے کو باطل یا حق کہنا درست نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ روشنی انوار و تجلیات کی ہو۔ گو تم نے باقاعدہ مشق تصور اسم اللہ ذات نہیں کی مگر تمھارے اندر استعداد، صلاحیت اور جبلت تو موجود ہے۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ o الذاریات [51:21]

وہ تو ہر شے میں موجود ہے پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کا دل تو خصوصی طور پر اس کی تجلیات کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات نفسانی اور شیطانی خواہشات کے باعث وہ تجلیات پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ دل صاف اور مطہر اور ذکرِ الٰہی سے لبریز ہو تو اللہ کی تجلیات کا ضرور مرکز بن جاتا ہے۔ صاف اور صیقل آئینے ہی میں شکل نظر آتی ہے۔ مکدر اور سیاہ آئینے میں کچھ نظر نہیں آتا۔ دل گناہوں سے تاریک اور سیاہ ہو جائے تو اس میں تجلیات نظر نہیں آتیں اور دل عبادت اور ذکرِ الٰہی سے صاف اور شفاف ہوتا ہے۔'' (۱۸۰)

08۔ عامل اور کامل میں یہ فرق ہے کہ عامل مختلف عملیات اپنا آپ منوانے کے لیے کرتا ہے۔ وہ جنات و مؤکلات کو مسخر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ صحیح غلط کی پرواہ کیے بغیر اپنا علم اور روحانی قوت استعمال کرتا ہے۔ کامل کا ہر کام اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد تسخیر جنات و مؤکلات نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''تسخیر جنات کا کوئی عمل نہ کریں۔ پُر آشوب سے مراد خطرات سے پُر ہے۔ جنات کی دنیا بہت خطرناک ہے اور ان کو تسخیر کرنے اور قابو کرنے پر وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اگر عامل کمزور ہے تو وہ اسے بیمار کر دیتے ہیں اور اسے مار بھی دیتے ہیں۔ جنگل میں جائیں اور شیر، چیتوں اور بھیڑیوں کو قابو کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ مزاحمت کرتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا جنات کو مسخر کرنے کا کوئی عمل نہ کریں۔'' (۱۸۱)

09۔ تمام روحانی سلاسل ترکِ دنیا کی مخالفت کرتے ہیں اور مخلوقِ خدا میں رہ کر فرائضِ زندگی ادا کرنے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ مرشدِ من ایک سالک سے فرماتے ہیں:

''آپ کو ترکِ دنیا کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔ آپ اپنا دنیاوی کام بھی کریں اور اللہ اللہ بھی کریں۔ ترک کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے اور آپ کے لیے قطعاً موزوں اور مناسب نہیں۔ لہٰذا اس کا نام بھی نہ لیں۔ ہمیں اللہ سے دین و دنیا اور دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی طلب کرنی چاہیے اور نماز میں ہم اللہ سے یہی دعا مانگتے ہیں: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی عطا فرما)۔ دنیا کی بھلائیوں کا ذکر پہلے آیا ہے اور آخرت کی بھلائیوں کا ذکر بعد میں آیا ہے۔ لہٰذا ترکِ دنیا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔'' (۱۸۲)

10۔ زندگی کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا قرب اور رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لیے سالک کو چاہیے کہ ہر حال میں راضی

برضا رہے۔ مرشدِ کامل مرید کے تمام احوال پر گہری نظر رکھتا ہے اور اعتقادات، اخلاقیات، معاملات اور سماجیات، غرضیکہ ہر لحاظ سے اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اپنے ایک مکتوب میں ایک سالک کو درسِ رضا دیتے ہوئے، مرشدِ کامل فرماتے ہیں:

> اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ اسی میں انسان کی مصلحت ہوتی ہے۔ آپ بھی ''جو اللہ کرے اور جو اللہ چاہے'' اسی پر راضی رہیں۔ اور اللہ بہتر ہی کرتا ہے چاہے اس میں بہتری کو انسان سمجھے یا نہ سمجھے اور اللہ بندے سے تب راضی ہوتا ہے جب بندہ اللہ سے راضی ہوجائے۔ بندے کی رضا یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ سے راضی رہے اور بندے کی اسی رضا سے اللہ بھی راضی ہوجاتا ہے۔ بندے کی رضا میں ہی اللہ کی رضا ہے۔
>
> یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے فراز ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے (۱۸۳)

11۔ سالک کو چاہیے کہ ہر طرح کے گناہ اور برائی سے بچے۔ اگر خدانخواستہ کوئی گناہ یا غلطی ہوجائے تو فوراً توبہ کرے۔ اسی طرح اسے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی اصلاح کرنی چاہیے اور عفو ودرگزر سے کام لینا چاہیے۔ اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> ......وہ گناہ گار جو اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو اس عابد و زاہد سے بہتر ہے جسے اپنے زہد وعبادت پر بھروسہ اور ناز ہو۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ گاروں کو سینے سے لگایا۔ گناہ سے نفرت ہونی چاہیے، گناہ گار سے نہیں۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ نے فرمایا اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس توبہ کے ساتھ گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن شرک نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کردوں گا۔ (جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث نمبر 1495)
>
> گناہ جس قدر بھی ہوں اللہ کی بخشش اور مغفرت سے ان کی مقدار اور وزن کسی صورت بھی زیادہ نہیں ہوسکتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کو گناہوں پر پشیمان دیکھ کر حق تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے بیشتر اس کے کہ وہ بخشش کا طلب گار ہو (یعنی توبہ تو کیا توبہ کا ارادہ بھی قبول ہے) اور فرمایا کہ پشیمانی بجائے خود توبہ ہے۔ (۱۸۴)

12۔ اگر انسان کا طرزِ فکر درست ہوجائے تو اس کے زیادہ تر مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ زیادہ تر انسان بے جا خواہشات اور جذبات کے زیرِ اثر قیمتی سرمایہ حیات برباد کر کے ناقابلِ تلافی خسارے میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اگر سالک روحِ دین سے آشنا ہوجائے تو وہ مقصدِ حیات کے حقیقی تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من قناعت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ایک درویش کے ساتھ کسی شہر کے باہر کچھ آدمی کھڑے تھے۔ شہر سے شور کی آواز آرہی تھی۔ درویش سے پوچھا گیا کہ یہ کیسا شور ہے۔ اس نے کہا کہ ''از قسمت بیش واز وقت پیش، می خواہند''۔ یعنی یہ لوگ وقت سے پہلے اور قسمت سے زیادہ مانگتے ہیں۔ یہ اسی کا شور ہے۔ قناعت ہو تو تھوڑی سی آمدنی پر گزارہ ہوجاتا ہے اور قناعت نہ ہو تو لاکھوں کروڑوں پر دل سیر نہیں ہوتا۔
>
> گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاکِ گور
>
> فرمایا کہ دنیادار کی تنگ آنکھ کو یا قناعت پُر کرتی ہے یا قبر کی خاک۔ (۱۸۵)

13۔ سروری قادری سلسلہ میں اسمِ ذات کے علاوہ صفاتی اسماء سے بھی فیض حاصل کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من، پیرِ کامل فرماتے ہیں:

> اسم اللہ، اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اور اسم ہے۔ باقی تمام اسما صفاتی ہیں۔ جس صفاتی اسم کے ساتھ اللہ کو یاد کیا جائے، وہی صفت ذاکر بندے میں سما جاتی ہے اور ذاکر کو اسی صفت سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً رزق اور روزی کے لیے اسم یَا رَزَّاقُ، اسم یَا غَنِیُّ، اسم یَا مُغْنِیُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شفا اور صحت کے لیے اسم یَا شَافِیُ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ باقی اسما کا بھی یہی حال ہے۔ صفاتی اسما روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اثرات کے مرتب ہونے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ (۱۸۶)

14۔ جب اسمِ ذات، ذکر وفکر اور مرشد کی توجہ سے قلب حیات پاتا ہے تو اسے شدت سے مختلف کیفیات (خوشی، غم، حیرت، ندامت، کیف وسرور، وغیرہ) محسوس ہوتی ہیں۔ مرشد بوقتِ ضرورت، مرید کو ان کیفیات اور محسوسات اور ان کی قدر وقیمت سے آگاہ کر کے اسے تسلی وتشفی دیتا ہے اور اس کی روحانی ترقی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اسی نقطۂ نظر سے، گریہ وکناں کی کیفیت میں مبتلا ایک سالک کو مرشدِ من ارشاد فرماتے ہیں:

> اللہ کے خاص بندے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت روتے رہتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کا نام اس لیے نوح تھا کہ وہ ہر وقت نوحہ کناں رہتے تھے۔ (۱۸۷)

15۔ معرفت وعرفان کے حصول کے لیے بعض تصورات (مثلاً زمان ومکان، لامکان، حیات بعد الموت، وغیرہ) واضح کرنا ضروری ہوتا ہے۔ روحانی تعلیم کے دوران یہ سب تصورات ذہنی وفکری اور عملی ومشاہداتی سطح پر واضح کیے جاتے ہیں۔ مرشدِ من اپنے ایک مکتوب میں تصورِ زمان ومکان اور تصورِ لامکان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تو ہر شے میں جلوہ گر ہے مگر ہر شے فانی ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍo الرحمٰن [55:26]

اس کی مثال یوں ہے جیسے آفتاب کے سامنے ہزاروں آئینے رکھ دیئے جائیں تو سب میں آفتاب جلوہ گر ہوگا اور نظر آئے گا اور پھر سب آئینوں کو توڑ دیا جائے اور پیس دیا جائے تو سورج کی جلوہ گری میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ انبیاء اور اولیاء، اللہ کے ساتھ واصل ہو کر بقا حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کی مثال یوں ہے جیسے سورج کی کرنیں۔ وہ سورج کی ذات کا ایک حصہ ہیں اور اس کے ساتھ باقی ہیں۔ اس سے جدا نہیں ہوتیں۔ ان کے خاکی اجسام فنا ہو جاتے ہیں مگر ان کی ارواح روحِ کل سے واصل ہو جاتی ہیں اور اسی کے ساتھ باقی رہتی ہیں۔ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللہ : وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ۔ اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔

(مسلم وزرقانی وعبدالرزاق؛ مدارج النبوت، عبدالحق دہلوی؛ کشف الخفا للعجلونی؛ روح المعانی، آلوسی)

زمان، زمانہ یا وقت ستاروں (زمین، سورج) اور سیاروں کی گردشوں سے ظہور میں آتا ہے۔ ان سے اوپر جہاں یہ موجود نہیں ہیں اب بھی زمان (وقت) اور اس کا تعین موجود نہیں۔ اور مکان بھی عرش وکرسی تک اور زمین وآسمان تک محدود ہے۔ اس سے اوپر مکان بھی نہیں۔ وہاں اب بھی لامکان کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ وہاں ذاتِ باری تعالیٰ کی جلوہ گری ہے۔

ے　نہ تھے ہم تو خدا تھا　　ہم نہ ہوتے تو خدا نہ ہوتا

وہاں جو وقت روزِ ازل میں تھا اب بھی وہاں وہی وقت ہے، وہی عالم ہے۔ وہاں وقت گزرا نہیں۔ وقت ہو تب گزرے۔ ہو نہ تو گزرنے کا تصور ہی موجود نہیں۔ جہاں مکان نہیں وہاں زمان بھی نہیں۔ مکان ہوگا تو زمان بھی ہوگا۔ (۱۸۸)

اسی طرح 'حیات بعد الموت' کا تصور واضح کرتے ہوئے، مرشد کریم فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ مدد کرتے ہیں چاہے وہ فوت ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ بظاہر وہ فوت ہو جاتے ہیں مگر دراصل وہ زندہ اور حیات ہوتے ہیں۔ اصل شے تو روح ہی ہے۔ جسم کو موت آتی ہے۔ روح کو موت نہیں آتی۔ وہ زندہ رہتی ہے اور حقیقی فعال (Active) بھی روح ہی ہے اور اولیاء اللہ کی روح تو اور زیادہ فعال ہوتی ہے۔ فرشتوں کا جسم نہیں ہے اور جنات کا بھی ہماری طرح جسم نہیں ہے مگر وہ ہم جسم والوں سے بھی زیادہ فعال ہیں اور بہت بڑے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی حیثیت روح کی مانند ہے۔ اولیاء اللہ کی روح بھی اسی طرح کام کرتی ہے اور مدد اور تعاون کرتی ہے۔ ان کے لیے کوئی امر مانع نہیں اور یہ طاقت ان کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ (۱۸۹)

روحانی امراض کی تشخیص:۔ جس طرح جسمانی، ذہنی، نفسیاتی امراض کی تشخیص کے لیے مرض کی علامات پر غور کیا جاتا ہے۔ کچھ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور معالج پیشہ ورانہ علم اور مہارت سے کام لے کر درست تشخیص کرتا ہے، اسی طرح روحانی امراض کی تشخیص کے لیے بھی علامات سے مدد لی جاتی ہے اور کچھ ٹیسٹ کیے جاتے ہیں جن سے یقینی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ علامات:۔ درج ذیل علامات سحر و آسیب اور نظرِ بد سے لاحق ہونے والے مختلف روحانی امراض کی نشاندہی کرتی ہیں:

1۔ پریشان کن، بے ربط، ڈراؤنے خواب نظر آنا۔
2۔ سوتے میں ڈر کر جاگ جانا۔
3۔ سینے میں (خصوصاً رات کو) گھٹن محسوس ہونا۔ سینے پر دباؤ محسوس ہونا۔
4۔ سر اور پیٹ میں درد رہنا۔ عموماً یہ درد دائمی ہوتا ہے۔ معدہ اور دل کے مقام پر شدید جلن ہونا۔ چکر آنا، جھٹکے لگنا۔
5۔ کم سونا (کم خوابی)
6۔ انسان کا روز بروز کمزور اور لاغر ہونا۔

7۔ بیوی بچوں اور دیگر اعزہ واقارب سے نفرت ہونا۔
8۔ کھانے پینے کی اشیاء سے نفرت ہونا۔
9۔ ہڈیوں میں درد ہونا۔
10۔ طبی معائنہ پر کوئی بیماری یا تکلیف ظاہر نہ ہونا۔
11۔ اچانک بلاسبب سب سے علیحدگی اختیار کر لینا۔ کاہلی، سستی کا شکار ہو جانا۔
12۔ کھانے پینے کی اشیاء، کپڑوں، گھر سے ہلکی یا تیز بدبو آنا جو اکثر باہر سے آنے والے افراد کو محسوس ہوتی ہے جبکہ افراد خانہ اس کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ انھیں یہ بدبو بالکل محسوس نہیں ہوتی۔
13۔ کسی ایک عضو یا تمام جسم کا مفلوج ہو جانا۔ فالج، لقوہ، وجود کا سن رہنا۔ دماغ کا ماؤف رہنا۔ نظر بند ہو جانا۔ بہرہ پن پیدا ہو جانا۔ جسم میں سوئیاں سی چبھنا۔ ایسے محسوس ہونا کہ کسی نے ڈنگ مار دیا ہو یا چھری یا چاقو سے زخمی کر رہا ہو وغیرہ وغیرہ۔ بخار میں مبتلا رہنا۔ خارش ہونا۔ گلٹیاں، پھوڑے بن جانا۔
14۔ مرگی کا دورہ پڑنا اور مریض کا سخت تشنج میں آجانا۔

روحانی امراض کی تشخیص بذریعہ عملیات ومراقبہ:۔ ذکر وفکر اور مراقبہ کی بدولت اولیاء کی باطنی نظر بیدار ہو جاتی ہے۔ وہ مریض پر اثر انداز ہونے والے جنات وموکلات کو کھلی آنکھوں سے یا بحالت مراقبہ بند آنکھوں سے دیکھ لیتے اور بآسانی مرض کی تشخیص کر لیتے ہیں۔ بعض روحانی معالجین کو کسی عمل یا وظیفہ کی بدولت حاضرات کی شکل میں جنات وموکلات کی مدد حاصل ہو جاتی ہے اور وہ جنات وموکلات روشنی، خوشبو، آواز یا تحریر کے ذریعے مرض کی تشخیص کر کے علاج بھی تجویز کو دیتے ہیں۔ ایسے روحانی معالجین جو روشن ضمیر نہ ہوں یا جنہیں حاضرات کے ذریعے معاونت حاصل نہ ہو، اساتذہ نے ان کی آسانی کے لیے کئی طریقے تجویز کیے ہیں جن کی مدد سے وہ روحانی امراض (سحر وآسیب ونظر بد) کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ تجربہ ومشاہدہ کی رو سے یہ طریقے درست ہیں۔ ان میں سے کوئی طریقہ بھی اختیار کر کے روحانی امراض کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

01۔ نیلا دھاگا سوت کا سات بار مریض کے قد کے برابر لے کر اس پر سات مرتبہ یہ آیت قبل از مغرب پڑھے۔
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ النحل [16:127]

یہ نیلا دھاگا رات کو مریض کے سرہانے یا تکیہ کے نیچے رکھا جائے صبح پھر ناپا جائے۔ اگر بڑھ جائے تو آسیب کی علامت، گھٹ جائے تو سحر کی اور برابر رہے تو عام مرض۔

02۔ درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قل، اور درود شریف ہر ایک 7، 7 بار یا 11، 11 بار پڑھ کر دونوں کانوں میں دم کریں۔ اگر مریض یا مریضہ کی طبیعت گھبرائے، بے چینی ہو یا شدید درد شروع ہو جائے تو آسیب کے اثرات ہیں۔ اگر سابقہ موجود کیفیت بہتر ہو جائے تو سحر وجادو ہے۔ اگر مریض یا مریضہ کی کیفیت اس طرح رہے (تبدیلی نہ ہو) تو یہ بیماری ہے۔ بعد میں یہی عمل پڑھ کر دم کریں۔ مریض یا مریضہ پرسکون ہو جائیں گے۔

اس طریقے سے دم کرنے سے بعض اوقات مریض پر موجود آسیب وجنات حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے مریض کے بدن کا پہنا ہوا کپڑا لے کر، جس میں رات گزاری ہو، اسے ناپ لیں۔ اس کپڑے پر مذکورہ بالا عمل پڑھ کر دم کریں اور کپڑا دوبارہ ناپ لیں۔ اگر کپڑا بڑھ جائے تو بیماری آسیب وجنات کے اثرات سے ہے، گھٹ جائے تو سحر وجادو کے اثر سے ہے اور اگر برابر رہے تو مرض جسمانی ہے۔ [۱۹۰]

03۔ مریض کی پہنی ہوئی قمیض جو اس کے بدن پر تھی اس کی پیمائش کر لیں۔ پھر تین بار سورۂ فاتحہ، تین بار آیۃ الکرسی، ایک بار سورۂ صافات کی ابتدائی گیارہ آیات، ایک بار سورۂ جن کی ابتدائی چار آیات، ایک بار سورۂ طارق، پھر آخری چہار قل یعنی سورۂ کافرون واخلاص و

فلق وناس تین تین بار پڑھیں اور

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ البقرہ[2:32]

تین بار پڑھیں اور یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ چوبیس (24) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں اور اس قمیض پر دم کریں اور اس کی پیمائش کریں اگر مقدار بڑھ جائے تو آسیب ہے اور اگر کم ہو جائے تو سحر ہے، اگر برابر ہو تو مرض جسمانی ہے۔ پھر اس کے مطابق اس کو تعویز دیں۔

04۔ اگر وقت کی گنجائش نہ ہو تو اس مریض کی مستعمل قمیض کی پیمائش کریں۔ اس پر درج ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور دوبارہ پیمائش کر کے تینوں صورتیں دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

الصافات[37:180-182]

05۔ نظرِ بد کی شناخت کے لیے یہ طریقہ اختیار کریں۔ جس انسان یا جانور پر نظر بد کا اثر ہو، اس کے جسم پر طولاً سات عدد مرچ سرخ پھیر کر آگ میں ڈال دیں۔ اگر نظر کا اثر ہوگا تو ان سے بالکل دھانس نہیں اٹھے گی۔ اور اگر نظر بد نہیں تو اس کی دھانس سے آس پاس کے لوگوں کا ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہ عمل بارہا کا مجرب ہے۔

06۔ تشخیص مرض روحانی کے ضمن میں استاد بشیر لکھتے ہیں:

1۔ اپنے دل میں مقصد کے حصول کی نیت کر کے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دو نفل برائے حاجت ادا کریں۔

2۔ نفل ادا کرنے کے بعد مریض کے پاس بیٹھ جائیں۔ اپنے پاس کسی برتن میں دم کرنے کے لئے پانی رکھ لیں۔

3۔ سب سے پہلے درود ابراہیمی نماز والا گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر پھونک ماریں۔ ایک پھونک مریض پر ماریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور یہی عمل دہرائیں۔ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی' گیارہ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھیں:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ الاسریٰ[17:81]

گیارہ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھیں:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ القلم[68:51-52]

گیارہ مرتبہ سورۂ طارق کی آخری آیات پڑھیں:

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ الطارق[86:15-17]

گیارہ مرتبہ چاروں قل (الکفرون۔ اخلاص۔ الفلق۔ الناس) پڑھیں۔ ہر عمل کو پڑھنے کے بعد پھونک مار کر پانی کو دم کرنا ہے اور ایک پھونک مریض کو مارنی ہے۔

4۔ اب جو پانی دم کیا ہے وہ مریض کو پلا دیں۔ اگر جنات کا سایہ ہوگا تو مریض کو تکلیف پہلے سے بڑھ جائے گی لیکن وظیفہ کرنے والے کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر جادو یا تعویذات کا اثر ہوگا تو بیماری میں کمی ہو جائے گی۔ اس دم کا اثر مریض پر کم و بیش چوبیس (24) گھنٹے رہے گا۔ اگر ڈاکٹر سے متعلق جسمانی بیماری ہوگی تو مریض کی حالت جوں کی توں رہے گی۔ اس تشخیص کا ذکر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے۔ ہم نے بار بار اس طریقہ کو آزمایا ہے۔ جب تشخیص ہو جائے تو جادو' تعویذات اور جنات سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو وظائف تجویز کیے گئے ہیں ان پر عمل کر کے مریض کا علاج بھی خود ہی کیا جاسکتا ہے۔ علاج کے اس کے علاوہ بھی بہت سے دوسرے موجود ہیں۔ [۱۹۱]

07۔ چور کی شناخت:۔ چور کی شناخت کے لیے یہ طریقہ اختیار کریں۔ حسن اعتقاد کے ساتھ رات کو سوتے وقت آیاتِ ذیل پڑھ کر

سو جائیں۔ان شاءاللہ خواب میں کل حال روشن ہوجائے گا۔کون چور ہے؟اس کا نام کیا ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ کیا کام کرتا ہے؟ مال کہاں ہے؟ ملے گا یا نہیں؟ اگر آپ سات دن تک متواتر ایسا کریں گے تو چور خود بخود حاضر ہو جائے گا۔سات دفعہ روزانہ رات کو سوتے وقت پڑھیں۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَبِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًاۢ بُوْرًا ○ الفتح[48:11-12]

08۔ تشخیص مرض بذریعہ سیارگان:۔جس وقت آپ کے پاس مریض آئے تب دیکھیں کہ کس سیارے کی ساعت چل رہی ہے۔پس ہر سیارے کے آگے نتیجہ درج ہے۔اس طرح آپ کو مریض کے مرض کا بآسانی پتہ چل جائے گا۔

ا۔شمس: مریض کے بدن میں گرمی اور خشکی اعتدال سے زیادہ ہے۔مرض کا سبب یہی ہے۔

۲۔قمر: اسے دونظر کی بیماری یعنی جن وانس کی نظرِ بد کا اثر ہے۔

۳۔عطارد: تعویذات کا اثر ہے۔مریض ذہنی طور پر مفلوج ہے۔گھر میں یا باہر سحر (جادو) دفن ہے۔

۴۔زھرہ: مرضِ عشق میں مبتلا ہے۔

۵: مریض: مریض پر جنات کا آسیب ہے۔مرض بدن کے اندر سرایت کر چکا ہے۔نیند کے اندر ڈرتا ہے۔

۶۔مشتری: غذا کے غلط استعمال سے مرض لاحق ہوا ہے اور مرض جسمانی ہے۔

۷۔زحل: مریض پر سحر جادو کا اثر عظیم ہے۔

09۔ طریقۂ تشخیص عجیبہ:۔اگر مریض کا حال معلوم کرنا ہو کہ اچھا ہوگا یا نہیں، بیماری بڑھ جائے گی یا جلدی صحت یابی حاصل ہوگی۔ذیل کے اسماء طلسمات کو ایک انڈے پر تحریر کریں اور رات کے وقت مریض کے سر کے پاس وہ مرغی کا انڈا خفیہ رکھ دیں۔صبح کے وقت نکال کر اسے ابال کر دیکھیں۔

ا۔ اگر انڈے کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوگا تو سمجھیں کہ بیماری طویل ہوگی اور مریض مرجائے گا۔

ب۔اگر رنگ نہ بدلے تو ان شاءاللہ مریض اچھا ہوجائے گا۔طلسماتی اسماء یہ ہیں۔

۱۱ ۳ ۸ ۱ ۵ ع ۹ ع ۴ ع ۲ ۱ ۱ ۱ ۴ ۳

ع ـــ ےـ

۱۱ ۳ ۸ ۱ ۵ ۱ ۹ ف ۳ ۶ ۱ ۱ ۱ ۴ ۲

سروری قادری سلسلے کے وظائف:۔

اللہ تعالیٰ نور ہے۔اس کا کلام بھی نور ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری رگِ جاں سے قریب ہے مگر ہم شعوری حواس سے اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔اس نور کے ادراک کے لیے روحانی حواس کا بیدار ہونا ضروری ہے۔ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کے ادراک کے لیے اولیائے عظام نے ارتکازِ توجہ اور یکسوئی کے حصول کی خاطر مختلف قسم کے مراقبات تجویز کیے ہیں۔مراقبات میں کئے جانے والے تصور کی بنیاد پر مراقبے کی مختلف اقسام اور ان کے مقاصد متعین ہوجاتے ہیں۔

ذاتِ باری تعالیٰ سے روحانی رابطہ وتعلق قائم کرنے کے لیے مراقبہ اسمِ ذات کرایا جاتا ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی رابطہ وتعلق قائم کرنے اور اسے مضبوط تر بنانے کے لیے مراقبہ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاتا ہے۔ کسی خاص صلاحیت کو بیدار کرنے یا مخصوص فوائد حاصل کرنے کے لیے اسمائے باری تعالیٰ کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ شفا کے حصول کے لیے اسمِ 'یـا شـافـی' کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ مراقبہ میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ صاحبِ مراقبہ عرشِ الٰہی کے نیچے بیٹھا ہے اور عرش سے اسمِ 'یا شافی' کی نورانی شعاعیں اس کے اوپر نازل ہو رہی ہیں۔ صفاتِ باری تعالیٰ کی تفہیم کے لیے اسم ''عـلـیـمٌ'' کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ علیم کے معنی ہیں علم رکھنے والا۔ اس اسم کی نسبت سے انسان کو تمام علوم منتقل ہوتے ہیں۔ اس سے تمام اسمائے الٰہیہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ تفہیم سے مراد کسی چیز کا فہم بیدار کرنا یا فہم حاصل کرنا ہے۔ تفہیم کے مراقبے سے اسمائے صفات کا علم اور وہ فارمولے منکشف ہوتے ہیں جن سے کائنات وجود میں آئی ہے۔

مراقبہ اسمِ ذات (مشقِ تصور اسم اللہ):۔ بندہ عاجز کے پیر ومرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ روحی علوم میں چونکہ مشقِ تصور کا مرکز ایک مادی شے اور فرضی نقطہ ہوتا ہے جس سے محض خیالات کا اجتماع مقصود ہوتا ہے، اس لیے ان کا سارا معاملہ اسی مادی دنیا اور مقامِ ناسوت تک محدود رہ جاتا ہے اور اس کا روحانی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن برعکس اس کے اگر کوئی شخص بجائے مفروضہ مادی نقطے کے اسم اللہ ذات کے نقشِ مکرم پر اپنے خیالات، حواس، تصور، تفکر اور توجہ مجتمع کرے تو وہ اُس سے ایک ایسی زبردست، غیر مخلوق اور لازوال باطنی قوت حاصل کر لیتا ہے جس کا تعلق اُس ذات بے مثل اور لم یزل کے بحرِ انوار کے ساتھ ہو جاتا ہے جو تمام کائنات کا مبداء ومعاد ہے۔ اس سے صاحب تصور کے اندر نورِ اسم اللہ ذات کی بجلی پیدا ہو جاتی ہے جس کا کنکشن اور تعلق مسمّٰی یعنی معدنِ انوارِ ذات پروردگار کے پاور ہاؤس سے ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات میں اسم اللہ مختلف مقامات پر تصور کے ذریعے تحریر اور مرقوم کیا جاتا ہے اور یہ ذکر اللہ کا ایک افضل ترین طریقہ ہے۔ آج سے تقریباً پانچ صد سال پیشتر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فارسی تصانیف میں اِس کو لکھا ہے اور اس کے محیر العقول روحانی فوائد بیان کئے ہیں مگر اس راز سے موجودہ دور میں دنیا کو روشناس کرنے کا سہرا صرف حضرت فقیر نور محمد سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔

تصور کی مشق لفظ ''اللہ'' پر کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے خالقِ کائنات کا ذاتی اسم ہے باقی سب اسماء صفاتی ہیں۔ اسی لیے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ''اسم اللہ ذات'' لکھا ہے اور اسی کے تصور کی ہدایت کی گئی ہے۔ بعد میں دوسرے اسماء کے تصور کی مشق بھی کی جاتی ہے مگر ابتدا اسی اسم سے کی جاتی ہے اور انتہا بھی اسی اسم پر ہوتی ہے۔ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے تمام فقر کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہ گویا اس لازوال فقر کی اساس اور بنیاد ہے۔ اسی کے ذریعے طالب، فقر کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ کر اعلیٰ ترین روحانی درجات اور باطنی مراتب حاصل کرتا ہے۔ اسمِ ذات کی مشق کے وقت درج ذیل امور کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

01۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات کو چاہیے کہ وضو کر کے اور پاک کپڑے پہن کر کسی پاک جگہ پر مربع شکل میں یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور دل کو تمام غیر ضروری خیالات یعنی دنیاوی تفکرات اور نفسانی واہمات سے خالی اور فارغ کرے۔

02۔ ظاہری شیطانی وسوسوں اور نفسانی خطرات کا راستہ بند کرنے کے لیے درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قل (سورہ الکافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس) اور درود شریف ہر ایک تین تین بار پڑھ کر سینے پر دم کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر ہاتھ پھیرے۔

03۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کے مشاہدے اور مجلس حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و مجلس انبیاء اور یادِ موت اور یادِ آخرت و قبر، حشر نشر وغیرہ کے تفکرات کو دل میں جاگزیں کرے اور اسم اللہ کو ماتھے اور دل پر اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تفکر کی انگشتِ شہادت سے خیال کے ذریعے اپنے سینے پر بار بار لکھنے کی کوشش کرے۔

04۔ صاحبِ تصور اپنی انگشتِ شہادت کو قلم تصور کرے اور اس سے اپنے ماتھے پر اسم اللہ ذات اس طرح لکھے کہ سر کو ایک بڑی قندیل اور لال ٹین خیال کرے اور اپنے آپ کو اس کے اندر بیٹھا ہوا محسوس کر کے اپنے سامنے والے رُخ یعنی ماتھے کو شیشہ سمجھ کر اس پر اسم اللہ ذات تحریر کرے۔ اس سے جذب جلالی پیدا ہوگا اور اسم محمد ﷺ کے دونوں میم پستانوں پر یعنی پہلا میم دائیں پستان پر اور دوسرا میم بائیں پستان پر لمبا کر کے لائے اور حرف دال دل پر لائے۔ اس سے جذب جمالی پیدا ہوگا۔ اسم محمد ﷺ کو سفید ماہتابی رنگ سے لکھے۔

05۔ ان دونوں مذکورہ بالا مقامات یعنی ماتھے اور سینے پر اگر اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات لکھنے میں دشواری ہو تو اسم اللہ ذات انگشتِ شہادت کی طرح موٹے خوشخط سرخ آفتابی رنگ کے حروف میں مرقوم اپنے ماتھے یا دل پر لکھا ہوا خیال کرے اور خود اپنی خیالی انگشت شہادت سے اُسے ٹریس کرتا جائے۔ یعنی انگلی اس پر قلم کی طرح اپنے خیال اور تصور میں پھیرتا جائے اور اسی طرح اسم محمد ﷺ کو اپنے سینے پر اندر کی طرف سے سفید ماہتابی رنگ سے مرقوم خیال کرے اور اس کے اوپر خیال کی انگشتِ شہادت پھیرنے کی کوشش کرے۔ بعض کو اس دوسری صورت میں آسانی ہوتی ہے۔ ہر حال میں ماتھے اور سینے پر تصور اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات تحریر کرتے وقت اپنے آپ کو اندر بیٹھا ہوا خیال کرے اور اندر سے تحریر کرے۔

06۔ مشق کے لیے لفظ اللہ کاغذ پر بھی لکھا جاتا ہے، آئینے پر بھی اور دوسری اشیا پر بھی، مگر ہر حال میں اس کے حروف کو سفید رکھنا چاہیے۔

آئینے یا شیشے یا کاغذ پر جب اسم اللہ لکھا جائے تو اس پر اعراب یعنی زبر، شد، اور پیش وغیرہ ڈالنے میں کوئی ہرج نہیں اور اعراب نہ ہوں تو بھی ٹھیک ہے مگر اللہ کے ساتھ ''یا'' کا لفظ نہیں لکھنا چاہیے۔

لفظ اللہ خط طغریٰ میں بھی نہیں لکھنا چاہیے۔ خطِ طغریٰ سے مراد ٹیڑھے حروف ہیں۔ جو مختلف صورتوں میں لکھے جاتے ہیں۔ لفظ اللہ بالکل سیدھا لکھنا چاہیے۔

ابتداء میں آئینے میں لکھا ہوا یا شیشے پر پینٹ کیا ہوا اسم اللہ سامنے رکھنا چاہیے اور اس پر نگاہیں جمانی چاہئیں۔

07۔ انسان کے سینے میں دل کا قاعدہ اوپر کو ہے اور نوک نیچے کی طرف ہے۔ یہ تحریر ہمیں باہر کی طرف سے اندر کا تصور کر کے کرنی پڑے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ تصور سینے پر سر جھکا کر باہر کی طرف سے اندر کا تصور کرے اور اسم اللہ تحریر کرے۔ اس میں اسم اللہ نوک کی طرف سے لکھے۔ ماتھے پر اور مشقِ وجودیہ یعنی آنکھ، ناک، کان اور سینہ پر اسم اللہ تحریر کرنے کی صورت اِس سے بالکل مختلف ہے۔

08۔ مشقِ وجودیہ میں اپنے آپ کو وجود کے کمرے یا جوف کے اندر بیٹھا ہوا خیال کرنا چاہیے اور اندر کی طرف سے ماتھے، آنکھوں، ناک، کان اور سینے وغیرہ پر اسم اللہ لکھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ صرف دل پر باہر کی طرف سے سر جھکا کر اسم اللہ تحریر کرنا چاہیے۔ باقی سب تحریریں اندر کی طرف سے تصور کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ یہ بہت بڑا اشکال ہے اس کو خوب ذہن نشین کر لیں تو پھر کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

دماغ میں نقش اسم اللہ ذات تصور اور تفکر کے ذریعے مرقوم کرتے وقت طالب دماغ کو ایک مربع قندیل یا لال ٹین کی چار گوشہ چمنی کی طرح خیال کرے کہ گویا اس کے چاروں طرف اور اوپر کے شیشے ظلمت کے سیاہ دھوئیں سے آلودہ ہیں اور صاحبِ تصور اندر بیٹھ کر سامنے والے شیشے پر شہادت کی انگلی سے نقش اسم اللہ ذات یوں بنا رہا ہے کہ اُس کی انگلی کی تحریر سے سیاہی دور ہوتی جا رہی ہے اور اسم اللہ ذات تاباں اور نمایاں ہو رہا ہے۔ اسی طرح اسمِ ذات دائیں، بائیں، پیچھے اور اوپر والے شیشے پر تحریر کرے۔ اس طرح دماغ اسمِ ذات کے نور سے منور ہو جاتا ہے۔

آنکھوں میں اسم اللہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو عینک کے شیشوں کی طرح خیال کر کے اندر کی طرف سے ان پر اسمِ ذات نقش تحریر کرے۔ اسی طرح بدن کے ہر عضو اور خانے پر اندر کی طرف سے اسم اللہ ذات فکر اور خیال کے قلم سے تحریر کرے۔

دماغ یا سر میں اسم اللہ ذات مرقوم کرنے کے پانچ مقام ہیں، یعنی دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر۔ اُس کے علاوہ ماتھے پر، ہر دو

آنکھوں پر، دونوں کانوں پر، ناک پر اور زبان پر بھی اسم اللہ ذات تصور اور خیال سے تحریر کرے۔

09۔ اسم ذات اگر جسم کے مختلف مقامات پر تحریر کرنے میں مشکل پیش آئے تو جس مقام پر آسانی سے لکھا جاسکے پہلے اس کی مشق کی جائے۔

10۔ اگر کسی طالب علم کی طبیعت کند اور غبی ہو اور اسمِ ذات کا تصور اُس سے نہ بن سکے تو وہ شیشے یا کاغذ پر لکھا ہوا اسمِ ذات اپنے سامنے رکھے اور تصور کرتے وقت اُسے اپنے اندر قائم کرے۔ دوسرے وقتوں میں اسی اسمِ ذات کا خیال اور تصور کرے۔ اس طرح بار بار کرنے سے اسمِ ذات کا تصور قائم ہو جاتا ہے۔ اگر اِس سے زیادہ آسانی مطلوب ہو تو سلیٹ پر موٹی پنسل یا چاک کے ذریعے رات کو یا دن کو فرصت کے وقت بار بار اسم اللہ لکھے۔ کم از کم 66 دفعہ لکھے۔ اس طرح بھی تصور میں اسم اللہ ذات جلدی آجاتا ہے۔ رات کو یا دن کو سونے سے پہلے ضرور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرے یا نقش اسم اللہ ذات کاغذ یا شیشے پر خوشخط لکھا ہوا اپنے سامنے رکھ کر سوتے وقت اِس کی طرف دیکھے۔ اور بار بار اُسے اپنے اندر جمانے کی کوشش کرے اور اِس حالت میں سو جائے۔ ایسا کرنے سے خواب میں بھی اسم اللہ متجلی اور مرقوم ہو جاتا ہے۔

11۔ اگر طالب شیخ کامل رکھتا ہے تو یوں خیال کرے کہ میرے سر اور سینے اور دل کے اندر شیخ بیٹھا ہوا اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ لکھ رہا ہے۔ اس سے اور بھی زیادہ آسانی ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ پاسِ انفاس بھی جاری رکھے۔ اس طرح طالب بہت جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔

12۔ اسم اللہ کو تصور کے ذریعے ہمیشہ سفید رنگ میں تحریر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر خود بخود کوئی دوسرا رنگ آتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

13۔ تصور کے لیے سات اسماء ہیں جو سات باطنی خزانوں کی کنجیاں اور کلید ہیں۔ سات لطیفوں کے لیے ہر اسم علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسماء یہ ہیں: **الله ۔ لله۔ له ۔هو ۔ محمد۔ فقر ۔ لا اله الا الله محمدرسول الله۔**

اگر تصور کسی طرح بھی نہ بنے اور الفاظ خلط ملط ہو جائیں تو پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ ہمت کر کے تصور جاری رکھنا چاہیے اور اللہ، للہ، لہ، ھو وغیرہ میں سے جو بھی لفظ بن سکے قائم کرنا چاہیے۔ اگر ایک مقام پر تحریر قائم نہ ہو اور کسی دوسرے مقام پر آسانی سے قائم ہو سکے تو پہلے مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام پر تصور کرنا چاہیے۔ اگر مشق وجودیہ میں آسانی ہو تو اسی کو شروع کر دینا چاہیے۔ اگر اس طرح بھی تصور قائم نہ ہو تو اسم اللہ لکھا ہوا سامنے رکھ کر پہلے اس پر نگاہیں جمائی جائیں اور پھر خیال کے ذریعے اسم اللہ کو مطلوبہ مقام پر لکھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر لکھا ہوا خیال نہ کیا جاسکے تو انگشتِ شہادت کے ذریعے بار بار لکھنا چاہیے۔

14۔ اس شغل کے ساتھ پاس انفاس جاری رکھے یعنی جب سانس اندر کو جائے تو اس کے ساتھ دل میں لفظ ''اللہ'' کہے اور جب سانس باہر کو نکلے تو دل میں خیال سے لفظ ''ھو'' کہے اور جب اسم محمد ﷺ کی مشق کرے تو سانس اندر جاتے وقت ''محمد رسول اللہ'' کہے اور سانس باہر آتے وقت ''ﷺ'' خیال سے دل میں کہے۔

15۔ گو مشق تصور کے لیے وقت کی پابندی نہیں لیکن اس مبارک شغل کے لیے سب سے بہتر وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب یا چاشت تک ہے اور اس کی مشق کے لیے یہی وقت مقرر کرنا چاہیے۔

16۔ یہ مشق باقاعدگی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ صبح کے وقت کم از کم نصف گھنٹے تک مشق کرنی چاہیے اور زیادہ سے زیادہ جس قدر کوئی کر سکے۔

17۔ اگر نقش اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات بسبب کثرت ہجوم وساوسِ شیطانی وظلماتِ نفسانی دل پر قائم نہ ہو تو طالب کو چاہیے کہ مشق جودیہ کرے تاکہ تمام وجود اسم اللہ ذات سے منقش ہو کر پاک اور مزکی ہو جائے اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کے دیدار اور مشاہدۂ حق ذات کے قابل ہو جائے۔

18۔ اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور معصیت سے باز نہ آئے تو اسم اللہ کو تصور سے مقام ناف پر مرقوم اور تحریر کرے۔

19۔ تمام حالات میں رات کو یا دن کو سوتے وقت بستر پر لیٹے لیٹے مشق تصور اسمِ ذات کیا جائے تو اس کے لیے حصار باندھنے اور مذکورہ کلمے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ وقت کی پابندی بھی لازمی نہیں۔ وضو نہ ہو اور کپڑے پاک نہ ہوں تو بھی یہ باتیں مشق تصور میں خارج

اور مانع نہیں کیونکہ اس عمل کا تعلق خیال سے ہے۔ یہ ایک نہایت پوشیدہ، بے ریا، بے رجعت اور زُود اثر طریقہ ذکر ہے۔ اس میں گنتی اور شمار کی بھی کوئی جھنجھٹ نہیں۔ اس کے بغیر باطنی لطائف کا کھلنا ناممکن ہے اور روحانی منازل اور مقامات اس کے بغیر ہرگز طے نہیں کیئے جاسکتے۔

تصورِ اسمِ ذات کے نتائج:۔

01۔ باربار مشق کرنے سے اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ سرورِ کائنات طالب کے اندر تجلی ہو جائے گا۔

02۔ جب اسمِ ذات صاحبِ تصور کے اندر نوری حروف سے مرقوم ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود اپنے مخصوص مقام کو پکڑ لیتا ہے۔ اسمِ ذات کے صحیح طور پر تصور کے ذریعے نقش اور مرقوم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسمِ ذات مطلوبہ مقام پر مرقوم ہو کر آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا ہے اور صاحب تصور کو فوراً استغراق اور محویت حاصل ہو جاتی ہے۔ لطائف میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور طالب کو استغراق کے اندر کوئی نہ کوئی مشاہدہ اور مکاشفہ حاصل ہو جاتا ہے۔

03۔ جس وقت طالب کے تصور اور تفکر اور مرشد کامل کی توجہ اور تصرف کی بدولت اسم اللہ ذات اور اسم محمد ﷺ پر توجہ مرکوز اور متحد ہو جاتی ہے تو اِس سے نور اور برقِ جلال پیدا ہو کر طالب کو باطن میں غرق اور بے خود کر دیتی ہے۔ اس وقت اُسے باطنی واردات یا د نہیں رہتیں اور اگر اسے جذب جمالی کی بجلی نے کھینچ لیا ہے تو اس کو خواب یا مراقبے کی باطنی واردات یاد رہتی ہیں۔ اس وقت مجلسِ انبیاء و اولیاء اور ذکر اذکار کھل جاتے ہیں اور طالب مجلس محمدی ﷺ یا مجلسِ انبیاء و اولیاء میں حاضر ہو جاتا ہے یا ذکر نفسی، قلبی، روحی، وغیرہ جاری ہو جاتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ ذاتی، صفاتی یا افعالی صاحبِ تصور پر وارد ہو جاتی ہیں۔ یا طالب کو طیر سیر مقاماتِ علوی یا سفلی حاصل ہو جاتا ہے۔

04۔ مشقِ تصور اسم اللہ ذات ذکر کے تمام طریقوں سے بہتر، افضل، آسان اور پُر امن طریقہ ہے۔ موت کے وقت انسان کی زبان خشک ہو جاتی ہے اور باقی تمام اعضاء اور حواس کام سے رہ جاتے ہیں۔ اُس وقت ذکر کے لیے انسان کے پاس صرف تصور اور تفکر کا آلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر زندگی میں طالب نے تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات کی مشق کی ہے اور اسم اللہ ذات کو اپنے اندر قائم کیا ہے اور اپنے وجود کو اسم اللہ ذات میں طے اور دل کو اسم اللہ ذات سے زندہ کیا ہے تو موت کے آخری نازک وقت میں اُسے اِس مبارک شغل کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات محبوب بے محنت اور معشوقِ بے مشقت ہوتا ہے جو شخص ہمیشہ اپنے آپ کو اسم اللہ ذات میں محو اور مشغول رکھتا ہے، اس کو رازِ بے ریاضت اور مشاہدہ بے مجاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔

جب اسم اللہ ذات تصور اور تفکر سے وجود کے کسی عضو اور مقام میں مرقوم ہو جاتا ہے اور متواتر مشق سے وہاں قائم ہو جاتا ہے تو وہ مقام اور عضو نورِ اسم اللہ ذات سے زندہ، روشن اور وسیع ہو جاتا ہے اور اُس عضو کی باطنی حِس زندہ ہو جاتی ہے اور عالمِ غیب کی طرف اُس عضو میں ذاکر کے لیے نوری روزن اور لطیف راستہ کھل جاتا ہے اور ذاکر صاحب تصور کا عالم غیب اور عالمِ لطیف میں ایک باطنی نوری عضو پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر آنکھ میں تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات مرقوم ہو تو چشمِ باطن کھل جاتی ہے اور صاحبِ تصور عالمِ غیب کی باطنی اشیاء کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور مقام کشف اور مراقبہ و مشاہدہ کھل جاتا ہے۔ اگر مقام گوش یعنی کان میں اسم اللہ فکر کے نوری حروف سے مرقوم ہو جائے تو باطن یعنی دل کے کان کھل جاتے ہیں۔ اور صاحبِ تصور باطنی اور غیبی آوازیں سُننے لگ جاتا ہے اور ذاکر صاحبِ تصور پر مقامِ الہام کھل جاتا ہے۔ اگر زبان پر اسم اللہ نوری حروف سے تحریر ہو تو ذاکر صاحبِ لفظ ہو جاتا ہے اور اُس کی زبان سیف الرحمٰن ہو جاتی ہے اور کُن کی روشنائی سے نم ہو جاتی ہے۔ اُس زبان سے وہ غیبی روحانی مخلوق سے ہمکلام ہوتا ہے اور جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے جلد یا بدیر پورا ہو جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کی ہتھیلی پر اسم اللہ مرقوم ہو تو ملائکہ اور ارواحِ انبیاء و اولیاء اور ارواح اہلِ تکوین متصرفین غوث، قطب، اوتاد اور ابدال سے مصافحہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس نوری ہاتھ سے باطنی دنیا کے عالم امر میں تصرف اور کام کاج کرتا ہے۔ اسی طرح صاحبِ تصور کا ہر عضو اور اندام جب تصور اسم اللہ ذات کی تحریر سے زندہ اور روشن ہو جاتا ہے تو اسی نوری عضو سے وہ باطن میں کام کرتا ہے۔ آخر میں صاحبِ تصور کا تمام وجود مشقِ تصور اسم اللہ ذات

سے منقش اور مرقوم ہو جاتا ہے اِس نوری روحانی وجود کا دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا، پھرنا اور پکڑنا وغیرہ نور اسم اللہ ذات سے ہوتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات ایک ایسا خفیہ اور پوشیدہ راز ہے جس کے ساتھ تصوف، فقر، روحانیت، طریقت اور معرفت کے بیش بہا خزانے وابستہ اور متعلق ہیں۔

مراقبہ اللہ الصَّمَدُ : ۔ یہ وظیفہ بہت مختصر ہے لیکن ہے بہت موثر جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے اس سے کیا ہے۔ اگر اللہ توفیق دے تو تہجد کی نماز اور وتر پڑھنے کے بعد 'اللہ الصَّمَدُ' کا مراقبہ کریں۔ تصور میں 'اللہ الصَّمَدُ' لکھا ہوا دیکھیں۔ جب سانس لیں تو سانس کے ساتھ (زبان سے نہیں بلکہ دل سے) پڑھیں اللّٰہُ اور جب سانس خارج کریں تو پڑھیں الصَّمَدُ۔ روزانہ کم از کم پندرہ بیس منٹ یہ مراقبہ کریں۔ بعد میں مراقبہ کا وقت بڑھاتے جائیں۔ اس مرقبہ سے وہ مقام حاصل ہوگا جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔ اس وظیفہ کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے ہر وقت دل سے یہی پکار اٹھے۔ جب اس مقام پر پہنچ جائیں کہ دنیاوی کاموں میں مشغولیت بھی ہو تو دل سے 'اللہ الصمد' کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں تو پھر اللہ سے ڈائریکٹ تعلق قائم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ لیکن اگر کوئی رزق حرام بھی کماتا رہے، جھوٹ بھی بولے، لوگوں کے حق بھی دبائے، خلقِ خدا پر ظلم بھی ڈھائے اور پھر اس کے بعد یہ گلہ کرے کہ میں وظیفہ تو بہت کرتا ہوں لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا تو اس کو خدا سے گلہ کرنے کے بجائے اپنے طور اطوار کو بدلنا ہوگا۔

وردِ سورۂ مزمل شریف : ۔ یہ سلسلہ عالیہ قادر یہ سروریہ کا خاص وظیفہ ہے اور اسے بہت اہمیت اور وقعت حاصل ہے۔ حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کبھی قضا نہیں کیا۔ یہ وظیفہ حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ آپ اسے اسی سال سے زیادہ عرصہ بلا ناغہ روزانہ پڑھتے رہے ہیں۔ یہ وظیفہ بے حد وحساب افادیت کا حامل ہے۔

01۔ سورۂ مزمل کے ورد سے ظاہری، باطنی اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

02۔ یہ وظیفہ استغنا، کشائشِ رزق اور تسخیرِ قلوب کے لیے بہت مؤثر ہے۔

03۔ دعوت القبور کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

سورۂ مزمل کی اہمیت وفضیلت کے ضمن میں حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے سے روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں عزت اور احترام پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ مزمل سروری قادری سلسلے کے خاص اور اہم وظائف میں سے ہے اور اس سے بہت سے دنیاوی اور دینی اور ظاہری و باطنی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اسے ہمیشہ جاری رکھیں اور یہ میرے بھی خاص وظائف میں سے ہے اور میں اسے 80 سال سے بھی زیادہ عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ اس سے مجھے بہت زیادہ ظاہری باطنی اور دینی و دنیاوی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوئی ہیں۔ (۱۹۲)

پڑھنے کا وقت اور تعداد: ۔ اسے پڑھنے کا سب سے بہتر وقت تہجد کے بعد کا ہے۔ ورنہ صبح کی نماز کے بعد اس کو کم از کم گیارہ مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

پڑھنے کا طریقہ: ۔ ہر بار سورۂ مزمل شروع کرنے سے پہلے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پڑھنا چاہیے۔ اس سے آدمی رجعت سے محفوظ رہتا ہے۔

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ: ۔

01۔ عروجِ ماہ میں خمیس کی رات یا دن (جمعرات کی رات یا دن) کو مکمل خلوت کے اندر جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ دو سو دفعہ روزانہ پڑھنا شروع کریں۔

02۔ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ خمیس کی رات یا دن کے علاوہ کسی اور دن بھی شروع کی جاسکتی ہے۔

03۔ جلالی پرہیز میں زیادہ گرم اشیا مثلاً انڈہ، بڑا گوشت، پیاز، لہسن، وغیرہ سے پرہیز کرنا ہے اور جمالی پرہیز سے مراد زیادہ ٹھنڈی اشیا مثلاً دہی، لسی، سرکہ وغیرہ سے پرہیز ہے۔

04۔ ہر روز پڑھنے سے پہلے غسل کریں، پاک لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں۔

05۔ پانچ روز مکمل خلوت کے اندر ایک ہزار کی تعداد پوری کریں۔ دن کو کام نہیں کرسکتے۔ مسجد بہتر ہے ورنہ گھر میں کرسکتے ہیں۔

06۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ صبح کے وقت پڑھیں۔ (۱۹۳)

فضائل وخواص سورۂ مزمل شریف: ۔اہل سنت و جماعت کی کتب احادیث میں سورۂ مزمل کی خاص فضیلت سے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی۔شیعہ مسلک کے مطابق سورۂ مزمل کی تلاوت کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اس سورت کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو خداوند عالم اس سے دنیا اور آخرت کی سختیوں کو دور کرے گا اور وہ پیغمبر اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔اسی طرح امام صادق علیہ السلام سے روایت ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل کو نماز عشاء یا رات کے آخری پہر میں پڑھے تو خدا تعالیٰ اسے پاک و پاکیزہ زندگی عطا کرے گا اور وہ شخص اسی حالت میں باقی رہ کر اس دنیا سے چلا جائے گا۔ (۱۹۴)

تمام قرآن حکیم کو شفا قرار دیا گیا ہے اور اس سے علاج کی تعلیم دی گئی ہے۔دین اسلام کی رو سے روایت و درایت کے اصولوں کے مطابق انسانی مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہونے والے علم کو معتبر قرار دیا گیا ہے۔اولیائے عظام اور بزرگانِ دین کے صدیوں پر محیط روحانی مشاہدات اور تجربات کی رو سے سورۂ مزمل شریف ایک بہت ہی پرتاثیر سورۂ مبارک ہے جسے اکثر اولیاء کرام بطور وظیفہ پڑھتے رہے ہیں اور اکثر عاملین اس سے کام لیتے ہیں۔اس کی ہر آیت اپنے اندر ایک بیش بہا خزانہ لئے ہوئے ہے۔اسے روزانہ نہایت محبت، عقیدت اور توجہ کے ساتھ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا قرب اور رضا نصیب ہوں گے۔آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ سورۂ مقدسہ دین اور دنیا کے تمام امور کی درستگی اور حاجات کی تکمیل کے لیے نہایت مجرب ہے۔یہ سورۂ مقدسہ پڑھنے سے ظاہری و باطنی کشائش نصیب ہوگی۔رزق فراخ ہوگا۔بے پناہ روحانی ترقی ہوگی۔دشمن زیر ہوں گے۔باہمی نااتفاقی و ناچاقی دور ہوگی۔اپنے پرائے سب مسخر ہوں گے۔محبوب محبّ بن جائے گا۔سحر و آسیب اور نظرِ بد کے اثرات سے نجات ملے گی اور آئندہ کے لیے حفاظت ہوگی۔ہر طرح کے جسمانی امراض، فالج، لقوہ، کینسر، یادداشت کی کمزوری، دردوں وغیرہ سے اور مردانہ و زنانہ جنسی امراض سے نجات ملے گی۔بانجھ پن دور ہوگا۔اولاد کی نعمت نصیب ہوگی۔قرض سے نجات ملے گی۔قیدی کو رہائی ملے گی۔گمشدہ یا اغوا شدہ شخص بازیاب ہوگا۔

اس سورۂ پاک کو بطور عمل پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شروع میں تین بار، گیارہ بار یا اکیس بار درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر آیت الکرسی کے شروع کا حصہ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" تک پڑھیں۔اس کے بعد سورۂ مزمل پڑھنا شروع کریں اور آخر تک مکمل کریں۔اسی طریقے سے روزانہ تہجد کے وقت، نمازِ فجر سے پہلے یا بعد میں اور نماز مغرب یا نماز عشاء کے بعد یہ سورۂ مقدسہ ۱۱ بار، ۲۱ بار یا ۴۱ بار پڑھیں اور ہمیشہ بلاناغہ پڑھتے رہیں۔حتی المقدور کوشش کریں کہ ناغہ نہ ہو۔اگر ناغہ ہو جائے تو اگلے دن اس کی قضا دیں اور اس میں تاخیر نہ کریں۔ان شاء اللہ ایک دو ماہ کی پابندی سے آپ اس کے عامل ہو جائیں گے اور اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔روزانہ سورۂ مزمل پڑھتے وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ میں اسے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے قرب اور رضا کے حصول کے لیے، حفظ و امان، سلامتی، عفو و عافیت، فوز و فلاح دائمی، ظاہری و باطنی کشائش، دینی، دنیاوی اور اُخروی امور میں آسانی اور اس کے جملہ فوائد کے حصول کے لیے پڑھ رہا ہوں۔

کسی خاص مقصد کے لیے، مثلاً رزق کی فراخی یا قرض کی ادائیگی کے لیے سورۂ مزمل مندرجہ بالا طریقے سے روزانہ ایک تعداد (۱۱، ۲۱ یا ۴۱) مقرر کر کے گیارہ، اکیس یا اکتالیس دن تک پڑھیں۔اس کے علاوہ اتنی ہ تعداد میں سورۂ النصر بھی پڑھیں۔اگر ان ایام میں مسئلہ حل نہ ہو تو یہ عمل جاری رکھیں۔سورۂ مزمل اور سورۂ النصر کا ورد مکمل ہونے کے بعد آیت مقدسہ سورۂ طلاق کی آیت ۲ کا آخری حصہ اور اس کی آیت ۳، گیارہ بار پڑھیں۔

.....وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًاo سورۃ الطلاق [65:2-3]

اس کے بعد دعائے استغفار ۱۱ بار، يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيْ ۱۰۱ بار اور يَا مُنْعِمُ ۱۰۱ بار پڑھیں۔اس کے بعد دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کریں۔دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ مزمل یا تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔اس کے بعد ۱۰۱ بار درود شریف پڑھیں اور

رزق کی فراخی اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا مانگیں۔

حفاظت کے لیے سات بار سورۂ مزمل پڑھ کر خود کو دم کریں۔ سحر و آسیب و نظرِ بد اور شرورِ کائنات سے حفاظت ہوگی۔ بفضلہٖ تعالیٰ کوئی شے بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

حب و تسخیر کے لیے اپنے پاس چینی، نمک، پانی، مٹھائی، کوئی خوشبودار تیل یا عطر اور اگر بتیاں رکھ لیں۔ جسے مسخر کرنا مقصود ہے اس کا تصور رکھ کر سورۂ مزمل پڑھیں۔ سورۂ مزمل مکمل پڑھ کر تصور میں مطلوبہ مرد یا عورت کو دم کریں اور ساتھ ہی پاس رکھی ہوئی چیزیں دم کر لیں۔ اس طرح روزانہ اکیس بار سورۂ مزمل پڑھ کر دم کریں۔ روزانہ دم کی ہوئی اگر بتی جلائیں۔ ملاقات کے وقت جاتے وقت پانی پئیں اور کچھ پانی سے ہاتھ گیلے کر کے چہرے پر پھیر لیں۔ مطلوبہ مرد یا عورت کو کسی طرح دم کی ہوئی چینی، نمک اور مٹھائی استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ جلد محبت قائم ہو جائے گی۔ یہی عمل میاں بیوی، افرادِ خانہ اور رفقائے کار میں محبت پیدا کرنے کے لیے اور باہمی عناد و دشمنی اور اختلافات دور کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ کسی خاص جگہ شادی کے لیے بھی یہ عمل بہت کارگر ہے۔ عمل جس کارِ خیر کے لیے اور جیسا تصور رکھ کے کریں گے ویسے ہی اثرات مرتب ہوں گے۔ حب کے عمل میں، کسی کی تسخیر کے لیے، کسی خاص جگہ رشتہ کے لیے مطلوب کا تصور رکھ کر وظیفہ پڑھیں اور اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے کر دعا مانگیں۔

تمام جسمانی و روحانی امراض سے نجات کے لیے مندرجہ بالا طریقے سے سورۂ مزمل پڑھ کر مریض کو اور تمام اشیاء کو دم کریں۔ مریض کی ادویات بھی دم کر لیں۔ اس کو تمام ادویات اور دم کی ہوئی اشیاء حسبِ ضرورت استعمال کرائیں۔ دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ دم کیے ہوئے تیل سے روزانہ سر، ہاتھوں، پاؤں اور تمام جسم کی مالش کریں۔ چینی، نمک، چائے، دودھ، سالن، سالاد، وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس طرح فالج، لقوہ، جوڑوں کے درد، سر درد، کینسر، دل، جگر، گردوں، پھیپھڑوں، غرضیکہ ہر مرض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ درد کے لیے مقامِ درد پر ۱۱ بار پڑھ کر دم کریں۔ ان شاء اللہ، شدید سے شدید درد بھی تین بار کے عمل سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو زہر کا اثر دور کرنے کے لیے حسبِ ہدایت دم کریں اور دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔ اس عمل کو مزید موثر بنانے کے لیے تمام اشیاء پر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل اور درود شریف میں سے ہر ایک ۱۱، ۲۱، ۳۳، ۷۰ یا ۱۰۰ بار پڑھ کر دم کر لیں۔ اس کی افادیت میں مزید اضافہ کے لیے سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن اور سورۂ ملک بھی ۱، ۳، ۵، ۷، ۱۱، ۲۱ بار پڑھ کر دم کر لیں۔ یہ دم ایک کی بجائے کئی نشستوں میں بیٹھ کر وقفوں کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ آپ مرض کی نوعیت اور شدت کے مطابق ان سورہ ہائے مقدسہ کی تعداد مقرر کر کے دم کر سکتے ہیں۔ یہ نہایت ہی زبردست عمل ہے۔ راقم الحروف برسوں سے اس عمل سے ہر طرح کے امراض کا علاج کر رہا ہے۔ اس عمل کے نہایت حیرت انگیز نتائج دیکھنے میں آئے ہیں۔ اگر ابتدا میں بظاہر کوئی نتائج مرتب ہوتے نظر نہ آئیں تو بھی مایوس ہرگز نہ ہوں۔ ہر حال میں یقین سے، استقامت اور صبر و حوصلے سے عمل جاری رکھیں، فائدہ ضرور ہوگا۔

اسی طرح یہ جاننے کے لیے کہ کسی مرد اور عورت کی قسمت میں اولاد ہے یا نہیں میاں اور بیوی دونوں روزہ رکھیں۔ باوضو ہو کر سورۂ مزمل تین بار پڑھ کر دودھ دم کریں۔ اس دودھ سے دونوں روزہ افطار کریں۔ اگر دودھ ہضم ہو گیا تو مقدر میں اولاد ہے۔ اگر دودھ ہضم نہ ہوا تو اولاد ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو دودھ ہضم ہوا تو اس کے مقدر میں اولاد ہے، دوسرے کے مقدر میں نہیں۔ جسے دودھ ہضم ہوا، روحانی و طبی علاج کی صورت میں، ان شاء اللہ اسے جلد اولاد کی نعمت نصیب ہو جائے گی۔ یہ عمل اس وقت کریں جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔

بانجھ پن یا اٹھرا سے مراد اولاد کا نہ ہونا یا ہو کر مر جانا ہے۔ اگر یہ عارضہ مرد کو ہو تو اسے عقیم، اگر عورت کو ہو تو اسے عقیمہ کہتے ہیں۔ علمِ طب میں بانجھ پن یا اٹھرا کے الفاظ عورتوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اگر کسی مرد کو یہ شکایت ہو تو اسے جنسی کمزوری یا نامردگی کا نام دیا جاتا ہے۔ مرض اٹھرا کی کئی صورتیں ہیں۔ اول تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ اگر حمل ٹھہر جائے تو چند ماہ بعد اسقاط ہو جاتا ہے۔ بچہ پیدا ہو تو طرح طرح کی بیماریوں، مثلاً ام الصبیان، مرگی، سوکڑا، اسہال، وغیرہ میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

مرض اٹھرا کے علاج اور حصولِ اولاد کے لیے مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ، پسی ہوئی کالی مرچ اور اجوائن لیں۔ پانچ عدد چھوہارے یا

انڈے لے لیں۔ مندرجہ بالا طریقے کے مطابق روزانہ گیارہ بار سورۂ مزمل پڑھ کر تمام اشیاء پر دم کریں۔ مہینے کے شروع میں، سوموار کے دن، دوپہر بارہ بجے اول وآخر ۱۱،۱۱ بار درود شریف اور ۴۱ بار سورۂ والشمس پڑھ کر پسی ہوئی کالی مرچ اور اجوائن دم کرلیں۔ ان پر روزانہ سورۂ مزمل کا دم بھی کرتے رہیں۔ یہ تمام دم کی ہوئی اشیاء میاں بیوی استعمال کرتے رہیں۔ پسی ہوئی کالی مرچ اور اجوائن میاں بیوی صبح نہار منہ اور نماز عصر کے بعد چٹکی بھر کھالیں۔ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد تک پانی نہ پیئیں۔ جب عورت حیض سے پاک ہوجائے تو روزانہ پانچ دن میاں اور بیوی آدھا چھوہارا یا آدھا انڈہ کھائیں اور ہمبستری کریں۔ اگر اس ماہ حمل نہ ٹھہرے تو یہ عمل جاری رکھیں اور دوسرے ماہ بھی پہلے ماہ کی طرح دم کی ہوئی اشیاء استعمال کریں اور ہمبستر ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو یہی عمل تیسرے ماہ بھی کریں۔ یہ روحانی عمل مکمل تندرستی حاصل ہونے اور بچے کی پیدائش تک جاری رکھیں۔ ان شاءاللہ مراد ضرور پوری ہوگی۔

مندرجہ بالا طریقۂ علاج شادی شدہ و غیر شادی شدہ عورتوں کے ہر طرح کے نسوانی امراض، قلتِ حیض، بندشِ حیض، لیکوریا، جنسی فعل سے نفرت، تکلیف دہ حیض، وغیرہ کے علاج کے لیے مجرب ہے۔

حاملہ و حمل کی حفاظت کے لیے حاملہ کے قد کے برابر سات سوتی دھاگے لیں۔ انھیں اکٹھا کرلیں اور سورۂ مزمل پڑھ کر گرہ لگائیں۔ اس طرح اکیس گرہیں لگائیں اور یہ دھاگا حاملہ کی کمر پر باندھ دیں۔ ان شاءاللہ زچہ و بچہ دونوں محفوظ رہیں گے۔ ان شاءاللہ حمل نہ ساقط ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ بلکہ اس کی برکت سے خوبصورت بچہ پیدا ہوگا جو کردار و عمل میں بھی نیک ہوگا۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ دھاگا بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ بچے کی حفاظت کے لیے بھی اسی طرح سورۂ رحمٰن پڑھ کر گنڈا تیار کریں۔ سورۂ رحمٰن پڑھنا شروع کریں۔ جب فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچیں تو گرہ میں پھونک مارتے ہوئے گرہ لگادیں۔ اس طرح ہر بار مذکورہ آیت پر سخت گرہ لگائیں۔ سورۂ رحمٰن مکمل ہونے پر تیس گرہیں لگ جائیں گی۔ یہ دھاگا بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ ان شاءاللہ بچہ سحر و آسیب، نظرِ بد، ام الصبیان، چیچک و دیگر امراض سے محفوظ رہے گا۔ اس عمل کے اول وآخر ۳،۳ بار درود شریف ضرور پڑھیں۔

اگر کوئی زنا یا نشے کی عادت میں مبتلا ہو تو اس کا تصور رکھ کر سورۂ مزمل پڑھیں اور اسے دم کی ہوئی اشیاء استعمال کرائیں۔ ان اشیاء پر سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل میں سے ہر ایک گیارہ گیارہ بار اور سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ رحمٰن ایک ایک یا تین تین بار پڑھ کر دم کرنے سے ان کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا۔

اسی طرح جو شخص نماز کا پابند نہ ہو اور پابند بننا چاہتا ہو یا کسی کو نماز کا پابند کرنا ہو تو اس کو سورۂ مزمل شریف پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں ان شاءاللہ نمازوں کا پابند ہوجائے گا۔

آسیب زدہ کو آسیب سے نجات دلانے کے لیے، اسی طرح جادو اور نظرِ بد کا اثر دور کرنے کے لیے مریض یا مریضہ کو دم کریں اور دم کی ہوئی اشیاء استعمال کرائیں۔ اگر آسیب کسی طرح نہ جاتا ہو تو کچھ ماش لیں اور طلوعِ آفتاب کے بعد سورۂ مزمل اکیس بار پڑھ کر ماش دم کریں اور کچھ ماش نہایت دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیں۔ آسیب حاضر ہوجائے گا۔ آسیب کو دھمکی دیں کہ اگر اس نے جان نہ چھوڑی تو جلاکر راکھ کردوں گا۔ ان شاءاللہ آسیب ڈر کر فوراً بھاگ جائے گا اور آسیب زدہ تکلیف سے نجات پائے گا۔

دشمن سے نجات کے لیے سرسوں کے کچھ دانے لیں۔ ان دانوں پر اکیس بار سورۂ مزمل دم کریں۔ ان دانوں کو آگ میں ڈال دیں اور آگ میں ڈالتے وقت دشمن کا اور اس کی والدہ کا نام لے کر دعا نگیں، یا اللہ اس آدمی کے شر سے نجات دلائیں۔ مطلوبہ نتائج حاصل ہونے تک یہ عمل جاری رکھیں۔ عمل پڑھتے وقت تصور کریں کہ آپ کا دشمن مغلوب اور مقہور ہو رہا ہے۔

کسی بھی کام کے لیے سورۂ مزمل یا کوئی عمل پڑھنے سے پہلے صدقہ ضرور دیں۔ ہوسکے تو روزانہ صدقہ دیتے رہیں اور عمل اس نیت سے پڑھیں کہ اس عمل سے میں اور میرے اہلِ خانہ بھی محفوظ رہیں اور جس مقصد کے لیے عمل پڑھ رہا ہوں وہ بھی پورا ہوجائے۔ اس طرح سورۂ مزمل اور اسی طرح کسی اور عمل سے آپ کا حصار بھی قائم رہے گا اور بفضلہ تعالیٰ مطلوبہ کام بھی ہوجائے گا۔

کسی گمشدہ یا اغوا شدہ کی خبر اور بازیافت کے لیے گیارہ یا اکیس بار سورۂ مزمل پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز استخارہ پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ مزمل پڑھیں۔ سلام پھیر کر ایک تسبیح ''يَا بَدِيعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ'' پڑھیں اور سو

جائیں۔ان شاءاللہ مطلوبہ شخص کی جلد خبر مل جائے گی اور وہ مل جائے گا۔مقصد پورا ہونے تک یہ عمل جاری رکھیں۔

مکمل سورۂ مزمل کے علاوہ اس کی تمام آیات میں سے ہر ایک آیت کئی طرح کے مسائل کے حل اور حاجتوں کی تکمیل میں کام آتی ہے۔

01۔ اگر کوئی شخص اپنے معاملات کو خلق خدا سے چھپانا چاہتا ہے تو وہ ''یاایھا المزمل'' کو کثرت سے پڑھے۔کم از کم اپنے نام کے اعداد کے مطابق روزانہ اس ایک آیت کو پڑھنے سے اللہ کریم اس کے معاملات پر پردہ ڈال دے گا۔

02۔ اگر کوئی شخص عبادت میں خشوع وخضوع کی لذت سے بے بہرہ ہے عبادت میں لطف وسرور نہیں پاتا تو ایسا شخص اس کی درج ذیل آیات (۱ تا ۴) کو روزانہ رات میں 313 بار پڑھے چند دنوں کی مداومت سے اس کو عبادتوں میں کیف وسرور اور خشوع وخضوع کی دولت حاصل ہو جائے گی۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاo اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاo

03۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں پھنس گیا ہو یا کسی پریشانی میں گرفتار و مبتلا ہو گیا ہو تو وہ اس آیت پاک (آیت نمبر۹) کو روزانہ بعد نماز فجر 101 بار پڑھے اور اپنا معاملہ یا مقدمہ یا پریشانی کو اللہ پاک کے سپرد کردے۔ان شاءاللہ اگر وہ حق پر ہے تو یقینی طور پر وہ مقدمہ میں فتح یاب ہوگا۔اس کی پریشانی دور ہوگی۔اس کا معاملہ آسان ہوگا۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًاo

04۔ اگر کوئی شخص کسی کی زبانی ایذا رسانی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو ایسا شخص اس آیت پاک (آیت نمبر۱۰) کو زوال کے بعد نماز ظہر ادا کرنے سے پہلے چند دنوں تک 1000 بار پڑھے اور عملی طور پر اس کے ترجمہ پر بھی عمل کرے۔ایذا دینے والا شخص خود ہی خائب و خاسر ہوگا اور وہ خود ایسی تکلیف میں مبتلا ہوگا جو ناقابل بیان ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًاo

نہایت اہم نوٹ:۔ یہ کتاب اور اس کے مندرجات صرف نیک لوگوں اور نیک کاموں کے لیے ہیں۔انھیں دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق استعمال کرنے کی اجازت ہے۔اگر کوئی کسی برے کام کے لیے کلامِ پاک پڑھے گا تو اپنے اس فعل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ایسا شخص دنیا وآخرت میں ذلیل ورسوا اور برباد ہوگا۔

دعوتِ قبور:۔ تصور اسمِ ذات میں پختگی کے بعد سالک کو چاہیے کہ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد یا بعد از اجازت روزانہ اسے مقررہ تعداد میں پڑھتا رہے۔جب اس سورۂ مقدسہ سے قلبی وروحانی تعلق پختہ ہو جائے تو اپنے مرشد سے اجازت لے کر دعوتِ قبور کا عمل شروع کرے۔اس عمل کے ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> جو شخص تصور اسم اللہ ذات میں پختہ نہ ہو وہ دعوت پڑھے تو کامیابی نہیں ہوتی۔مزار کے پاس لیٹنے سے صاحبِ مزار کا قرب حاصل رہتا ہے۔صاحبِ مزار اگر اللہ کا سچا ولی ہے تو وہ اپنی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور اپنے قریب موجود لوگوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ تلاوت میں مصروف ہوں۔سورۂ مزمل اور دعائے سیفی دعوت کے لیے بہت مؤثر اور کارگر ہیں اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ یہی پڑھتے تھے۔اور میں بھی یہی پڑھتا ہوں۔اور سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دعائے سیفی کو دعوت کے لیے بہت مؤثر بتایا ہے۔دعوت کا عمل صرف سروری قادری طریقے میں موجود ہے اور کسی سلسلے میں یہ عمل موجود نہیں اور سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عمل ان کا اپنا ذاتی وضع کردہ ہے۔دوسرے سلسلے والوں کو اس کا علم ہی نہیں۔اس سے بہت بڑے اور مشکل مسائل حل ہو جاتے ہیں جو کسی اور عمل سے ممکن نہیں ہوتے۔ (۱۹۵)

عمل دعوت القبور کے فوائد:۔

01۔ اس عمل کا پڑھنا عامل کامل اور منتہی سالکوں کا کام ہے۔اس سے جو ظاہری اور باطنی اور دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

02۔ اس سے مشکل ترین مہمات اور ناقابلِ تسخیر معرکے آسان اور سہل ہو جاتے ہیں۔ناممکن اور ناقابلِ حل عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے عرفان (حصہ دوم) ملاحظہ کیجئے۔

03۔ یہ عمل خصوصی اجازت کے بغیر ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے ناقابلِ تلافی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

عمل ''دعوتُ القبور'' پڑھنے کا طریقہ:۔

01۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو کسی بزرگ، ولی، شہید یا غوث وقطب کی قبر پر جاوے اور روحانی اہلِ قبر پر مسنون طریقے سے سلام کہے۔

02۔ اس کے بعد اہلِ قبر کے حق میں درود شریف اور فاتحہ پڑھے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل درود شریف پھر فاتحہ یعنی الحمد شریف اور پھر درود شریف ایک ایک بار پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص یعنی قل شریف تین بار پڑھ کر اس کا ثواب روحانی کو بخشے۔

03۔ پھر قبر کے اردگرد اذان پڑھے۔ قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف پھرتا ہوا اذان پڑھنا شروع کرے اور پھر سرہانے آ کر ختم کر دے۔

04۔ بعدۂ روحانی کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے:۔ ''یَاعَبْدَ اللہِ قُمْ بِاِذْنِ اللہِ اُمْدُدْ نِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ''۔

05۔ اس کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر جس قدر سورہ مزمل شریف پڑھ سکے پڑھے۔ گیارہ دفعہ یا اکیس دفعہ یا زیادہ سے زیادہ اکتالیس دفعہ۔

06۔ اس کے بعد مراقبہ کرے یا نزدیک کہیں سو جائے۔ ان شاء اللہ روحانی اوّل تو مراقبے کے اندر ملاقی ہوگا ورنہ خواب میں مل کر تمام مشکلات حل کر دے گا۔ (۱۹۶)

عمل دعوتِ قبور کا وقت:۔ عمل دعوتِ قبور رات کو پڑھا جاتا ہے کیونکہ رات کے وقت آسانی سے توجہ اور یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں مرشدِ من فرماتے ہیں:

> دعوت القبور دن کے وقت نہیں پڑھی جاتی اور دن کے وقت کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ رات کے وقت اس کا اثر اور فائدہ ہوتا ہے اور رات کو ہی ارواح کا نزول ہوتا ہے اور وہ حاضر ہوتی ہیں۔ پھر دعوت پڑھنے والا جتنا کامل اور روحانی طور پر قوی ہوگا اسی قدر اسے فیوض و برکات حاصل ہوں گی۔ اور رات قبر کے قریب اس لیے گزاری جاتی ہے کہ رات کے کسی حصے میں بھی ارواح کی حاضری ہو سکتی ہے۔ سروری قادری سلسلے کے تمام بزرگوں نے دعوت کے لیے رات کا وقت ہی موزوں بتایا ہے اور رات کے وقت ہی دعوت پڑھنے کی تاکید کی ہے خصوصاً آدھی رات کے وقت۔ (۱۹۷)

وِرد اسمائے خمسہ (یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ):

ان اسما کے پڑھنے میں عجیب وغریب برکات اور اثرات دیکھنے میں آئے ہیں۔ یہ ورد انسان کو دنیا اور آخرت میں بے نیاز اور لا یحتاج بنا دیتا ہے۔ انھیں روزانہ عشا کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ ان کو ملا کر پڑھنا چاہیے۔ (۱۹۸)

وِرد اسم یَا وَهَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ:

ان اسما کا ورد سعادتِ دارین کے لیے نہایت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس سے دینی اور دنیوی حاجات پوری ہو جاتی ہے۔ ان کو پڑھنے والا جملہ آفات اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور لوگوں میں بہت جلد مکرّم و معظم بن جاتا ہے۔ ان کو پڑھنے کی تعداد ایک ہزار اور عشا کی نماز کے بعد ان کو پڑھا جاتا ہے۔ (۱۹۹)

یَا وَهَّابُ کی زکوٰۃ کا طریقہ:

اسم وَهَّابُ سوا لاکھ مرتبہ سات دن سے کم میں بھی اگر آپ پڑھ سکتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے۔ مگر مکمل خلوت میں رہنا ہے۔ کوئی دنیاوی کام نہیں کرنا۔ اسم وَهَّابُ پڑھنے سے آدمی دنیوی مال ومتاع پا کر بے نیاز ہو جاتا ہے اور فارغ البالی اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ (۲۰۰)

وِرد اسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیْ:

یہ ورد ظاہری اور باطنی غنا اور کشائشِ رزق کے واسطے بہت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس کے پڑھنے سے آدمی بہت جلد مستغنی اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ ایک ہزار دفعہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔ (۲۰۱)

وِرد اسم یَا سَطِیْعُ:

عملِ تسخیر اور دنیاوی حاجات کے لیے یہ اسم کیمیائے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی تعداد ایک ہزار ہے۔ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا

چاہیے۔ (۲۰۲)

وِرداسم یَا بُدُّوحُ :

یہ اسم محبت اور تسخیر کے واسطے بہت کارگر ہے۔ اس کے علاوہ اس کے وِرد سے انسان سے خوارقِ عادات اور کشف وکرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر اس کا عمل خطرات سے خالی نہیں۔ باقاعدہ اجازت اور براہِ راست نگرانی اور ہدایات کے بغیر اس کے پڑھنے سے بہت نقصان کا احتمال ہے۔ عشا کی نماز کے بعد دو ہزار چار سو اڑسٹھ دفعہ روزانہ اس کو پڑھا جاتا ہے۔ (۲۰۳)

یَا بُدُّوحُ کی زکوٰۃ کا طریقہ:

اسم یَا بُدُّوحُ 8 دن میں پڑھیں اور پندرہ ہزار بار روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ پانچ تسبیح پڑھیں۔ اسم بُدُّوحُ اسماءالحسنٰی میں شامل نہیں ہے مگر بزرگوں نے اس کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور اس کے فوائد بتائے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ یہ تسخیر خلائق اور محبت کے لیے بہت کارگر اور مفید ہے۔ اللہ کے اسماء صرف 99 تک محدود نہیں ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں ہوسکتی ہے۔ سب کو لکھنا اور ان کا پڑھنا چونکہ ممکن نہیں اس لیے علماء نے آسانی کے لیے اللہ کے صرف 99 اسما ہی منتخب کیے اور لکھے ورنہ اسمائے الٰہی کی کوئی حد نہیں۔ یہ لاتعداد اور لامحدود ہیں۔ اسم بُدُّوحُ کے علاوہ بھی بزرگوں نے چند اور اسما کا ذکر کیا ہے جو اسماءالحسنٰی میں موجود نہیں ہیں مثلاً یَا سَطِیْعُ وغیرہ اور یَاسَطِیْعُ کا ورد بزرگوں نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔ (۲۰۴)

وِردسورہ وَالضُّحٰی :

اس کا وِرد کشائش روزگار اور استغنا کے لیے خصوصی طور پر بہت مؤثر اور مفید ہے۔ اس کو قبلہ حضور نے عرفان میں درج نہیں کیا مگر خود پڑھا کرتے تھے اور مجھے بھی پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے کشائشِ رزق کے علاوہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور وہ گمراہی اور ضلالت سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور اس کی دنیا وآخرت سنور جاتی ہے۔ اس کو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ ہر بار وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ گیارہویں بار سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو صرف ایک ہی بار پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح گیارہ دفعہ یہ سورہ مذکورہ اور ایک سو ایک مرتبہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى اور وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى کی تعداد پوری ہوجاتی ہے۔ (۲۰۵)

وِردسورہ اَلَمْ نَشْرَحْ :

صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور ہر بار فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۝ دس دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ گیارہویں مرتبہ سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو صرف ایک ہی مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح گیارہ مرتبہ سورہ شریف اور ایک سو ایک مرتبہ مذکورہ الفاظ ادا ہوجاتے ہیں۔ اس کے فوائد بھی سورہ والضحیٰ کی طرح ہیں۔ اگر صبح کی نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کو ایک ساتھ مذکورہ طریقے سے پڑھا جائے تو زیادہ مؤثر ہے اور مقصد جلد پورا ہوجاتا ہے۔ اس کی ترکیب بھی 'عرفان' میں درج نہیں۔ میں محض ارادت مندوں کے مفاد کی خاطر اسے ظاہر کر رہا ہوں۔ (۲۰۶)

سورۂ کوثر:

سورۂ کوثر ایک سو دفعہ بعد از نماز عشا پڑھ لیا کریں۔ سورۂ کوثر میں کہا گیا ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو کثرت کے ساتھ اور کثیر تعداد میں نعمتیں عطا کی ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو بھی کثیر تعداد میں نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور اس کے دشمن زیر اور مغلوب ہوتے ہیں۔ (۲۰۷)

وِردقصیدہ غوثیہ شریف:

جو شخص صدقِ دل، اخلاص اور ادب واحترام سے یہ قصیدہ پڑھتا ہے حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی کی روحانیت اپنے بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اسی اعلیٰ ترین مقام کی شان اور اسی پاک منزل کی کیفیت اس پر وارد اور نازل ہوجاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی دلی مراد پالیتا ہے اور اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ دفعہ سورہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھیں اور سلام پھیر کر اس دو

گانے کا ثواب ارواحِ مقدسہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب کبار وآلِ اطہار، چہار یار پنجتن پاک خصوصاً روحِ پاک حضرت قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کو بخشیں۔ بعدۂ تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور گیارہ دفعہ ''یا حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی شیأً للہ اُمْدِدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ '' پڑھیں۔ اس کے بعد تین بار قصیدہ غوثیہ شریف پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ صرف ایک مرتبہ مغرب یا عشا کی نماز کے بعد پڑھیں۔ (۲۰۸)

وِردِ رسالہ روحی شریف:

یہ وِرد جملہ روحانی رجعتوں اور باطنی آفات سے نجات پانے کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طالب زندہ دِل اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ یہ رسالہ طالبِ مولیٰ کے لیے ایک بہترین اور آسان ترین وسیلہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو پڑھنا شروع کریں۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ یعنی الحمد شریف کے سورہ اخلاص یعنی قل شریف سات دفعہ پڑھیں۔ بعدۂ سلام پھیر کر اس کا ثواب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار خصوصاً سات سلطان الفقراء کی ارواحِ مقدسہ کو بخشیں۔ بعدۂ اوّل آخر سات دفعہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں ایک دفعہ رسالہ روحی شریف پڑھیں اور اس طرح اس کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ رسالہ روحی شریف اور قصیدہ غوثیہ شریف کتاب ''سلطان الاوراد'' میں درج ہیں۔ (۲۰۹)

وِرد دعائے سیفی شریف:

فقیر عامل اس وقت تک صاحبِ لفظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعائے سیفی کا وِرد کسی بزرگ ولی اللہ کی قبر کے پاس نہ کرے۔ اس کے پڑھنے والے کے پاس مؤکلات حاضر ہو کر اس کے ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی کام مشکل نہیں رہتا اور اس کی ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سورہ یٰسین شریف پڑھ کر ایک دفعہ دعائے سیفی شریف پڑھیں۔ اس طرح روزانہ پڑھیں۔ (۲۱۰)

وِرد صلوٰۃ الکبریٰ:

یہ درود شریف بارگاہِ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی اور باریابی کا بہترین وسیلہ اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کا آسان ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ق صلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ہر ایک تین دفعہ پڑھے۔ بعدۂ سورۂ مزمل ایک دفعہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب کو بخشے۔ بعدۂ ادب وتعظیم اور خشوع وخضوع اور حضورِ دل کے ساتھ درود صلوٰۃ الکبریٰ شریف پڑھے۔ دعائے سیفی اور درود صلوٰۃ الکبریٰ کتاب 'مخزن الاسرار وسلطان الاوراد' میں درج ہیں۔ (۲۱۱)

شغل پاس انفاس:

یہ پاک شغل مشق تصورِ اسمِ اللہ ذات اور مشق تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران کیا جاتا ہے۔ تصور کے علاوہ بھی عام کام کاج کے دوران اگر اسے جاری رکھا جائے تو موجبِ برکت اور باعثِ ثواب ہے۔ پاس انفاس کا طریقہ ہے کہ جب سانس اندر کھینچے تو دل میں لب ہلائے بغیر لفظ 'اللہ' کہے اور جب سانس باہر نکالے تو دل میں خیال کے ساتھ لفظ ھُو کہے۔ مشق تصور اسم اللہ ذات کے وقت اللہ ھُو کا پاس کرنا بہت مؤثر ہے اور مشق تصور اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سانس اندر لیتے وقت ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے اور سانس باہر نکالتے وقت ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ'' کہے۔ کلمہ طیب کا پاس انفاس بھی اسی طرح کیا جاتا ہے کہ سانس اندر لیتے وقت ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے اور سانس باہر نکالتے وقت ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کہے۔ کلمہ طیبہ کے پاس انفاس کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جب سانس اندر کی طرف کھینچا جائے تو دِل میں خیال کے ساتھ لَآ اِلٰـہَ کہے اور جب سانس باہر نکالا جائے تو اِلَّا اللّٰہُ کہے اور جب اس شغل کو ختم کرے تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر ختم کرے۔ اس کو بھی مشقِ تصور اسم اللہ ذات کے وقت جاری رکھا جاتا ہے اور بہت مؤثر اور کارگر ہے۔ مشقِ تصور کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی اس کو جاری رکھنا سعادتِ دارین اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔ (۲۱۲)

تزکیۂ نفس سے مراد نفس کی پاکیزگی ہے۔تصفیۂ قلب سے مراد قلب یا دل کی صفائی ہے۔تجلیۂ رُوح سے مراد روح کا متجلی ہونا ہے اورتخلیۂ سِر سے مراد سِر (لطیفۂ سِر) کا پاک وصاف ہونا ہے۔یہ سب کچھ مشق تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے۔

نفی اثبات اور پاس انفاس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔نفی اثبات اور پاس انفاس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب سانس اندر جاتا ہے تو لفظ 'اللہ' کے ساتھ اندر جاتا ہے اور جب سانس باہر آتا ہے تو لفظ 'ھُو' کے ساتھ باہر آتا ہے۔اس طرح سانس پاک اور مطہر ہوکر دل کو اور اندرونی دنیا کو بھی پاک اور مطہر کر دیتا ہے اور دل اور اندرونی دنیا پاک اور مطہر ہوجائے تو اس میں تجلیاتِ الٰہی کا ظہور اور ورود ہوتا ہے۔نفی اثبات سے بھی یہی کچھ ہوتا ہے کہ لفظ لَآ اِلٰہَ سانس کے ساتھ اندر جائے اور اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ باہر آئے۔(۲۱۳)

احادیث میں ذکر وفکر کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔مشق تصورِ اسم اللہ ذات، مشق تصورِ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شغل پاس انفاس کی قدر وقیمت، اہمیت اور ضرورت سے بہتر طور پر آگاہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ذکرِ الٰہی کی فضیلت، ذکرِ خفی کی فضیلت، کلمہ طیبہ کی فضیلت، اسمِ ذات (اللہ) اور اسمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگہی حاصل کر لی جائے۔

بکثرت اللہ کا ذکر کرنے کے متعلق احادیث:۔

01۔ حضرت عبداللہ بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ مجھ پر اسلام کے احکام بہت ہیں مجھے ایسی چیز بتائیے جس کے ساتھ میں چمٹ جاؤں' آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔(۲۱۴)

02۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس بندہ کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں کا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سے بھی زیادہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کفار اور مشرکین سے جہاد کرے حتیٰ کہ وہ زخمی ہوکر خونم خون ہوجائے' تب بھی اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والوں کا درجہ اس سے زیادہ ہوگا۔(۲۱۵)

03۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمھارے ان اعمال کی خبر نہ دوں جو تمھارے رب کے نزدیک سب سے اچھے اور سب سے پاکیزہ ہوں اور جو تمھارے درجات سب سے زیادہ بلند کرنے والے ہوں اور تمھارے لیے سونے اور چاندی کی خیرات کرنے سے زیادہ اچھے ہوں' اور اس سے زیادہ بہتر ہوں کہ تمھارا تمھارے دشمنوں سے مقابلہ ہو' وہ تمھاری گردنیں ماردیں اور تم ان کی گردنیں ماردو۔صحابہ نے کہا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔حضرت معاذ بن جبل نے کہا: اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔(۲۱۶)

علماء کو اس میں کافی اختلاف ہے کہ آپ ﷺ کو بیداری میں دیکھنے والا آپ ﷺ ہی کے جسم اور بدن کو دیکھے گا یا آپ ﷺ کی مثال کو دیکھے گا۔علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے عبارات علماء کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ احادیث اور عبارات علماء سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسم مبارک اور اپنی روح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ ﷺ اطرافِ عالم میں جہاں چاہتے ہیں' تشریف لے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں اور آپ ﷺ اسی حالت میں ہیں جس حالت میں آپ ﷺ وفات سے پہلے تھے اور اس میں سرمو فرق نہیں ہوا اور آپ ﷺ زندہ ہونے کے باوجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں جس طرح فرشتے ان کی نظروں سے غائب ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو آپ ﷺ کے اور اس بندے کے درمیان جو حجابات ہیں ان کو اٹھا دیتا ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے تو پھر آپ ﷺ کی مثال کے قول کی کیا ضرورت ہے اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام بھی زندہ ہیں اور ان کو اپنی قبروں سے باہر جانے اور اس جہان میں تصرف کرنے کا اذن دیا گیا ہے اور اس پر بکثرت احادیث ناطق اور شاہد ہیں۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں میرا ظن غالب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی زیارت اس طرح نہیں ہوتی جیسے عام طور پر لوگ ایک دوسرے کو دنیا میں دیکھتے ہیں۔یہ ایک حالت برزخیہ اور امر وجدانی ہے۔اس کی حقیقت کو وہی شخص پا سکتا ہے جس کو یہ

مرتبہ حاصل ہوا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیکھنے والا آپ ﷺ کی روح کو دیکھتا ہے اور وہ روح کسی صورت میں متمثل ہو جاتی ہے کہ وہ روح اس وقت آپ ﷺ کے اس جسم مبارک میں بھی ہوتی ہے جو روضہ مبارکہ میں ہے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے حضرت وحیہ کلبی کی شکل میں موجود ہوتے ہیں یا کسی اور صورت میں اور اس وقت وہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی جدا نہیں ہوتے اور آپ ﷺ کا جسم مثالی تو اس کے ساتھ آپ ﷺ کی روح قدسیہ متعلق ہوتی ہے اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے غیر متناہی اجسام مثالیہ ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ ﷺ کی روح واحدہ متعلق ہو اور یہ اس طرح ہو جیسے روح واحدہ کا تعلق ایک جسم کے متعدد اجزاء کے ساتھ ہوتا ہے' اور ہماری اس تقریر سے شیخ ابوالعباس طنجی کے اس قول کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے کہ انھوں نے آسمان' زمین' عرش اور کرسی کو رسول اللہ ﷺ سے بھرا ہوا دیکھا اور یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ متعدد مقربین نے ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر نبی ﷺ کی زیارت کی۔ (۲۱۷)

04۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص شب بیداری کی مشقت اٹھانے سے عاجز ہو' اور جو شخص اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخیل ہو اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنے میں بزدل ہو وہ بکثرت اللہ کا ذکر کرے۔ (۲۱۸)

05۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دو' یہ سب سے افضل ہجرت ہے' اور فرائض کو دائماً پابندی سے ادا کرو یہ سب سے افضل جہاد ہے' اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو کیونکہ کثرتِ ذکر سے زیادہ اللہ کو' کوئی عمل محبوب نہیں ہے۔ (۲۱۹)

06۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم حتی الوسع اپنے اوپر خوفِ خدا کو لازم کرلو' اور ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو' اور تم کو (اپنے) جس برے کام کا علم ہو تو فوراً اللہ سے توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرو اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرو۔ (۲۲۰)

07۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قدر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ کہیں یہ دیوانہ ہے۔ (۲۲۱)

جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر قرآن مجید سے استدلال:۔

قرآن اور سنت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جمادات بظاہر بے عقل اور بے شعور ہیں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی حیات اور عقل اور شعور کو رکھا ہے' قرآن مجید میں ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط .....الحج[22:18]

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ تمام آسمان والے اور تمام زمین والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان' سب اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ٥ حم السجدہ/فصلت:۱۱[41:11]

پھر وہ سماوی کائنات کی طرف متوجہ ہوا تو وہ (سب) دھواں تھا، سو اس نے اُسے (یعنی آسمانی کرّوں سے) اور زمین سے فرمایا خواہ باہم کشش ورغبت سے یا گریزی و ناگواری سے (ہمارے نظام کے تابع) آجاؤ، دونوں نے کہا: ہم خوشی سے حاضر ہیں٥

.....وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط .....البقرہ[2:74]

اور بعض پتھر اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط .....

بنی اسرائیل [17:44]

سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہیں، سب اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ‌ؕ كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسۡبِيۡحَهٗ.... النور[24:41]

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تمام آسمانوں اور زمین والے اور صفت بستہ پرندے اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، اور ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے۔

جمادات وغیرہ کی حیات اور ان کے شعور پر احادیث سے استدلال:۔

01۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم بکریوں اور جنگل سے محبت کرتے ہو، پس جب تم اپنی بکریوں اور اپنے جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو، کیونکہ موذن کی آواز کو جن یا انسان یا جو چیز بھی سنے گی، وہ قیامت کے دن اس کی اذان کی گواہی دے گی۔

(یعنی جمادات اور نباتات میں سے ہر چیز تمھاری اذان کی گواہی دے گی اور ان چیزوں کا گواہی دینا اس پر موقوف ہے کہ وہ ان کو اذان دیتا ہوا دیکھیں اور ان کی اذان سنیں اور دیکھنا اور سننا ان کی حیات اور ان کے شعور کی دلیل ہے۔ (۲۲۲)

02۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کی چھت کھجور کے شہتیروں کی بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ جب مسلمانوں کو خطبہ دیتے تو کھجور کے ایک شہتیر سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ ﷺ اس پر خطبہ دینے لگے۔ تب ہم نے اس شہتیر سے ایسی آواز سنی جیسے دس سال کے حمل والی اونٹنی کے رونے کی آواز آتی ہے، پھر نبی ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو وہ شہتیر پرسکون ہو گیا (اس شہتیر کا رونا اور آپ کے فرق سے غم زدہ ہونا بھی اس کی حیات اور اس کے شعور کی دلیل ہے)۔ (۲۲۳)

03۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کھانا کھایا جاتا تھا تو ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنتے تھے۔ (یہ اس طعام کی حیات اور اس کے کلام کرنے کی دلیل ہے۔) (۲۲۴)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں جا رہا تھا، آپ ﷺ کے سامنے جو پہاڑ یا درخت آتا تھا وہ یہ کہتا تھا، السلام علیک یا رسول اللہ! (۲۲۵)

04۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میں کیسے پہچانوں کہ آپ ﷺ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے خوشہ کو بلاؤں تو تم میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو گے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس خوشہ کو بلایا تو وہ درخت سے اتر کر نبی ﷺ کے سامنے گر گیا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ اپنی جگہ پر لوٹ گیا، سو وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (۲۲۶)

05۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گوہ نے آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی اور کہا آپ ﷺ رب العلمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (۲۲۷)

6۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بلانے پر ایک درخت زمین کو شق کرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر تین بار آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی، پھر آپ ﷺ کے حکم سے واپس چلا گیا، یہ دیکھ کر ایک اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (۲۲۸)

07۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ہرنی کو آزاد کر دیا تو اس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (۲۲۹)

08۔ حضرت یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک اونٹ نے آپ سے شکایت کی کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور اب اس کے مالک اس کو ذبح کرنا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے اس کی شکایت زائل کر دی۔ (مسند احمد ج۴ ص ۱۷۳)

حضرت یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ شَیْءٍ فِیْهَا اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا کَفَرَۃَ اَوْ فِسْقَۃَ الْجِنَّ وَ الْاِنْسِ۔

روئے زمین کی ہر چیز کو علم ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ماسوا انسانوں اور جنات میں سے کفار اور فساق کے۔ (۲۳۰)

ان تمام احادیث میں یہ دلیل ہے کہ تمام جمادات' نباتات اور حیوانات کو اللہ تعالیٰ نے حیات اور شعور عطا فرمایا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا آسمانوں' زمینوں اور پہاڑوں سے کلام فرمانا اور ان کا جواب دینا مستبعد نہیں ہے۔ (۲۳۱)

ذکرِ خفی کی فضیلت:۔ قرآن وحدیث میں ذکرِ جلی کے ساتھ ذکرِ خفی کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا، حضرت زکریا نے آہستگی سے اور چپکے چپکے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند آواز سے اور چپکے چپکے دعا کرنا دونوں برابر ہیں۔ ذکرِ خفی کو ذکرِ جلی سے اس لحاظ سے بہتر تصور کیا جاتا ہے کہ اس میں زیادہ اخلاص ہے اور یہ ریا سے دور ہے۔ مراقبہ ذکرِ خفی کی نہایت اعلیٰ صورت ہے۔

ذکرِ خفی کی فضیلت میں احادیثِ نبوی:۔

01۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر' اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو' تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو، تم سمیع اور قریب کو پکار رہے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہے۔ (الحدیث) (۲۳۲)

02۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو بقدرِ کفایت ہو۔ (۲۳۳)

03۔ حضرت انس رضی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آہستگی کے ساتھ دعا کرنا ستر (۷۰) باآواز دعاؤں کے برابر ہے۔ (۲۳۴)

04۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس نماز پر ستر (۷۰) درجے فضیلت دیتے تھے جو بغیر مسواک کے ساتھ پڑھی جائے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ان کے حساب کے لیے جمع فرمائے گا اور فرشتے ان اعمال کو لے کر آئیں گے جن کو انھوں نے لکھ کر محفوظ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا،" دیکھو کوئی چیز رہ تو نہیں گئی؟" فرشتے کہیں گے،" اے ہمارے رب! ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کا ہمیں علم ہوا اور جس کی ہم نے حفاظت کی ہو۔ ہم نے ہر چیز کا احاطہ کر لیا ہے اور اس کو لکھ لیا ہے۔" تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا،" بے شک ہمارے پاس ایک چیز چھپی ہوئی ہے جس کو تم نہیں جانتے اور اس کی میں خود جزا دوں گا اور وہ ذکرِ خفی ہے"۔ (۲۳۵)

لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت میں احادیث:۔

01۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی زیادہ سعادت کون حاصل کرے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہی گمان تھا اے ابو ہریرہ کہ اس کے متعلق تم سے پہلے مجھ سے کوئی سوال نہیں کرے گا' قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت وہ شخص حاصل کرے گا جس نے اخلاص قلب کے ساتھ کہا ہو لا الہ الا اللہ۔ (۲۳۶)

02۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پوچھا گیا اخلاص کیا ہے؟ فرمایا جن چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے ان سے باز رہے۔ (۲۳۷)

03۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اپنے ایمانوں کو تازہ کرو" کہا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ایمانوں کو کیسے تازہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو"۔ (۲۳۸)

04۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے ایک ایسے کلمہ کا علم ہے اس کو جو شخص بھی دل سے پڑھے گا اور تا دمِ مرگ اس پر قائم رہے گا اس کو دوزخ پر حرام کر دیا جائے گا۔ وہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ۔ (۲۳۹)

05۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی چابیاں لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا ہے۔ (۲۴۰)

06۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ

ہے اور افضل الدعاء الحمدللہ ہے۔ (۲۴۱)

07۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک پالان پر آگے پیچھے سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا، لبیک یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے اس طرح تین بار فرمایا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بھی صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اس کو دوزخ پر حرام کردے گا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اسی پر اعتماد کرلیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے اس حدیث کو بیان کیا۔ (۲۴۲)

08۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حشر کے دن میری امت کے ایک شخص کو لوگوں کے درمیان سے بلایا جائے گا' اس کے سامنے اس کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر منتہاءِ نظر تک ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمھارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! اللہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہمارے پاس تمھاری ایک نیکی ہے۔ بے شک آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں لکھا ہوگا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کو اپنے میزان میں رکھو وہ بندہ کہے گا اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچی کا کیا وزن ہوگا۔ پس اللہ فرمائے گا بے شک تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کے گناہوں کے رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور اس پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ پھر وہ رجسٹر میزان میں ہلکے ہوں گے اور پرچی بھاری ہوگی اور اللہ کے نام کے سامنے کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ (۲۴۳)

09۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ سفید چادر اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ میں دوبارہ آیا تو آپ ﷺ بیدار ہوچکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی لا الـه الا الله کہے، پھر اسی کلمے پر مرجائے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ میں نے عرض کیا، اگر وہ زنا کرے' اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے! میں نے کہا، اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے۔ میں نے (تیسری بار) کہا، اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے اور اگر وہ چوری کرے، ابوذر کی ناک کو خاک میں رگڑتے ہوئے۔ حضرت ابوذر جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ کلمات ضرور کہتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ پڑھے' یا موت سے پہلے جب بندہ توبہ کرے اور نادم ہو اور کہے لا الٰہ الا اللہ تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ (۲۴۴)

کلمہ طیبہ اور نجاتِ آخروی:۔ حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ لکھتے ہیں:

اس قسم کی جو احادیث ہیں جن میں مذکور ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا یا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوجائے گی۔ ان کے متعلق اساطین اہل علم نے یہ کہا ہے، ''یہ ابتداءِ اسلام پر محمول ہیں جب اسلام کی دعوت صرف توحید کے اقرار کے لیے تھی۔ پھر جب فرائض مقرر ہوگئے اور حدود متعین ہوگئیں تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اس پر بہت زیادہ دلائل ہیں جن میں نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج ادا نہ کرنے والے اور حرام کام کرنے والوں پر عذاب کی وعید کی گئی ہے۔ ضحاک' سفیان ثوری اور زہری وغیرہ کا یہی قول ہے۔ ایک جماعت نے یہ کہا کہ نسخ کا دعویٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ارکانِ دین اور فرائضِ اسلام میں سے ہر چیز توحید اور رسالت کی شہادت کے لوازم میں سے ہے۔ سو جس شخص نے کسی فرض کا انکار کرتے ہوئے اس کو ادا نہیں کیا یا اس کو معمولی یا غیر اہم سمجھتے ہوئے اس کو ادا نہیں کیا، ہم اس پر کفر کا حکم لگائیں گے اور یہ قول بھی صحت کے قریب ہے۔ ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ ''کلمۂ توحید پڑھنا دخول جنت اور دوزخ سے نجات کا سبب ہے' بشرطیکہ وہ فرائض کو ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے اور اگر وہ فرائض ادا نہ کرے اور کبائر سے اجتناب نہ

کرے تو کلمۂ توحید پڑھنا دوزخ میں دخول سے مانع نہیں ہے"۔ (۲۴۵)

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جس شخص نے کلمۂ توحید پڑھا اور فرائض ادا نہیں کیے اور کبائر کا ارتکاب کیا، اس کے متعلق میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا شخص خواہ ابتداء میں جنت میں داخل نہ ہو لیکن وہ جنت میں بہر حال داخل ہوگا اور اس پر دوزخ کا خلود اور دوام نہیں ہوگا' رہا اس کا نیک عمل نہ کرنا اور برے کام کرنا تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ محض سے اس کے گناہوں کو بخش کر اس کو ابتداءً جنت میں داخل کر دے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ اس کی شفاعت فرمادیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔ (۲۴۶)

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دیگر انبیاء صلحاء یا علماء میں سے اسے کسی کی شفاعت نصیب ہوجائے' یا دنیا میں جو اس پر مصائب ڈالے گئے تھے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائیں' اور اگر بالفرض وہ ان تمام مراحل سے محروم رہے تو بہر حال یہ یقینی امر ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر جنت میں داخل ہوجائے گا لیکن وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا اور دوام اور خلود کے ساتھ دوزخ میں نہیں رہے گا' اور یہی ان احادیث کا منشا اور محمل ہے اور امام بخاری نے جو فرمایا ہے کہ جو شخص گناہ کرنے کے بعد نادم اور تائب ہو یا جو مرتے وقت کلمہ پڑھ لے وہ بھی ان احادیث کا بہت عمدہ محمل ہے۔ (۲۴۷)

اسماءِ حسنٰی کی فضیلت:۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تمام اچھے نام اسی اللہ ہی کے ہیں۔ (طٰہٰ: ۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء ہیں۔ جس نے ان کو شمار کرلیا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ (۲۴۸)

اسم محمد کی تشریح اور تحقیق:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی تشریح اور تحقیق کے ضمن میں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں چار جگہ اسم محمد ﷺ کا ذکر ہے: آل عمران: ۱۴۴، الاحزاب: ۴۰، محمد: ۲، الفتح: ۲۹۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں' اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹادے گا اور میں حاشر ہوں' اللہ تعالیٰ میرے بعد حشر قائم کرے گا اور میں عاقب ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (۲۴۹)

نیز ملا علی قاری لکھتے ہیں: احادیث میں آپ کے اسماء کے بیان میں "محمد" کو احمد پر مقدم کیا گیا ہے' کیونکہ "محمد"' "احمد" سے زیادہ ظاہر اور زیادہ مشہور ہے' بلکہ ابونعیم نے روایت کیا کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے آپ کا نام "محمد" رکھا گیا اور کعب احبار نے روایت کیا ہے کہ عرش کے پائے پر' سات آسمانوں پر' جنت کے محلات اور بالا خانوں پر' حوروں کے سینوں پر' جنت کے درختوں پر اور درختوں کے پتوں پر' سدرۃ المنتہٰی اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان "محمد" لکھا ہوا ہے' اس نام کو تمام ناموں پر فضیلت ہے۔ ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جو شخص تمہارا نام رکھے گا میں اس کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا میں اس کو آگ میں نہیں ڈالوں گا اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس دسترخوان پر محمد یا احمد نام کا شخص ہوگا میں اس گھر کو دن میں دوبار پاک کروں گا۔ (۲۵۰)

اسم محمد ﷺ کی خصوصی عظمتیں:۔

01۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ فام' نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں' ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ کہیں گے: تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے تھے؟ وہ آپ کو دنیا میں جو کچھ کہتا تھا وہی کہے گا' وہ کہے گا: یہ اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور (سیدنا) محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' فرشتے کہیں گے: ہم کو معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے' پھر اس کی قبر میں ستر ضرب ستر (۷۰×۷۰) وسعت کر دی جائے گی' پھر اس کے لیے اس کی قبر منور کر دی جائے گی۔ (۲۵۱)

02۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ میت کو دفن کر کے چلے جاتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس کو بٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے' پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر پوچھتے ہیں: وہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ رسول اللہ ﷺ ہیں' (الی قولہ) پھر آسمان سے نداء کی جائے گی میرے بندے نے سچ کہا' اس کے لیے جنت سے فرش بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دو۔الحدیث بطولہ۔(۲۵۲)

دیکھئے! قبر میں نورانی فرشتے آتے ہیں تو قبر منور نہیں ہوتی' قبر والا' اللہ کا نام لیتا ہے' تب بھی قبر منور نہیں ہوتی' نہ قبر میں جنت کی کھڑکی کھلتی ہے' وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے پھر بھی قبر منور نہیں ہوتی' نہ جنت کی کھڑکی کھلتی ہے' وہ جب نام محمد لیتا ہے تو اس کی قبر منور ہو جاتی ہے اور جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے' اگر کوئی ان حدیثوں پر اعتراض کرے کہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ اللہ سے بڑھ جائے' اس کے دو جواب ہیں:

01۔ اگر کوئی شخص ساری عمر صرف ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتا رہے اور ''محمد رسول اللہ'' نہ پڑھے تو وہ جنتی نہیں ہو گا اور اگر مرنے سے پہلے صرف ایک بار ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' پڑھ لے تو وہ جنتی ہو جائے گا' اس سے معلوم ہوا کہ جنت تو آپ کے نام سے ملتی ہے اور یہ سب کے نزدیک متفق علیہ اور مسلم ہے۔

02۔ قبر اللہ کے نام سے ہی منور ہوتی ہے لیکن اللہ کے نزدیک اس کا نام لینا اس وقت قبول ہوتا ہے جب اس کے نام کے ساتھ نام محمد لیا جائے' اسی طرح انسان ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے سے ہی جنتی ہوتا ہے لیکن اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا مقبول اس وقت ہوتا ہے جب ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھا جائے۔

سو اسلام کا دروازہ بھی نام محمد سے کھلتا ہے اور اسلام لانے کے بعد اگر کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کا دروازہ بھی آپ کے نام سے کھلتا ہے اور آپ کی قبر انور پر حاضری سے کھلتا ہے' قرآن مجید میں ہے:

...... وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ النساء[4:64]

اور اگر یہ مسلمان اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھتے تو یہ آپ کے پاس آ جاتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو ضرور یہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا بہت رحم فرمانے والا پاتے ○

اور شب معراج جب جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا کہ آسمان کا دروازہ کھول دو تو دروازہ نہیں کھلا اس وقت دروازہ کھلا جب انھوں نے کہا: میرے ساتھ (سیدنا) محمد (ﷺ) ہیں اور ان کو بلایا گیا ہے۔(۲۵۳)

اسی طرح قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا دروازہ اسی وقت کھلے گا جب آپ شفاعت کریں گے' حدیث میں ہے:

01۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ دو زانوں بیٹھے ہوں گے' ہر امت اپنے نبی کے پاس جائے گی' وہ کہیں گے: اے فلاں! شفاعت کیجیے' حتیٰ کہ یہ (طلب) شفاعت نبی ﷺ پر ختم ہو گی' پس یہی وہ دن ہے جب اللہ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔(۲۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے' اس کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں قیامت کے دن عرش کے نیچے سجدہ کروں گا' اللہ تعالیٰ اس دن مجھے اپنی حمد و ثناء کے چند کلمات کا الہام کرے گا' وہ کلمات مجھ سے پہلے کسی کو الہام نہیں فرمائے' پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے' آپ سوال کیجیے' آپ کو عطا کیا جائے گا' آپ شفاعت کیجیے' آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔(۲۵۵)

02۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد (ﷺ)' وہ خازن کہے گا: مجھے آپ ہی کے نام سے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم دیا گیا ہے' آپ سے پہلے میں کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھولوں گا۔(۲۵۶)

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام میں دخول اسم محمد سے ہوتا ہے' توبہ اسی نام سے قبول ہوتی ہے' قبر میں اجالا اسی نام سے ہوتا ہے' قبر میں جنت کی کھڑکی اسی نام سے کھلتی ہے' آسمان کے دروازے اسی نام سے کھلتے ہیں' شفاعتِ کبریٰ اسی نام سے ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی اسی نام سے کھلے گا۔ (۲۵۷)

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات کی رو سے واضح ہے کہ ہمارے پیارے دین اسلام کے مطابق ذکرِ الٰہی اور ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ ذکرِ الٰہی میں کلمہ طیبہ اور ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود وسلام کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ اسماء الحسنٰی میں سے ذاتِ باری تعالیٰ کے ذاتی اسم، اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی اسماء محمد اور احمد کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ ذکرِ خفی کی فضیلت کے پیشِ نظر سروری قادری سلسلہ میں کلمہ طیبہ، اسمِ ذات (اللہ) اور اسمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (محمد) کے تصور، مراقبہ اور پاس انفاس کی تعلیم دی گئی ہے۔ دنیوی واُخروی فوز وفلاح، فکری ونظری ارتقاء اور روحانی معراج کے حصول کے سلسلہ میں ان مشاغلِ روحانی سے حیرت انگیز، شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں اور معرفت وفقر کی انمول دولت نصیب ہوتی ہے۔

سروری قادری سلسلہ کے معمولہ تعویزات

ہر کام، ہر حاجت اور ہر مشکل کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نرینہ اولاد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ o
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ o
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ o
الانبیاء [21:89]

جائز محبت کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ج
طٰہٰ [20:39]

ایک برتن میں پانی لے کر بیٹھیں اور دل میں سات بار اسم یَابُدُّوْحُ پڑھیں۔ پھر پانی منہ میں لے کر برتن میں کلی کر دے اور یہ پانی جس کو پلائے وہ محبت میں دیوانہ ہو جائے۔

ہر مرض اور بیماری کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ o
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ o
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ o
الشعراء [26:80]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ
الاسریٰ [17:82]

کاروبار اور روزگار کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ o

خیر وبرکت کے لیے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

الجمعہ [62:11]

فتح نامہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط

الصف [61:13]

آسیب، جادو اور کالے علم کے توڑ کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ
اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ
اَللّٰهُ لِلّٰهِ لَهٗ هُوَ مُحَمَّدٌ فَقْرٌ

تعویذ نظرِ بد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

المائدہ [5:67]

یہ جملہ ہر بیماری کے لیے مجرب ہے۔ مقامِ مرض پر ہاتھ رکھ کر اسے تین بار پڑھ کر دم کیا جائے۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

نظرِ بد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

چوری مال یا گمشدہ آدمی کی بازیابی کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

البقرہ [2:156]

سرکش اور نافرمان بچوں کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

الفاتحہ [1:6]

اس تعویذ کو چمڑے میں سی کر بچے کے سرہانے میں ڈال دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے درج ذیل آیت کا دم کرتے رہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ الفاتحہ [1:6-7]

دم برائے شفا از امراضِ روحانی وجسمانی: حضرت قبلہ فقیر عبد الحمید سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل کلام پڑھ کر مریضوں کو دم فرماتے تھے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الاسراء [17:82] اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ۝ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ الانعام [6:13] وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ الشعراء [26:80] لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ الاخلاص [112:1-4] سَلٰمٌ قف

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ o یٰسین[36:58] [۲۵۸]

شفا کے لیے عمل اور تعویذ:۔ بیماریوں کے لیے تین دفعہ قل شریف پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا۔ اور تعویز کے لیے یہ الفاظ لکھ دیا کریں:

بســم اللہ الـــرحـــمــن الـــرحيـــم
اللہ للہ لـــــہ هـــو مـــحـــمــد فـــقـــر
لاالـــــہ اِلَّا اللہ مـــحـــمـــد رســـول اللہ
يـــا شـــافـــي يـــا شـــافـــي يـــاشـــافـــي

ان شاءاللہ ہر بیماری کو شفا ہوگی۔ اللہ کے کلام میں برکت اور شفا ہے۔ خود اللہ اپنے کلام کے متعلق فرماتا ہے: وَنُـنَـــزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ الاسرا[17:82] یعنی قرآن میں ہم نے شفا نازل کی ہے اور اسمائے الٰہی میں بہت زیادہ برکت ہے۔ اسمائے الٰہی سے ہی کائنات کی تشکیل ہوئی ہے اور اسی سے کائنات قائم ہے۔ شروع میں صرف اسما ہی تھے اور انھی سے کائنات وجود میں آئی ہے۔ اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ کلامِ الٰہی پڑھ کر دم کرے یا اسمائے الٰہی لکھ کر اسے دے تو یقینی طور پر شفا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ لیکن ایسا کرنے والا کامل ہو۔ [۲۵۹]

عمل برائے حفاظتِ حمل:۔ حفاظتِ حمل کے لیے رات کو سوتے وقت تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور پورے بدن پر پھیر لیا کرے۔ [۲۶۰]

دختر کی شادی کے لیے عمل:۔ چاندی کی چھوٹی سی تختی بنالیں اور اس کے دونوں طرف اسم ’علی‘ کندہ کروالیں اور لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔

گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کے لیے:

ا ل ر ح م ا ن (الرحمٰن) کو کاغذ پر سات مرتبہ لکھ لیں۔ اور بھاگے ہوئے یا گمشدہ کا نام لکھ لیں اور اس کا تعویذ باندھ لیں اور اسے اپنے گھر کے کسی کونے میں دفن کر کے اوپر پتھر رکھ دیں۔ اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ o (البقرہ:۱۵۶) کھلا پڑھیں، جتنا ہو سکے۔ گمشدہ واپس آ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الـرَّحْمٰنِ الـرَّحِيْمِ
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن ال ر ح م ا ن
ال ر ح م ا ن
(یہاں بھاگے ہوئے کا نام لکھ کر ”باز آید“ لکھیں)

2۔ یا خالص لوہے کے تالے پر پوری الحمدللہ 21 بار پڑھیں اور بھاگے ہوئے یا گم شدہ کا نام لے کر تالے پر پھونک مار کر بند کر دیں اور چابی اپنے پاس رکھ لیں اور تالے کو پانی سے بھری ہوئی ہانڈی میں ڈال کر ہانڈی کو آگ پر سات دن تک رکھیں، ہلکی آنچ ہو۔

3۔ اگر کوئی شے گم ہو جائے یا کوئی آدمی گم اور لاپتہ ہو جائے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْـهِ رٰجِعُوْنَ o (البقرہ:۱۵۶) کثرت سے پڑھیں تو گمشدہ آدمی کے ملنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

روحانی ترقی کے لیے وظائف اولیاء:۔ یہ کتاب کاملین کی راہِ عمل کی نشاندہی کے لیے لکھی گئی ہے۔ ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقصدِ حیات کو سمجھے اور آخری دم تک اس کے حصول کے لیے کوشش کرتا رہے۔ دین اسلام میں واضح طور پر مقصدِ حیات کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

شریعت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ فرائض کی پابندی کریں۔ رزقِ حلال کمائیں اور حرام سے بچیں۔ نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ہر طرح کی برائی سے بچیں۔ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کے لیے مندرجہ ذیل عملیات میں سے ہر ایک سوا لاکھ پڑھیں۔

01۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

02۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ

03۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِہٖ

04۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ عَدَدَ خَلْقِہٖ

05۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

06۔ یَا رَقِیْبُ یَا حَفِیْظُ

07۔ اللّٰہُ الصَّمَدُ

08۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ

یہ عملیات اپنے مرشد، روحانی معلم، کسی عامل کی اجازت ورہنمائی اورنگرانی میں کریں۔ان عملیات کی ادائیگی کے وقت نیت کریں کہ میں یہ عملیات ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب ورضا، دنیوی واُخروی فلاح، حفظ وامان وسلامتی اورفوز وفلاح کے حصول کے لیے پڑھ رہا ہوں۔ میرا مقصد جنات وموکلات کی تسخیر نہیں ہے۔میں ان عملیات واوراد کے روحانی فوائد حاصل کرنا اور دوسروں کوان کا فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں۔

ان عملیات کا آغاز" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَدَدَ خَلْقِہٖ "کے عمل سے کیا جاتا ہے۔اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی ابتدا کی جائے اور باوضوتین ہزارایک سوپچیس(3125)مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس(40)دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس(40)دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔اس کے بعدروزانہ سو(100)مرتبہ باوضو یہ عمل پڑھتے رہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا دوسراطریقہ یہ ہے کہ دس دن تک دس ہزار(10000) بارروزانہ ورد کریں۔گیارہویں دن سے لے کرتیسویں دن تک روزانہ ہزار(1000) بار پڑھیں۔آخری دس دنوں میں روزانہ پانچ سو(500) بار پڑھیں۔چالیسویں دن سوالاکھ کی تعداد پوری ہوجائے گی۔زکوٰۃ ختم ہوئی۔دورانِ عمل میں اگرکوئی خوفناک چیز دکھائی دے تو ہرگز نہ ڈریں۔اکتالیسویں دن حسبِ توفیق نیاز تقسیم کریں۔ اب آپ عامل ہیں۔اس کے بعد اسے روزانہ 100 بار پڑھتے رہیں۔اسی طرح دیگر عملیات کی زکوٰۃ ادا کریں اور بعد میں روزانہ ان میں سے ہرایک عمل سوباریا اس سے کم یازیادہ کوئی تعداد مقرر کرکے پڑھتے رہیں۔ان تمام عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعدروحانی ترقی کے لیے اور دنیوی واُخروی فلاح کے حصول کے لیے ان میں سے کوئی بھی عمل(ورد) ہزاروں کی تعداد میں مثلاً دس ہزار بار روزانہ پڑھتے رہیں۔

01۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ الاسریٰ[17:105]

قطب ستارہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر مونٹھ سفید کے گیارہ دانے جو ایک رنگ کے ہوں' ان میں سے ہر دانہ پر گیارہ گیارہ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، پھر ان دانوں کو مٹی کے برتن میں رکھ کر اپنے مکان میں دفن کر دیں پھر اس آیت کو سوالاکھ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو بخشیں پھر روزانہ مقدار معین کر کے پڑھیں۔کم از کم ایک تسبیح پڑھیں اوراس کے ساتھ گیارہ سوگیارہ(1111) بار یَامُغْنِیُ یَابَاسِطُ پڑھیں جبکہ خلقتِ خدا رجوع کرے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں اورطعام ولباس ومال سے ان کو فائدہ پہنچائیں۔مال کو جمع نہ کریں اور حرام جگہ بھی خرچ نہ کریں۔

02۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ ص[38:34]

اس آیت کو چھ سو اٹھتر(678) مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ ادا کریں۔پھر جب چاہیں اس کو روغن چنبیلی پر دم کر کے جس کو سنگھائیں گے، وہ مسخر ہوگا۔

03۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ کی زکوٰۃ ادا کریں وہ اس طرح کہ بدھ وار کی رات سے تین رات میں ایک لاکھ پورا کرنا ہے۔تینوں دن روزہ رکھیں اور روٹی باوضو پکائیں، پہلی رات کو بتیس ہزار، دوسری رات کو تینتیس ہزاراور تیسری رات پینتیس ہزار بار پڑھے۔اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ گیارہ مرتبہ درودشریف، گیارہ مرتبہ استغفار پھر گیارہ تسبیح اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھے پھر ناغہ نہ ہو۔یہ عمل مسخرات کے لئے عجیب ہے۔

04۔ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ۔ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں کہ تین دن روزہ رکھیں اور ہر دن اس کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں اول وآخر ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد دس مساکین کو کھانا کھلائیں، پھر روزانہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

05۔ برائے دست غیب یعنی کام کے لئے غیبی اسباب پیدا ہوں اس کے لئے ایک چلہ یہ عمل کریں، مہینہ کی پہلی جمعرات سے شروع کریں، چالیس دن تک روزانہ دو سو گیارہ مرتبہ یَامُنْعِمُ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

06۔ خزانۂ غیب پر مطلع ہونے کے لئے پانچ دن یہ عمل کریں روزانہ دس ہزار مرتبہ ''اَللّٰهُ الصَّمَدُ'' پڑھیں۔

08۔ ذیل کا نقش اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم ذاتی ''اللہ'' کا ہے۔اول اس کی زکوٰۃ اس طرح پر ادا کرے۔عروج ماہ میں کسی ساعت سعید میں بیٹھ کر اس نقش کو لکھنا شروع کرے۔اور سوا لاکھ کی تعداد پوری کرے۔خواہ ایک دن میں خواہ جتنے دنوں میں چاہے پوری کرے اور جس قدر تعویز لکھے احتیاط کے ساتھ یا تو سنبھال کر رکھتا جائے یا روزانہ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال آیا کرے۔روز دریا میں ڈالنا ضروری نہیں۔دوسرے تیسرے دن فرصت کے وقت جا کر ڈال سکتا ہے۔غرض سوا لاکھ کی تعداد پوری کر کے دریا میں ڈالنا ہے۔زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔پھر جس کام کے لئے لکھے گا تیر بہدف پائے گا۔اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے یہ نقش لکھ کر رات کو سرہانے رکھ کر سو جائیں۔ان شاء اللہ رات کو خواب میں اس کے متعلق تمام حالات معلوم ہو جائیں گے۔جس طرح حکم ہو اسی طرح عمل کر کے کامیابی حاصل کریں۔نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	۲۴	۱۱
		اپنا مطلب لکھیں	
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

رجعت کا علاج:۔ اگر کوئی شخص رجعت میں مبتلا ہو جائے تو روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پر دم کریں اور درود شریف کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کسی پاک برتن میں لکھ کر دھو کر پلائیں۔ان شاء اللہ رجعت واپس ہو جائے گا اور عامل بچ جائے گا۔مکمل آرام آنے تک یہ عمل جاری رکھیں۔

عزیزانِ من! اگر صبح وشام اور ہر نماز کے بعد تعوذ،تسمیہ،سورۂ فاتحہ،آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف کے ورد کو معمول بنا لیا جائے اور ان کی تعلیمات پر بھی عمل کیا جائے تو انسان جملہ مقاصد حیات حاصل کر سکتا ہے اور دنیا وآخرت میں حقیقی فوز وفلاح اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

1۔ سورۂ فاتحہ کی برکت سے تمام جسمانی وروحانی بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔راہِ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔انسان گمراہی سے محفوظ رہتا ہے۔

2۔ آیۃ الکرسی سے حفظ وامان اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

3۔ سورۂ کافرون سے دین سے قلبی وروحانی وابستگی پیدا ہوتی ہے اور انسان باطل عقائد اور اعمال فاسدہ سے بچا رہتا ہے۔

4۔ سورۂ اخلاص سے نسبتِ توحید مضبوط سے مضبوط تر ہوتی ہے۔صدق واخلاص اور استغنا حاصل ہوتے ہیں۔

5۔ سورۂ فلق اور سورۂ الناس کی بدولت تمام شرور کائنات (ظاہری وباطنی، حسی ومعنوی، بدنی وروحانی، دنیوی واُخروی) سے حفظ وامان اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

6۔ درود شریف سے نسبت، مضبوط سے مضبوط تر ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے توسل سے انسان بے حدوحساب شرف وفضیلت اور خیرو فلاح پاتا ہے۔

7۔ انسان کے دینی، دنیوی واُخروی مسائل کے حل کے لیے، فوز وفلاح اور کامیابی کے حصول کے لیے، روحانی وجسمانی شفا کے حصول کے لیے، ظاہری وباطنی کشائش کے لیے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران، سورۂ یٰسین، سورۂ فتح، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک، سورۂ جن، سورۂ مزمل، سورۂ والضحیٰ، سورۂ الم نشرح، سورۂ فیل، سورۂ قریش، سورۂ کوثر کے بھی بہت زیادہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔

8۔ قرآن حکیم کی بعض آیات کی بھی خصوصی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ مثلاً

i۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی ناگہانی مصائب اور شیطان کی فتنہ انگیزیوں سے اس کی حفاظت کریں گی)۔ [۲۶۱]

ii۔ سورۂ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے سلسلہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے: قرآن مجید میں افضل سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت سب سے عظیم ہے، وہ آیت الکرسی ہے اور جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ [۲۶۲]

بندۂ عاجز نے ایسی تمام آیات، مسنون دعائیں اور اذکار، دعائے اسمِ اعظم، دعائے استعاذہ، دعائے حزب الکامل، اور دعائے حزب الاعظم کے نام سے ترتیب دے دیے ہیں۔ ان ادعیہ میں قرآن وحدیث اور معمولاتِ اولیاء کے مطابق تمام ادعیہ اور اذکار و اوراد کو منضبط کر دیا گیا ہے۔ یہ ادعیہ جسمانی وروحانی امراض سے نجات حاصل کرنے، ظاہری وباطنی کشائش حاصل کرنے، سحر وآسیب اور نظرِ بد کے علاج اور حفظ و امان اور سلامتی کے حصول کے سلسلہ میں بہت زیادہ فضیلت کی حامل ہے۔ انھیں صبح و شام ضرور پڑھنا چاہیے۔ دعائے استعاذہ میں احادیث میں مذکور قریباً ایک سو کے قریب ادعیہ استعاذہ کو ترجمہ کے ساتھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم ذہن نشین کر لیں تاکہ بطور وظیفہ پڑھتے وقت زیادہ سے زیادہ توجہ اور یکسوئی حاصل رہے۔ یہ دعا 'دعائے حزب الاعظم' میں بھی شامل کر دی گئی ہے۔

روحانی علاج کے لیے درکار اشیاء

روحانی علاج کے لیے درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں:

01- پانی کی بوتل، تیل سرسوں، چھوٹی الائچی (ایک چھٹانک)، چینی (آدھ کلو)، اگربتی +7 (ایک ڈبی)

02- امراضِ جگر کے مریض درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں:

معجون دبید الورد، عرق مکو، شربت دینار، اکٹرین گولیاں (ہمدرد)، حبِ کبد نوشادری (اجمل)، انار دانہ (آدھ پاؤ)

استعمال:۔ معجون دبید الورد $\frac{1}{2}$ چمچ صبح/شام، عرق مکو $\frac{3}{4}$ حصہ گلاس + شربت دینار $\frac{1}{4}$ حصہ گلاس صبح نہار منہ اور بعداز نمازِ عصر، اکٹرین گولیاں صبح/شام دو عدد، حبِ کبد نوشادری ہر کھانے کے بعد دو عدد، انار دانہ نہار منہ۔

03- خواتین مخصوص امراض (ایام کی بے قاعدگی، اٹھرا وغیرہ) کے علاج کے سلسلہ میں درج ذیل اشیاء دم کر کے ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔

کالی مرچ (نصف چھٹانک)، اجوائن (نصف چھٹانک)، بیج کاسنی (نصف چھٹانک)، کلونجی (نصف چھٹانک)
صبح نہار منہ اور بعد از نمازِ عصر چٹکی بھر سفوف پانی کے ساتھ کھالیں۔

روحانی علاج کے لیے ضروری ہدایات

تمام وظائف وعملیات کی ادائیگی کے وقت چند ایک شرائط بیان کی جاتی ہیں۔ وہ شرائط ان وظائف وعملیات سے بھرپور فوائد

حاصل کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ان شرائط پر عمل کرنے سے توجہ ویکسوئی کے حصول میں مدد ملتی ہے۔اس لیے ان کی پابندی ضرور کرنی چاہیے۔مثلاً

01۔ کسی ماہرِ فن کی اجازت ونگرانی اور رہنمائی میں مراقبات کریں اور وظائف ادا کریں۔اس سے دل کو قوت حاصل ہوگی اور کامیابی کا حصول بھی یقینی ہو جائے گا۔

02۔ بغیر ارادے، نیت اور مقصد کے تقرر کے کسی عمل میں کامیابی نہیں ہوتی۔مقصد مقرر کرنے سے توجہ ویکسوئی کے حصول میں مدد ملتی ہے۔

03۔ مراقبہ، ذکر وفکر اور وظائف کی ادائیگی کے لیے وقت اور جگہ مقرر کرنے اور پابندی کرنے سے باقاعدگی اور وقت کی پابندی ہوتی رہتی ہے۔اس سے انسان کا ارادہ، تصور، نیت، ذہن، دماغ اور توجہ ایک نکتہ پر مرکوز رہتے اور کامیابی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

04۔ وظائف کے الفاظ کی ادائیگی کے طریقہ کار اور ان کے معانی پر اچھی طرح غور کرلیں۔وظائف پڑھتے وقت ان کا مفہوم اور جملہ مقاصد ضرور پیشِ نظر رکھیں۔

05۔ وظائف کی ادائیگی حضورِ قلب سے کریں، توجہ اِدھر اُدھر نہ بھٹکنے دیں۔مراقبہ ہو یا وظائف کی ادائیگی، توجہ اور یکسوئی برقرار رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے مرکزِ توجہ، مرکزِ تصور یا وظیفہ اور اس کے مفہوم کی طرف دھیان رکھیں۔اس دوران اگر اِدھر اُدھر کے خیالات آئیں تو انھیں رد کرنے یا جھٹکنے سے گریز کریں۔

خیالات آئیں گے اور گزر جائیں گے۔ان کی طرف دھیان ہی نہ دیں۔اگر آپ خیالات کو بار بار رد کریں گے تو خیالات کی تکرار بن جائے گی اور بار بار کسی خیال کی تکرار سے ذہن پر خیال کا نقش گہرا ہو جاتا ہے۔

اِدھر اُدھر کے خیالات سے نجات پانے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ انھیں نظر انداز کر دیا جائے۔بقول شاعر؎

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں   آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدا را

عرفی تو رقیبوں کے شور سے مت ڈر۔کتوں کے بھونکنے سے گداگر کا رزق کم نہیں ہوتا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ کتے گداگر کو دیکھ کر بھونکنا شروع ہو جاتے ہیں۔گداگر کتوں سے الجھنے کے بجائے اپنا کام جاری رکھتا ہے اور چلتا رہتا ہے۔وہ کتوں کے بھونکنے کو نظر انداز کر دیتا ہے۔اسی اصول کے تحت دورانِ عبادت اور دورانِ مراقبہ انسان کا نفس مزاحمت کرتا ہے۔شیطان دخل اندازی کرتا ہے۔ذکر وفکر کی طرف دھیان رکھنے سے نفس وشیطان کی مزاحمت ومداخلت ختم ہو جاتی ہے۔

06۔ نصاب ایک مقررہ تعداد کو کہتے ہیں۔زکوٰۃ ایک مقررہ تعداد کو مقرر طریقے سے پورا کر لینے کو کہتے ہیں۔وظائف کی ادائیگی کے وقت دی گئی ہدایات کے مطابق مقررہ نصاب اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خیال رکھیں کیونکہ نصاب اور زکوٰۃ اعداد سے تعلق رکھتے ہیں۔قرآن وحدیث اور اولیائے کاملین کے معمولات میں مختلف اعداد کا ذکر آیا ہے۔اس لیے وظائف کی درست ادائیگی کے لیے ان کے مقررہ نصاب اور زکوٰۃ کی بھی پابندی کریں۔

07۔ خوشبو روح کی غذا ہے۔خوشبو سے قلب کو راحت اور دماغ کو فرحت ملتی ہے۔اس سے توجہ ویکسوئی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے اس لیے ذکر وفکر کے وقت خوشبو لگائیں۔لوبان اور اگربتی جلائیں۔

08۔ مراقبہ اور ذکر وفکر کے وقت پر سکون ماحول ہونا چاہیے۔ان کے لیے رات کا اور صبح سویرے کا وقت بہت موزوں ہوتا ہے۔ اس لیے تمام وظائف بعد از نماز فجر اور بعد از نماز مغرب یا نماز عشاء (صبح وشام) نہایت توجہ، لگن، عجز وانکساری اور عقیدت سے پڑھیں۔

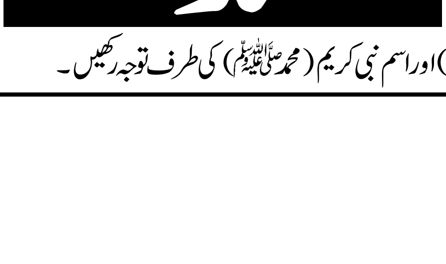

09- نمازوں اور وظائف کی ادائیگی کے دوران اسم ذات (اللہ) اور اسم نبی کریم (محمد ﷺ) کی طرف توجہ رکھیں۔

10- روزانہ قرآن حکیم کی تلاوت کریں۔ کم از کم ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، سمجھیں اور عمل کریں۔

11- صبح وشام درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

12- صرف دنیا کی فکر نہ کریں، آخرت کی بھی فکر کریں۔ اپنے پیارے دین اسلام کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے جب بھی طلب کریں سب سے پہلے اس کی اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا طلب کریں۔ اس کے بعد دین، دنیا اور آخرت میں حفظ و امان اور سلامتی کیلئے دعا کریں۔ امت مسلمہ اور اپنے ملک کے لیے خصوصاً دعا کریں۔ آخر پر اپنے کسی اور دنیاوی مسئلہ کے لیے اور بندۂ عاجز کیلئے دعا کریں۔

13۔ علاج کے دوران روزانہ یا ہفتے کے بعد دو رکعت نماز برائے دفع سحر و آسیب وخلاصی از اثرات نظر بند پڑھیں۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیت الکرسی، چاروں قل 3،3 بار پڑھیں اور دعا مانگیں۔

14۔ صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔ صدقہ دے کر علاج شروع کریں۔ ہر منگل وار زندہ مرغی خرید کر گھر میں لے آئیں۔ تمام افرادِ خانہ اسے ہاتھ لگائیں۔ گھر کے تمام کمروں میں اسے پھیر کر ذبح کرائیں اور کسی مستحق کو دے دیں۔ سوموار کو ایک پاؤ بڑا گوشت گھر میں لا کر ریفریجریٹر میں رکھ لیں۔ منگل کی صبح کو افرادِ خانہ کے ہاتھ لگوا کر یہ گوشت قبرستان میں رکھ آئیں۔ علاج کے دوران حسبِ ہدایت صدقہ دیتے رہیں۔ نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہر نیک کام صدقہ ہے۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر ہٹا دینا صدقہ ہے۔ صدقہ بلا کو ٹالتا ہے۔

15۔ نماز پابندی سے ادا کریں۔ تمام کام شریعت کے مطابق سرانجام دیں۔

16۔ دورانِ علاج، مقررہ وظائف پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تیسرے کلمے اور درود شریف کا کھلا ورد بھی جاری رکھیں۔

17۔ کچھ مقدار میں پانی، سرسوں کا تیل، چینی، اگربتیاں اور چھوٹی الائچیاں لیں۔ درود شریف، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور دوبارہ درود شریف 11، 11 بار پڑھ کر ان چیزوں کو دم کر لیں۔ سورۂ فاتحہ مع وصل بسم اللہ شریف پڑھیں یعنی ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے 'م' کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے 'ل' کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ روزانہ یہی دم کیا ہوا پانی پئیں۔ دم کیا ہوا پانی یا تیل اپنے چہرے، سینے، گردن، کانوں کے اندر، کانوں کی لوؤں کے نیچے، گلے کی رگوں، کلائیوں اور پسلیوں پر ملیں۔ بہتر یہی ہے کہ تیل سے رات کو مالش کریں اور صبح نہا لیں۔ نہانے کے بعد یہی دم کیا ہوا تیل بالوں میں لگا لیں۔ تیل سرسوں کے بجائے روغن دھنیا، روغن خشخاش، روغن تل، روغن بادام اور روغن کلونجی لے کر ملا لیں اور اسے دم کر لیں تو زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔

18۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مناسب سائز کے برتن میں پانی لیں۔ اس میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، معوذتین کا نقش لکھ کر ڈال لیں اور پانی آگ پر گرم کریں۔ جب پانی گرم ہو جائے تو اسے حسبِ ضرورت ٹھنڈا کریں۔ اس میں سے دھلے ہوئے تعویزات کے کاغذات نکال لیں درود شریف الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف 11، 11 بار پڑھ کر اس پانی کو دم کریں۔ متاثر شخص ٹب میں بیٹھ کر اس پانی سے غسل کرے۔ اس بات کا خیال رکھے کہ پانی زمین پر نہ گرے۔ غسل کے بعد پانی کو کسی برتن میں ڈال کر نہر یا دریا میں بہا دیں۔ اگر ٹب میسر نہ ہو تو کسی کچی زمین پر غسل کروائیں تاکہ پانی نالی میں نہ بہے۔ غسل آسانی سے نہ ہو سکے تو دم کیے ہوئے پانی سے چہرہ دھوئیں۔ اس پانی کو اپنے چہرے، سینے، گردن، کانوں کے اندر، کانوں کی لوؤں کے نیچے، گلے کی رگوں، کلائیوں، پسلیوں پر ملیں۔ دم کیے ہوئے پانی کے بجائے رات کے وقت حسبِ ہدایت دم کیے ہوئے تیل سے مالش کر کے صبح غسل کیا جا سکتا ہے۔ غسل کے بعد یہی کلام پڑھ کر خود کو دم کر لیں۔ شدید تکلیف کی صورت میں مسلسل گیارہ روز، روزانہ غسل کریں۔ اگر تکلیف قابلِ برداشت ہے تو ہفتے میں ایک غسل کافی رہے گا۔

19۔ غذائی رنگ (Food Colour)، عرق گلاب اور شہد ملا کر محلول بنا لیں۔ کوئی نیا پین لیں۔ اس محلول اور پین کو درود شریف، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف 11، 11 بار پڑھ کر دم کر لیں۔ بروز جمعرات، جمعۃ المبارک یا اتوار کو نمازِ فجر کی دو

سنتوں اور فرضوں کے درمیان، بعد از نماز فجر یا بروز اتوار شرفِ شمس میں قبلہ رو بیٹھ کر باوضو حالت میں سفید کاغذ اور چینی کی پلیٹ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل یا ان کے نقش لکھ لیں۔ نقش پانی کی بوتل میں ڈال لیں۔ وہ پانی پیتے رہیں۔ ہر اتوار تازہ نقش تیار کر لیں۔ اسی طرح چینی کی پلیٹ جس پر نقش لکھا ہے، دھو کر نہار منہ پی لیں۔

20۔ دم کیے ہوئے محلول اور قلم سے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، معوذتین کا نقش لکھ کر، یہی کلام پڑھ کر نقش دم کر لیں اور پہن لیں۔ حسبِ استطاعت نقش کا ہدیہ مسجد یا مدرسہ میں دے دیں۔

21۔ روزانہ رات کو سوتے وقت دم کیے ہوئے تیل کا ایک ایک قطرہ دونوں کانوں میں ڈال لیں۔

22۔ روزانہ دم کی ہوئی الائچی چبالیں۔

23۔ چینی، دودھ اور چائے میں ملا کر استعمال کریں۔

24۔ پڑھائی کے وقت روزانہ صبح اور شام کو اگربتی جلالیں۔

25۔ گھر یا دکان سے اثرات دور کرنے کے لیے دم کیا ہوا پانی چھڑکیں۔

26۔ اگر تمام اہلِ خانہ متاثر ہوں تو گھر میں پانی چھڑکیں۔ تمام افراد نقش پہنیں۔ گھر کے بڑے داخلی دروازے پر اور گھر کے تمام کمروں میں نقش لگائیں۔ افرادِ خانہ دم کیا ہوا پانی پئیں اور اس سے غسل کریں۔ غسل کر کے خود کو دم کر لیں۔ کھانے پینے کی اشیاء بھی دم کر کے کھائیں۔ تمام افرادِ خانہ تیسرے کلمے کا کھلا ورد کریں۔

27۔ شدید تکلیف کی صورت میں روزانہ صبح وشام سورۂ بقرہ، سورۂ یٰسین، سورۂ دخان، سورۂ جن پڑھیں یا موبائل فون پر ریکارڈ کروالیں اور روزانہ صبح وشام سُنتے رہیں۔

28۔ امراضِ نسواں کے لیے نقش گلے میں ڈالیں، دائیں بازو پر باندھیں اور کمر پر باندھیں۔

29۔ علاج کے دوران اگر سر درد ہو، گھبراہٹ ہو، پیٹ درد میں اضافہ ہو، متلی ہو یا قے آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ علاج اثر کر رہا ہے۔ ہر صورت میں علاج جاری رکھیں۔ اگر دورانِ علاج زرد، سرخ یا سیاہ قے آئے تو سمجھ لیں کہ جادو کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ معدے کا درد اس بات کی علامت ہے کہ مریض یا مریضہ کو جادو کر کے کوئی شے کھلائی یا پلائی گئی ہے۔ دم کیا ہوا پانی پینے سے پیٹ میں موجود اس چیز کے اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

30۔ علاج مستقل مزاجی، ہمت اور حوصلے سے، باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ بعض اوقات مخالف شیطانی قوتیں مریض یا مریضہ کو معالج سے بدظن کر کے، کاہلی و سستی کا شکار کر کے علاج میں رکاوٹ ڈال دیتی ہیں۔ ایسا مریض یا مریضہ بے قاعدگی کی وجہ سے اور بار بار روحانی معالج بدلنے کی وجہ سے کبھی بھی شفایاب نہیں ہوتے۔

31۔ مرض کی نوعیت اور شفا کے مطابق 11 دن، 21 دن، 41 دن یا 90 دن مسلسل روحانی علاج، وظائف اور عمل کی پابندی ضروری ہے۔ علاج ادھورا چھوڑنے کی صورت میں بعض اوقات معمولی تکالیف بھی شدید نوعیت کی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ مکمل شفا کے حصول تک مستقل مزاجی سے علاج جاری رکھیں۔

32۔ روحانی علاج کو آس پاس کے لوگوں سے مخفی رکھا جائے تاکہ مخالفین دوبارہ جادو نہ کرادیں۔

33۔ استعمال شدہ تعویزوں، بتیوں، اگربتیوں اور دم کے بعد جلائے ہوئے دھاگے کی راکھ زمین میں دبائیں یا قریبی دریا، نہر یا ندی میں بہادیں۔

34۔ نہار منہ ایک گلاس پانی لے کر اس پر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف (ایک ایک بار) پڑھ کر دم کریں اور تین گھونٹ میں یہ پانی پی لیں۔ ہر گھونٹ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھ کر پئیں۔

35۔ ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف ایک ایک بار پڑھیں۔

36۔ رات کو سونے سے پہلے وضو کریں اور سوتے وقت درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، چاروں قل اور درود شریف ایک ایک بار پڑھ کر

دونوں ہاتھوں پر دم کر کے، سر سے پاؤں تک پھیر لیں۔

37۔ صبح وشام وظائف کی ادائیگی کے بعد اپنی اور بندۂ عاجز کی تندرستی وسلامتی کے لیے دعا مانگیں۔ (جزاک اللہ)

38۔ جب علاج سے شفا حاصل ہونے لگے تو اکثر بارگاہِ ایزدی میں شکرانے کے نوافل پیش کرتے رہیں۔

39۔ دورانِ علاج خواب میں یا حالتِ بیداری میں جو کچھ نظر آئے نوٹ کر لیں۔ اپنے روحانی معالج سے ملاقات کے وقت انھیں ان امور سے اور اپنی ذہنی وجسمانی اور روحانی کیفیات سے آگاہ کر کے رہنمائی حاصل کر لیں۔

مختصر یہ کہ مندرجہ بالا علاج درج ذیل مراحل پر مشتمل ہے:

1۔ دورانِ علاج گاہے بگاہے یا روزانہ دو رکعت نماز نفل برائے حاجت/شکرانہ ادا کرنا۔

2۔ خدمتِ خلق کرنا؛ صدقات دینا۔

3۔ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت خود کو دم کرنا۔

4۔ روزانہ صبح وشام مقررہ وظائف پڑھنا اور ذکرِ الٰہی کرنا۔

5۔ تلاوتِ قرآن حکیم کرنا یا سُننا۔

6۔ دم کی ہوئی اشیاء (پانی، تیل، اگربتیاں، چینی، الائچیاں) حسبِ ہدایت استعمال کرنا۔

7۔ دم کیے ہوئے پانی سے غسل کرنا۔

8۔ متاثرہ جگہ (گھر، دکان) میں دم کیا ہوا پانی چھڑکنا۔

9۔ نقش لکھ کر پہننا، دھو کر پینا، گھر، دکان میں لگانا۔

10۔ نقش پر مشتمل بتیاں جلانا۔

11۔ نیلے دھاگے میں کلام پڑھ کر گرہیں لگانا اور یہ دم کیا ہوا دھاگہ حسبِ ہدایت کمر پر باندھنا، گلے میں لٹکانا یا جلانا۔

مندرجہ بالا روحانی علاج ہر قسم کے جسمانی، اخلاقی، روحانی، نفسیاتی اور ذہنی مرض اور معاشی وسماجی مسئلہ اور ہر مشکل کے حل کے لیے موثر ہے۔ اس سے انسان ایسی بیماریوں اور مشکلوں سے بھی چھٹکارا پاتا ہے جن سے وہ لاعلم ہو۔ روحانی علاج کے علاوہ روزمرہ کی عبادت کی ادائیگی کے دوران اور بحالتِ تندرستی بھی اگر مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق عمل کیا جاتا رہے تو بے شمار دینی، دنیوی اور اُخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ان ہدایات پر تمام روحانی معالجین، پیرانِ عظام، سالکین راہِ طریقت، ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے تندرست و بیمار خواتین وحضرات کو عمل کرنا چاہیے۔

جادووسحر والی اشیاء کا توڑ:۔ جادو کئی طرح سے کیا جاتا ہے۔ جادوگر ایک کوری ہانڈی میں مسان کی راکھ، ہندو مردے کی ہڈی، لوہے کی سوئیاں، چھریاں، بلیڈ اور دیگر تکلیف دہ چیزیں ڈال کر اپنے جادوئی عمل سے اس ہانڈی کو اپنے دشمن پر چلاتے ہیں۔ اکثر ایسے اعمال رات کو کرتے ہیں۔ جادو کے عمل سے وہ ہنڈیا عمل کی جگہ سے اُٹھ کر فضا میں بلند ہوتی ہے اور پھر مطلوبہ شخص کی طرف سفر کرتی ہوئی اس کے سر پر جا گرتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آدمی ہلاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح توا، تھال اور چراغ چلاتے ہیں۔ فنِ جادوگری میں یہ اعمال نہایت مہلک اور خطرناک شمار ہوتے ہیں۔ ایسے اعمال سے ہی سفلی عامل، جادوگر اپنے گھر یا عمل کی جگہ پر بیٹھ کر گندے غلیظ خون پر جادو پڑھ کر مطلوبہ شخص' گھر پر اپنے تصور سے گراتے ہیں تو وہ خون اپنی تمام تر نحوست کے ساتھ مطلوبہ شخص پر گرتا ہے جس سے وہ شخص لاعلاج امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

جادو کرنے کے تعویذات کئی اقسام کے ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کپڑے سے بنی ہوئی گڑیاں۔ گھروں میں عام طور پر بچیاں ان سے کھیلتی ہیں۔ اس پر تعویذ کر کے نقصان پہنچانے کی نیت سے اسے کسی کے گھر میں زیرزمین دبا دیا جاتا ہے۔ کاغذ کے اوپر تعویذ لکھ کر دروازے کی دہلیز پر چھپا دیا جاتا ہے۔ تانبے کی پلیٹ پر، چمڑے کے ٹکڑے پر بھی تعویذ کیا جاتا ہے۔ تعویذ کی سب سے خطرناک قسم یہ ہے کہ کپڑے کی گڑیا میں سوئیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ایک قسم اس سے بھی خطرناک ہے۔ اس میں سوئیاں لگی گڑیا کے اردگرد قبرستان کی مٹی رکھ کر اوپر سے سیاہ رنگ کے کپڑے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعویذات دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے شر سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی تعویذ ملے، اسے کسی عام آدمی کو نہیں دکھانا چاہیے سوائے اس کے کہ جو اس علم میں مہارت رکھتا ہو۔ اگر آپ کی رسائی کسی ایسے نیک روحانی عامل تک ممکن نہیں توان کے توڑ کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔

1۔ اس مقصد کے لیے باوضو حالت میں ان اشیاء کے اوپر سورۂ یٰسین ایک مرتبہ، آیت الکرسی اکیس مرتبہ اور کوئی بھی درود شریف اکیس مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کا حصار باندھ دیں۔
2۔ ایک کپڑا چوکور سفید یا جوگیا رنگ کا لیں۔ اور اس پر سورۂ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر ان اشیاء کو اس میں رکھ دیں اور اس کپڑے کو باندھ دیں۔ باندھتے وقت آیت الکرسی کا ورد جاری رکھیں۔ اگر کپڑا میسر نہیں تو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بازار سے ایک مناسب سائز کا کدو خریدیں اس کو درمیان سے کاٹ کر اس میں جادو کی اشیاء (تعویذ، وغیرہ) کو درمیان میں رکھ کر اوپر سے کسی کپڑے یا رسی کے ساتھ کدو کے دونوں ٹکڑوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیں۔
3۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا ورد کرتے ہوئے دریا یا نہر پر چلے جائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر آبِ رواں میں بہادیں۔
4۔ جب یہ گٹھڑی یا کدو کچھ دور بہہ جائے تو وہاں سے پانی کے ساتھ منہ ہاتھ دھو کر گھر آجائیں۔
5۔ گھر آ کر نہالیں۔
6۔ نہانے کے بعد اپنے اوپر آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔ ان اشیاء کا اثر فوری طور پر زائل ہوجائے گا۔ اور ساحر کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔ (۲۶۳)

بسم اللہ شریف سے سحر (جادو) کا علاج:۔

1۔ باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے بسم اللہ شریف ۷۸۶ مرتبہ لکھیں۔
2۔ اس کے نیچے آیاتِ شفا لکھیں اور نیچے دیئے گئے دو عدد نقوش بھی بنائیں۔
3۔ پہلا نقش پانی والی کسی بوتل میں ڈالیں اور اس پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اول وآخر درود ہزارہ اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔
4۔ پانی مریض کو ہر گھنٹے بعد تین گھونٹ بِسۡمِ اللّٰہِ شَافِیۡ کُلُّ شَافِیۡ شِفَآءٌ بِحَقِّ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر پلادیں۔
5۔ اس کے منہ پر اور بدن پر چھینٹے لگائیں ان شاء اللہ العزیز الحکیم سات یوم کے اندر اندر شفائے کاملہ نصیب ہوگی اور اس سحر کا اثر بالکل ٹوٹ جائے گا۔
6۔ اس عمل کو اکتالیس یوم تک ہر ساتویں روز نیا نقش اور پانی بنا کر استعمال کرنے سے مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لیے سحر ختم ہوجائے گا اور

آئندہ کے لیے روک تھام ہو جائے گی۔

7۔ دوسرے نقش کو عطر حنا لگا کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش درج ذیل ہیں:

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

۷۸۶

کھیعص	۴۷۵ع۶۶۶	۴۷۷۰ع۶۶۶	۴۷۷۷ع۶۶۶۶
حمٓ	۴۷۷۶ع۶۶۶	۴۷۷۴ع۶۶۶	۴۷۷۲ع۶۶۶
حمٓ عسٓق	۴۷۷۱ع۶۶۶	۴۷۷۲ع۶۶۶	۴۷۷۳ع۶۶۶۶
المٓص	لا الٰہ الا	اللہ محمد	رسول اللہ

8۔ یہی عمل اگر حب کے لیے کیا جائے تو مطلوب کو دم کیا ہوا پانی پلا دیں۔ نقش کے نیچے مطلوب کا نام لکھیں۔ اس سے ان شاء اللہ حب قائم ہو جائے گی۔ (۲۶۴)

ہر مرض سے نجات کے لئے اسمِ ذات کا نقش:۔

یہ اسم ذات کا نقش مبارک ہر مرض میں شفاء کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔ زعفران یا میٹھے زرد رنگ سے لکھ کر مریض کو پینے کے لئے دیں۔ ان شاء اللہ چند روز میں شفا ہوگی۔

	اللہ اللہ اللہ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اللہ اللہ اللہ	
اللہ	۱۵	۱۸	۲۳	اللہ
اللہ	۲۰	۲۲	۲۴	اللہ
اللہ	۲۱	۲۶	۱۹	اللہ
	اللہ اللہ اللہ		اللہ اللہ اللہ	

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سے سحر (جادو) کا علاج:

اسم پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بابرکت نام ہے۔ اس اسم پاک کے اعداد سے جادو کا علاج کیا جائے تو مریض جلد صحت یاب ہوگا۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ باوضو ہو کر اسمِ محمد کا نقش مربع لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈلوائیں اور گیارہ (11) عدد نقش مثلث لکھ کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان پانی میں گھول کر اس میں قدرے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گیارہ (11) دن میں مریض کو شفا نصیب ہوگی۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۹	۲۶	۲۲
۲۷	۲۱	۱۶	۲۸
۲۰	۲۴	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۱۹	۲۵

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴	۲۶	۳۲
۲۸	۳۱	۳۳
۳۰	۳۵	۲۷

جادو کے اثرات کو زائل کرنے کا ایک نادر طریقہ یہ ہے کہ "اللہ محمدؐ " کے مشترک اعداد سے ایک نقش مربع تیار کر کے موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔مشترک نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۴۵	۴۲	۳۹
۴۳	۳۸	۳۳	۴۴
۳۷	۴۰	۴۷	۳۴
۴۶	۳۵	۳۶	۴۱

ان میں اسماء مبارکہ کے مشترکہ مثلث چودہ (14) عدد تیار کیے جائیں اور مریض کو سات (7) دن تک صبح وشام دو (2) نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔

۷۸۶

۵۶	۴۸	۵۴
۵۰	۵۳	۵۵
۵۲	۵۷	۴۹

سورۂ فاتحہ سے ہر مرض کا علاج:۔

عام انسان کو زندگی میں زیادہ سے زیادہ جو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے، اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس فیصلہ کن عمل کا وظیفہ سب سے آسان حل ہے۔ یہ وظیفہ مکمل خشوع وخضوع اور ترجمہ ذہن میں رکھ کر کرنا ہے۔عمل شروع کرنے سے پہلے بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اچھی طرح دہرائی کرلیں تا کہ عمل کرنے کے دوران کوئی مشکل پیش نہ آئے۔اگر عمل کرتے ہوئے کہیں بھول جائیں تو نئے سرے سے سورۂ فاتحہ بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق پڑھیں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔وقت کی کوئی قید نہیں۔ ہر ایک کو اجازت ہے۔ عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی نماز والا پڑھیں۔ پھر اس ترتیب سے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا آغاز کریں۔

1۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1)

2۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2)

3۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3)

4۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4)

5۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5)

6۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (6)

7۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (6) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ (7)

اس طریقہ سے ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک مار کر دم کریں اور ایک پھونک پانی پر ماریں اور یہ سورۂ فاتحہ اسی ترتیب کے ساتھ ایک دن میں اکتالیس (41) مرتبہ پڑھنی ہے۔

اگر کوئی بیمار ہے یا جس کا بخار کسی طریقہ سے نہیں اترتا اور آپ اسے دم کرنا چاہتے ہیں تو اسی طریقہ سے روزانہ اکتالیس (41) مرتبہ سورۂ فاتحہ پانی یا چینی پر دم کر کے اسے کھلائیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ہر مرض کے لئے یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے اسی طرح عام سر درد یا درد شقیقہ میں بھی اس طریقے کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی کی داڑھ میں درد ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر بسم اللہ پڑھ کر اس کی داڑھ پر رکھوا لیں۔ پہلی مرتبہ سورۂ فاتحہ اکتالیس (41) مرتبہ پڑھنے کے بعد اسے کہیں کہ باہر تھوک دے۔ یہ عمل ایک دن یا تین دن کریں۔ ان شاء اللہ ہمیشہ کے لئے داڑھ کے درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر ریح کی درد ہو تو روزانہ اکتالیس (41) مرتبہ عمل کر کے دھاگے پر ایک گرہ لگائے جب اکتالیس (41) گرہیں مکمل ہو جائیں تو اس کو گلے میں لٹکائے یا بازو پر باندھ لے۔ اگر تعویذ میں اس کو محفوظ کر کے باندھے تو پانی لگنے سے محفوظ رکھے گا عمل کا اثر زائل نہیں ہوگا۔ اگر کوئی ایسا بیمار ہے جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو تو اس کو دم کر کے چینی یا پانی دیں اور ساتھ ساتھ پھونکیں بھی ماریں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر دو فریقوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو گیا ہے اور صلح کا کوئی امکان نظر نہ آئے تو دونوں فریقوں کو دم کیا ہوا پانی پلایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ گھر سے بھاگ جاتا ہے یا کہنا نہیں مانتا تو جب وہ سویا ہوا ہو تو اس پر دم کریں اور پانی کے چھینٹے لگائیں۔ جو بچہ تعلیم کے میدان میں کمزور ہو اور اس کا پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، اسے یہی عمل چینی اور سونف پر دم کر کے کھلائیں۔ اگر کسی کو تپ دق کا مرض ہے تو اسے بھی پانی پر دم کر کے پلائیں۔ غرض کوئی بھی مسئلہ ہو، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہیں۔ اگر کاروباری پریشانی ہے یا بے روزگار ہو تو فجر کی سنتوں سے پہلے اکتالیس (41) دن وظیفہ مکمل کریں اور نماز پڑھنے سے 163 پہلے پہلے یہ دعا بار بار دہرائیں:

”رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

فیصلہ کن عمل میں نے آپ کو بتا دیا ہے اگر اب بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے اور خود ہمت کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

سورۂ بقرہ سے ہر مرض کا علاج:۔ آپ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس گھر میں جنات یا جادو کی شکایت ہو اس میں بلاناغہ بلند آواز میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے۔ تمام اہل خانہ آپس میں حصے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن با آواز بلند پڑھنے کی شرط کا خیال رکھا جائے۔ اگر بامر مجبوری انسان خود سورۃ البقرہ نہ پڑھ سکتا ہو تو موبائل فون پر سورۃ البقرہ ریکارڈ کرا کر بھی گزارا کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی آزمایا ہوا ہے اس سے بھی کام بن جاتا ہے لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جس کا حکم اللہ کے نبی ﷺ نے دیا ہے۔ سورۃ البقرہ کم از کم بہتر (72) دن تک مسلسل پڑھنی چاہیے، وقت کی کوئی قید نہیں۔ جس گھر میں واقعی جنات کا سایہ یا جادو کا اثر ہوگا تو سورۃ البقرہ کی تلاوت کے ابتدائی دنوں میں مریض کی تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا یا اہل خانہ کی پریشانیوں میں سختی آ جائے گی۔ اس سے گھبرانا یا دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھنا چاہیے۔ اس علاج کے دوران ممکن ہے کہ جنات موبائل فون خراب کرنے کی کوشش کریں۔ اس لیے گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر موبائل پر پھونک مار دیں ان شاء اللہ وہ شیاطین کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

1۔ بعد از نماز تہجد یا بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر زعفران و گلاب سے سورۂ بقرہ کا نقش بنائیں۔

2۔ اس کو موم جامہ کر کے اس پر سورۂ بقرہ کا تین دن روزانہ دم کیا جائے۔ اگر کوئی مریض ہے تو یہ نقش اس کے گلے میں باندھ دیں۔ نقش اس طریقے سے باندھیں کہ مریض اس کو اتار نہ سکے۔ اگر تمام اہلِ خانہ سحر و آسیب کے اثرات کا شکار ہیں تو یہ نقش گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کر دیں۔ نقش سورۂ بقرہ یہ ہے۔

یاجبرائیلؑ　　۷۸۶　　یامیکائیلؑ

۲۳۶۸۹۴	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

یااسرافیلؑ　　وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ　　یاعزرائیلؑ

آیۃ الکرسی سے سحر (جادو) کا علاج:۔ روزانہ صبح کوسورج کے سامنے کھڑے ہوکر آیت الکرسی کا ورد، درج ذیل طریقے سے گیارہ مرتبہ کر کے اپنے اوپر دم کریں۔

1۔ سات بار درج ذیل درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَآءِ سِحْرِ وَالسَّاحِرِيْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

2۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ سات مرتبہ پڑھیں اور کہیں اے حیی وقیوم تو ہی زندہ وقائم ہے۔ مجھے اپنے حیی وقیوم ہونے کے ناتے سے زندہ و قائم کردے۔

3۔ پھر آیت الکرسی شروع کردیں۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ.

4۔ جب لفظ " لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ " پر پہنچیں یہاں صرف تصور کریں کہ میرا نگہبان مالک السموات والارض ہے۔ اور ہر شر انگیز قوت اس کے سامنے ہیچ ہے۔

5۔ اس کے بعد " يَا مُهَيْمِنُ " گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

6۔ آگے آیت الکرسی شروع کریں۔ جب لفظ " يَشْفَعُ عِنْدَهٗ " پر پہنچیں تو لفظ يَشْفَعُ پر توقف کرتے ہوئے اس بات کا تصور کریں کہ جادو کرنے، کرانے والا، دونوں ہی اور باقی مخالف قوتیں آپ کی گرفت میں آرہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عِنْدَهٗ کی ضرب خیال ہی میں سب مخالف قوتوں کے اوپر لگائیں۔ (صرف اسی بات کا تصور رکھیں کہ میں اپنے اوپر جادو کرنے اور کروانے والے حاسد اور دشمن پر اس کی ضرب لگا رہا ہوں۔ کسی کا نام لینے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ اس بات کا حقیقی علم ذاتِ باری تعالیٰ کو ہی ہے۔

7۔ اس کے بعد آیت الکرسی کو آگے پڑھنا شروع کریں۔ جب " وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ " پر پہنچیں تو اس بات کا تصور کرتے ہوئے کہ میں اب سحر وآسیب، نظرِ بد اور شرورِ کائنات کے اثر سے مکمل نجات پا چکا ہوں اور ذاتِ برتر و بزرگ کی مکمل حفاظت میں آ گیا ہوں۔ سات بار تکرار کر کے اپنے دونوں ہاتھوں پر اور اپنے پورے جسم پر پھیر کر 'اخراج فی السحر' کہہ کر دونوں ہاتھوں کو، اس تصور کے ساتھ جھٹک دیں کہ تمام جادو وسحر وغیرہ میرے وجود سے خارج ہو رہا ہے۔

8۔ اس طرح گیارہ مرتبہ اس عمل کو دہرانے کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی سادہ طور پر پڑھ کر اپنے جسم پر دم کریں۔

9۔ سات بار درج ذیل درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَآءِ سِحْرِ وَالسَّاحِرِيْنَ بِلُطْفِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ان شاء اللہ العزیز الحکیم بفضلِ ایزدی گیارہ یوم کے اندر اندر ہر قسم کے جادو وسحر سے نجات مل جائے گی۔ (۲۶۵)

1۔ بعد از نماز تہجد یا بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر زعفران وگلاب سے آیت الکرسی کا نقش بنائیں۔

2۔ اس پر آیت الکرسی تین سو تیرہ (313) مرتبہ، درود ہزارہ اکتالیس (41) مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کے گلے میں باندھ دیں۔ نقش حسب ذیل ہے:

یاجبرائیلؑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یامیکائیلؑ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ
وَمَا فِی الْاَرْضِ	مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ	االسَّمٰوٰت وَالْاَرْضَ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ	اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ	االسَّمٰوٰت وَالْاَرْضَ	وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
اِلَّا بِاِذْنِهٖ	یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ	االسَّمٰوٰت وَالْاَرْضَ	وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا	وَهُوَ الْعَلِیُّ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَمَا خَلْفَهُمْ	وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ	اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ	االسَّمٰوٰت وَالْاَرْضَ	وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا	وَهُوَ الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ

یااسرافیلؑ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یاعزرائیلؑ

جادوزدہ انسان کے لئے آیۃ الکرسی اورسورۂ فاتحہ کا مشترکہ نقش یا چارسورتوں (سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اورسورۂ ناس) کا مجموعی نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔

جب کسی جادوزدہ کا علاج کرنا ہوتو مندرجہ بالا مجموعی نقش تین (3) عدد باوضو تیار کیے جائیں۔ایک نقش مریض کے پلنگ کے اوپر لٹکادیا جائے۔دوسرا نقش مریض کے بستر کے نیچے رکھ دیا جائے۔تیسرا نقش موم جامہ کرکے مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔مریض کے پاس چودہ (14) دن تک کوئی ایسی عورت نہ آئے جسے دم نفاس یا حیض آرہا ہو۔چودہ (14) دن کے بعد یہ پرہیز ختم ہوجائے گا۔اگر چودہ دن کے اندر اندر ایسی کوئی عورت مریض کے قریب آ گئی تو تعویذوں کے اثرات ختم ہوجائیں گے۔اس مجموعی نقش کو کامل احتیاط کے ساتھ لکھنا چاہیے۔کیونکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔واضح رہے کہ یہ نقش سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اورسورۂ ناس کے نقوش کا مجموعہ ہے۔

۲۳۵۷ ۲۱۶۱ ۱۳۱۶ ۲۴۳	۲۳۷۱ ۲۱۷۵ ۱۳۳۰ ۲۵۶	۲۳۶۸ ۲۱۷۲ ۱۳۲۷ ۲۵۳	۲۳۶۵ ۲۱۶۹ ۱۳۲۳ ۲۵۰
۲۳۶۹ ۲۱۷۳ ۱۳۲۸ ۲۵۴	۲۳۶۴ ۲۱۶۸ ۱۳۲۲ ۲۴۹	۲۳۵۸ ۲۱۶۲ ۱۳۱۷ ۲۴۴	۲۳۷۰ ۲۱۷۴ ۱۳۲۹ ۲۵۵
۲۳۶۳ ۲۱۶۷ ۱۳۲۱ ۲۴۸	۲۳۶۶ ۲۱۷۰ ۱۳۲۵ ۲۵۱	۲۳۷۳ ۲۱۷۷ ۱۳۳۲ ۲۵۸	۲۳۵۹ ۲۱۶۳ ۱۳۱۸ ۲۴۵
۲۳۷۲ ۲۱۷۶ ۱۳۳۱ ۲۵۷	۲۳۶۰ ۲۱۶۴ ۱۳۱۹ ۲۴۶	۲۳۶۲ ۲۱۶۶ ۱۳۲۰ ۲۴۷	۲۳۶۷ ۲۱۷۱ ۱۳۲۶ ۲۵۲

آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترکہ نقش یہ ہے۔

۲۳۶۵ / ۱۸۷	۲۳۶۸ / ۴۹	۲۳۷۱ / ۱۱۰	۲۳۵۷ / ۱۳۷
۲۳۷۰ / ۱۰۹	۲۳۵۸ / ۱۳۸	۲۳۶۴ / ۱۸۶	۲۳۶۹ / ۵۰
۲۳۵۹ / ۱۳۹	۲۳۷۳ / ۱۱۲	۲۳۶۶ / ۴۷	۲۳۶۳ / ۱۸۵
۲۳۶۷ / ۴۸	۲۳۶۲ / ۱۸۴	۲۳۶۰ / ۱۴۰	۲۳۷۲ / ۱۱۱

سورۂ جن کی ابتدائی آیات سے علاج:۔ سورۃ البقرہ کی تلاوت کے باوجود بھی اگر جنات پریشان کرتے رہیں تو پھر سورۂ جن کی ابتدائی سات (7) آیات ہر روز گیارہ سو (1001) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ سورۂ جن کی یہ سات آیات سو (100) مرتبہ پڑھنے کے بعد کسی کھانے والی چیز اور پانی پر پھونک مار کر دم کرتے رہیں۔ آسیب زدہ جگہ پر اس دم کیے ہوئے پانی کے چھینٹے لگائیں اور کھانے والی چیز مثلاً چینی' سونف وغیرہ مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو اکتالیس (41) دن مسلسل کریں۔ اس وظیفہ کو پڑھنے کے دوران لباس صاف ستھرا اور پاک ہونا چاہیے۔ ایک وقت مقرر ہونا چاہیے۔ وظیفہ مکمل ہونے تک ان شاء اللہ بفضل خدا تمام پریشانیوں سے جان چھوٹ جائے گی۔

آیت کریمہ کا وظیفہ:۔

..... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ سورۃ الانبیاء [21:87]

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا○

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو آپ نے سخت تکلیف کی حالت میں یعنی جب ایک خاص مچھلی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یونس علیہ السلام کو نگل لیا تھا۔ اس وقت آپؑ نے یہ دعا مانگی تھی۔ قرآن مجید میں اس دعا کی قبولیت کا بھی ذکر ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ سورۃ الانبیاء [21:88]

پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

اس میں واضح اشارہ موجود ہے کہ اگر بندۂ مومن خلوص دل کے ساتھ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شرف قبولیت سے نوازتے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ مومن اپنی کسی تکلیف اور پریشانی کے موقع پر یہ دعا مانگتا ہے جو یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی تو اللہ کے ہاں اسے ضرور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اس وظیفہ کو دوسرے تمام وظائف پر فوقیت حاصل ہے۔ ہر قسم کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس وظیفہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس وظیفہ کو دردِ دل اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھا جائے اور تمام دنیاوی خیالات سے آزاد ہو کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اس وظیفہ کا ورد کیا جائے۔

اس وظیفہ کو کرنے کی کچھ شرائط ہیں:

1۔ اس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد کرنا ہے۔

2۔ اس وظیفہ کو کھلے آسمان تلے کرنا ہے۔ بارش کی صورت میں اگر چاہیں تو اوپر کپڑا یا ترپال وغیرہ تان کر وظیفہ جاری رکھنا ہے۔ اس وظیفہ کو کسی کمرے کی چھت کے نیچے بیٹھ کر نہیں کرنا۔

3۔ جس جگہ وظیفہ کرنا ہے، وہاں مکمل اندھیرا ہونا چاہیے۔ اگر قدرتی طور پر کہیں سے روشنی پہنچ رہی ہو یا چاند کی چاندنی راتیں ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، خود روشنی کا اہتمام نہیں کرنا۔

4۔ تنہائی اور پرسکون جگہ ہونی چاہیے۔

5۔ وظیفہ کرتے وقت چاہے کسی طرح کے نقصان کی اطلاع ملے وظیفہ نہیں چھوڑنا۔ جب تک مقررہ تعداد پوری نہ کرلیں۔ اکثر اوقات اس وظیفہ کے دوران شیطان آپ کو کسی کے فوت ہونے، آگ لگ جانے یا کسی سخت صدمے کی جھوٹی اطلاعات پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے لئے وہ آپ کے گھر ہی کے کسی فرد کے دل میں وسوسہ ڈال کر اس کو آپ کے پاس بھیجے گا۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی اپنے اوپر گھبراہٹ طاری نہ ہونے دیں۔ اطمینان سے اپنا وظیفہ جاری رکھیں اور اپنی جگہ سے ہرگز نہ اٹھیں۔

6۔ وظیفہ شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جائے نماز پر باوضو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اپنے پاس مٹی کے پیالے میں پانی رکھ لیں۔ کیونکہ وظیفہ کرتے وقت آپ کی پیشانی اور سر بار بار گرم ہو جائے گا۔ اس پانی کو آپ نے ہاتھ پر لگا کر بار بار پیشانی اور سر کو ٹھنڈا رکھنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

7۔ آپ نے آیت کریمہ کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ایک رات میں 3100 مرتبہ آیت کریمہ پڑھنی ہے۔ اکتالیس (41) دن میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا اور آیت کریمہ ایک لاکھ ستائیس ہزار ایک سو بار پڑھی جائے گی۔ اس طرح مقررہ تعداد سے دو ہزار ایک سو بار زائد پڑھا جائے گا، جس کا کوئی حرج نہیں۔ اگر آپ کے پاس 100 دانوں والی تسبیح ہے تو اپنے پاس اکتیس (31) دانے موتی، کھجور کی گٹھلی یا کسی اور چیز کے رکھ لیں۔ جب ایک بار 100 دانوں کی تسبیح مکمل کر لیں تو ان 31 دانوں میں سے ایک کو اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیں۔ اس طرح اکتیس (31) دانے مکمل آپ کی جیب میں چلے جائیں گے تو آپ کو خود بخود تعداد کا درست اندازہ ہو جائے گا۔

8۔ آیت کریمہ پڑھنے کے دوران ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک وصاف ہونا چاہیے۔ صرف وہ مقصد ذہن میں رکھیں جس کے لئے یہ وظیفہ کر رہے ہیں۔ اس وظیفہ کو کرنے کے دوران اس کا ترجمہ آپ کو ضرور یاد ہونا چاہیے۔

9۔ جب آیت کریمہ کا وظیفہ کریں تو ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کرلیں ''فَاغْفِرْلِیْ''۔

10۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو اس پیالے والے پانی کو کسی ایسی جگہ پر گرائیں جہاں اس پر پاؤں نہ آئیں۔ مثلاً دیوار کے اوپر گرایا جا سکتا ہے۔ پودوں کے گملوں میں انڈیلا جا سکتا ہے۔

11۔ وظیفہ پڑھتے وقت جب لفظ ''لَآ اِلٰـہَ'' زبان پر آئے، اس وقت ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ سوائے خدا کی ذات کے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ کی ذات کے علاوہ ہر قسم کی مخلوق کی نفی کردے۔ جب لفظ ''اِلَّآ اَنْـتَ'' پر پہنچے تو آسمان کی طرف دھیان ہو۔ صرف تو ہی ہے جو سب کی بگڑی بنانے والا ہے۔ جب لفظ ''سُبْـحٰـنَكَ'' پر پہنچے تو دل میں یہ خیال کرے کہ یا اللہ جن مصیبتوں میں میں مبتلا ہوں تیری ذات اس سے پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ تیری ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔ جب لفظ ''اِنِّـیْ'' پر پہنچے تو اپنے نفس کی طرف اشارہ کرے کہ میں ہی قصوروار ہوں۔ جب لفظ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا خیال دل میں ہو اور یہ تصور کرے کہ اللہ مجھ سے بہت ظلم ہوئے ہیں تو غفور ورحیم ہے۔ مجھ پر رحم فرما۔ اگر دوران وظیفہ آنسو نہ آئیں تو کم از کم شکل ہی ایسی بنالیں کہ اللہ تعالیٰ کو ترس آجائے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ عاجزی، انکساری اور خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا ہی اس وظیفہ کی اصل روح ہے۔

12۔ اگر وظیفہ کرنے کے دوران وضو نہ رہے تو دوبارہ نئے سرے سے وضو کریں اور پھر وہیں سے وظیفہ شروع کریں، جہاں پر وضو ٹوٹا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ وظیفہ بہت سارے مسائل کا بہترین حل ہے۔ مگر اس کو خلوص نیت کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

سورۂ مزمل سے روحانی علاج:۔ سورۂ مزمل سروری قادری سلسلے کا معروف وظیفہ ہے۔ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں اس کے بہت سے معارف بیان فرمائے ہیں۔ دیگر روحانی سلاسل میں بھی ظاہری و باطنی کشائش کے حصول کے لیے بطور وظیفہ اس

سورۂ مقدسہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت مولانا نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ سورۂ مزمل کے ذریعے جادو کا علاج کیا کرتے تھے۔سورۂ مزمل باوضو پانی پر دم کرکے مریض کو دیا کرتے تھے۔صبح وشام مریض یہ پانی پینے سے جادو کے اثرات سے نجات پاتا ہے۔ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص سورۂ مزمل کو روزانہ پڑھے گا اور اس کو اپنے پاس لکھ کر رکھے گا، اس پر کوئی بلا نازل نہ ہوگی۔خدا کی مخلوق کی نظروں میں وہ ذی عزت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا ولی بنائے گا اور اس سورۂ مقدسہ کی پابندی سے تلاوت کرنے والے پر سحر وآسیب اثر انداز نہ ہوں گے۔

سورۂ مزمل سے ہر قسم کے جادو کا علاج:۔

1۔ یہ عمل شروع کرنے سے پہلے وضو کرکے اپنا حصار کرلیں یعنی درود شریف، الحمد شریف، آیت الکرسی، چاروں قُل اور پھر سے درود شریف، ہر ایک تین، تین بار پڑھ کر خود کو دم کرلیں۔

2۔ مناسب مقدار میں پانی' سونف اور چینی اپنے پاس رکھ لیں۔اکیس (21) مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اور ان تینوں چیزوں کو دم کریں۔
ہر بار جب سورۂ مزمل پڑھنی شروع کریں اور ان الفاظ پر پہنچیں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًاO تو اس کے بعد درج ذیل آیت کو اکیس (21) مرتبہ پڑھیں:

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِOوَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِO سورۃ مومنون [23:97-98]

اس کے بعد سورہ مزمل کا باقی حصہ پڑھ کر مکمل کریں۔

3۔ یہ عمل اکتالیس (41) روز تک جاری رکھیں۔روزانہ تمام چیزیں تمام اہلِ خانہ کو ساتھ ساتھ تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھلاتے اور پلاتے بھی جائیں اور عمل بھی جاری رکھیں۔ان شاء اللہ ہر قسم کے جادو اور تعویذات کا اثر ختم ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے گا۔

سورۂ والضحیٰ کا عمل:۔

1۔ اپنے مکان کے ایک کمرے میں باوضو ہوکر پہلے روز جو وقت چاہیں اپنی مصروفیات وحالات کے پیش نظر مقرر کریں اور پھر اکیس روز اسی وقت کی پابندی کریں۔

2۔ پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر سورۂ والضحیٰ ایک سو اکیس (121) مرتبہ پڑھیں اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

3۔ پھر اللہ سے دعا مانگ کر اٹھ کھڑے ہوں اور مصلیٰ بھی اٹھا کر الگ تہ کرکے رکھ دیں۔یہ مصلیٰ اسی کام کے لیے مخصوص رہے۔اسے کوئی اور استعمال نہ کرے۔

4۔ دوسرے روز وقت مقررہ پر درود شریف گیارہ مرتبہ باوضو ہوکر پڑھیں اور پھر ایک سو پچیس (125) مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کریں اور آخر میں درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر دعا مانگ کر اٹھ کھڑے ہوں اور مصلیٰ بھی اٹھا کر تہ کرکے الگ رکھ دیں۔

5۔ مندرج بالا ہدایات اور طریقہ کار کے مطابق اکیس روز یہ سورۂ مقدسہ پڑھیں۔ان اکیس ایام میں سورۂ مقدسہ پڑھنے کی تعداد نیچے دیئے گئے جدول کے مطابق ہوگی۔

6۔ چلے کے آخری روز تمام مسنون دعائیں بھی جو یاد ہوں، انھیں پڑھ کر پھر اپنی زبان میں اپنے مقصد کے لیے دعا مانگیں۔شکرانہ کے دو نفل بھی پڑھیں کہ اس ذات پاک نے وظیفہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

7۔ اسی طرح انھی اعداد وشمار اور مقررہ اوقات میں سورۂ الم نشرح اور سورۂ والتین کا وظیفہ بھی مکمل کیا جائے۔اس بات کا سختی سے اہتمام کیا جائے کہ جتنے اعداد وشمار جس دن کے لیے درج کیے گئے ہیں، ان میں کسی روز بھی کوئی کمی بیشی نہ ہونے پائے۔مکمل ہونے کے بعد آپ ان سورتوں کے عامل ہوجائیں گے۔جائز مقاصد کے لیے یہ سورتیں خود بھی پڑھیں اور لوگوں کو بھی ان کی اجازت اور تعلیم دیں۔مثلاً جس شخص کا کاروبار بند ہوگیا ہو، اسے ان سورتوں کو صبح نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد درود شریف کے ساتھ تین تین

بار پڑھ کر دعا مانگنے کی ہدایت کی جائے۔ان شاءاللہ تھوڑے دنوں کے اندر ہی وہ اس وظیفہ کی برکات دیکھے گا۔دنیوی کاروبار کے علاوہ ان کی تلاوت مذکورہ تعداد میں روزانہ کرنے سے آخرت کی نجات وبخشش کا ذریعہ بھی ہوگا۔جس گھر میں یہ معمول ہوگا،اس گھر میں جادوٹونے کا کوئی اثر نہ ہوگا۔لیکن متعلقہ آدمی کونصیحت کردی جائے کہ وہ نماز روزہ کے ساتھ تمام اسلامی احکام کی پابندی کرنے کو زندگی کا معمول بنالےاوررزق حلال کھائے،حرام سے پرہیز کرے۔(۲۶۶)

وظیفہ کا دن	تعدادورد	وظیفہ کا دن	تعدادورد	وظیفہ کا دن	تعدادورد
1	121	8	147	15	171
2	125	9	151	16	173
3	127	10	153	17	177
4	131	11	157	18	181
5	135	12	161	19	183
6	139	13	165	20	188
7	143	14	169	21	197

مندرجہ بالاترتیب کے مطابق اکیس روز میں یہ سورۂ مقدسہ تین ہزاردوسو چورانوے(3294)بار پڑھی جائے گی۔

معوذتین سے ہرقسم کے جادو کا علاج:۔ اگرآپ کے گھر سے تعویذ نہیں ملتے لیکن دل میں وہم ہے کہ شاید کسی نے تعویذ کیے ہوئے ہیں یا اگرکسی نے واقعی آپ کونقصان پہنچانے کے لئے تعویذ کیے ہیں اورتعویذ آپ تلاش نہیں کرسکتے تو اس کے لئے ایک آسان آزمودہ علاج درج ذیل ہے:

1۔ ایک برتن میں پانچ (5) گلاس یا حسبِ ضرورت پانی ڈال کراپنے پاس رکھ لیں۔پاؤ(قریباً250 گرام) چینی اور پاؤ سونف بھی علیحدہ علیحدہ برتنوں میں ڈال لیں۔
2۔ اس عمل کوشروع کرنے سے پہلے باوضو ہوکراکیس(21) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کراپنے جسم پر دم کرنا ہے۔طریقہ یہ ہے کہ سات(7)مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعداپنے جسم پرپھونک مارنی ہے۔اس طرح کل تین پھونکیں بنتی ہیں۔
3۔ اس کے بعد گیارہ(11)مرتبہ درودابراہیمی،جونماز میں پڑھتے ہیں پڑھ کرتینوں چیزوں پانی' چینی اورسونف پرپھونک ماریں۔
4۔ پھرتین سوتیرہ(313)مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کردم کریں۔
5۔ آخرمیں تین سوتیرہ(313)مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کردم کریں۔
6۔ پہلے دن یہ عمل کرنے کے بعد خاندان کے تمام افرادکودم کیا ہواپانی پلائیں۔
7۔ باقی پانی سے گھرمیں چھینٹے لگائیں۔
8۔ اس کے بعدتھوڑی تھوڑی سونف اورچینی بھی تمام افرادکوکھلائی جائے۔
9۔ یہ عمل مسلسل اکتالیس(41)دن دہرانا ہے۔سونف اورچینی وہی رہنے دیں۔روزانہ دم کریں اورروزانہ تمام افرادکوکھلائیں۔جبکہ پانی روزانہ نیالےلیں۔اہل خانہ کودم کرکےروزانہ پلائیں لیکن گھرمیں چھینٹے دس(10)دن کے وقفہ سے لگائیں۔
10۔ ان شاءاللہ بفضل خدااکتالیس(41)دن کے بعد ہرقسم کے تعویذات کا اثرختم ہوجائے گا۔یہ عمل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی اور پرہیزگار ہواوراگراس میں یہ خوبی نہیں پائی جاتی توعمل شروع کرنے سے پہلے نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے تاکہ وظیفہ کے اثرات زائل نہ ہوں۔اگراس عمل کے بعد بھی دل کوتسلی نہ ہویا مسئلہ جوں کا توں رہے تواس کتاب میں

بیان کردہ سورہ مزمل کے عمل سے کام لیں۔

11۔ سحر وآسیب، نظرِ بد اور دیگر شرورِ کائنات سے فوری طور پر چھٹکارا پانے کے لیے اتوار کے روز طلوعِ آفتاب کے وقت ننگے پیروں زمین پر کھڑے ہوکر تین تین مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پوری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے پیروں کے نیچے کی مٹی لے کر ایک انگیٹھی میں جو پہلے سے سلگا دی گئی ہو جلا دیں۔ ان شاء اللہ کیسا ہی سحر وغیرہ کا اثر ہو، جاتا رہے گا۔ مگر اعتقادِ قلبی شرط ہے اور وقتِ عمل یہ تصور کیا جائے کہ جو اثرات سحر وغیرہ کے میرے جسم میں ہیں وہ سب پیروں کی جانب زمین میں جذب ہوتے جا رہے ہیں۔ (۲۶۷)

12۔ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس کے نقوش اکابرین سے دونوں طرح منقول چلے آرہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔ ان نقوش کو کسی ساعتِ سعید میں باوضو پاک وصاف جگہ میں زعفران یا اور کسی خوشبودار چیز سے لکھ کر بازو پر باندھا جائے یا کسی مریض کو پلایا جائے تو ان شاء اللہ شرور وآفات اور ہر قسم کے امراض سے انسان کو نجات حاصل ہوگی۔ لفظی نقوش یہ ہیں۔ ان نقوش کو لکھتے وقت زیرزبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ جادوزدہ انسان کے لئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش باوضو بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقوش کا مجموعی نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش موم جامے کے بعد کالے کپڑے میں سی لیں اور ڈورا بھی کالا ہی استعمال کرائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس 40 دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش سورہ اخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ	هُوَ اللّٰهُ	اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ
هُوَ اللّٰهُ	اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ
اَحَدٌ	اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ	وَلَمْ يُوْلَدْ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ	وَلَمْ يُوْلَدْ	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

نقش سورہ فلق

قل اعوذ	بربّ الفلق	من شر ماخلق	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفّٰثٰت	في العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش سورہ الناس

قل اعوذ بربّ الناس	ملك الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس
ملك الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذى يوسوس
اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذى يوسوس	في صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذى يوسوس	في صدور الناس	من الجنّة والناس

نقش معوذتین (عددی)

نقش سورہ فلق

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

نقش سورہ ناس

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

سورہ الناس کا عمل برائے ردِّ سحر: ۔اس عمل کو روزانہ بعد از نماز عشاء ۴۱ بار پڑھیں۔عمل کی مدت ریاضت اکیس یوم ہے۔تعویذ اور دم دونوں اتنے قوی الاثر ہوں گے کہ عامل خود حیران ہوگا۔یہ عمل قرآن مجید کا زندہ کرشمہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ناس ناس ناس مَلِكِ النَّاسِ ناس ناس ناس اِلٰهِ النَّاسِ ناس ناس ناس مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ناس ناس ناس الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ناس ناس ناس مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ناس ناس ناس۔

جب ادویات اپنا اثر چھوڑ چکی ہوں اور اطباء علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔ باوضو ہوکر ایک کانا یعنی سرکنڈ لیں جس کی لمبائی ایک بالشت دوانگل ہو۔اسے لمبائی کے رخ چیر لیں۔عمل مذکورہ چار مرتبہ پڑھ کر سرکنڈے اور مریض پر دم کریں۔اول وآخر ایک ایک بار درود شریف بھی پڑھیں۔اور سرکنڈا مریض کے سرہانے رکھ دیں۔تین گھنٹے بعد سرکنڈے (کانے) کی دوبارہ پیمائش کریں۔اس کی لمبائی میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔یعنی بڑھ جائے گا۔پس ایک بالشت دوانگل سے جتنا زائد ہو کاٹ کریں۔اور پھر حسبِ سابق عمل پڑھ کر دم کرکے مریض کے سرہانے رکھیں۔ جتنا سرکنڈا کٹتا جائے گا،ان شاءاللہ اتنا ہی مرض ختم ہوگا اور مریض صحت یاب ہوگا۔اگر شروع میں ہی کانا نہ بڑھے اور پورا ایک بالشت دوانگل رہے تو یہ علامت مریض کے لئے خطرناک ہے اور شفایابی کی امید بہت کم ہے۔

دھاگا تیار کرنے کا طریقہ: ۔فوری آرام کے لیے درج ذیل عمل بھی بہت اثر انگیز ہے۔ یہ عمل اور اس کی اجازت کا طریقہ خواجہ شمس الدین عظیمی، پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی اور بہت سے دیگر روحانی معالجین نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے۔بندۂ عاجز نے روحانی علاج کے لیے یہ عمل کئی بار آزمایا اور اسے مجرب پایا۔طریقہ یہ ہے کہ مریض یا مریضہ کے سر سے پیر کے انگوٹھے تک نیلے سوتی دھاگے کے گیارہ تار ناپ لیں۔ان گیارہ تاروں کی چار تہیں کرلیں۔دھاگے کے سرے پر ایک ڈھیلی گرہ لگائیں۔ایک بار سورۂ فلق پڑھ کر گرہ میں پھونک ماریں اور فوراً کس دیں۔یعنی پھونک کو گرہ میں بند کردیں۔اسی طرح گیارہ گرہیں لگانے کے بعد دھاگے کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دیں۔دھاگا جب جلے گا تو اس میں سے بدبو یا چراند آئے گی۔ جب تک یہ بو یا چراند آئے،روزانہ اس عمل کو کرتے رہیں۔اس عمل کی اجازت کے لیے تین بار درود شریف پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الْوَاسِعِ جَلَّ جَلَالُہٗ ایک سو ایک (101) مرتبہ پڑھیں۔پھر تین بار درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔

سحر وآسیب کے بدثرات سے محفوظ رہنے کے لیے بھی دھاگا دم کر کے گلے میں ڈالا جاسکتا ہے یا بازو پر باندھا جاسکتا ہے۔حفاظتِ حمل کے لیے خواتین یہ دم کیا ہوا دھاگا کمر پر باندھ سکتی ہیں۔یہ دھاگا جانوروں کی حفاظت کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے نما تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سے اس سوراخ کا منہ بند کردیں۔دھاگا تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے:

01۔ سات (7) عدد کچے دھاگے لیں جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔

02۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔

03۔ پھر اکیس (21) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور اکیس (21) مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ دے کر پھونک ماریں۔ اسی طریقہ سے 21، 21 بار دونوں سورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگانی ہیں۔

04۔ جب دھاگا تیار ہو جائے تو اکیس (21) مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دھاگے کو دم کر لیں۔ حسبِ توفیق مسجد میں اس کا ہدیہ دے دیں اور اس کے بعد یہ دم کیا ہوا دھاگا استعمال کریں۔

ردِ سحر کے لئے جلانے والے تعویزات:۔

01۔ یہ نقش یَــا سَلَامُ کا ہے۔ اس نقش کو باوضو لکھ کر اگر کسی جادوزدہ کے جسم پر مل کر آگ میں جلا دیں اور لگا تار سات دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو ان شاءاللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

02۔ اگر کسی مریض کو جنات تنگ کرتے ہوں یا جادوٹونے وغیرہ کے اثرات بہت زیادہ محسوس ہوں تو پھر اسے یہ تعویذ جس میں شیاطین کے نام ہیں، لکھ کر دیا جائے۔ مریض رات کو سوتے وقت سر سے پاؤں کے تلوؤں تک پورے جسم پر پھیر کر سرہانے کے غلاف میں رکھ دے۔ اس طرح تین روز کرے اور پھر اسے چولہے میں جلا دے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو پھر ایک تعویذ لکھ کر دیا جائے۔ اسے تین دن تک اسی طرح استعمال کر کے جلا دیا جائے۔ تعویذ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ اس سرہانے کو بچوں کو استعمال نہ کرنے دیا جائے تا کہ کہیں بے خیالی میں سرہانے سے نیچے نہ گر جائے اور پھر ضائع ہو جائے۔ تعویذ یہ ہے۔

ہامان	فرعون	ابلیس
شداد	نمرود	قارون
اجمعین	لعنہم	ضحاک

03۔ چینی کی پلیٹ میں سورۂ فاتحہ لکھیں اور یَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ لکھیں۔ اس میں پانی ڈال کر مریض کو پلائیں۔ یہ عمل چالیس (40) دن کرنا ہے۔

04۔ سورۂ آل عمران کی آیت قطب ایک بار پڑھ کر چہرے کے سوراخوں پر دم کریں کہ پہلے دایاں کان، پھر بایاں کان، پھر ناک کا دایاں سوراخ، پھر بایاں سوراخ، پھر دائیں آنکھ، پھر بائیں آنکھ پھر ساتویں مرتبہ پورے چہرے پر پھونکیں۔ یہ عمل سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن تا اکتالیس دن تک کریں۔ آیت قطب یہ ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ
قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ آل عمران [3:154]

05۔ آبِ زمزم، عرق گلاب اور فوڈ کلر سے تیار کردہ محلول سے اکتالیس (41) نقش لکھیں۔ ایک گلے میں ڈالیں اور ایک روزانہ پلائیں۔ نقش یہ ہے۔

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

نوٹ:۔ نقش کو نیچے والے عدد کی طرف سے اوپر والے عدد کی طرف ترتیب سے لکھنا ہے یعنی ۶۲ سے شروع کریں اور ۷۰ پر ختم کریں۔

06۔ آسیب سے نجات کے لیے مندرجہ ذیل پانچ تعویذ لکھیں ایک مریض کے گلے میں اور چار گھر کے کونوں میں لٹکائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ○ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ ...فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ...۔

الانبیاء[21:107]+النمل[27:48]+الصافات[37:79]+یٰسین[36:58]+ الحجر[15:34]+ ص[38:77]+ البقرہ[2:279]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا	حَوْلَ	وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا
حَوْلَ	وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
وَلَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	الْعَلِيِّ
قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	الْعَلِيِّ	الْعَظِيْمِ

07۔ حرزِ ابی دجانہؓ مریض کے گلے میں ڈالیں، وہ یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا وَمُقْتَحِمًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

08۔ سورۃ الطارق ایک بار پڑھ کر مریض کے دائیں کان میں پھونکیں اور ایک بار پڑھ کر بائیں کان میں۔ پھر ایک بار دائیں چشم میں اور ایک بار بائیں چشم میں۔ ایک بار ناک کے دائیں نتھنے میں اور ایک بار بائیں نتھنے میں اور ایک بار منہ پر دم کریں۔ پھر ایک بار پڑھ کر تمام بدن پر دم کریں۔ ان شاء اللہ مریض شفایاب ہوگا۔

جادو کا واپس لوٹانا:۔ رجعت السّحر یا ردّ سحر کے معنی ہیں جادو کرنیوالے کی طرف اس کا (سحر، جادو) لوٹا دینا یعنی سحر جادو کرنے والے پر اس کے عمل کا اثر الٹا ہو کر اسی پڑے اور وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے۔ اس عمل سے مریض مسحور شفایاب ہو جاتا ہے جبکہ جادو کرنے والا، جادو کا شکار ہو جاتا ہے۔

01۔ سورۂ کوثر کا عمل برائے ردِّ سحر:۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو سحر کیا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورۂ کوثر روزانہ باوضو سو (100) مرتبہ بلا درود شریف پڑھے۔ سورۂ کوثر کا یہ نقش کالے کپڑے میں موم جامہ کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس (40) دن کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

02۔ **سورۂ عبس کا عمل برائے ردِ سحر:**۔ جادوٹونے کو لوٹانے کے لئے سورۂ عبس (پارہ نمبر ۳۰) کا نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ایک بوتل میں پانی لیں سورۂ عبس تیرہ (13) مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح وشام مریض کو یہ پانی پلائیں۔مغرب کے بعد مریض کو سورۂ عبس تین (3) مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین (3) مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ گیارہ (11) دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

سورۂ یٰسین کا عمل برائے ردِ سحر:۔تعویذات کے اثرات بد سے بچنے کے لئے جو وظائف بتائے گئے ہیں اگر ان سے بھی اثرات ختم نہ ہوں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے عملیات شروع کرنے کی جو شرائط بتائی گئی ہیں ان کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے سورۂ یٰسین کا عمل شروع کر دیں۔

1۔ سورۂ یٰسین کا عمل شروع کرنے سے پہلے عمل کرنے والے کو اپنے اردگرد حصار کھینچنا بہت ضروری ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ آیت الکرسی اور چاروں قل (الکفرون۔اخلاص۔الفلق۔الناس) پڑھ کر کسی چاقو یا چھری کی نوک پر پھونک مار کر اس سے اپنے اردگرد گول دائرے کی شکل میں حصار کھینچ لیں۔

2۔ عمل شروع کرنے سے پہلے تین برتنوں میں پانی، چینی، سونف حسب مقدار ساتھ رکھ لیں۔سورۂ یٰسین کا وظیفہ بتائے گئے طریقے کو اچھی طرح سمجھ کر کریں۔

3۔ سورۂ یٰسین کے سات مبین ہیں۔سورۂ یٰسین کو اس طریقے سے پڑھنا ہے کہ جب پہلے مبین پر پہنچیں تو برتنوں میں رکھی ہوئی اشیاء پر پھونک مار کر دم کریں۔اس کے بعد سورۂ یٰسین کو دوبارہ ابتداء سے شروع کریں اور دوسرے مبین پر پہنچ کر پھر دم کریں۔اسی طریقہ سے سات مبین مکمل کرنے ہیں۔یعنی ہر مبین پر پہنچ کر دم کرنا ہے اور واپس پلٹ کر شروع سے سورۂ یٰسین پڑھنی ہے۔یہ عمل مسلسل اکتالیس (41) دن جاری رکھنا ہے۔دم کی ہوئی اشیاء ساتھ ساتھ روزانہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں مریض کو کھلاتے پلاتے جائیں۔ ان شاءاللہ وظیفہ مکمل ہونے تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جادو اور تعویذات کے اثرات کو زائل کر دیں گے۔

سورۂ یٰسین کی ایک آیت کا عمل برائے ردِ سحر:۔سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (آیت کریمہ) کو سورۂ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔آیت کریمہ کی تاثیرات سے پوری طرح مستفیض ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی جمعرات سے زکوٰۃ کی ابتدا کی جائے اور باوضو تین ہزار ایک سو پچیس (3125) مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس (40) دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔چالیس (40) دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔اس کے بعد روزانہ سو (100) مرتبہ باوضو اس آیت کو ورد میں رکھیں۔آیت یہ ہے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ الرَّحِيْمِ

آیت کریمہ کا نقش مثلث (3x3)۔ ۷۸۶

۲۸۶	۲۷۹	۲۸۴
۲۸۱	۲۸۳	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۷	۲۸۰

آیت کریمہ کا نقش مربع (4×4)۔ ۷۸۶

۲۰۴	۲۱۸	۲۱۵	۲۱۲
۲۱۶	۲۱۱	۲۰۵	۲۱۷
۲۱۰	۲۱۳	۲۲۰	۲۰۶
۲۱۹	۲۰۷	۲۰۹	۲۱۴

سورۂ رحمٰن کی ایک آیت کا عمل برائے ردِ سحر:۔ یہ عمل سحر و آسیب، نظرِ بد، شرورِ کائنات، ذہنی وجسمانی اور جنسی ونفسیاتی امراض سے چھٹکارا پانے اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے بہت کارگر ومؤثر ہے۔

روزانہ صبح وشام، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک سو بار اول یہ آیتِ مقدسہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں:

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ O الرحمٰن [55:35]

مرض کی نوعیت کے مطابق یہ آیتِ مقدسہ پڑھ کر پانی، تیل (تیل سرسوں، روغنِ کنجد، روغنِ زیتون، روغنِ بادام، روغنِ خشخاش، روغنِ دھنیا، وغیرہ)، نمک، چینی، چھوٹی الائچی، وغیرہ دم کر کے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس آیت کا تعویز لکھ کر گلے میں ڈال لیں، پرس میں رکھ لیں، ضرورت کی جگہ پر آویزاں کردیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا	شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ	وَّنُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
۱۲۶	۱۳۰۰۱	۴۷۲	۱۵۴۷
۱۳۰۰	۱۲۳	۱۵۵۰	۴۷۳
۱۵۴۹	۴۷۴	۱۲۹۹	۱۲۴

مندرجہ بالا عمل کی زکوٰۃ دینے سے اس کی افادیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ عشاء کے بعد کسی تنہا جگہ پر چار ہزار چھ سو انیس بار پڑھے اور آخری روز ۴۶۴۶ بار پڑھے۔ مدت ریاضت صرف ستائیس یوم ہے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ اور بعد زکوٰۃ چند بار آیت کو روزانہ پڑھ لیا کریں۔

ردِ سحر کا ایک تیز عمل:۔

01۔ مریض سے تین (3) کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ ماش ثابت منگائیں۔

02۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ ماش پر سات (7) مرتبہ درج ذیل آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ یونس [10:81] بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ بَطَلَ السِّحْرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

03۔ اور یہ نقش بھی لکھ کر ہانڈی میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١١٧٣	١١٧٦	١١٧٩	١١٦٦
١١٧٨	١١٦٧	١١٧٢	١١٧٧
١١٦٨	١١٨١	١١٧٤	١١٧١
١١٧٥	١١٧٠	١١٦٩	١١٨٠

04۔ اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے تین (3) مرتبہ اتاریں یا مریض کے ہاتھوں سے ارد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگا دیں۔ ہانڈی میں ارد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ پینتالیس (45) منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اتار دیں۔ جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لے جا کر جنگل میں دفن کر دیں۔ لگا تار تین (3) دن تک یہ عمل کریں۔ تیسرے دن ہانڈی دفن ہونے کے بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تعویذ اس کے گلے میں موم جامہ کر کے ڈال دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جادو ٹوٹ جائے گا اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦٨١	٦٨٤	٦٨٨	٦٧٤
٦٨٧	٦٧٥	٦٨٠	٦٨٥
٦٧٦	٦٩٠	٦٨٢	٦٧٩
٦٨٣	٦٧٨	٦٧٧	٦٨٩

خون کے چھینٹوں سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

بعض اوقات کسی کے گھر میں، کپڑوں پر، بستروں پر یا کمروں میں خون کے چھینٹے پڑنے لگتے ہیں جبکہ خون کے چھینٹے مارنے والا نظر نہیں آتا۔ دراصل یہ خون کے چھینٹے موکلات لگاتے ہیں۔ ان چھینٹوں سے نجات کے لیے اور حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے درج ذیل عمل کریں:

1۔ چار عدد لوہے کی کیل لیں۔

2۔ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ان کیلوں پر دم کریں۔

3۔ سورۃ الطارق کی درج ذیل آیت ستر (70) مرتبہ پڑھ کر ان کیلوں پر دم کریں یعنی پھونک ماریں۔ ہر کیل پر علیحدہ علیحدہ پھونک مارنی ہے۔

اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًاۙ وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًاۚ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا الطارق [86:15-17]

4۔ اپنا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اس لئے ایک پھونک اپنے جسم پر بھی مارتے رہیں۔ یہ ایک دن کا عمل ہے۔

5۔ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو دم کیے ہوئے لوہے کے یہ کیل اپنے گھر کے چاروں کونوں' چھت پر یا زمین میں گاڑ دیں۔ ان شاء اللہ بفضلِ خدا خون کے چھینٹوں کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

جانوروں پر کیے گئے جادو کے توڑ کا آسان طریقہ:۔

بعض لوگوں کے مویشی بلاوجہ مرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کو یقین ہو کہ کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ہیں اور پریشانی دور نہیں ہوتی تو یہ عمل کریں۔ باوضو ہو کر اول و آخر درود شریف کے ساتھ روزانہ سورۃ التغابن گیارہ (11) مرتبہ اپنے مال مویشی کے پاس کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھیں اور اس کے بعد ان پر پھونک مار کر دم کریں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب سورۃ التغابن کی آیت نمبر ١١ مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ يَهۡدِ قَلۡبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝ سورۃ التغابن

[64:11] پر پہنچیں تو اسے بار بار پڑھیں اور بعد میں باقی سورت مکمل کریں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔ ان شاء اللہ بفضلِ خدا مصیبت ٹل جائے گی۔ اگر شک ہو کہ کسی نے جادو ٹونا تعویذ وغیر کیا ہے اور اس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی گائے' بھینس اللہ کے پاس پہنچ جاتی ہے تو پھر سات (7) عدد کچے دھاگے لیں جن کی لمبائی تقریباً ایک فٹ ہو۔ ان سب دھاگوں کو اکٹھا کریں۔ پھر اکیس (21) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھیں اور اکیس (21) مرتبہ سورۃ الناس پڑھ کر ان دھاگوں پر ایک گانٹھ دے کر پھونک ماریں۔ اسی طریقہ سے 21،21 بار دونوں سورتیں پڑھ کر سات گانٹھیں لگانی ہیں۔ یہ ایک زبردست تعویذ ہے۔ لکڑی کے جس کھونٹے کے ساتھ جانور باندھا جاتا ہے اس میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس دھاگے نما تعویذ کو اس میں رکھ کر باہر سے اس سوراخ کا منہ بند کر دیں۔ اگر ہو سکے تو گائے' بھینس یا کسی جانور وغیرہ کو سات سات مرتبہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر پھونکیں مار کر دم کریں۔ یہ عمل مسلسل سات (7) دن کیا جائے تو جادو کے ہر قسم کے اثرات زائل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نقصان پہنچانے والے کی تمام تدابیر کو ناکام و بے اثر کر دیں گے۔

بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، اونٹ اور دیگر پالتو جانوروں کے تھن یا کسی اور جگہ یعنی کسی بھی مقام پر کیڑے پڑ جائیں تو جانور کا مالک یا اور کوئی بھی پیغام لے کر آئے تو اس سے جانور کا نام اور کیڑے جہاں پڑے ہوں، اس کے گھر، مقام کی سمت پوچھ لیں۔ اب انھیں ذہن میں محفوظ رکھیں یا کسی کاغذ پر تحریر کر لیں۔ ظہر کی نماز ادا کر کے اس سمت منہ کر کے آخری دونوں قل معوذتین یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس گیارہ بار پڑھیں۔ اول و آخر تین تین بار درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔ پھر تصور اس جانوروں کے کیڑوں کو ختم کرنے کا کریں اور اس طرف منہ کر کے پھونک ماردیں۔ جانور کو پڑے تمام کیڑے ختم ہو جائیں گے، چاہے زمینی فاصلہ جتنا مرضی ہو۔ پھر جب تک وہ جانور زندہ رہے گا، بفضلہ تعالیٰ اسے اس مقام میں دوبارہ کیڑے بالکل پیدا نہ ہوں گے۔

نادِ علی سے سحر (جادو) کا علاج:

1۔ روزانہ بعد از نماز فجر اکتالیس (41) مرتبہ نادِ علی پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

2۔ پانی دم کر کے اس پانی سے غسل کریں۔

3۔ غسل کے بعد تین مرتبہ نادِ علی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے کپڑے پہنیں۔

4۔ ذیل کا نقشہ نادِ علی زعفران و مشک سے سفید کپڑے پر لکھ کر خوشبو لگا کر اس پر اکتالیس مرتبہ نادِ علی پڑھ کر دم کریں اور موم جامہ کر کے مرد اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے اور اگر عورت ہو تو اس کو اپنی کمر میں اس طرح باندھے کہ یہ زیرِ ناف رہے۔ ان شاء اللہ العزیز الحکیم گیارہ یوم میں ہر قسم کے جادو سے مکمل نجات مل جائے گی، پھر ایسی شکایت کبھی بھی نہ ہوگی۔

نادِ علی اور نقش:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ تَجِدْهُ عَوناً لَّكَ فِي النَّوَائِبِ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَظَمَتِكَ وَ قُدْرَتِكَ يَااللّٰهُ يَااللّٰهُ وَبِنَبُوَّتِكَ وَرِسَالَتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه يَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَ بِقُرْبِكَ وَ وَلَايَتِكَ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ اَللّٰهُ شَافِيْ اَللّٰهُ كَافِيْ اَللّٰهُ مَعَافِيْ اَدْرِكْنِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ شاہِ مرداں شیرِ یزداں قُوّتِ پروردگار لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ بَطْنُ الْوَلِیِّ بَطْنُ الْوَلِیِّ بَطْنُ الْوَلِیِّ مَرْحَبًا فرزند علی احمد صابر صاحب بادشاہوں کے بادشاہ سلطان بادشاہ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ بگڑ جائیں دشمنوں کے منہ، خانہ برباد ہوں وہ سب۔

۷۸۶

۱۱۲۸	۱۱۳۲	۱۱۳۵	۱۱۲۱
۱۱۳۴	۱۱۲۲	۱۱۲۷	۱۱۳۳
۱۱۲۳	۱۱۳۷	۱۱۳۰	۱۱۲۶
۱۱۳۱	۱۱۲۵	۱۱۲۴	۱۱۳۶

نظر بد کا علاج:۔ اگر کسی بچے یا بالغ کو خوشی کی نظر لگ جائے اور آپ کے علم میں یہ بات آجائے کہ کس شخص کی نظر لگی ہے تو اس شخص کا جھوٹا پانی مریض کو پلایا جائے یا کوئی بھی کھانے والی چیز پہلے نظر لگانے والے کو کھلائی جائے۔ جب وہ آدھی لگا کھالے تو باقی مریض کو کھلا دیں' ان شاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

اگر یہ بات علم میں نہ آئے کہ کس شخص کی نظر لگی ہے تو جس کو نظر لگی ہوا سے یہ وظیفہ پڑھ کر دم کریں۔ وظیفہ پڑھنے کے دوران اس شخص کو بھی دم کرتے رہیں اور ساتھ ہی کوئی چیز (چینی یا پانی، وغیرہ) بھی دم کرتے رہیں۔ بعد میں یہ دم کی ہوئی اشیاء بھی متاثرہ شخص کو استعمال کراتے رہیں۔ نظر بد کے اثرات کی شدت کے لحاظ سے یہ عمل 3 دن، 5 دن، 7 دن یا 11 دن مسلسل کریں۔

01۔ اول وآخر درود ابراہیمی (21 بار)

02۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (21 بار)

03۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ (یا) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ (21 بار)

04۔ اَللّٰہُ حَافِظِیْ، اَللّٰہُ نَاصِرِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرِیْ، اَللّٰہُ مَاعِیْ۔ (21 بار)

05۔ آیت الکرسی (21 بار)

06۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝

سورۃ قلم [68:51] (21 بار)

07۔ سورۃ الاخلاص (21 بار) 08۔ سورۃ الفلق (21 بار) 09۔ سورۃ الناس (21 بار)

وظائف وعملیات برائے حب وتسخیر:۔ اس قسم کے اعمال انھی اغراض میں استعمال کرنے چاہئیں جو شرعاً واخلاقاً جائز ہوں۔مثلاً زن و شوہر میں اتحاد واتفاق کا تعلق مستحکم کرنے کے لئے یا دو دوستوں میں جب کسی وجہ سے باہم شکر رنجی ہو جائے تو ان میں تجدیدِ محبت کے لئے یہ عمل کیے جاسکتے ہیں۔لیکن اگر ایک مرد کسی غیر عورت کو اپنے حلقۂ تسخیر میں لانے کے لئے یا ایک عورت کسی غیر محرم مرد کو اپنے دامِ محبت میں اسیر کرنے کے لئے یا ایک بدنیت شخص کسی خوبرو طفل کو اپنی ہوسِ شیطانیہ کا تختۂ مشق بنانے کے لئے یہ عمل کرے گا تو وہ نہ صرف اپنی سوءِ نیت اور فسادِ اعمال سے سخت گنہ گار ہوگا۔ بلکہ کلماتِ طیبہ کو شیطانی اغراض کے لئے آلۂ کار بنانے کا بھی مجرم ہوگا۔سزا خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا اور عَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ ہے۔

حزب الحب والتسخیر:۔ عداوت وناچاقی ختم کرنے کے لیے، تسخیرِ خلائق کے لئے اور حُبِّ باہمی قائم کرنے کے لیے عروج ماہ میں بدھ کے روز صبح کی نماز کے بعد یہ عمل کریں۔اپنے پاس پانی، کوئی میٹھی چیز (چینی، شکر، مٹھائی، مصری، وغیرہ)، کوئی خوشبودار چیز (پھول، عطر، اگربتی، وغیرہ)، سیاہ مرچ (ثابت وپسی ہُوئی) رکھیں اور طالب ومطلوب افراد کا تصور قائم کرتے ہوئے درج ذیل وظائف پڑھ کر ان اشیا کو دم کرتے جائیں۔ بعد میں یہ اشیا حسبِ ہدایت وحسبِ ضرورت استعمال کرتے رہیں۔سیاہ مرچوں کو باریک پیس کر انھیں دال سالن وغیرہ میں ڈال دیا جائے، جو محبوب کے لئے پکایا گیا ہو۔چینی، شکر وغیرہ دودھ اور چائے وغیرہ میں ڈال کر استعمال کی اور کرائی جائیں۔نمک پانی میں ملا کر یا کسی کھانے کی چیز میں شامل کر کے استعمال کرائیں۔پھول مطلوب فرد یا افراد کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ ان کو سونگھیں۔عشاء کے بعد گیارہ عدد کالی مرچ جلتی آگ میں ڈال دیں۔روزانہ دم کی ہوئی اگربتیوں میں سے ایک اگربتی سلگا لیا کریں۔ محبوب ومطلوب افراد سے ملاقات کے وقت عطر لگا لیا کریں۔ان شاءاللہ جلد باہمی محبت قائم ہو جائے گی۔

01۔ درج ذیل درود شریف اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعۡلُوۡمَاتِکَ۔

02۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات سو چھیاسی (786) بار پڑھیں۔

03۔ سورۂ فاتحہ مع وصل الرحیم اکیس (21) بار پڑھیں۔

04۔ سورۂ یٰسین تین (3) بار اس طریق سے پڑھیں کہ جب لفظ مبین آئے تو اس کو اکیس (21) بار دہرائیں۔اس طرح سات مبین کو پڑھیں۔

05۔ سورۂ فتح تین (3) مرتبہ پڑھیں۔

06۔ سورۂ طٰہٰ تین (3) بار پڑھیں۔

07۔ سورۂ قریش اکیس (21) مرتبہ پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ۝اٖلٰفِھِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ۝فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ھٰذَا الۡبَیۡتِ۝الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَھُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَھُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ۝ سورۂ قریش[106:1-4]

08۔ سورہ اخلاص اکیس (21) مرتبہ پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّـہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۝ الاخلاص[112:1-4]

09۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا لَطِیۡفُ یَا وَدُوۡدُ یَا بَدُّوۡحُ بِرَحۡمَتِکَ یَاۤ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ۔ ایک سو (100) بار پڑھیں۔

10۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِکَ اَسۡتَغِیۡثُ بِحَقِّ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ۝ اکیس (21) بار پڑھیں۔

11۔ یہ دعا اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَیِّنْ قَلْبَ فُلَانٍ اِلَیَّ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

یا اللہ فلاں کے دل کو میرے لئے نرم کردے جیسا کہ تو نے حضرت داؤدؑ کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔

12۔ درج ذیل درود شریف اکیس (21) بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ۔

اس کے علاوہ حسبِ ضرورت یہ تعویذات بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں:

13۔ درج ذیل آیات میں سے ہر ایک آیت اکیس اکیس بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ .....وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط ○ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ سورۃ بقرہ [2:105]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ... یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ.....۔ سورۃ بقرہ [2:165]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ سورۃ آلِ عمران [3:9]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ .....قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ.....○ سورۃ آل عمران [3:73]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ .....لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ سورۃ انفال [8:63]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ سورۃ توبہ [9:129]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ .....۔ سورۃ یوسف [12:86]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ مریم [19:96]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ...وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ○ طٰہٰ [20:39]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ... القصص [28:85]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○ سورۃ لقمان [31:16]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ سورۃ یٰسین [36:65]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ سورۃ الممتحنہ [60:7]

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ○ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ الفجر [89:19-20]

یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حب و تسخیر کے لیے 'حزب الحب والتسخیر' نہایت مجرب ہے۔ یہ حزب، حب و تسخیر سے متعلقہ قریباً تمام اہم عملیات و وظائف پر

مشتمل ہے۔ اسے راقم الحروف نے مشائخ کے مجربات اور اپنے علم وتجربہ کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ یہ عمل آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملے گا۔

تعویذات برائے حب وتسخیر:۔ اس سے کام لینے کے علاوہ آپ اپنے جائز مقاصد کے لیے حب وتسخیر سے متعلقہ درج ذیل نقوش سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

01۔ مطلوب کے پہنے ہوئے کپڑے پر اس طلسم کو لکھیں اور بتی بنا کر چراغ میں جلائیں ۔ چراغ کا منہ خانۂ محبوب کی طرف کریں۔ مطلوب بے قرار ہو کر حاضر ہوگا۔

۹۰ ۱۱ ۱۱ ۱۳ ۰۶ ۱۱ ۱۹ م ح دع ع

فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

02۔ ذیل کا نقش عروج ماہ میں سوموار یا جمعہ کے دن لکھ کر بازو پر باندھے، مطلوب مطیع ہوگا۔ آزمودہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ نقش مکرم یہ ہے:۔

۲	۱	ط	۲	۱	ام	۶	ح
۱	ی	ب	ی	ح	۲۱	دح	م

03۔ ذیل کے دونوں نقش عمل میں لائیں۔ نقش نمبر ۱ کو اپنے پاس رکھیں اور نقش نمبر ۲ محبوب کو گھول کر پلائیں اور قدرتِ خدا کے تحت تعویذ کے اثر کا عجوبہ ملاحظہ کریں۔ دونوں نقوش یہ ہیں:۔

۷۸۶

۱	۲۷	۲۱	۱۵
۲۳	۱۳	۳	۲۵
۱۱	۱۸	۳۲	۵
۲۹	۷	۹	۱۹

۷۸۶

۲	۲۸	۲۲	۱۶
۲۴	۱۴	۴	۲۶
۱۲	۱۹	۳۳	۶
۳۰	۸	۱۰	۲۰

04۔ اس تعویذ کو انار کے درخت کے ساتھ باندھ دے یا رات کو سرہانے کے نیچے رکھ لے۔ ان شاء اللہ حب قائم ہو جائے گی۔

۷۸۶

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
الله	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن

الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا	احد

05۔ ذیل کا نقش عروج ماہ میں لکھ کر کسی کھانے کی چیز میں ملا کر کھلائے۔ مطلوب فریفتہ ہوگا۔ نقش یہ ہے:۔

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۶	۳	۶	۹
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۱	۸	۱	۱۴

06۔ یہ تین تعویذ لکھیں، ہر تعویذ تین دن پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

07۔ اس تعویذ میں اکتالیس (41) مرتبہ یاودود ہے۔ یہ دو تعویذ بنائیں' ایک اپنے بازو پر باندھیں دوسرا غیر محبّ کو پلائیں اور فلاں کی جگہ مرد کا نام والدہ کے نام کے ساتھ اور فلانۃ کی جگہ عورت کا نام والدہ کے نام کے ساتھ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ o
یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ
یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ
یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ
یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ اللھم الف بین فلاں بن فلانۃ
وفلانۃ بنت فلانۃ الفۃ کاملۃ ابدا ابدا کما الفت بین آدم وحوا وبین ابراھیم وسارۃ وبین محمد ﷺ
عائشۃ اللھم حبب بینھما حبا شدیدا وسیجعل لھم الرحمن ودا کاملا ابدا ابدا سمیعا مطیعا
الساعۃ العجل الوحا بحق اسم الودود ویکون الحب بینھما کالمجنون کالمجنون
اللھم اجعل بینھما مودۃ ورحمۃ، صلی اللہ علی سیدنا خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ۔

08۔ رشتے کے لئے یہ تعویذ چاند کی پہلی تاریخ کو لکھیں۔ طالب یہ تعویذ اپنے بازو پر باندھے اور پھر ان سے رشتے کا مطالبہ کریں۔ تعویذ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o .....قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ..... o .....وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ o سورۃ آل عمران [3:73] + سورۃ بقرہ [2:105]

يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

09۔ یہ دونوں تعویذ بازو پر باندھیں' پہلے فلاں پر ان کے نام لکھیں جن سے رشتہ لینا ہے اور فی ید فلاں پر طالب کا نام لکھنا ہے۔ یہ نام والد یا والدہ کے نام کے ساتھ ہوں۔

۷۸۶

۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۴۶۱۰
۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	

اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ سَخِّرْ قُلُوْبَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ فِيْ يَدِ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةِ يَا لَطِيْفُ يَا وَدُوْدُ

۷۸۶

۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۴۶۱۰
۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	۴۶۴۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ لِيْ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْلِيْ قَلْبَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ فِيْ يَدِ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةِ۔ یہ تعویذ بروز اتوار صبح کو بطہارت کامل لکھیں۔

میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ:۔

01۔ یہ وظیفہ بعد از نماز فجر پڑھیں۔ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے باوضو ہوکر اپنے منہ میں کوئی ایسی میٹھی چیز ڈال لیں جو آہستہ آہستہ حل ہو مثلاً ٹافی وغیرہ۔ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔

02۔ پھر اس کے بعد درج ذیل دعا تین سو تیرہ (313) بار پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

03۔ آخر میں دوبارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں۔ فرصت کے اوقات میں بھی یہ دعا پڑھتے رہیں تو نتائج جلد سامنے آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ یہ وظیفہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا اور اگر اسے زندگی کا معمول بنالیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔

04۔ عشاء کی نماز کے بعد اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں۔ اس کے بعد یہ دعا ایک سو ایک (101) مرتبہ پڑھنی ہے۔

.....وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ج وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْO سورہ طٰہٰ[20:39]

یہ وظیفہ اکتالیس (41) دن یا بہتر (72) دن کرنا ہے۔ وظیفہ مکمل ہونے پر اپنے جسم پر چاروں طرف پھونکیں مار کر دم کریں۔ ان شاء اللہ جلد معاملہ درست ہو جائے گا۔

05۔ اگر ان وظائف کے کرنے کے بعد حالات مکمل طور پر درست نہ ہوں تو پھر بعد از نماز فجر روزانہ ایک سو ایک (101) بار یہ آیت بھی پڑھیں۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ سورہ بقرہ[2:165]۔

اپنے اوپر اور دوسرے فریق پر بھی دم کریں۔ گھر میں نہ ختم ہونے والی کسی بھی قسم کی ناچاقی کو دور کرنے کے لئے یہ عملیات انتہائی

کامیاب ہیں۔ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے گا۔

میاں بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے والے تعویذات کے اثرات بد سے نجات کا وظیفہ:۔

اگر کسی نے جادو وتعویذات کے ذریعے میاں بیوی یا کسی بھی خونی رشتوں کے درمیان عداوت پیدا کی ہو تو اس کے لئے طریقہ علاج یہ ہے:۔

01۔ حسبِ ضرورت اپنے پاس دم کرنے کے لئے پانی رکھ لیں۔

02۔ اول وآخر گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔اکتالیس (41) بار سورۃ الفلق اور اکتالیس (41) مرتبہ ہی سورۃ الناس پڑھ کر پھونک مار کر دم کریں۔

03۔ اس کے بعد نیچے دیئے گئے سات سلام پڑھیں۔

04۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ o یٰسین[36:58]

05۔ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ o الصافات [37:79]

06۔ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ o الصافات[37:109]

07۔ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ o الصافات[37:120]

08۔ سَلٰمٌ عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ o الصافات[37:130]

09۔ ..... سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ o الزمر [39:73]

10۔ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ o قدر[97:5]

11۔ ہر سلام کو اکیس (21) مرتبہ پڑھنے کے بعد پانی پر پھونک مار کر دم کرنا ہے۔یہ دم کیا ہوا پانی دونوں میاں بیوی یا جس دو افراد کے درمیان عداوت کا شک ہو، انہیں پلا دیں۔اس عمل کو اکتالیس (41) دن مسلسل کرنا ہے۔ان شاءاللہ جادو ٹونے اور تعویذات کے تمام اثرات زائل ہو جائیں گے۔یہ وظیفہ کرنے والا شخص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتا رہے۔

گھر میں لڑائی جھگڑوں سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

01۔ اگر گھر میں بغیر کسی وجہ یا غلطی کی بناء پر جھگڑا طول پکڑ لے اور ختم ہونے کا نام نہ لے تو یہ دعا روزانہ فجر کی نماز کے بعد 101 مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھنی ہے۔اگر دن کے باقی حصوں میں بھی فرصت کے لمحات میں اس کا ذکر جاری رکھے تو جلد ہی اللہ کے فضل سے حالات معمول پر آجائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ بَيْنَهُمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ

02۔ جس گھر میں لڑائی جھگڑا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا اس گھر کا سربراہ ثانی والا وظیفہ بتائے گئے طریقے کے مطابق فجر کے بعد پڑھے۔

03۔ عملیات شروع کرنے کے لئے جو شرائط بتائی گئی ہیں ان پر سختی کے ساتھ عمل کریں۔

04۔ اگر یہ وظائف خواتین خود کرنا چاہیں تو ایام مخصوصہ کے درمیان کا وقفہ کر کے دوبارہ اسی ترتیب کے ساتھ وظیفہ جاری رکھ سکتی ہیں۔اس سے ان کے عمل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔کیونکہ شرعی طور پر انھیں نماز معاف ہے۔

عمل برائے نکاح وشادی:۔رشتے کی بندش دور کرنے کے لیے اکتالیس روز کا درج ذیل عمل نہایت مفید اور مجرب ہے۔

1۔ بوقتِ تہجد اٹھ کر بارہ رکعت نماز نفل دوگانہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں۔اگر سورۂ یٰسین زبانی یاد نہ ہو تو اس کی جگہ پر سورۂ الم نشرح یا سورۂ والضحیٰ پڑھ لیں اور نوافل کی ادائیگی کے بعد بارہ بار سورۂ یٰسین پڑھیں۔

2۔ نوافل کی ادائیگی (اور سورۂ یٰسین بارہ بار پڑھنے) کے بعد سورۂ یٰسین کی آیت مبارکہ نمبر 58 سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ گیارہ سو

گیارہ (1111) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگیں۔

3۔ پھر روزانہ بعد از نماز فجر سورۂ یٰسین کو اکیس مرتبہ جس میں اسی آیت مبارکہ کو اکیس اکیس مرتبہ دہرایا جائے، پڑھیں۔

4۔ پھر طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ذیل کا ایک نقشہ زعفران و مشک سے تیار کروائیں۔

5۔ اکتالیس یوم میں جب اکتالیس نقوش تیار ہوجائیں تو ان کو آٹے کی گولیوں میں بند کر کے دریا پر مچھلیوں کو ڈالیں۔

6۔ بیالیسویں روز پانچ عدد نقوش تیار کریں۔ ان پر اکہتر (71) بار سورۂ فاتحہ دم کریں اور ان کو اس طرح استعمال میں لائیں۔ ایک نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ دوسرے کو ہوادار جگہ پر لٹکائیں۔ تیسرے نقش کو اپنے سونے والی جگہ کے عین اوپر چھت میں لگائیں اور چوتھے نقش کو اپنے گھر کے داخلی دروازے پر لگائیں۔ یہ چار نقش سبز ریشمی کپڑے پر بنانے ہیں۔ جبکہ ایک نقش کاغذ پر بنانا ہے۔ کاغذ پر لکھا ہوا پانچواں نقش پانی کی بوتل میں ڈالیں اور یہ پانی روزانہ نہار منہ پی لیا کریں۔ نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام	قولا	من رب	رحیم
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

7۔ اس کام کو کرنے سے حسبِ توفیق کچھ رقم بطور خیرات فقراء میں تقسیم کر دیں۔

8۔ اسم الٰہی 'علی' کو انچ مربع چاندی کی تختی پر شرفِ شمس میں خوبصورت کر کے کندہ کروائیں۔

9۔ بوقت طلوع آفتاب بروز سوموار قبلہ رخ منہ کر کے سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ o ایک سو دس (110) مرتبہ باوضو حالت میں پڑھ کر اس نقش پر دم کریں۔ پھر اکتالیس روپے خیرات فقراء میں تقسیم کر کے اس نقش کو لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔

10۔ روزانہ بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اول و آخر 11,11 بار درود شفا کے ساتھ درج ذیل آیت مقدسہ 101 بار پڑھیں اور دعا مانگیں۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ o سورۂ یٰسین [36:36]

پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کیے، ان سے (بھی) جنھیں زمین اگاتی ہے اور خود اُن کی جانوں سے بھی اور (مزید) ان چیزوں سے بھی جنھیں وہ نہیں جانتے o

درود شفا:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدٍ طَبِیۡبِ الۡقُلُوۡبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةِ الۡاَبۡدَانِ وَشِفَائِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ وَّخَلَائِقَ (۲۶۸)

درج ذیل مثال کے مطابق اس آیتِ مقدسہ کے نقوش تیار کر کے استعمال کرنے سے یہ عمل مزید طاقتور اور زود اثر ہو جاتا ہے۔

سائلہ: رانی بنت شریفاں، اعداد = ۹۰۲

آیت مبارک "سبحان الذی ۔۔۔ لایعلمون"، اعداد = ۴۲۸۸

مجموعہ: ۵۱۹۰

ان اعداد کا مربع جفت قواعد عملیات کے مطابق تحریر کریں۔ آیت کے اعداد کے حروف پیدا کر کے اسم موکل علوی اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ موکل علوی کا اسم لوح کے اوپر درج کریں۔ اور اسم الجنہ لوح کے نیچے درج ہوگا۔

اعداد آیت مبارکہ: ۴۲۸۸

حروف: ح ف ر د غ

اسم موکل علوی: حفردغائیل

اسم اجنہ: حفرغغغیوش

مثالی نقش مربع جفت آتشی یہ ہے۔ خانہ ۹ میں کسر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفردغائیل

۱۲۸۲	۱۳۰۹	۱۳۰۳	۱۲۹۶
۱۳۰۵	۱۲۹۴	۱۲۸۴	۱۳۰۷
۱۲۹۲	۱۲۹۹	۱۳۱۳	۱۲۸۶
۱۳۱۱	۱۲۸۸	۱۲۹۰	۱۳۰۱

حفرغغغیوش

اس نقش کو سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے کسی محبت کی ساعت میں تحریر کیا جائے اور سائلہ اپنے پاس رکھے یا گلے میں لٹکائے۔ ان شاءاللہ بخت کھل جائے گا اور شادی کے پیغامات آئیں گے۔ اگر کسی مخصوص جگہ رشتہ کرنا مطلوب ہو تو اس آیت کے اعداد میں ہر دو کے نام مع والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش تیار کیا جائے اور طالب اپنے گلے میں پہنے یا اپنے پاس رکھے۔ خدا نے چاہا تو مطلوبہ جگہ شادی ہوگی۔ مثلاً

نام طالب: رانی بنت شریفاں

اعداد: ۹۰۲

نام مطلوب: اختر بن سرداراں

اعداد: ۲۱۱۷

آیت مبارکہ سبحان الذی ۔۔ لایعلمون

اعداد: ۴۲۸۸

مجموعہ: ۷۳۰۷

اس نقش کے آیت مبارکہ کے اعداد سے اسم مؤکل اور اسم اجنہ حسبِ سابق بنائیں اور اسم طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد سے بھی اسم مؤکل اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ مثلاً

اعداد طالب و مطلوب: ۹۰۲+۲۱۱۷=۳۰۱۹

اسم موکل: طیجغائیل

اسم اجنہ: طیغغغیوش

مثالی نقش مربع جنت مخصوص جگہ شادی کے لئے یہ ہوگا۔ کسر خانہ نمبر ۵ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفردغائیل طیجغائیل

۱۸۲۶	۱۸۳۲	۱۸۳۸	۱۸۱۱
۱۸۳۶	۱۸۱۳	۱۸۲۴	۱۸۳۴
۱۸۱۵	۱۸۴۲	۱۸۲۸	۱۸۲۲
۱۸۳۰	۱۸۲۰	۱۸۱۷	۱۸۴۰

حفرغغغغیوش طیغغغیوش

اس نقش کو رانی اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر چاہے کہ اس کی شادی رانی سے ہو جائے تو اس نقش کو اختر اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر کی بخت کشائی مطلوب ہے تو نقش اول میں بجائے رانی کے اختر کے اعداد اور آیت مبارکہ سے مربع جفت آتشی رفتار سے تیار کر کے اختر گلے میں ڈالے۔

وظائف برائے نکاح وشادی: ۔مطلوبہ جگہ شادی کے لیے یا شادی میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مندرجہ بالا وظیفے کے علاوہ درج ذیل وظائف میں سے بھی کوئی ایک وظیفہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

01۔ قرآن کریم کی ان دو آیات کا ورد کیا جائے۔

.....رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ٥ الانبیاء[21:89]

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ٥ الصافات[37:100]

پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف پڑھے۔ یہ آیات تین سو تیرہ (313) بار قبلہ رخ منہ کر کے پڑھنی ہیں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ ان آیات کے معنی پر شاید کچھ اہل علم کو اعتراض سوجھے کہ مسئلہ شادی کا ہے اور آیات کے ذکر میں اللہ سے اولاد کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک بیوی نہ ہوگی اولاد کس طرح ملے گی۔

اگر غربت یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی موزوں رشتہ نہیں ملتا اور انسان شادی کے قابل ہے تو وہ ان دو آیتوں کے وظیفہ کے ساتھ اس دعا کا اضافہ کرے۔

یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب سَبِّبْ لِیَ الْخَیْرَ

''اے سبب پیدا کرنے والے میرے لئے بہتر سبب پیدا کر۔''

دعا کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وظیفہ مکمل ہو جائے تو چھت پر چلا جائے۔ سر ننگا ہو۔ گیارہ مرتبہ درود شریف اول وآخر پڑھنا ہے اور یہ دعا پانچ سو (500) مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ پڑھنی ہے۔ جب تک مسئلہ حل نہ ہو جاری رکھے۔ خواتین یہ وظیفہ صحن میں بھی کر سکتی ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی کو شک ہو کہ شادی میں رکاوٹ، جادو یا تعویذات کے ذریعہ پیدا کی گئی ہے تو ان دو آیات کے عمل کے ساتھ سورۂ یٰسین کے عمل کا اضافہ کر لے۔ طریقہ وہی ہے جو پہلے بتا دیا گیا ہے۔ مگر اس مسئلے کے لیے سورۂ یٰسین کا عمل سات (7) یوم تک کرے۔ اکتالیس (41) دن کرنے کی ضرورت نہیں ان شاء اللہ ہر قسم کی رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

02۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین سو تراسی (383) مرتبہ روزانہ پڑھے اور خاص جگہ کا تصور کرے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

03۔ اکتالیس (41) دن سورۂ فتح اکتالیس (41) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

04۔ اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو تو اکیس (21) بار سورۂ طٰہٰ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

05۔ بدھ وار کی رات کو بعد مغرب یا بعد عشاء غسل کریں۔ صاف کپڑے پہنیں۔ خوشبو لگائیں اور مکان میں اگربتی سلگائیں۔ حسبِ ذیل طریقہ سے چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ دس (10) بار اور سورۂ اخلاص چالیس (40) بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ بیس (20) اور سورۂ اخلاص تیس (30) بار اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ تیس (30) بار اور سورۂ اخلاص بیس (20) بار اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ چالیس (40) بار اور سورۂ اخلاص دس (10) بار، سلام کے بعد سجدہ کریں اور اس میں ستر (70) بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں۔ پھر سر اٹھا کر ستر (70) بار سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پڑھیں پھر سجدہ کریں اور مندرجہ ذیل کلمات ستر (70) مرتبہ کہیں، سبحان اللہ چشم فلاں بن فلانۃ ناظر من کن۔ والحمد للہ دل فلاں بن فلانۃ طالب مَن کُن وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ گوش فلاں بن فلانۃ مطیع من گردان پھر سجدہ سے سر اٹھا کر ستر (70) مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر (70) مرتبہ استغفار کریں، پھر اس کے بعد حلوا روٹی خیرات کریں۔ اسی طرح یہ عمل جمعرات کی رات اور جمعہ کی رات بھی کریں۔ اگر ایک ہفتہ کامیابی نہ ہو تو اسی طرح دوسرے ہفتے کریں۔ پھر تیسرے ہفتے کریں' ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

06۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ......۔ سورۂ یوسف [12:86] چار نمازوں کے بعد تینتیس (33) مرتبہ اور نمازِ عشاء میں وتر اور سنت کے درمیان تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر درود شریف پڑھے اور اس خاص جگہ کا خیال رکھے۔ جب تعداد مکمل کر لے تو سجدہ میں چلا جائے اور یَـــاغَـــفُـوْرُ پانچ مرتبہ پڑھے اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کھڑی کر کے یہ عمل اکتالیس (41) دن کرے۔

07۔ بعد عشاء تا صبح درج ذیل آیت پڑھتا رہے اور نیند نہ کرے۔ پھر مٹھائی پر دم کر کے کھلائے، نہ ماننے والے مان جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّاo مریم [19:96]

08۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَo سورۂ یٰسین [36:65] ستر (70) مرتبہ پڑھیں اول و آخر تین (3) مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جو نہ ماننے والے ہیں، مان جائیں گے۔

09۔ عصر کے بعد ہر روز بلا ناغہ دو تسبیح پڑھیں اور خاص جگہ کا تصور کریں، کام ہو جائے گا۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o سورۂ توبہ [9:129]

10۔ سات بار صبح و شام پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌo سورۂ لقمان [31:16]

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ .....۔ سورہ القصص [28:85]

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَo سورہ آلِ عمران [3:9]

اِجْمَعْ عَلَيَّ فُلَانَ بِنْ فُلَانَةٍ يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانَةٍ

11۔ بعد نمازِ فجر ایک سو ایک بار پڑھیں اور دیگر اوقات میں باوضو پڑھتے رہیں۔ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، جہاں رشتے کی خواہش ہوگی وہاں ہو جائے گا۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o سورۃ الممتحنہ [60:7]

12۔ بعد عشاء دو نفل پڑھیں اور ایک تسبیح يَا لَطِيْفُ پڑھیں۔ جس لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے، اس میں کامیابی ہوگی۔ یہ عمل ایک مہینہ کریں۔

13۔ لڑکی کے اچھے رشتے کے لیے بعد نمازِ عشاء ستر (70) مرتبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

14۔ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ کی تین تسبیح پڑھیں۔

وظائف وعملیات برائے جدائی:۔ دو یا دو سے زیادہ افراد کے خلافِ شرع (ناجائز) تعلقات ختم کرنے کے لیے درج ذیل وظائف وعملیات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

01۔ اتوار کو فاتحہ مع وصل سنت وفرض کے درمیان ستر (70) مرتبہ پڑھیں، دوسرے دن ساٹھ مرتبہ، اسی طرح روزانہ کم کرتے جائیں، یہاں تک کہ ہفتہ کو دس مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر دعا کریں۔

02۔ یہ عمل ہفتے کے دن بارہ بجے گیارہ بار پڑھیں اور گیارہ دن عمل کریں۔ پڑھتے وقت ان افراد کا تصور کریں جن کا ناجائز تعلق ختم کرنا ہو اور عمل غصے سے پڑھیں۔

وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ○ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ○ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ○ القیامۃ[75:28-30]

اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَهُمَا كَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَاِبْلِيْسَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَنَمْرُوْدَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ وَكَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاَبِىْ جَهْلٍ كَذٰلِكَ فَرِّقْ بَيْنَ فُلَانِ بِنْ فُلَانَ۔

03۔ یہ تعویذ چینی کی پلیٹ پر لکھ دیں یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں بھگوئیں، تین دن یا سات دن پلائیں، ان شاء اللہ نفرت ہوگی۔ تعویذ میں آیاتِ مقدسہ کے حوالہ جات نہ لکھیں۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

ا ب و ا ل لا و ن و ر ک م

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا..... الجاثیہ[45:34]

.....فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ..... الاعراف[7:51]

.....وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ..... الکہف[18:57]

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا طٰہٰ[20:115]

بِحَقِّ هٰذَا الْكَلَامِ كَذٰلِكَ نَسِيَ فُلَانُ بِنْ فُلَانٍ وَفُلَانُ بِنْ فُلَانٍ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ

04۔ دونوں کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پڑھیں اور اس کے چالیس حصے کریں، ہر حصہ روز تنور کی جلتی آگ میں ڈالیں، جدائی واقع ہوگی۔

05۔ یہ تعویذ دو پرانی قبروں کے درمیان دفن کریں۔

اِنَّا اعطيْنٰك	الكوثر	فصلّ
لربّكَ	وانحر	اِنَّ
شانِئَكَ	هُوَ	الْابتر

اَلسَّاعَةُ اَلسَّاعَةُ اَلْعَجِلُ اَلْعَجِلُ اَلْعَجِلُ اَلْوُحَا اَلْوُحَا اَلْوُحَا اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ فُلَانِ بِنْ فُلَا نَةٍ وَفُلَانَةٍ بِقَهْرِكَ يَاقَهَّارُ يَاجَبَّارُ

06۔ اگر کسی کو ناجائز محبت ہو تو ان میں تفریق وعداوت ڈالنے کے لئے پہلے یہ آیت لکھیں، پھر یہ نقش لکھیں اور دو پرانی قبروں کے درمیان دفن کریں۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

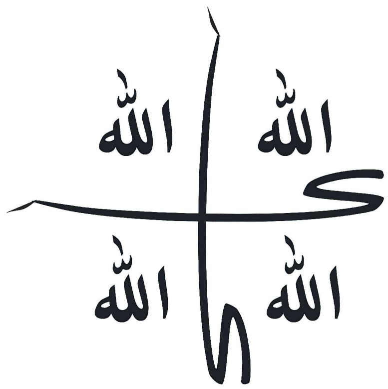

درمیان فلاں بن فلانۃ وفلاں بن فلانۃ جدائی واقع گردد

(نوٹ) فلاں فلاں کی جگہ دونوں کے نام مع والدہ کے نام لکھیں۔

07۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ فلاں شخص کا دل فلاں شخص کی طرف سے پھر جائے تو وہ اس نقش کو تین روز تک لکھ کر پانی میں گھول کر اس شخص کو پلا دے۔ اس کا دل اس کی طرف سے پھر جائے گا۔ اور قبل پلانے کے ستر بار یہ کہے:

...وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ... سورۂ مائدہ[5:64]

٣٣	٣٠	٥٩	٥٦
٦٠	٥٥	٢٣	٣٩
٥٢	٥٧	٢٢	٢٠
٣٠	٢٦	٥٤	٥٨

عملیات و وظائف برائے تسخیر خلائق: ۔ نیتِ خیر سے کسی خاص فرد، افراد یا گروہ کو مسخر کرنے (تسخیرِ خلائق) کے لیے درج ذیل وظائف میں سے کوئی ایک، دو وظائف باقاعدگی سے پڑھنے سے شاندار نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

01۔ سورۂ قریش سحری (تہجد) کے وقت ایک سو بار اور بعد مغرب ایک سو بار یا بعد نماز فجر ایک سو بار اور بعد نماز مغرب ایک سو بار یا ہر نماز کے بعد اکیس بار پڑھیں، مگر دوام وہمیشگی ہو، ناغہ نہ ہو۔

02۔ سورۂ یوسف روزانہ پڑھیں اور ہر لفظ یوسف پر اکتالیس (41) مرتبہ یَاعَزِیْزُ پڑھیں۔

03۔ نمازِ فجر کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے تین مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھیں، تسخیر کے لئے مفید ہے۔ اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

04۔ سورۃ والضحیٰ روزانہ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ فتوحات کے دروازے کھلیں گے۔

05۔ ان آیات کو بعد فجر ومغرب گیارہ، گیارہ مرتبہ پڑھنا ہے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

..... يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ..... البقرہ[2:165]

...وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ...o آل عمران[3:134]

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o الانعام[6:122]

.....فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ o

یوسف[12:31]

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا٥ الاسریٰ[17:111]

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا٥

الاحزاب[33:69]

06۔ شمال کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر موٹھ سفید کے گیارہ دانے جو ایک رنگ کے ہوں' ان میں سے ہر دانہ پر گیارہ گیارہ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھیں:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا٥ الاسریٰ[17:105]

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ان دانوں کو مٹی کے برتن میں رکھ کر اپنے مکان میں دفن کر دیں۔ پھر اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب حضور ﷺ کی روح کو بخشیں۔ پھر روزانہ تعداد معیّن کر کے پڑھیں۔ کم از کم ایک تسبیح پڑھیں اور اس کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) بار یَامُغْنِیُ یَابَاسِطُ پڑھیں جبکہ خلقتِ خدا رجوع کرے تو خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور طعام ولباس و مال سے ان کو فائدہ پہنچائیں۔ مال کو جمع نہ کریں اور حرام جگہ پر بھی خرچ نہ کریں۔

07۔ اس آیت کو چھ سو اٹھتر (678) مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ ادا کرے پھر جب چاہے اس کو روغن چنبیلی پر دم کرے جس کو سنگھائے وہ مسخر ہوگا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ٥ ص[38:34]

08۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ کی زکوٰۃ ادا کریں وہ اس طرح کہ بدھ وار کی رات سے تین رات میں ایک لاکھ پورا کرنا ہے۔ تینوں دن روزہ رکھیں اور روٹی باوضو پکائیں، پہلی رات کو بتیس ہزار، دوسری رات کو تینتیس ہزار، تیسری رات پینتیس ہزار بار پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ استغفار پھر گیارہ تسبیح اَللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھے۔ پھر ناغہ نہ ہو۔ یہ عمل مسخرات کے لئے عجیب ہے۔

09۔ روزانہ ایک سو مرتبہ حسبِ ذیل آیات پڑھے اور اگر تاجر دوکان میں چسپاں کرے اور گھر والے غلے میں ان کو لکھ کر رکھیں تو برکت ہوگی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ٥ آل عمران[3:26-27]

یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَ هُمَا تُعْطِیْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ۔

10۔ یَااِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ یَااَللّٰهُ روزانہ صبح کو گیارہ بار پڑھیں، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

11۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ۔ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں کہ تین دن روزہ رکھیں اور ہر دن اس کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد دس مساکین کو کھانا کھلائیں، پھر روزانہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

12۔ اگر کسی کو مسخر کرنا ہو اور اپنی کوئی ضرورت پوری کرانا ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں پھر یہ آیات بلا تعداد پڑھیں:

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم ط مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ط وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ٥ یوسف[12:68]

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِ ج وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ٥ الانعام[6:115]

جب مطلوبہ شخص کے پاس جاکر بیٹھیں تو دل میں ان آیات کو پڑھتے رہیں، ان شاءاللہ ضرورت پوری ہوگی۔

13۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ بعد سنت فجر اکتالیس (41) مرتبہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

14۔ يَا وَدُودُ يَا رَؤُفُ يَا رَحِيمُ بعد نماز عشاء اس کی تین تسبیح پڑھے۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ مہینے کی پہلی جمعرات سے پڑھیں۔ گیارہ دن یہ عمل کریں۔ جس مقصد کے لئے پڑھیں گے وہ پورا ہوگا۔

15۔ بعد نماز جمعہ سلام کے بعد يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ سات مرتبہ پڑھیں اور اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

عملیات ووظائف برائے تسخیر امراوحکام: ۔ مخصوص افراد (حکام، افسران، امرا) کی تسخیر کے لیے درج ذیل عملیات ووظائف سے کام لیا جاسکتا ہے:

01۔ جس کو پریشانی ہو وہ مؤذن کی اذان کا جواب اس طرح دے جیسے مؤذن کلمہ کہتا ہے، پھر اذان ختم ہونے کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ پڑھے پھر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا اور حاکم کے پاس جائے۔

02۔ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ سات مرتبہ پڑھیں اور پھر سات مرتبہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ٥ پڑھیں اور افسر پر دم کریں۔

03۔ پانچ نمازوں کے بعد ایک تسبیح يَا وَدُودُ يَا لَطِيفُ پڑھیں اور حاکم وافسر کے مائل ہونے کا دھیان کریں اور بعد میں اس کے نرم ہونے کی دعا کریں۔

04۔ تین دن روزانہ اکیس مرتبہ حزب البحر پڑھیں اور جب يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ پر پہنچیں تو کہیں يَا عَزِيْزُ عَزِّزْنِيْ فِيْ عَيْنِ فُلَانٍ وَّ قَلْبِهٖ فُلَانٍ کی جگہ اس کا نام لیں۔ پھر سورۂ قدر تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر جس دن اس کے پاس جائیں تو ایک مرتبہ پڑھ کر جائیں۔ وہ شخص آپ کے حسبِ منشا مدد وتعاون کرے گا۔ (ان شاءاللہ عزوجل)

فتوحاتِ غیبی اور وسعتِ رزق کے لئے عملیات و وظائف:۔ وسعتِ رزق کے لیے فرائض کی پابندی کریں۔صدق اور خلوص سے احکامِ شریعت بجالائیں۔اوامر ونواہی کا علم حاصل کریں۔ ہر طرح کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچیں۔رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کے لیے احکامِ دین سے آگاہ ہو کر ان کی پابندی کریں۔رزقِ حلال کے حصول کے علاوہ دنیوی واُخروی فوز وفلاح کا مقصد ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔اس ضمن میں ذاتِ باری تعالیٰ سے استعانت ومدد حاصل کرنے کے لیے درج ذیل عملیات ووظائف میں سے ایک دو عملیات ووظائف پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔

01۔ چار دن روزہ رکھیں۔ ہر دن ہر نماز کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد دس طلباء قرآن کو کھانا کھلائیں۔اس زکوٰۃ کے ادا کرنے کے بعد ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ ولا الضالین آمین تک پڑھیں پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

02۔ سورۂ یٰسین پڑھیں اور سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ o کی آیت پچاس مرتبہ پڑھیں۔

03۔ کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافہ کے لئے فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں اور سات سو(700) مرتبہ یَارَزَّاقُ ارْزُقْنِيْ حَلَالًا طَيِّبًا کا ورد ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ان شاءاللہ دشمنوں کی طرف سے کیے گئے تمام بند رزق بھی کھل جائیں گے اور اللہ کی طرف سے رزق میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

04۔ اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے کر اور کسی سے اپنی نعمت کو واپس لے کر آزماتے ہیں۔اللہ کا شکر گزار بندہ وہ ہے جو دونوں حالتوں میں اپنا ایمان سلامت رکھے اور استقامت کا مظاہرہ کرے۔اگر کسی بندۂ مومن پر رزق کی تنگی آجائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرے اور اس سے منہ نہ موڑے۔جس شخص کی تنگدستی سے جان نہیں چھوٹتی اس کے لئے یہ عمل بہترین تحفہ ہے۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اکیس(21) مرتبہ درود ابراہیمی اول وآخر درمیان میں پانچ سو(500) مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے۔اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے۔اللہ تعالیٰ جلد ہی اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

05۔ نمازِ فجر کے بعد سورۂ مزمل سات بار پڑھیں۔پھر باقی چار نمازوں کے بعد ایک مرتبہ پڑھیں،اول وآخر درود شریف پڑھیں اور اس کے ساتھ گیارہ سو گیارہ بار یَامُغْنِيْ پڑھیں۔یہ وظیفہ ادائے قرض کے لیے بھی بہت مجرب ہے۔فوراً قرض کی ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا ہو جائے گی۔

06۔ اس عمل کو ہر قسم کی پریشانی یا مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔یہ مجرب عمل ہے۔اگر مرد ہے تو عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کے بعد اور اگر عورت ہے تو گھر میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد چھت پر چڑھ جائیں اور سورۂ مزمل کا وظیفہ کریں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر سورۂ مزمل کو ابتداء سے پڑھنا شروع کریں اور جب اس آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا o پر پہنچیں تو دونوں ہاتھ پیالے کی شکل میں دعا کے لئے اوپر اٹھا کر اس مقام پر یہ دعا اُنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ ایک سو(100) مرتبہ پڑھیں اور پھر باقی سورت مکمل کریں۔اس طریقے سے اکیس(21) مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل زبانی یاد کرلیں۔اس کا ترجمہ بھی پڑھ کر مفہوم اچھی طرح سمجھ لیں۔اس وظیفے کے ذریعے ان شاءاللہ تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔جب تمام مسائل حل ہو جائیں تو اس کے بعد کم از کم ایک مرتبہ روزانہ اسی عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں۔اس عمل کے دوران مکمل توجہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کے حضور کھڑے ہوں۔جتنے بھی عملیات ہیں ان کی ابتدا بھی سورۂ مزمل سے ہوتی ہے اور انتہا بھی سورۂ مزمل پر ہوتی ہے۔اس لئے یہ بہت جامع سورت ہے اور اس کا وظیفہ بہت کارگر سمجھا جاتا ہے۔

07۔ وسعتِ رزق وحفاظت از شرِ دشمنان کے لئے مذکورہ آیات تین مرتبہ پڑھیں اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ o حَسْبُنَا اللّٰهُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ o حَسْبِيَ اللّٰهُ ُزق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَاٰخِذٌ م بِنَا صِيَتِهَا o وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ o فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o اِنَّ وَلِيِّ ىَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ o

مندرجہ بالا وظیفے میں شامل آیات کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o الانبیاء [21:107]

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ م بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ ج وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ o الشوریٰ [42:19]

...حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ o آل عمران [3:173]

...حَسْبِيَ اللّٰهُ ُزق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o التوبہ [9:129]

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ... ھود [11:6]

...مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ م بِنَاصِيَتِهَا... o ھود [11:56]

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ o البروج [85:20]

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o البقرۃ [2:137]

اِنَّ وَلِيِّ ىَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ o الاعراف [7:196]

08۔ بعد نمازِ فجر سورۂ آل عمران کی درج ذیل آیت پڑھیں:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ م بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ لا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ o آل عمران [3:154]

اس کے بعد سورۂ یٰسین پڑھیں اور ہر مبین پر 41 مرتبہ یَا اَللّٰهُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِيْمُ پڑھیں۔

پھر آخر میں رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ پڑھیں۔

پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا.... الفتح [48:29] پڑھیں۔

پھر نمازِ اشراق چار رکعت پڑھیں۔ پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ تک۔ دوسری رکعت میں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک، تیسری رکعت میں سورۂ کافرون، چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔

09۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ o الانعام [6:103] کی پڑھے۔ اس کے بعد اَللّٰهُ لَطِيْفٌ م بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ ج وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ O الشوریٰ [42:19] پڑھے۔

10۔ بعد نمازِ عشاء چار سو مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں، خواب میں خزانہ پر مطلع کیا جائے گا۔

11۔ مغرب وعشاء کے درمیان سورۂ واقعہ پڑھیں اور جب اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ اور اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ کے جملے پڑھیں تو اس وقت کہیں بَلْ اَنْتَ یَارَبِّ پھر سورت ختم کرنے کے بعد دعاء پڑھیں اَللّٰھُمَّ یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَ یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَسِّرْ عَلَیْنَا الْحِسَابَ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَ اِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَ اِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْهُ اِلَیَّ وَ اِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ اِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَخَلِّدْهُ وَطَیِّبْهُ وَ اِنْ کَانَ قَلِیْلًا فَبَارِكْ فِیْهِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o

12۔ برائے دست غیب یعنی کام کے لئے غیبی اسباب پیدا ہوں، اس کے لئے ایک چلہ یہ عمل کریں۔ مہینے کی پہلی جمعرات سے شروع کریں، چالیس دن تک روزانہ دوسو گیارہ مرتبہ یَامُنْعِمُ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

13۔ خزانۂ غیب پر مطلع ہونے کے لئے پانچ دن یہ عمل کریں۔ روزانہ دس ہزار مرتبہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھیں۔

14۔ ایمان وجان ومال کی حفاظت ووسعت رزق کے لئے سورۂ یٰسین پڑھیں لیکن اس طرح پڑھیں کہ پہلے یَابَاسِطُ یَابَسِیْطُ یَافَتَّاحُ تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سورۂ یٰسین پڑھیں۔ پھر آخر میں یَاحَافِظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیْنُ تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ سورۂ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ مکمل پڑھیں۔

15۔ وسعتِ رزق وحفاظت وترقّی حافظہ کے لئے یَابَاسِطُ یَاحَافِظُ کی ایک تسبیح پڑھیں۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

16۔ نمازِ فجر باجماعت پڑھ کر مسجد میں موجود رہیں اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتے رہیں پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت اشراق کی نماز پڑھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ سورۂ آل عمران کا آخری رکوع پڑھیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ o الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ o رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ o رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ o فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ج بَعْضُکُمْ مِّنْ م بَعْضٍ ج فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ o لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ o مَتَاعٌ قَلِیْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ o لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ o وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لا لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ o یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o آل عمران [3:190-200]

پھر گیارہ مرتبہ سورۂ توبہ کی آخری آیات پڑھیں۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ زق صلے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o التوبہ [9:128-129]

اس کے بعد عجز ونیاز وخشوع سے دعا کریں۔ ان شاء اللہ مالی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔ سورۂ توبہ کی آیت نمبر 129 ایک ایسی نعمت ہے جس کا کوئی حد وحساب نہیں۔ توجہ یا غیر توجہ کے ساتھ جس طرح جی چاہے پڑھیں۔ ساتویں دن سے اس کا اثر ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔

جتنی مرتبہ پڑھا جاسکے پڑھیں۔کم ازکم ہر فرض نماز کے بعد پڑھیں اور ہمیشہ پڑھتے رہیں۔پھر قدرتِ خدا کے عجائبات دیکھیں۔دین و دنیا کے کام کس طرح ٹھیک ہوتے چلے جاتے ہیں۔دوسرے اعمال میں یکسوئی قلب اور پوری توجہ کی ضرورت ہے۔لیکن یہ آیت شریف ان سب باتوں سے بے نیاز ہے۔کسی طرح پڑھیں۔اثر ضرور ظاہر ہوگا۔بلکہ اگر ہر وقت اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اس کا ورد رکھا جائے تو انسان بے نیاز ہو جاتا ہے۔مجرب المجرب ہے۔آیت شریف میں ایک خاص سرّ ہے۔ذرا پڑھ کر تو دیکھیں کوئی چلہ نہیں۔کوئی پابندی نہیں۔اگر اس کے ساتھ اس سے پہلے کی آیت بھی ملالی جائے تو مزید فوائد ظہور میں آئیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

17۔ برائے کشائش رزق سورہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ پوری، صبح کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ، اتنی ہی مرتبہ درود شریف، پھر نماز ظہر کے بعد 22 مرتبہ سورت اور 22 ہی مرتبہ درود شریف، پھر عصر کے بعد 23 مرتبہ یہ سورت اور 23 مرتبہ درود شریف، پھر مغرب کے بعد 24 مرتبہ اور عشاء کے بعد 25 مرتبہ یہی معمول پورا کریں۔

18۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح یَا لَطِیۡفُ پڑھ کر پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ۝ پڑھیں پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ وَسِّعۡ عَلَیَّ رِزۡقِیۡ اَللّٰهُمَّ عَطِّفۡ عَلَیَّ خَلۡقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنۡتَ وَجۡهِیَ عَنِ السُّجُوۡدِ لِغَیۡرِكَ فَصُنۡهُ عَنۡ ذِلِّ السُّوَالِ لِغَیۡرِكَ بِرَحۡمَتِكَ یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ۔

19۔ بعد نمازِ جمعہ پاک وصاف ہونے کی حالت میں پینتیس (35) مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ اَحۡمَدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ لکھ کر اپنے پاس رکھیں، ان شاء اللہ غیب سے رزق عطا ہوگا اور رزق میں کشادگی ہوگی۔

20۔ بعد نمازِ فجر وبعد نمازِ عشاء ایک سو مرتبہ حسب ذیل دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنۡتَ وَجۡهِیَ عَنِ السُّجُوۡدِ لِغَیۡرِكَ فَصُنۡهُ عَنۡ ذِلِّ السُّوَالِ لِغَیۡرِكَ اول وآخر درود شریف پڑھیں۔

21۔ صبح کی نماز کے بعد ستر (70) مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ۝ الشوریٰ [42:19]

اللہ اپنے بندوں پر بڑا لطف وکرم فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے رِزق وعطا سے نوازتا ہے اور وہ بڑی قوت والا بڑی عزّت والا ہے ۝

22۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نکال کر کشادگی وفراخی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جس کا گمان بھی نہ تھا۔

23۔ نماز فجر کی دو سنتیں ادا کر کے سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ سو مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنایئے۔ان شاء اللہ معاشی حالت تبدیل ہو جائے گی اور کاروبار میں برکت آئے گی۔اس عمل کو معمول بنائے رکھیں۔

24۔ بعد از نماز عشاء کسی متعین جگہ پر تنہا بیٹھ کر اسم یَا وَهَّابُ چودہ سو چودہ (1414) بار اور اس کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

یَا وَهَّابُ هَبۡ لِیۡ مِنۡ نِّعۡمَةِ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ

26۔ کوئی وقت متعین کریں ہر روز اسی وقت گیارہ سو (1100) مرتبہ یَا بَاسِطُ پابندی سے پڑھا کریں۔

کاروباری بندش دور کرنے کے لیے عملیات ووظائف:۔اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ کسی حاسد نے شیطانی عملیات کے ذریعے اس کے کاروبار کو بند کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ شخص اس کا علاج اللہ کے پاک کلام کے ذریعے خود کرنا چاہتا ہو تو وہ درج ذیل عملیات و وظائف کے ذریعے اس جادو کا توڑ کر سکتا ہے۔

01۔ یہ عمل گھر بیٹھ کر یا مسجد میں کیا جا سکتا ہے۔سات عدد کنکر چنے کے دانے کے سائز کے برابر لے لیں۔فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عمل کا آغاز کریں۔اول وآخر تین (3) مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر ہر ایک کنکر پر علیحدہ علیحدہ پھونک مار کر دم کریں۔اس کے بعد سات (7) مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور ایک کنکر پر پھونک مار کر دم کریں۔اسی طرح یہ عمل باقی کنکروں پر دہرائیں۔اس کے بعد ہر کنکر پر سات (7) مرتبہ سورۃ الفلق پڑھ کر پھونک ماریں۔آخر میں سورۃ الناس ہر کنکر پر سات مرتبہ پڑھنی ہے اور پھونک مار کر دم کریں۔ جب یہ عمل ہو جائے تو حسبِ عادت جب دکان کھولنے کے لئے جائیں تو نہ ہی دروازے کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی تالا کھولیں جب

تک کہ یہ عمل نہ کرلیں۔ دروازے سے چند قدم پیچھے کھڑے ہو کر دکان کا دروازہ کھولنے سے پہلے سورۂ اخلاص تین بار پڑھیں۔ رَبِّ سَلِّمْ کہہ کر ایک کنکر شٹر یا دروازے پر ماریں۔ یہی الفاظ دہرا کر دوسرا اور پھر تیسرا کنکر دروازے پر ماریں۔ باقی رہ گئے چار کنکر وہ دکان کا دروازہ کھول کر چاروں کونوں میں مارنے ہیں۔ ہر کنکر مارنے سے پہلے رَبِّ سَلِّمْ کے الفاظ ادا کریں۔ اس کے بعد دکان میں اَللّٰہُ الصَّمَدُ 41 بار پڑھیں اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل سات رات دن مسلسل کرنا ہے۔ ان شاء اللہ ہر قسم کے جادو کے ذریعے کی گئی کاروبار کی بندش ختم ہو جائے گی۔ اس عمل کو کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرتا ہو۔ اگر نہیں کرتا تو پہلے نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اسے ہمیشہ اپنی عادت بنالے۔ یہ عمل جتنے روز کرنا ہے، اس دوران کثرت کے ساتھ درود ابراہیمی اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا ورد زبان پر جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جائے گی۔

02۔ اگر کسی کی دوکان پر گاہک کم آئیں تو اس تعویذ کو لکھ کر اور روئی میں لپیٹ کر بتی بنائے اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر روزانہ جلائے۔ ان شاء اللہ اس قدر خریدار آئیں گے کہ فرصت نہ ہوگی۔

٨٠٢٣	٨٠٢٧	٨٠٣٠	٨٠١٦
٨٠٢٩	٨٠١٧	٨٠٢٢	٨٠٢٨
٨٠١٨	٨٠٣٢	٨٠٢٥	٨٠٢١
٨٠٢٦	٨٠٢٠	٨٠١٩	٨٠٣١

03۔ یہ تعویذ لکھ کر دوکان کے اندر چسپاں کرے۔ ایک تعویذ لکھ کر پانی میں گھول کر وہ پانی تمام دوکان کی اشیاء پر چھڑک دے۔ ان شاء اللہ مال بہت فروخت ہوگا۔ تعویذ یہ ہے:۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ

١٥٧	١٦٠	١٦٣	١٥٠
١٦٢	١٥١	١٥٦	١٦١
١٥٢	١٦٥	١٥٨	١٥٥
١٥٩	١٥٤	١٥٣	١٦٤

04۔ درج ذیل دو تعویذ جمعرات سورج نکلنے سے پہلے گھنٹے میں اور جمعہ کو سورج نکلنے سے پانچویں گھنٹے میں اور سوموار کے دن سورج نکلنے سے تیسرے گھنٹے میں لکھیں اور فریم کر کے دکان میں لٹکائیں۔

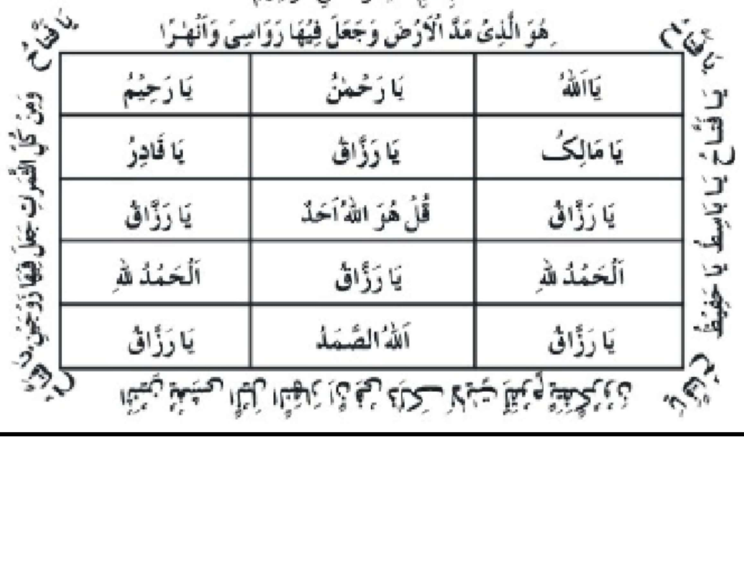

دوسرے تعویذ میں درج ذیل آیاتِ مقدسہ بھی لکھ لیں اور یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں جس میں رقم رکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ط وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ o الرعد[13:3] يَا فَتَّاحُ يَا بَاسِطُ يَاحَفِيْظُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ادعیہ برائے ادائے قرض: ۔قرض کی ادائیگی کے لیے درج ذیل دعاؤں کے ذریعے ذاتِ باری تعالیٰ سے استعانت طلب کریں:

01۔ نہایت مجرب وآزمودہ دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o اٰل عمران[3:26-27] يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اَرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ۔

02۔ بعد نمازِ عشاء يَا وَهَّابُ چودہ سو چودہ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پھر سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور بعد نمازِ فجر سورۂ نصر اکتالیس (41) مرتبہ اور اگر سنت فجر و فرض کے درمیان میں پڑھیں تو زیادہ تاثیر ہوگی۔

03۔ ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے آخری میم کو اَلْحَمْدُ کی لام سے ملا کر دس مرتبہ پڑھیں، اول وآخر درود شریف، ان شاء اللہ تین ماہ میں قرض کے ادا ہونے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

04۔ ہر نماز کے بعد 25 بار اور عشاء کے بعد 125 بار اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یا دن رات میں صرف ایک تسبیح پڑھیں یا ہر نماز کے بعد سات بار اور جمعہ کی نماز کے بعد ستر بار۔

05۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عملیات و وظائف برائے مقہوری اعداء، برائے حفظ وامن وسلامتی اور برائے رفع رنج وغم:۔انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں صدق وخلوص کے ساتھ مالکِ حقیقی کی طرف رجوع رکھے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ بقرہ[2:45] نماز اور صبر کے ذریعے مدد طلب کرو۔

رجوع الی اللہ کے لیے احکام الٰہی کی پابندی لازم کریں اور گناہوں سے بچنے کے لئے جس قدر زیادہ تعداد میں ہو سکے لَاحَوْلَ اور اِسْتِغْفَار کو پڑھیں۔ان شاءاللہ رحم کیا جائے گا اور آپ کو مشکلات سے نجات ملے گی۔لیکن اس کے ساتھ ہی بالکل تقدیر پر ہی معاملہ نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ بلکہ کچھ تدبیر بھی کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں کام کرنے اور اوروں کی مدد اور اپنے آپ کی کفالت اور حفاظت کے لئے بھی عطا فرمائے ہیں۔شریعت کے تقاضوں کے مطابق یہ عملیات استعمال کریں۔حتی المقدور، اپنے دشمن اور مخالف کو معاف کرنے کی کوشش کریں۔اگر اس کی مخالفت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو درج ذیل عملیات میں سے کوئی ایک عمل استعمال کریں۔پھر بھی دشمن کی بربادی وہلاکت کی نیت کرنے کے بجائے یہ نیت کریں کہ آپ اور آپ کے متعلقین دشمن کے شر سے محفوظ رہیں اور دشمن اس قابل نہ رہے کہ کسی اور پر بھی ظلم کر سکے۔اس سے زیادہ (اس کی ہلاکت اور بربادی) کی نیت ہرگز نہ کریں۔یہ معاملہ اور دیگر تمام معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

01۔ حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ نے معاملاتِ زندگی میں حائل رکاوٹوں سے نجات پانے کے لئے نہایت عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے۔ اپنے نام کے اعداد بحساب ابجد نکالیں، پھر اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں سے ایسے نام کا انتخاب کریں جن کے اعداد آپ کے نام کے اعداد کے برابر ہوں، ان اسماءالٰہیہ کو ہر نماز کے بعد پندرہ (15) مرتبہ پڑھیں اور نمازِ فجر کے بعد اکیس (21) مرتبہ پڑھیں، رفتہ رفتہ تمام اثرات ختم ہو جائیں گے۔غم وپریشانی ختم ہو جائے گی۔دل کو سکون واطمینان حاصل ہوگا اور فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔یہ وظیفہ اثر کرے گا لیکن تب جبکہ آپ گناہ سے دور ہو کر نیکی کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

02۔ اگر منگل کی رات کے ثلث اخیر میں بحضور قلب وجمع ہمت ایک ہزار مرتبہ لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں تو جس ظالم وستم گر کی طرف توجہ کریں گے، تھوڑے عرصہ میں اسے بے کس وبے بس اور ظلم کرنے سے عاجز دیکھ لیں گے۔

03۔ اکتالیس (41) عدد کنکریاں لے کر ایک گڑھا کھود لیں اور ہر کنکری پر ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھ کر اسے گڑھے میں ڈالتے جائیں۔جب اکتالیس کی اکتالیس گڑھے میں ڈال دی جائیں تو سب کنکریوں پر اس نیت سے نمازِ جنازہ پڑھیں کہ آپ کے دشمن کی قوت ووسائل خلافِ حق استعمال کے قابل نہیں رہے۔ان کنکریوں کو اپنا دشمن تصور کریں۔اس کے بعد بطور قبران پر مٹی ڈال دیں۔جلد ہی ظالم دشمن بے بس ہو جائے گا۔

04۔ پرانی قبر کی مٹی لے کر اس پر سات مرتبہ سورۂ مزمل دشمن کے شر کے خاتمہ کی نیت سے پڑھ کر دم کریں اور اس مٹی کو دشمن کے گھر ڈال دیں۔

05۔ شرط یہ ہے کہ جائز صورت ہو، ایک سو (100) مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں یا بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ فیل پڑھیں اور بعد سلام چالیس مرتبہ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ طٰہٰ [20:111] پڑھیں، جلد ہی کامیابی ہوگی۔

06۔ اگر کسی کو کسی ایسے شخص سے جو اس سے زبردست ہو ظلم کا یا سختی کا خوف ہو تو سورۂ فاتحہ تین بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور سورۂ لِاِيْلٰفِ سات بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور بلا خوف ظالم کے پاس چلا جائے۔ان شاءاللہ وہ شخص خود بخود نرم ہو کر مہربان ہو جائے گا۔

07۔ کسی بے دین، ظالم انسان کی قبر سے کنکر لے کر اس پر سورۂ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ o گیارہ بار پڑھ کر دم کریں اور دشمن کے گھر میں پھینک دیں۔ان شاءاللہ چند روز کے بعد دشمن بے کس، بے بس اور عاجز ہو جائے گا۔

08۔ سورۂ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ایک سو ایک بار پڑھیں، اول وآخر پانچ بار درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد يَاسَلَامُ سو مرتبہ پڑھیں۔

09۔ بعد از نماز مغرب سورۂ قریش اکیس (21) مرتبہ پڑھ کر انگشت شہادت پر دم کریں اور اپنے ظالم دشمن کا تصور کر کے انگشت شہادت سے اس کے قلب کی طرف ضرب کا اشارہ کریں۔ یہ عمل ایک جلسہ میں تین مرتبہ کر کے اٹھ جائیں۔ اگلے روز اسی وقت پھر یہی عمل کریں۔ چند روز تک مسلسل یہ عمل کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن مغلوب ہوگا اور اس کے ظلم سے نجات حاصل ہوگی۔

10۔ 341 مرتبہ "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُo" آل عمران[3:173] + نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُo" انفال[8:40] ہر روز صبح کی نماز کے بعد پابندی سے پڑھیں۔

11۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ بارہ سو مرتبہ، بارہ روز تک پڑھیں۔

12۔ سورۂ کوثر کو لکھ کر بطور تعویذ گلے میں پہن لیں۔ ہمیشہ شرِ اعدا اور جملہ امراض اور دیگر تمام آفات و بلیات سے امن میں رہیں گے۔

13۔ یہ عمل (فرقہ وارانہ اور مذہبی تعصب کے بغیر) اس شخص کے حق میں کرنا زیادہ موزوں ہے جو دین حق کا دشمن، مسلمانوں کا بیری اور اسلام پاک کا سخت مخالف ہو۔ تین دن متواتر روزے رکھیں۔ اور کسی ذی روح کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تیسرے روز نمک کی چھوٹی چھوٹی ڈلیاں ایک ہزار کی تعداد میں لے کر ہر ڈلی پر سورۃ اللھب بلا بسم اللہ ایک مرتبہ پڑھیں۔ جب سو ڈلیوں پر سو مرتبہ یہ سورہ پڑھ چکیں تو یہ دعا جو ذیل میں درج کی جاتی ہے، مانگیں۔ اور اسی طرح ہر سینکڑے پر کریں۔ پھر ان ڈلیوں کو ایک سفید پارچہ میں باندھ کر کسی کنوئیں یا نہر یا تالاب میں ڈال دیں۔ جوں جوں نمک پانی میں گھلے گا اس ظالم کی حالت بگڑتی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عُدُوِّىْ (فلاں بن فلاں) كَمَا اَهْلَكْتَ اَعْدَآءَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْهَرْ (فلاں بن فلاں) فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ يَا قَاهِرُ يَا ذَاالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَافَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ عُدُوِّىْ (فلاں ابن فلانہ دونوں کے نام) بِحَقِّ سُوْرَةِ تَبَّتْ يَدَا وَبِحُرُوْفِ تَبَّتْ يَدَا وَبِكَلِمَاتِ تَبَّتْ يَدَا اَللّٰهُمَّ بِسِرِّ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَبِسِرِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ قَهْرِجَلَالِكَ وَبِسِرِّ جَيِّدِ اَسْمَائِكَ وَمَا اَنْزَلْتَهٗ فِىْ كِتَابِكَ مَالِكَ جَمِيْعِ رِّقَابِ الْعِبَادِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا كَبِيْرُ فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْ ءٍ قَدِيْرٌo

14۔ کسی ظالم وستم گر کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے سورۂ اخلاص کا یہ عمل مجرب ہے۔ پہلے خلوت میں تنہا باوضو دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور ہر سینکڑے پر یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ سَلَّطْتُّ رُوْحَانِيَةَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ حَارَهَا وَيَابِسَهَا عَلٰى رُوْحِ.... یہاں اس ظالم کا نام لیں۔

15۔ جو شخص کسی کے ظلم سے خوف رکھتا ہو اسے چاہیے کہ ہر وقت خواہ اس کا وضو ہو یا نہ ہو یہ دعا پڑھتا رہے۔ ہر فرض نماز میں آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد تین تین مرتبہ پڑھیں۔ اس پر دوام کریں بہت مجرب ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ وتر اور نفل کے درمیان 313 بار پڑھیں۔ اس میں آنکھیں بند کر کے بیٹھیں اور دشمن کو اپنے سامنے کھڑا ہوا تصور کریں۔ پڑھنے کے بعد ایک سنگریزا اس دشمن کا تصور کر کے اس کی طرف ماریں۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

16۔ جس شخص کو ہلاک کرنا منظور ہو اس کی غیر کامل تصویر بنائیں اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھیں۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَo سورہ مائدہ [5:27] اور پشت پر اس شخص کا نام لکھیں اور ہاتھ میں خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر ماریں۔ اور کہیں فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اس عمل کو منگل کے دن آخر ماہ میں کریں اور کہیں يَامَلَائِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَفْعَلَ

کـذا بـفلاں۔ یہاں فلاں کی جگہ اس کا نام لیا جائے۔ لکھا ہے کہ یہ ضرب اس کے سینے میں لگے گی اور چند روز میں کسی نہ کسی طرح اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ عمل انتہائی ناگزیر صورت میں، اگر شریعتِ اسلامیہ کی رو سے جائز ہو تو کریں وگرنہ باز رہیں۔ ناحق قتل خواہ کسی بھی طرح ہو، ہرگز روا نہیں اور دنیا و آخرت میں بربادی کا باعث ہوگا۔

17۔ بعد نمازِ مغرب 322 مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں اول و آخر درود شریف، ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

18۔ اگر سفر میں رہزنوں کا خوف ہے، تو یہ سات آیات پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ رہزن اپنی جگہ سے تجاوز نہ کریں گے۔

..... اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ○ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ○ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ○ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْاط لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ○

الصافات[37:24-25]+ یٰسین[36:49]+ بقرہ[2:18]+ المومنون[23:115]+ الرحمٰن[55:33]+ یٰسین[36:9]+ الرحمٰن[55:35]

19۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مصائب کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اسی دعا کی تاثیر تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے اسے ورد کرنا شروع کیا تھا، جس کی برکت سے آپ شرِّ نار سے محفوظ رہے۔

20۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جبرائیل علیہ السلام نے انسانی صورت میں آ کر مجھے یہ دعا پڑھائی جس سے ہر قسم کی مصیبت و بلاٹل جاتی ہے۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا○

21۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی رنج والم پیش آتا تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں میں نے آنحضرت ﷺ کو بار بار یہی دعا يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ بحالتِ سجدہ پڑھتے دیکھا یہاں تک کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح ہوئی اور کافروں کو شکست ملی۔

22۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے زندہ نگل لیا تھا، تو آپ اس کے پیٹ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ جس سے آپ کو نجات حاصل ہوئی۔

..... لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ انبیاء[21:87]

23۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اس کے غم و حزن کو دور کر دیا۔ اس کے پڑھنے سے غم والم زائل ہونے کے علاوہ فرحت و سرور بھی حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ غَمِّيْ وَهَمِّيْ۔

24۔ جس شخص کے دل پرغم وحزن اورقلق واضطراب ہو۔اس کوسورہ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَo الخ ایک کانچ کے برتن میں لکھ کر گلاب کے ساتھ دھوکر پلائیں ۔تسکین وتسلی حاصل ہو گی ۔ اس سورہ کا ہمیشہ پڑھنا تنگ دستی ، تنگ دلی ، پریشانی ، سرگردانی ، بیکاری ، بے روزگاری، طاعات میں سستی، معاش میں ناکامی کا شافی علاج ہے اور ہر نماز کے بعد اس کا پانچ مرتبہ پڑھ لینا غیر متوقع رزق وروزی کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

درد کا علاج:۔

01۔ ننانوے مرتبہ اسم ذات (اللہ) لکھ کر پانی میں دھوکر مریض کو پلائیں ان شاءاللہ ہرقسم کا درد، دور ہوگا۔ بخار اتر جائے گا۔

02۔ جس کو درد ہواس کے درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر فاتحہ مع بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھالیں اور اس سے معلوم کریں کہ درد باقی ہے یانہیں؟ اگر ہے تو پھر دوسری مرتبہ اس طرح پڑھیں ۔اگر درد باقی ہو تو تیسری مرتبہ یہ عمل کریں۔اس طرح یہ عمل سات مرتبہ کریں، ان شاءاللہ درد ختم ہو جائے گا۔

03۔ دانت یا داڑھ کے درد کے لئے خواہ کوئی مریض کیسا ہی درد سے کیوں نہ تڑپ رہا ہو، جونہی یہ عمل کیا جائے گا مریض فوراً صحت یاب ہوگا اور آئندہ کے لئے کبھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔ بارہا بار کا تجربہ ہے۔عمل یوں ہے کہ جب کسی کی داڑھ میں درد ہو رہا ہو تو فوراً ایک پاک لکڑی کا تختہ لے کر اس پر پاک ریت بچھائیں۔ریت کے اوپر لوہے کی کیل سے اب ج د ہ و ز ح ط ی علیحدہ علیحدہ لکھیں۔ مریض سے کہیں کہ جس جگہ درد ہے اس جگہ کو اپنی دونوں انگلیوں سے مضبوط پکڑ رکھے اور کیل کو''الف'' پر رکھ کر زور سے دبائیں اور دل ہی دل میں سورہ الحمد پڑھیں۔ بعد ازاں مریض سے درد کی بابت دریافت کریں۔اگر درد بند ہو گیا ہو تو خیر۔ ورنہ حرف''ب'' پر کیل رکھ کر زور سے دبائیں اور دو دفعہ سورہ الحمد پڑھیں۔ پھر مریض سے پوچھیں۔اگر بند ہو گیا ہو تو خیر۔ ورنہ اگلے حرف''ج'' کو زور سے کیل کے ساتھ دبائیں۔تین دفعہ سورہ الحمد پڑھیں اور مریض سے پوچھیں۔اگر پھر بھی بند نہ ہو تو اگلے حرف پر اسی طرح اور چار دفعہ سورہ الحمد پڑھیں۔غرض جب تک درد بند نہ ہو، اگلے حرف تک چلتے رہیں۔ان شاءاللہ آخری حرف تک پہنچنے سے پہلے درد بند ہو جائے گا۔

04۔ کان کے درد کے لیے درج ذیل عمل کریں:

یَا سَمِیۡعُ گیارہ بار پڑھ کر دم کر دیں۔

یہ آیت سرسوں کے تیل پر دم کریں۔اس تیل کے کان میں دو، تین قطرے ڈال دیں۔

اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًاO الاسرٰی[17:36]

05۔ برائے وجع المفاصل:۔جس جگہ درد ہو اس جگہ کو مضبوط پکڑ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر دم کریں اور چھوڑ دیں۔پھر مریض سے دریافت کریں کہ آرام آیا یا نہیں۔اگر نہ آیا ہو تو دوبارہ اسی طرح کریں۔تین بار دم کرنے سے ان شاءاللہ درد جاتا رہے گا۔اگر پھر بھی نہ جائے تو گیارہ مرتبہ کرنے سے یقیناً دور ہو جائے گا۔

06۔ دردِ شقیقہ کے لئے:۔ مریض خواہ مرد ہو یا عورت خواہ قریب ہو یا دور زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے قبل اپنے دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے فضاء میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' تحریر کریں۔تصور کامل کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں۔صرف ایک بار ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا اور مستقل فائدہ ہوگا۔اگر مریض کا نام معلوم ہو تو اس کا نام لے کر فضاء میں تحریر کریں۔

تعویزات برائے علاج جریانِ خون:۔

01۔ اگر کسی عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو تو یہ نقش لکھ کر عورت کو دیں اور کہیں کہ کمر سے باندھ لے۔ان شاءاللہ اسی وقت خون بند ہو جائے گا۔خواہ جادو وغیرہ کے زور سے کسی نے خون جاری کیوں نہ کیا ہو۔مجرب ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۰	۲۶۵	۲۷۲
۲۷۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸

02۔ سحر و آسیب و نظر بد یا کسی جسمانی بیماری کی وجہ سے کسی عورت یا بچے کے کسی بھی عضو سے خون بہتا ہو، اسے بند کرنے کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد (786) کا یہ نقش نہایت موثر ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

خواب میں ڈرنے کا علاج:۔ اگر کوئی شخص خواب میں ڈرتا ہو تو لازم ہے کہ رات کو سوتے وقت باوضو لیٹ کر تین بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' پڑھ کر تین دفعہ آیت الکرسی پڑھے۔ مگر'' وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ '' کے الفاظ کی تین بار تکرار کرے اور سو جائے۔ ان شاء اللہ آئندہ کے لئے خواب میں سوتا ہوا نہ ڈرے گا۔ مجرب ہے۔

امراضِ قلب کا روحانی علاج:۔ عمل برائے ہائی بلڈ پریشر

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ .....فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ الرعد[13:28-29]+التوبہ[9:40]

ہر نماز کے بعد اول و آخر 11۔11 بار درود ابراہیمی اور تین بار یہ آیت پڑھ کر دل پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں۔

درد دل کے لئے:۔

01۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ دل کی جگہ کے برابر ہو۔

02۔ گیارہ مرتبہ مذکورہ بالا آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

03۔ سورۃ الرحمٰن تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں، ایک ہفتہ یہ عمل کریں۔

ہول دل کے لئے:۔

01۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝
لکھ کر باندھیں، تعویذ دل پر آجائے۔ دل بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ہے۔

02۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ......۔ ھود[11:112] گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھ کر دل پر دم کریں۔

03۔ يَا قَوِيُّ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قَوِّنِيْ وَ قَلْبِيْ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر دل پر دم کریں۔

درد سینہ کے لئے:۔ درد سینہ کے علاج کے لیے یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ... ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ...۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا...۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ...○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا... ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○

البقرہ[2:178]+الانفال[8:66]+النساء[4:28]+البقرہ[2:186]+ الفرقان[25:45]+الانعام[6:13]

وظائف برائے کمزوری نظر وبینائی ودردچشم ونزول الماء:۔

01۔ یَا نُوْرُ پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ بار پڑھ کر ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے ان کو آنکھوں پر پھیر دیں۔اول وآخر درود شریف۔

02۔ پانچوں نمازوں کے بعد تین مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں پر دم کر کے ان کو آنکھوں پر پھیر دیں۔

.....فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ○ ق[50:22]

03۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَحَبَّهَا پڑھ کر دم کریں۔

دائمی نزلہ اور دمہ سے نجات کے لئے وظیفہ:۔

۱۔ فجر ومغرب کی نماز کے بعد سلام کے فورا بعد بحالت جلسہ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھ کر دم کریں۔

۲۔ سات کنکریاں لاہوری نمک کی لے کر ہر کنکری پر آیۃ الکرسی پڑھیں اور روزانہ ایک کھائیں، بلغم کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

۳۔ سورج طلوع ہونے سے قبل کسی بڑے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر گیارہ (11) بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں اور پھر گیارہ (11) بار یَا فَارِقُ پڑھیں اور اُس درخت کا پتا توڑ کر بائیں نتھنے سے سونگھیں اور پھر پتا پھینک دیں، پھر یہی عمل کر کے دائیں نتھنے سے سونگھیں تو ان شاءاللہ اکیس (21) دن کے اندر اندر اس مسئلے سے جان چھوٹ جائے گی۔اول وآخر درود پاک لازمی ہے۔

نشہ کا علاج:۔

رات کو جب نشے کا عادی شخص (متاثرہ فرد) سو جائے تو اس کے قریب کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھیں یا یہ لکھ کر اس کو پلائیں۔چالیس دن یہ عمل کریں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ المائدہ[5:90]

شوگر کے علاج کے لیے وظیفہ:۔

صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کر کے پی لیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا○ الاسریٰ[17:80] یہ عمل چالیس دن کریں۔

عملیات ووظائف برائے استقرار وحفاظتِ حمل:۔

01۔ یَا مُبْدِئُ کے نو تعویذ لکھیں۔جب عورت حیض سے پاک ہو تو تین رات مجامعت کرے اور ہر روز صبح کو تعویذ پانی میں بھگو کر پی لے۔ اسی طرح دوسرے مہینے میں، پھر تیسرے مہینے میں کرے۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں:

بسم		الله		الرحمٰن		الرحیم
ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو	ھو
الله	الله	الله	الله	الله	الله	الله
حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ	حَیُّ
قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم	قیّوم

وصلی الله علیٰ سیدنا خیر خلقه محمد و آله وصحبه اجمعین

02۔ پانچ لونگ ہوں ہر ایک پر سات سات بار یہ آیت پڑھیں۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌ ۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ النور[24:40]

غسل حیض کے بعد ہر دن ایک لونگ کھائے اور اس پر پانی نہ پئیں۔

کاغذ پر زعفران وگلاب سے یہ آیت لکھیں اور اس کو عورت کے گلے میں ڈالیں۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۝

الرعد[13:31]

جب عورت حیض سے پاک ہو تو تعویذ چھ گھونٹ پانی میں بھگو دیں، تین گھونٹ مرد پیے، تین عورت پیے۔ پھر مجامعت کرے۔ پھر دوسری رات اور تیسری رات بھی ایسے کرے۔ اسی طرح دوسرے ماہ میں اور اسی طرح تیسرے ماہ۔ ان شاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

يَهَبُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ
لِمَنْ	يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ	اَوْ
يَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ	اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ
الذُّكُوْرَ	اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا
اَوْ	يُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّاِنَاثًا

03۔ چالیس لونگ لے کر ان پر سات مرتبہ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر عورت رات سوتے وقت ان میں سے ایک لونگ روزانہ بعد از فراغت ایام حیض کھانا شروع کرے۔ اس بات کی احتیاط کرے کہ اوپر سے پانی بالکل نہ پیے۔

آیت مبارکہ:۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌ ۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ النور[24:40]

درج ذیل آیات کے دو عدد نقش بنا کر ایک نقش مرد اپنے سیدھے بازو پر باندھے اور عورت دوسرا نقش ریشمی ڈوری کے ساتھ کمر پر اس طرح باندھے کہ نقش رحم کے اوپر پڑا رہے بوقت صحبت عورت اس نقش کو اتار دے اور بعد غسل دوبارہ باندھ لے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ آل عمران[3:5-6]

یقیناً اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی بھی چیز مخفی نہیں ۝ وہی ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں تمھاری صورتیں جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے، اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں (وہ) بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے ۝

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ آل عمران[3:38-40]

اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ۝ ابھی وہ حجرے میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (یا دعا ہی کر رہے تھے) کہ انھیں فرشتوں نے آواز دی: بے

شک اللہ آپ کو (فرزند) یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار ہوگا اور عورتوں (کی رغبت) سے بہت محفوظ ہوگا اور (ہمارے) خاص نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگا o (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ درآنحالیکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے o

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءًۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ o النور [24:39]

اور کافروں کے اعمال چٹیل میدان میں سراب کی مانند ہیں جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ (بھی) نہیں پاتا (اسی طرح اس نے آخرت میں) اللہ کو اپنے پاس پایا مگر اللہ نے اس کا پورا حساب (دنیا میں ہی) چکا دیا تھا، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے o

04۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ یہ عمل اکتالیس (41) دن کریں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o الفرقان [25:74]

صبح وشام درج ذیل آیت کی ایک تسبیح پڑھیں۔

.....رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ o الانبیاء [21:89]

مباشرت کے وقت جماع سے پہلے عورت کے پیٹ کی دائیں طرف ہاتھ پھیرتے ہوئے سات بار سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اس کے بعد ناف پر انگلی رکھ کر کہیں: یا اللہ اگر تو نے مجھے لڑکا عطا فرمایا تو اس کا نام 'محمد' رکھوں گا۔

05۔ برائے اولادِ نرینہ سورۂ یوسف لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں اور نذر مانیں کہ لڑکے کا نام 'محمد' رکھوں گا۔

06۔ اولادِ نرینہ کے لئے حمل پر تین ماہ گزرنے سے پہلے ہرن کی کھال پر یا کاغذ پر زعفران کو عرق گلاب میں حل کر کے یہ تعویذ لکھیں:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ o عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ o يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا o الرعد [13:8-9] + مریم [19:7] بِحُرْمَةِ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلُ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔

07۔ عورت کے پیٹ پر ناف کے گرد ستر بار دائرہ کھینچیں۔ ہر بار انگلی پھیرتے وقت یَا مَتِيْنُ پڑھیں۔ پھر مجامعت کریں۔ یہ آیت لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں:

...رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ o ...رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o ...رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ o وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ o ال عمران [3:38] + الفرقان [25:74] + انبیاء [21:89] + انبیاء [21:107]

08۔ اکیس چھوہارے (اچھے جن کی نتھ باقی ہو) لیں۔ ہر دانے پر نو (9) بار سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھ کر دم کریں۔ پھر غسلِ حیض کے بعد گائے کے دودھ میں جس کا نر بچھڑا ہو سات دانوں کو بھگوئیں اور رات کو مرد وعورت کھائیں۔ پھر جماع کریں لیکن اس بات کا خیال نہ کریں کہ میں نے کتنے کھائے اور اس نے کتنے کھائے۔ پھر دودھ دونوں پئیں۔ اس کے بعد ہم بستری کریں۔ اسی طرح دوسرے ماہ اور تیسرے ماہ کریں۔

09۔ اکیس چھوہاروں پر اکیس مرتبہ سورۂ تغابن پڑھیں۔ ان میں سے پہلے دن سات عدد کھائیں۔ اس طرح کہ ایک چھوہارے کے دو حصے کریں۔ ایک حصہ مرد کھائے، دوسرا حصہ عورت کھائے۔ پھر جماع کریں۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی اس طرح کریں۔ یہی

عمل دوسرے ماہ اور تیسرے ماہ کریں۔

10۔ "اَللّٰہُ مُعْطِیْ اَللّٰہُ قَادِرٌ اَللّٰہُ شَافِیْ" کی روزانہ تین تسبیح سونے سے پہلے ایک وقت مقررہ پر اکیس روز پڑھیں۔کوشش کریں کہ باوضو رہیں اور دن میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ، جلد مراد برآئے گی۔

اگر خدانخواستہ پہلے اکیس دن میں مراد پوری نہ ہوتو دس گیارہ دن ناغہ کرکے پھر اکیس دن اسی عمل کو دہرائیں۔ وظیفہ سے فراغت کے بعد روزانہ بارگاہ رب العالمین میں رورو کر اپنے مقاصد کے لیے دعا مانگیں۔

تیسری بار بھی اگر مراد پوری نہ ہوتو صبر کریں، شاید اس میں بہتری ہو۔ (۲۶۹)

کوکھ کی بندش کا علاج:۔عورتوں کا ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے کہ بعض حاسد قسم کی خواتین کالےعلم کے ذریعے کسی بھی عورت کی کوکھ کی بندش کردیتی ہیں۔چونکہ جادو باا ثر ہے اس لئے اگر کسی پر اس کے ذریعے وار کیا جائے تو اس کے نتائج ظاہر ہوجاتے ہیں۔جس عورت کے رحم کی بندش کی گئی ہو اور تمام تر علاج کے باوجود وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہے اور اسے یہ شک یا یقین ہو کہ اس پر کسی نے جادو کرایا ہے تو اس کے لئے یہ وظیفہ انتہائی مجرب اور باا ثر ہے۔وہ عورت خود یا اس کا خاوند یہ عمل کرسکتا ہے۔اگر وہ بتائی ہوئی تمام شرائط پر پورے اترتے ہوں تو الحمدللہ نتائج دنوں میں ظاہر ہوجائیں گے۔میرا کوئی کمال نہیں رابطہ آپ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونا ہے اور اس نے ہی اپنا فضل کرنا ہے۔یہ وظیفہ سوموار کے دن شروع کریں۔وظیفہ شروع کرنے سے پہلے حسب ضرورت پانی' سیاہ مرچ پچاس (50) گرام' اچھی طرح صاف کی ہوئی دیسی اجوائن سو (100) گرام پاس رکھ لیں۔ظہر کی نماز پڑھ کر درود ابراہیمی اکتالیس (41) بار مرتبہ پڑھیں۔اس کے بعد سورۃ الشّمس اکتالیس (41) مرتبہ پڑھ کر ان تمام اشیاء کو دم کریں۔سورۃ الشّمس ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد پھونک مارنی ہے یعنی اکتالیس (41) پھونکیں پوری کرنی ہیں۔اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور تمام اشیاء پر پھونک مار کر دم کریں۔ اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں اور دم کریں۔ اس کے بعد اکتالیس (41) مرتبہ نیچے دی گئی آیات کو پڑھ کر دم کریں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ قَالَ لَھُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ○فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ○وَ یُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ○ سورۃ یونس[10:80-82]

یہ عمل سات (7) سوموار کرنا ہے۔تین سیاہ مرچ کے دانے اور اس سے دگنی مقدار میں اجوائن، اس دم کیے ہوئے پانی کے ساتھ نہار منہ کھائیں۔دم کی ہوئی اشیاء سوموار سے ہی کھانا شروع کردیں۔ ہر سوموار دم بھی کرتے جائیں اور ساتھ ساتھ کھاتے بھی جائیں۔اس کے علاوہ یہ تعویذ عام سادہ کاغذ پر لکھ کر چاندی یا چمڑے میں بند کروا کر اس عورت کے گلے میں لٹکا دیں۔

یَا رَبَّ	یَا قَیُّوْمُ	یَا رَبَّ
جِبْرَائِیْلَ		مِیْکَائِیْلَ
یَا قَیُّوْمُ	یَا قَیُّوْمُ	یَا قَیُّوْمُ

یَا رَبَّ جِبْرَائِیْلَ	یَا قَیُّوْمُ	یَا رَبَّ مِیْکَائِیْلَ
یَا قَیُّوْمُ	یَا قَیُّوْمُ	یَا قَیُّوْمُ
یَا رَبَّ اِسْرَافِیْلَ	یَا قَیُّوْمُ	یَا رَبَّ عِزْرَائِیْلَ

اس تعویذ کو عام سادہ کاغذ پر فوڈ کلر سے لکھ لیں۔

یا اللہ ھو	یا اللہ ھو	یا اللہ ھو
یا اللہ ھو	یا اللہ ھو	یا اللہ ھو
یا اللہ ھو	یا اللہ ھو	یا اللہ ھو

روزانہ اکتالیس (41) تعویذ لکھنے ہیں۔ایک تعویذ پانی میں حل کر کے پی لینا ہے۔باقی رہ گئے چالیس (40) تعویذ۔آدھ پاؤ پانی لے کر ان چالیس (40) تعویذوں کو اچھی طرح حل کر لینا ہے کہ ان پر لکھائی نہ رہے۔تعویذ کے کاغذوں کو باہر نکال کر سنبھال لیں۔ان تعویذوں کی عبارت والے پانی میں آٹا ڈال کر اسے گوندھ لیں۔یہ آٹا پرندوں کو کھلانا ہے۔دسویں دن پھر ایک تعویذ لکھ کر اور پانی میں گھول کر عورت کو پلائیں اور چالیس (40) تعویذوں کے ساتھ اوپر والا عمل دہرائیں۔یہ اکتالیس (41) دن کا عمل ہے۔اس دوران تین (3) تعویذ عورت کو پلانے ہیں باقی آٹے کے ذریعے پرندوں کو کھلانے ہیں۔جب یہ اکتالیس (41) دن والا عمل مکمل ہو جائے تو پھر یہ اللہ ہو والا تعویذ ہر دس (10) دن بعد عورت کو پلا دیا کریں۔یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا ہے جب تک کہ گود ہری نہ ہو جائے۔ان شاء اللہ اولاد نرینہ عطا ہوگی۔

تعویزات برائے حفاظت از اسقاطِ حمل:۔

01۔ یہ تعویذ عورت ناف پر باندھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا o ...فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ o وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o فاطر[35:41]+یوسف[12:64]+الانعام[6:13]

02۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ o الطارق[86:4] ...فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ o یوسف[12:64] اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَمْلَ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن۔

03۔ یہ تعویذ عورت کے گلے میں ڈالیں۔

یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ	یَا قَابِضُ
اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا		

یَا اللّٰهُ یَا حَفِیْظُ۔ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا o کے چند تعویذات لکھ دیں۔عورت پانی کے ساتھ پیتی رہے۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَّاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا o

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا o الکہف[18:25]

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا...o الرعد[13:2]

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا o مریم[19:12]

حوالہ جات:۔حوالہ جات برائے تصدیق وسند دیے گئے ہیں۔یہ تعویز میں نہ لکھیں۔

04۔ جب عورت کو حمل قرار پائے تین ماہ ہو جائیں تو کچے نیلے سوت کے اکتالیس دھاگے لے کر جو عورت کے قد کے برابر ہوں،ان دھاگوں پر سورۃ الطارق اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس عدد گرہیں اس طرح لگائیں کہ ہر بار گرہ لگاتے ہوئے دھاگے پر پھونک لگائیں۔سورۃ الطارق کے بجائے ہر گرہ پر ایک بار سورۃ یٰسین یا تین بار سورۃ مزمل یا تین بار درود شریف،الحمد شریف،آیت الکرسی،

چاروں قل اور درود شریف پڑھ کر بھی گرہیں لگائی جا سکتی ہیں۔
بعد میں پورے دھاگے پر سورۃ الطارق کو تین مرتبہ پڑھ کر مکمل طور پر پھونک لگائیں۔ اگر آپ نے سورۃ الطارق کے بجائے ہر گرہ پر کوئی اور سورۃ مقدسہ یا زیادہ سورتیں پڑھی ہیں تو پورے دھاگے پر وہی عمل مثلاً سورۃ یٰسین تین بار یا سورۃ مزمل تین بار یا الحمد شریف تا معوذتین تک کی منتخبہ سورتیں اور اول و آخر تین، تین بار درود شریف پڑھ کر اس دھاگے کو دم کریں۔ اس دھاگے کو عورت اپنی کمر پر باندھ لے اور اس کی حفاظت کرے۔ جب دھاگہ یا ڈوری تیار ہو جائے تو حسب استطاعت اکاون روپے یا ایک سو ایک روپے بطور ہدیہ مسجد میں جمع کروا دیں یا فقراء میں تقسیم کر دیں۔ اگر اس دوران غسل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس دھاگے کو کھول کر علیحدہ رکھ دیں اور بعد از غسل دوبارہ پہن لیں۔ زچگی کے فوری بعد اس دھاگے کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ یہ دم کیا ہوا دھاگہ نہ صرف حمل کی حفاظت کے لیے بلکہ تمام جسمانی و روحانی اور ذہنی ونفسیاتی امراض کے لیے؛ دفع سحر و آسیب ونظرِ بد کے لیے نہایت مجرب ہے۔ تمام امراضِ نسواں، پیٹ کے امراض، جگر، گردے کی خرابی، امراض قلب، جنون، شیزوفرینیا کے علاج کے لیے آیاتِ شفاء آیاتِ استعاذہ اور منتخبہ سورتیں پڑھ کر دھاگہ تیار کیا اور استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ولادت میں آسانی کے لیے عملیات:۔

01۔ جب سخت درد ہو تو یہ آیت لکھ کر بائیں ران پر باندھیں۔ وضع حمل کے بعد کھول دیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ o وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ o وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ o وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ o وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ o الانشقاق [84:1-5]

02۔ یہی مذکورہ آیت کسی میٹھی چیز پر دم کر دیں اور اس کو کھلائیں۔

03۔ یَاوَاسِعُ کے سات تعویذ لکھ دیں۔ دو، دو گھنٹے کے بعد پیتی رہے۔

04۔ یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں:

يَاخَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ يَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا

05۔ لکھ کر باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ o سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

... كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ o

الاحقاف [46:35]

تعویذ برائے حمل خشک شدہ:۔ جس عورت کا حمل خشک ہو گیا ہو اس کے لیے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھیں۔ چالیس روز بلا ناغہ یہ تعویذ پلائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے ظاہر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ o یٰسین [36:36] وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

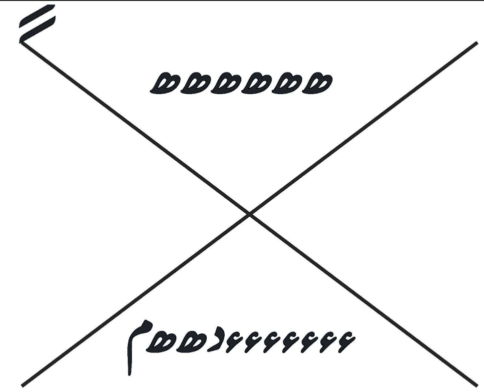

مرضِ اٹھرا کا علاج:۔ حمل قرار نہ پانا، حمل قرار پانے کے بعد ضائع ہوجانا، اولاد کا ناکارہ یا اپاہج ہونا، پیدا ہونے کے بعد مرجانا، صرف لڑکیاں یا لڑکے پیدا ہونا، مرضِ اٹھرا کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان امراض کے روحانی علاج کے لیے کالی مرچ اور اجوائن ڈیڑھ ڈیڑھ پاؤ لے کر انہیں پیس لیں اور آپس میں ملا لیں۔ سوموار کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ والشّمس اور والضّحیٰ پڑھیں اور ہر بار اول و آخر درود شریف پڑھیں اور اس پر دم کریں۔ ہر روز نہار منہ، پانی کے ساتھ یہ دم کیا ہوا سفوف ایک چوتھائی چمچ کھالیا کریں۔ یہ عمل حمل سے دودھ چھڑانے تک کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ o اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ o قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ج وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ o ...فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ o

التوبہ[9:129]+النمل[27:30-31]+النمل[27:39]+یوسف[12:64]

اس کے چار تعویذ لکھ کر مکان کے چار کونوں میں دفن کریں۔

...اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا o يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا o وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا o مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا o وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا o اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ o

نوح[71:10-14]+الانعام[6:95]

يَا بُدُّوحُ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يمليخا مكسلمينا كشفوطط طبيونس كشا فطيونس اذا فطيونس يوانس بوس وكلبهم قطمير۔ لکھ کر گلے میں ڈالے۔

عملیات ووظائف برائے ترقی علم وحافظہ:۔

01۔ روزانہ صبح کو اکتالیس مرتبہ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھیں۔ اگر قرآن مجید وحدیث کا مفہوم حل نہ ہو رہا ہو تو اس کے پڑھنے سے حل ہوگا اور اگر مقرر کو تقریر میں آمد نہ ہو رہی ہو تو اس کے پڑھنے سے مضمون کی آمد ہوگی۔

02۔ تقریر کی آمد کے لئے رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ o وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ o يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ o کی آیت دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر پانچ مرتبہ پڑھ کر مٹھی بند کرلیں پھر ایک مرتبہ پڑھ کر مٹھی کھول لیں۔ پھر اس ہتھیلی پر دم کر کے دماغ و سینہ پر ہاتھ پھیر دیں۔

03۔ علم وحافظہ کی ترقی کے لئے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا o الدہر[76:1] کی آیت سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھ کر سینہ پر دم کریں۔

04۔ نسیان کے دفعیہ کے لئے سوتے وقت گیارہ مرتبہ پڑھیں سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَاؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ o البقرہ[2:32]

05۔ سنت فجر وفرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں مگر مع الوصل یعنی بسم اللہ کی رحیم کی میم کو الحمد کی لام سے ملا کر پڑھیں اور پانی یا میٹھی چیز پر دم کر کے کھلائیں۔

06۔ حافظہ وذہن کی ترقی کے لئے روزانہ بسکٹ پر ایک بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ لکھ کر کھائیں۔ چالیس دن ایسا کریں۔

07۔ صبح وشام سورۃ یٰسین سات دن گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کر پی لیں۔ان شاءاللہ حافظہ بڑھے گا جو، یاد کرے گا اس کو نہ بھولے گا۔

08۔ مذکورہ دعائیں صبح وشام تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دماغ ودل پر دم کر لے۔

سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَاؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ o رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ o وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ o وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ o یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ o رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا o اَللّٰھُمَّ نَوِّرۡ قَلۡبِیۡ وَزِدۡ قُوَّۃَ سَمۡعِیۡ وَبَصَرِیۡ وَحِفۡظِیۡ وَاجۡعَلۡنِیۡ فَوۡقَ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡخَلۡقِ

09۔ امتحان میں کامیابی کے لئے امتحان گاہ میں جانے سے پہلے سورۃ القلم پڑھ کر جائیں۔ پھر امتحان گاہ میں پرچہ حل کرنے سے پہلے اس کو الٹ کر رکھ دیں اور سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَاؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ o گیارہ مرتبہ پڑھیں اور گیارہ مرتبہ یَافَتَّاحُ اور سات مرتبہ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ o یوسف[12:18] پڑھیں۔

اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں، ان شاءاللہ غیب سے شرح صدر ہوگا۔ مضامین کی آمد ہوگی۔

عملیات ووظائف برائے بازیافت گم شدہ:۔

01۔ جب کوئی نقد مال یا مویشی یا کوئی اور قیمتی چیز گم ہو جائے تو فوراً یہ کلمات منہ سے نکلنے چاہئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ o بقرہ[2:156] ان شاءاللہ ضرور وہ چیز دستیاب ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔

02۔ کسی چیز کی گم شدگی پر فوراً چند بار یَارَقِیۡبُ اور درج ذیل دعا پڑھ لیں۔تو ان شاءاللہ وہ چیز جلدی بلا نقصان مل جائے گی۔ مجرب وآزمودہ ہے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡہِؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ o ال عمران[3:9]

اے ہمارے رب! بے شک تو اس دن کہ جس میں کوئی شک نہیں سب لوگوں کو جمع فرمانے والا ہے، یقیناً اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا o

03۔ اگر کسی کی کوئی چیز یا مال وغیرہ گم یا چوری ہو گیا ہو، تو وہ ایک سو انیس (119) دفعہ یَاحَفِیۡظُ پڑھے اور یہ آیت پوری ایک سو انیس (119) بار پڑھے۔ان شاءاللہ گم شدہ چیز مل جائے گی۔

یٰبُنَیَّ اِنَّہَاۤ اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ فِیۡ صَخۡرَۃٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِہَا اللّٰہُؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ o سورۃ لقمان [31:16]

04۔ یہ تعویذ بارہا کا آزمودہ اور مجرب ہے۔ خواہ کتنے برس کسی آدمی کو گم ہوئے گزر گئے ہوں، وہ واپس آجائے گا یا پتہ مل جائے گا اور اگر خدانخواستہ گم شدہ فوت ہو گیا ہے تو بھی اس کی موت کی اطلاع آجائے گی۔ اس تعویذ کو چرخہ سے باندھ دیا جائے اور اسے روزانہ الٹی طرف ساتھ پھیر دیں۔ان شاءاللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پتہ مل جائے گا۔

عملیات ووظائف برائے قضائے حاجات:۔

01۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بارہ ہزار مرتبہ پڑھے وہ اس طرح کہ جب ایک ہزار ختم ہو تو دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کرے پھر شروع کرے۔اس طرح تعداد پوری کرے۔

02۔ قرآن مجید کو کھولے اور ہر سورت کی پہلی آیت کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ساتھ پڑھے۔اس طرح آخر تک کرے۔ پھر دعا کرے یا مریض پر دم کرے۔

03۔ قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں۔روزانہ ایک منزل علیحدگی میں پڑھے۔کسی سے درمیان میں کلام نہ کرے، بعد منزل پڑھنے کے دعا کرے۔یہ عمل سات دن کا ہوگا۔

04۔ مہینے میں پہلی جمعرات وضو کر کے قرآن سامنے رکھے اور اس کی ہر سطر پر انگلی پھیرتا جائے اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھتا جائے، یہاں تک کہ پورا ختم کردے۔یہ عمل تین مہینے کرے اور صرف مہینے کی پہلی جمعرات یہ عمل کرنا ہے۔یہ عمل بعد نمازِ عشاء کرے اور درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے۔تین جمعرات یہ عمل ہوگا۔ ہر مہینے کی ایک جمعرات ہوگی، پہلے مہینے میں کام ہوجائے تو بہتر، ورنہ دوسرے مہینے، ورنہ پھر تیسرے مہینے میں ان شاءاللہ ضرور کام ہوجائے گا۔

05۔ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں مگر اس کی ترکیب سے پڑھیں کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی میم کو اَلۡحَمۡدُ کی لام سے ملا کر پڑھیں۔اس سے ہر مقصد پورا ہوگا۔

06۔ آیۃ الکرسی کا عمل پانچوں نماز کے بعد کریں۔وہ اس طرح کہ آیۃ الکرسی میں دس جملے ہیں، ہر جملے پر دونوں ہاتھ کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی بند کریں۔وہ اس طرح کہ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ (پہلے جملے) پر دائیں ہاتھ کی خنصر (چھوٹی انگلی) بند کریں۔ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ (دوسرے جملے) پر بنصر (چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی) کو بند کریں۔ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ (تیسرے جملے) پر درمیان کی انگلی بند کریں۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ (چوتھے جملے) پر شہادت والی انگلی بند کریں۔ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ (پانچویں جملے) پر انگوٹھا بند کریں۔ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ (چھٹے جملے) پر بائیں ہاتھ کی خنصر بند کریں۔ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ (ساتویں جملے) پر بنصر بند کریں۔ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ (آٹھویں جملے) پر درمیان والی انگلی بند کریں۔ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا (نویں جملے) پر بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی بند کریں۔ وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝ (دسویں جملے) پر بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کریں۔اس طرح دس انگلیوں کو بند کرنا ہے لیکن جب یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ پر پہنچیں تو دونوں عین کے درمیان اپنے مقصود کا خیال رکھیں۔اسی طرح جب یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ پر پہنچیں تو دو میم کے درمیان اپنے اعداء کی مقہوریت کا تصور کریں۔اس طرح عقد پورا کرنے کے بعد سورۂ الم نشرح اور سورۂ اخلاص اور درود شریف تین تین بار پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں۔اس کے بعد جس ترتیب سے انگلیوں کو بند کیا تھا، اسی ترتیب سے کھولیں۔یعنی دائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک ختم کردیں اور ہر انگلی کے کھولتے وقت ایک بار سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ تسمیہ میں 'رحیم' کی میم کو 'الحمد' کی لام سے ملا کر پڑھیں تو سورۂ فاتحہ کا پڑھنا دس مرتبہ ہوگا۔اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر دم کر کے پورے بدن پر پھیر دیں۔یہ عمل عجیب اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

07۔ نمازِ جمعہ کے بعد قبلہ رو ہو کر تین بار سورۂ یٰسین پڑھیں۔پہلی مبین پر سورۂ اخلاص تین بار، دوسری مبین پر سورۂ کوثر تین بار، تیسری مبین پر سورۂ الم نشرح تین بار، چوتھی مبین پر سورۂ فاتحہ تین بار، پانچویں مبین پر اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ۝ الشعرا[42:19] تین بار، چھٹی مبین پر یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ تین بار، ساتویں مبین پر اَللّٰھُمَّ وَسِّعۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ وُسۡعَۃً لَا اَحۡتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ مِّنۡ خَلۡقِكَ تین بار پھر سورت مکمل کریں۔

08۔ سورۂ یٰسین اس ترکیب سے پڑھیں کہ اس میں سات مبین ہیں تو ہر لفظ مبین سے اسے از سرِ نو شروع کریں۔اس طرح سورت کو ختم

کریں۔ پھر سر ننگا کر کے سجدے میں جا کر اپنی ضرورت کا نہایت عاجزی وانکساری سے سوال کریں۔ مطلب کے حاصل ہونے تک ایسا کریں۔

09۔ مقصد کے حصول تک بعد نمازِ فجر تین سوتیرہ (313) مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔یٰسین [36:58] پڑھیں۔

10۔ سورۃ النصر اکتالیس مرتبہ پڑھیں اس ترکیب سے کہ بعد نمازِ فجر 9 مرتبہ اور باقی چار نمازوں کے بعد 8 مرتبہ پڑھیں اور اس پر دم کریں یا بعد نمازِ فجر 15 مرتبہ بعد نمازِ ظہر 10 مرتبہ بعد نمازِ عصر 7 مرتبہ بعد نمازِ مغرب 5 مرتبہ بعد نمازِ عشاء 3 مرتبہ پڑھیں۔

11۔ دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی، جان و مال وعزت کی حفاظت وشرورِ دشمنان سے حفاظت کے لئے صبح وشام تین مرتبہ سورۂ آلِ عمران کی آیت قطب پڑھیں۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ آلِ عمران [3:154] اور جب اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ پر پہنچیں تو اپنے مقاصد کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے بعد آیت مکمل کریں۔

12۔ بعد نمازِ عشاء پاک صاف ہو کر ایک ہی نشست میں یَـا لَـطِيْفُ سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (16641) مرتبہ پڑھیں۔ ہر ایک سو انتیس پر ایک مرتبہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ الانعام [6:103] پڑھیں فارغ ہونے کے بعد اپنے مقصد کے لیے دعا کریں۔ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک سو انتیس (129) دانے کی تسبیح بنالیں۔ ایک تسبیح پوری کرنے کے بعد یہ آیت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ پڑھیں۔ یہ تسبیح ایک سو انتیس (129) کی تعداد میں پڑھیں۔ کیونکہ ایک سو انتیس کو ایک سو انتیس میں ضرب دینے سے سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (16641) نکلتے ہیں۔

13۔ ...حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ آلِ عمران [3:173] + الانفال [8:40] پانچ تسبیح روزانہ پڑھیں۔

14۔ ... حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؕ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ التوبہ [9:129] کی تسبیح صبح پڑھیں۔

15۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ انبیاء [21:87-88] کی آیت تین سو تیرہ (313) مرتبہ پڑھیں۔ پانی کا پیالہ اپنے پاس رکھیں اور لحہ لحہ اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ یہ عمل تین دن یا سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن یا اکتالیس دن تک کریں۔

16۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ بارہ دن پڑھیں۔ روزانہ بارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ اگر دشمن کی مغلوبیت کے لئے پڑھیں تو بالخیر کی جگہ بالقہر پڑھیں اور اگر بیمار کی شفاء کے لئے پڑھیں تو بالخیر کی جگہ بالشفاء کہیں۔

17۔ يَا رَحْمٰنُ اَغِثْنِيْ بعد نمازِ فجر و بعد نمازِ مغرب ایک سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

18۔ سخت مشکل یا حاجت کی صورت میں ذیل کا آسان عمل نہایت بابرکت اور تیر بہدف ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عروج ماہ میں ہفتے کے دن شروع کرے اور وظیفہ شروع کرنے سے بیشتر جتنی دفعہ ہو سکے اول وآخر درود شریف پھر استغفار اور پھر درود شریف پڑھ لے۔ اسی طرح بعد ختم وظیفہ کے بھی جتنی دفعہ ہو سکے درود شریف پڑھ لیا کرے۔ ان شاء اللہ عمل ختم ہونے تک یعنی ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ وظیفہ فرض ادا کرنے کے بعد پڑھنا چاہیے۔ سنت اور نوافل بعد وظیفہ ادا کرے۔

دن	نمازِ فجر	نمازِ ظہر	نمازِ عصر	نمازِ مغرب	نمازِ عشاء
اتوار	یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْجَلِيْلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَلِيْلُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ ۱۱۰مرتبہ	لَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۱۰۰۱مرتبہ
سوموار	يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	درود شریف ۱۰۰۰مرتبہ	درود شریف ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْوَاسِعُ الْوَدُوْدُ ۱۲۰مرتبہ	وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ۱۰۰۱مرتبہ
منگل	يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ ۱۰۰۰مرتبہ	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ۱۳۰مرتبہ	وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ o ۱۰۰۱مرتبہ
بدھ	يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ ۱۰۰۰مرتبہ	اَسْتَغْفَارُ ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ- ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ ۱۴۰مرتبہ	لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ۱۰۰۱مرتبہ
جمعرات	يَا كَبِيْرُ يَا مُتَعَالُ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ توحید یا شہادت ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ تمجید ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْمَالِكُ ۱۵۰مرتبہ	اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۱۰۰۱مرتبہ
جمعہ	يَا كَافِيُ يَا غَنِيُّ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ تمجید ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o ۱۰۰مرتبہ	کلمہ طیب ۱۶۰مرتبہ	وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ o ۱۰۰۱مرتبہ
ہفتہ	يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ ۱۰۰۰مرتبہ	کلمہ طیب ۱۰۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ ۱۰۰مرتبہ	لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o ۱۰۰۱مرتبہ

صلوٰۃ الحاجات:۔

01۔ اول وضو کرے اور دو رکعت نمازِ نفل ادا کرے۔ پھر مصلے پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے پھر سو مرتبہ کہے " اَللّٰهُ الصَّمَدِيْ خُذْ بِيَدِيْ ' پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ دوسرے دن دو رکعت نمازِ حاجت ادا کرے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تلاوت کرے اور پھر سو بار " سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ' یٰسین [36:58] پڑھے اور گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ تیسرے دن پھر دو

رکعت نمازِ نفل حاجت کے ادا کرے۔ گیارہ مرتبہ درودشریف اور ہزار مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تلاوت کر کے سوبار کہے" لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ" انبیاء[21:87]اور پھر گیارہ بار درودشریف پڑھے۔ چوتھے دن پھر دو رکعت نماز حاجت ادا کر کے گیارہ مرتبہ درودشریف، ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ"، اور سوبار "فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ" انبیاء[21:88] پڑھ کر گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ پانچویں دن حسبِ معمول دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درودشریف، ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اور سوبار "وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ" غافر[40:44] پھر گیارہ مرتبہ درودشریف۔ چھٹے دن دو رکعت نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درودشریف، ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ"، اور سوبار "فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ" یٰسین[36:83]اور گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ ساتویں دن حسبِ معمول نماز اور گیارہ مرتبہ درودشریف، ہزار بار "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اور سوبار "اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ" الشعرا[42:19]اور گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ آٹھویں دن نماز کے بعد درودشریف گیارہ مرتبہ، ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کے بعد سوبار "اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا" الفتح[48:1] پڑھ کر گیارہ بار درودشریف پڑھے۔ نویں دن پھر نماز کے بعد درودشریف گیارہ مرتبہ اور ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اور سوبار "یَا جَامِعَ النَّاسُ یَا جَامِعُ" اور گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ دسویں دن پھر نماز ادا کر کے گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے اور پھر ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھ کر سوبار "فَسَیَكۡفِیۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ" البقرہ[2:137]اور گیارہ بار درودشریف پڑھے۔ گیارھویں دن پھر بدستور نماز دو رکعت ادا کر کے گیارہ مرتبہ درودشریف کی تلاوت کرے اور بعد ازاں ہزار بار "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کا ورد کر کے سو مرتبہ "وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمۡرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ" یوسف[12:21]اور گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ بارھویں دن پھر دو رکعت نماز اور گیارہ مرتبہ درودشریف اور ہزار مرتبہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اور سوبار "فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ" القمر[54:10]اور گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے۔ اِن شاءاللہ بارہ دنوں کے اندر اس کی کیسی ہی سخت مشکل یا حاجت کیوں نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔ مگر قلب اور زبان کا یکساں ہونا ضروری ہے۔ ہر گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھ چکنے کے بعد صدق دل سے اور صدق زبان سے اپنی قضائے حاجت یا مشکلات کے لئے خضوع وخشوع کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ یہ عمل عروج ماہ میں بدھ وار یا اتوار کے روز سے شروع کریں۔ اگر تنہائی اور خاموشی میسر آئے تو بہتر ہوگا۔ یہ عمل بارہ دن کا ہے۔ ان بارہ ایام میں ایک ہی ترتیب سے وظیفہ پڑھا جائے گا۔ ہر روز صرف دعا تبدیل ہوگی۔

02۔ صلوٰۃ الخضر بہت مشہور اور مجرب عمل ہے جو قضائے حاجات اور مہمات کے حل کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب یوں ہے کہ کسی تنہائی اور خاموشی کے وقت اول دو رکعت نماز نفل بہ نیت حاجت یا مشکل پڑھے۔ پہلی رکعت میں اَلۡحَمۡدُ کے بعد قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ..... الخ دس مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس مرتبہ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ...... الخ پڑھے۔ بعد اس کے گیارہ بار درودشریف پڑھ کر سجدے میں سر رکھے۔ اور دس مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ پھر دس مرتبہ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے۔ اس کے بعد درودشریف پڑھ کر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ ان شاءاللہ چند دن ایسا کرنے سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ مجرب ہے۔

03۔ آدھی رات کے وقت تنہائی کے مکان میں جہاں کسی آدمی یا کسی اور قسم کی کوئی آواز سنائی نہ دے سکتی ہو، باوضو بیٹھ کر اول دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر ایک سوستر (170) مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اول وآخر درودشریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ننگے سر سجدے میں جائے اور عاجزی کے ساتھ درگاہ الٰہی میں دعا کرے۔ ان شاءاللہ کیسی ہی سخت مشکل کیوں نہ ہو حل ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔ آیۃ الکرسی ایک سوستر (170) کے بجائے تین سوتیرہ (313) مرتبہ پڑھنے سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ تین سوتیرہ (313) کی تعداد میں ایک خاص راز ہے۔ اصحابِ بدر اور اصحابِ جالوت کی تعداد بھی تین سوتیرہ ہی تھی۔

04۔ نمازِ حاجت کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی صبر اور نماز کے ساتھ استعانت مانگنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ اس نماز کو صلوٰۃ اولیا کہتے ہیں۔ ترکیب یوں ہے کہ صبح کی نماز سے پہلے پاک وصاف ہو کر دو رکعت نمازِ نفل حاجت کی نیت کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سات بار اور ایک بار قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ..... الخ اور دوسری رکعت میں سات بار سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ کر سلام پھیر لے۔ اور پھر کلمہ تمجید دس مرتبہ اور يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا دس بار پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔

05۔ عروجِ ماہ میں اتوار کے دن سے شروع کرے۔ یہ وظیفہ صبح کی نماز کی سنتوں اور فرض کے درمیان آنکھیں بند کر کے پڑھنا چاہیے۔ اول وآخر درود شریف جتنی دفعہ ہو سکے پڑھیں۔ ترکیب یہ ہے کہ فجر کی نماز کی سنت ادا کر کے بیٹھ جائیں اور چند مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ مع بِسْمِ اللهِ اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللهِ کی آخری میم زیر کے ساتھ اَلْحَمْدُ کی میم سے ملائیں۔ " اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " کا تین دفعہ تکرار کریں۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا تین دفعہ تکرار کریں۔ آخر پر " آمین " کا تین دفعہ تکرار کریں۔ اور اسی طرح اکتالیس بار پڑھ کر پھر چند مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اکتالیس دن تک متواتر پڑھیں۔ ان شاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔ مشکل حل ہو گی۔ اس وظیفہ کو ہمیشہ جاری رکھیں گے تو عجیب فائدے اٹھائیں گے۔

06۔ اگر کوئی سخت مشکل پیش آئے یا کوئی ایسی حاجت آپڑے جو کسی طرح حل نہ ہو سکتی ہو یا فتوحاتِ ظاہری وباطنی کی طلب ہو۔ تسخیرِ خلائق کا اشتیاق ہو تو سورۂ فاتحہ کو بطریق ذیل ادا کرو۔ اکیس دن کا عمل ہے۔ ان شاء اللہ انھی دنوں کے اندر اندر تمھاری حاجت یا مشکل حل ہو جائے گی۔ کئی بار کا مجرب المجرب عمل ہے۔ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ ترکیب یہ ہے کہ نہایت پاک صاف ہو کر عشاء کی نماز ادا کریں۔ جمعے کے دن سے اس عمل کو شروع کریں۔ نمازِ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد 14 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کریں۔ پھر چودہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ کی مقررہ تعداد جو نیچے لکھی گئی ہے مع ہر بار بسم اللہ کے پوری کریں۔ پھر چودہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھ بیٹھیں۔ ہدایات یہ ہیں کہ وقت اور جگہ اور لباس کا ایک ہی ہونا ضروری ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اگر دورانِ وظیفہ کہیں غلطی ہو جائے یا تعداد کا شبہ ہو جائے تو عمل چھوڑ کر وظیفہ دوبارہ اگلے جمعے سے شروع کریں۔ دورانِ عمل کسی سے بات چیت نہ کریں۔ نہ ہی اشارہ سے کام لیں۔ بالکل تنہائی میں عمل کریں۔ تعداد حسبِ ذیل ہے:

نمبر شمار	دن	تعداد وردسورۂ فاتحہ	نمبر شمار	دن	تعداد وردسورۂ فاتحہ
01	جمعۃ المبارک		12	منگل وار	20
02	ہفتہ	30	13	بدھ وار	
03	اتوار		14	جمعرات	60
04	سوموار	40	15	جمعۃ المبارک	400
05	منگل وار		16	ہفتہ	90
06	بدھ وار		17	اتوار	
07	جمعرات	200	18	سوموار	100
08	جمعۃ المبارک		19	منگل وار	700
09	ہفتہ	70	20	بدھ وار	1000
10	اتوار	10	21	جمعرات	800
11	سوموار	50			

07۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔ پھر اللہ کریم سے اس طرح دعا مانگے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

08۔ چار رکعت کی نیت کر کے نماز شروع کریں۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ لا وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ o سو مرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کریں۔ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھ کر رکعت پوری کریں۔ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌم بِالْعِبَادِ پڑھیں۔ چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھ کر نماز پوری کریں۔ نماز کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔ پھر اپنی حاجت وضرورت کے لیے دعا مانگیں۔

یہ نماز شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ اس نماز میں بہتر صورت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں 'قل ھو اللہ احد' پڑھے۔ پھر پہلی رکعت میں آیت کریمہ سو بار پھر دوسری رکعت میں رَبِّ اِنِّـــی..... جیسا کہ اوپر لکھی ہے پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد 'قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' پڑھ لینے سے رَبِّ کے اضافے سے کوئی شبہ نہیں رہے گا۔

09۔ محمد بن دستویہ سے منقول ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض میں ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نمازِ حاجت ہے، ہزار حاجت کے واسطے حضرت خضر علیہ السلام نے کسی عابد کو سکھلائی تھی۔ دو رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ھو اللہ گیارہ بار پھر سلام پھیر کر سجدہ میں جائیں اور اس میں دس بار درود شریف اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّـــارِ o پڑھ کر اپنی حاجت مانگیں۔ حکیم ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عابد کے پاس قاصد بھیجا کہ مجھ کو یہ نماز سکھا دیں انھوں نے بتلا دی۔ میں نے پڑھ کر علم و حکمت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور ہزار ہا حاجتیں میری پوری ہوئیں۔ حکیم ممدوح فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھنا چاہے شبِ جمعہ میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہنے اور آخر میں بہ نیت قضائے حاجت پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی۔

10۔ واسطے قضائے حاجت کے بہت ہی سریع التاثیر اور مجرب ہے اور حضرات مشائخ چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کا اس پر عمل ہے۔ بدھ اور جمعرات کو دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد سو بار اور سورۂ اخلاص ایک بار پھر سلام کے بعد سو دفعہ یہ استغفار پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور سو دفعہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر سو بار کہیں ،(اے مشکلات کو آسان فرمانے والے، تاریکیوں کو روشنی میں بدلنے والے) حضورِ دل سے حاجت چاہیں اور تیسری شب کو بعد فارغ ہونے کے، سر برہنہ کر کے اور آستین گردن میں ڈال کر اور آنکھوں میں آنسو لا کر جو حاجت ہو پچاس دفعہ عرض کریں۔ ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

11۔ ایک عرب شیخ نے جسمانی و روحانی شفا کے حصول کے لیے کسی پاکستانی کو اس وظیفہ کی تعلیم دی۔ وہ عمل یہ ہے، فجر کی دو سنتوں، ظہر کی دو سنتوں، مغرب کی دو سنتوں اور عشاء کی دو سنتوں میں آخری چھ سورتیں مع تسمیہ پڑھیں۔ ترکیب یہ ہوگی، پہلی رکعت میں پہلی تین

سورتیں یعنی سورۃ الکافرون، سورۃ نصر اور سورۃ لہب مع تسمیہ اور آخری رکعت میں آخری تین سورتیں یعنی سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ والناس پڑھیں۔

4 نمازوں کی 2 سنتوں میں پڑھا جانے والا یہ عمل پرانی، لاعلاج اور پیچیدہ بیماریوں کے لیے ایک تریاق اور تیر بہدف عمل ہے۔ یہ ٹینشن، ڈپریشن، سٹریس اور عاجز کر دینے والی نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کے لیے تریاق عمل ہے۔ لڑکیوں میں شادی کی بندش، کاروباری بندش، گھریلو بندش، گھر میں جھگڑے فساد یا اس کے علاوہ کوئی بھی جادوئی مسئلہ ہو اس کے لیے نہایت موثر ہے۔ یہ عمل تمام جسمانی امراض، پیچیدہ نفسیاتی تکالیف، ٹینشن، ڈپریشن، جادو، جنات، نظرِ بد اور بندش کے لیے ایک عجیب الاثر عمل ہے۔ بے شمار لوگوں نے اس عمل سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس وظیفے کے راوی، وظیفے سے فیض پانے والے بہت سے افراد میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

ایک صاحب ناف کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ دم کرایا، ملوایا اور مالش کرائی، ساتھ ساتھ ادویات بھی استعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ انھیں یہ عمل مستقل پڑھنے کو عرض کیا یعنی فجر، ظہر، مغرب اور عشاء کی دو سنتوں میں چھ سورتیں پڑھیں۔ الغرض انھوں نے یقین، توجہ اور دھیان سے یہ عمل شروع کیا۔ چونکہ علاج معالجہ سے عاجز اور تنگ آ چکے تھے، چند ہی دنوں میں مریض میں صحت یابی کے اثرات آنا شروع ہوئے اور بالکل تندرست ہو گئے۔

ایک صاحب دل کے آپریشن کے بعد اتنے کمزور ہو گئے کہ کروٹ بدلنا مشکل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کئی اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ گھر والے، دوست، احباب اور خود مریض بھی عاجز آ گیا۔ حتیٰ کہ موت کی دعا کرنے لگے۔ ان سے عرض کیا کہ آپ لیٹے ہوئے ہی نماز پڑھیں اور یہ چھ سورتوں والا عمل مستقل کریں۔ انھوں نے یہ عمل مستقل کیا اور ساتھ انھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیۡمِ'' پڑھنے کا مشورہ دیا کہ ہر پل، ہر سانس، وضو بے وضو، پاک ناپاک ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیۡمِ'' کا بکثرت وظیفہ پڑھیں کیونکہ یہ 99 مرضوں کا علاج ہے۔ چند ہی دنوں میں مریض ایسے تندرست ہوا کہ جیسے فریب کیا ہوا تھا۔

ایک خاتون بڑے گھر کی درمیانے طبقے میں بیاہی گئی۔ خدا کا کرنا ہوا وہاں پریشان، بیمار اور ٹینشن میں مبتلا رہنے لگی۔ نفسیاتی علاج معالجے کرائے اور ادویات استعمال کرائی گئیں۔ مریضہ تنہائی کا شکار ہو گئی۔ بعض اوقات اسے غصے اور چڑچڑے پن کے دورے پڑنے لگے، سارا گھر پریشان ہو جاتا۔ طرح طرح کی نفسیاتی حرکتیں کرتی، انھیں یہ عمل بتایا کہ مریضہ خود کرے ورنہ اس کی طرف سے تمام گھر والے اس کی نیت سے کریں۔ عمل شروع ہوا اور اللہ کا کرم ہوا۔ آہستہ آہستہ مریضہ بالکل تندرست ہو گئی۔

دعا برائے قضائے حاجت:۔

01۔ حضرت عثمان بن حنیف صحابیؓ کا بیان ہے کہ ایک نابینا شخص آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت بخشے اور بینائی عطا کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے حق میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کیونکہ یہ صبر (رضا بقضا کا مقام) تیرے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

اس حدیث کو ترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور بیہقی نے تصحیح کی ہے اور وفاالوفاء، ص ۴۲۰ ج ۲ میں بروایت بیہقی اتنا اور ہے کہ اس نابینا نے ایسا ہی کیا تو بینا ہو گیا۔ (۲۷۰)

02۔ قضائے حاجات کے لیے یہ عمل بہت مجرب ہے کہ سورۃ فاتحہ سات بار اور یہ درود شریف دو سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور یہ يَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِیۡ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ پانچ سو مرتبہ، الحمد شریف

سات باراور درود مذکورہ دوسو باراور یا قاضی الحاجات پڑھےاور اپنی حاجت گڑ گڑا کر خداوند تعالیٰ سے مانگے، بہت جلد امید برآوے۔

نماز استخارہ:۔

بعض علماء نے کہا بندوں نے جب کوئی کام کرنا ہوتو اس وقت تک کوئی کام نہ کریں جب تک اس کام کے متعلق استخارہ نہ کرلیں' حدیث میں ہے:

01۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے' جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل نماز پڑھے' پھر یہ دعا کرے' اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر کو طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت کو طلب کرتا ہوں' اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں' کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' اور تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور معاش میں اور میرے انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے مقدر کردے اور اس کو میرے لیے آسان کردے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے' اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور معاش میں اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کردے اور مجھ کو اس سے دور کردے اور میرے لیے خیر کو مقدر کردے خواہ وہ کہیں ہو پھر مجھ سے راضی ہو جا' اور فرمایا کہ دعا کرنے والا اپنی حاجت اور اپنے کام کا ذکر کرے۔(۲۷۱)

02۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! اس کام کو میرے لیے پسند فرما اور اس کو میرے لیے اختیار فرما۔''(۲۷۲)

03۔ النضر بن انس اپنے دادا سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! جب تم کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرو' تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو' پھر یہ غور کرو کہ تمہارا دل کس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے' سو بے شک خیر اسی میں ہے۔''(۲۷۳)

علامہ ابوعبداللہ مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں علماء نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو تمام تفکرات سے خالی کرے حتیٰ کہ وہ کسی چیز کی طرف مائل نہ ہو' پھر دیکھے کہ اس کا دل کس کام کی طرف مائل ہوتا ہے اور جس طرف اس کا دل مائل ہو خیر اسی میں ہے۔(۲۷۴)

استخارے کا طریقہ:۔ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

علامہ نووی نے الاذکار میں لکھا ہے کہ استخارہ کرنے کے لیے جو نماز پڑھے تو اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھے' اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے' بعض سلف سے منقول ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ القصص کی آیات ۶۸ تا ۶۹ اور دوسری رکعت میں سورۂ الاحزاب کی آیت ۳۶ پڑھے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور (جسے چاہتا ہے نبوت اور حق شفاعت سے نوازنے کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے، ان (منکر اور مشرک) لوگوں کو (اس امر میں) کوئی مرضی اور اختیار حاصل نہیں ہے۔ اللہ پاک ہے اور بالاتر ہے ان (باطل معبودوں) سے جنھیں وہ (اللہ کا) شریک گردانتے ہیں ○

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ القصص[28:68-69]

اور آپ کا رب ان (تمام باتوں) کو جانتا ہے جو ان کے سینے (اپنے اندر) چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ آشکار کرتے ہیں ○

الاحزاب[33:36]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًاo

اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار رہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیاo

بعض مشائخ سے یہ سنا گیا ہے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور حدیث میں جس دعا کی تعلیم دی گئی ہے وہ دعا پڑھے پھر باوضو قبلے کی طرف منہ کر کے سو جائے' پھر اگر اس کو خواب میں سفید رنگ کی یا ہرے رنگ کی کوئی چیز نظر آئے تو اس میں خیر ہے اور اگر سرخ یا سیاہ رنگ کی کوئی چیز نظر آئے تو اس میں کام میں شر ہے، اس سے اجتناب کرے۔ (۲۷۵)

اگر پہلی بار استخارہ کرنے کے بعد اس کو کچھ نظر نہ آئے تو سات بار یہ عمل دہرائے' اگر سات بار دہرانے کے باوجود اس کو کچھ نظر نہ آئے تو جس کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اس کا دل جم جائے اس کے موافق عمل کرے۔ دعاء استخارہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

دعا میں دو جگہ ھٰذا الامر پر لکیر کا نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام کا تصور اور خیال رکھیں۔ (۲۷۶)

ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے استخارہ:۔

جس مقصد کے لئے استخارہ کرنا ہے، عمل شروع کرنے سے پہلے دل میں اس کا ارادہ کریں مثلاً اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ پر کس نے جادو کروایا ہے تو اس استخارہ کے عمل کے ذریعے آپ کو مطلوبہ معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ عمل تنہائی میں کرنا ہے۔

نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل برائے حاجت ادا کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی پڑھیں۔ اس کے بعد اس وظیفہ کو يَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاَحْوَالِ يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ عَنِ الْاَحْوَالِ اکتالیس سو (4100) مرتبہ پڑھنا ہے۔ عمل مکمل ہونے کے بعد دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائیں۔ یہ عمل اسی طریقے سے مسلسل اکتالیس (41) دن کرنا ہے۔ جب عمل مکمل ہو جائے تو ۱۰۰ بچوں کے لئے کھانا پکا کر تقسیم کر دیں۔ اس کے بعد اگلی رات کو یہ نتیجہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کون ہے جس نے جادو کیا ہے تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اور یہی وظیفہ 101 مرتبہ دہرائیں۔ اس دوران اپنی حاجت کا دل میں ارادہ رکھیں۔ وظیفہ پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر پھونک ماریں اور دو نفل ادا کر کے سو جائیں۔ خواب میں اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دکھا دیں گے جس کے لئے اتنی محنت کی ہے۔ یہ بہت موثر استخارہ ہے۔ اس کے ذریعے صرف جادو اور تعویذات ہی نہیں بلکہ دیگر مسائل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہے مثلاً کوئی نیا کاروبار کرنا ہے کامیابی ہوگی یا نہیں یا کسی باہر کے ملک جانا ہے تو کوئی رکاوٹ تو نہیں یا یہ کہ مریض کو کون سی بیماری ہے اگر کسی جگہ رشتہ کرنا ہے اور یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں مناسب رہے گا یا نہیں۔ غرض اس قسم کے دیگر کاموں کے لئے بھی اس استخارہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو شخص جس مقصد کے لئے یہ استخارہ کرے گا، اسے خواب میں صرف اشارہ ہی نہیں ملے گا بلکہ وضاحت کے ساتھ معلومات حاصل ہوں گی۔ وہ یا تو لکھے ہوئے الفاظ کی صورت میں خواب کے دوران آنکھوں کے سامنے آ جائیں گی یا پھر کوئی متعلقہ شخص تمام معلومات فراہم کر دے گا۔ مثلاً جس نے جادو یا تعویذات کے بارے میں معلوم کرنے کی نیت سے استخارہ کیا ہے، خواب میں وہ شخص سامنے آ جائے گا جس نے جادو کیا ہوگا اور آپ اس سے جو بھی سوال کریں گے وہ اس کا صحیح جواب دے گا اور وہ آپ کو تمام باتیں بتائے گا کہ اس نے یہ کام کیوں کیا اور کہاں سے کرایا۔

روحانی علاج کے تمام عملیات و وظائف میں عورتوں کے لئے یہ سہولت ہے کہ جن ایام میں عورتوں پر نماز فرض نہیں، وظائف کے

دوران ان دنوں کا وقفہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ان دنوں کے بعد دوبارہ وہیں سے عمل شروع کریں جہاں چھوڑا تھا۔

اگر استخارے کا مندرجہ بالا عمل نہ ہو سکے تو بعد نمازِ عشاء یکسوئی کے ساتھ ایک سو ایک بار یہ آیت شریف پڑھیں اور مطلب کا خیال کر کے سو رہیں جو بہتر ہو گا ان شاء اللہ خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

نمازِ استخارہ پڑھنے کا موقع نہ ہو اور جلدی سے کسی کام میں استخارہ کرنا ہے تو صرف دعائے استخارہ کافی ہے اور اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو یہ مختصر دعا کر لے۔ اَللّٰهُمَّ خِرْلِىْ وَاخْتَرْلِىْ (شامی جلد ا)۔

حوالہ جات وحواشی

000- اس کتاب میں تمام آیات مقدسہ کے حوالہ جات ان کے ساتھ ہی دیئے گئے ہیں۔ آیات کا عربی متن اوران کا ترجمہ ''عرفان القرآن'' از ''پروفیسر طاہر القادری'' سے کاپی کیا گیا ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ کے متن اور اسناد کے لیے زیادہ تر ''تفسیر تبیان القرآن'' (جلد اول تا بارہ)، ''شرح مسلم شریف'' اور ''شرح بخاری شریف'' از علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ پر انحصار کیا گیا ہے۔

احادیث کی تخریج کے لیے ''المکتبہ الشاملۃ'' سافٹ ویئر سے بھی مدد لی گئی ہے اور متعلقہ حوالہ جات میں اس کا اندراج بھی کر دیا گیا ہے۔

زیادہ تر حوالہ جات بنیادی ماٰخذ پر مشتمل ہیں۔ بنیادی ماٰخذ تک رسائی نہ ہونے کی صورت میں ثانوی ماٰخذ پر انحصار کیا گیا ہے۔ ایسے اشعار اور اقتباسات جن کے اصل ماٰخذ تک رسائی نہ ہو سکی، انٹرنیٹ اور مختلف معتبر ماٰخذ تک رسائی حاصل کر کے متعلقہ شعراء اور شخصیات کا متن کے ساتھ ہی اندراج دے دیا گیا ہے۔

☆ حکیم محمد طارق محمود عبقری کی کتب ''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات'' اور ''جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس'' سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور اس کے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔ کتاب ''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات'' کے بغور مطالعہ اور متن کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں دراصل درج ذیل چار کتابیں شامل ہیں مگر ان کی حدود متعین نہیں کی گئیں۔

1۔ الصارم البتار فی التعدی للسحرۃ الاشرار　2۔ استاد بشیر کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ

3۔ جنات اور جادو، حقیقت اور علاج　4۔ جادو اور کہانت از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

باب نمبر 1: کامیاب زندگی کا تصور

۰۰۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص 338

۰۰۲۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص 281

۰۰۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، ضربِ کلیم، مشمولہ: کلیاتِ اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص 497

۰۰۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص 321

۰۰۵۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص 324

۰۰۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص ۱۸۶ تا ۱۸۸ بحوالہ: تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۹۳۔۵۹۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۹ھ، کنز العمال رقم الحدیث: ۴۳۵۹۲

۰۰۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص ۱۸۸؛ بحوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۰۷۷، صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۵۶۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۴۲۰) (التذکرۃ ج ۱ ص ۳۶۷۔۳۶۶، مطبوعہ دار البخاری، المدینہ المنورہ، ۱۴۱۷ھ

۰۰۸۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۹ھ

۰۰۹۔ محمد بن جریر طبری، جامع البیان رقم الحدیث: ۴۴۸۹،

کتاب الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۴۴، الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۴۷۲، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۱۶۷، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۱۷۹۴

۰۱۰۔ محمد بن علی بن الحسن بن بشر ملقب حکیم ترمذی، نوادر الاصول ج ۱ ص ۲۶۲، مطبوعہ دار الجلیل بیروت، ۱۴۱۲ھ

۰۱۱۔ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، الجامع لاحکام القرآن جز ۳ ص ۲۳۵، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۱۵ھ

۰۱۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص ۱۹۶ تا ۱۹۷ بحوالہ صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۲۳۴ (۱۴۸) الرقم المسلسل: ۳۶۸، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۰۷، مسند احمد ج ۳ ص ۱۰۷، المستدرک ج ۴ ص ۴۹۴، المسند الجامع رقم الحدیث: ۱۶۱۷

۰۱۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ششم، ص ۱۹۰ تا ۱۹۱

۰۱۴۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، (لاہور: علم وعرفان پبلشرز، اپریل 2004ء)، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص 60 تا 61

۰۱۵۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم ،ص۱۲۳تا۱۲۴بحوالہ الکبائر دار الفکر العربی قاہرہ مصر
۰۱۶۔ محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر 6491،
مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر 204، 207، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ دار احیا التراث العربی، بیروت)
۰۱۷۔ محمد بن محمد جزری شافعی رحمتہ اللہ علیہ، حصن حصین، مترجم: مولانا محمد ادریس (لاہور، کراچی: تاج کمپنی) ص۱۱تا۱۲
۰۱۸۔ محمد بن محمد جزری، حصن حصین، تاج کمپنی ص۱۳تا۱۴
۰۱۹۔ محمد عبد الغفور خاں نامی، اوائل الخیرات، مترجم: مولانا عبد الستار خاں، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن) ص۵۶تا۵۹
۰۲۰۔ محمد عبد الغفور خاں نامی، اوائل الخیرات ص۴۴تا۴۵
۰۲۱۔ علی ہمدانی، سید، اوراد فتحیہ، مترجم: نذیر نقشبندی، (جھنگ صدر: الرمضان فاؤنڈیشن، سٹیلائٹ ٹاؤن) ص۴۷تا۴۹
۰۲۲۔ فردوس ویلمی، سنن ویلمی
https://hadith.inoor.ir/hadith/372120/
۰۲۳۔ حسن نظامی دہلوی، خواجہ، اعمال حزب البحر، (لاہور: خواجگان پبلی کیشنز، ۵۴۔ عبد الکریم روڈ) ص۶۹تا۷۱؛ ۱۰۱تا۱۰۵
۰۲۴۔ حسن نظامی دہلوی، خواجہ، اعمال حزب البحر، ص۱۰۱تا۱۰۵
۰۲۵۔ اسماعیل حقی، فیوض الرحمٰن، اردو ترجمہ روح البیان، مترجم: فیض احمد اویسی، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور
۰۲۶۔ محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ شریف۔ جلد اول۔ نماز کا بیان۔ حدیث 1190
۰۲۷۔ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد بن احمد السعدی، فضیلت اعمال، مترجم: عبد الاحد قادری، (لاہور: قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، ۲۰۰۶ء)، ص39،
بحوالہ مسند احمد، نسائی
۰۲۸۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بال جبریل، ص323
۰۲۹۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگ درا، ص269

باب نمبر 2: روحانی علاج (سحر و آسیب، نظرِ بد و دیگر شرورِ کائنات کا روحانی علاج)

۰۳۰۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بال جبریل، مشمولہ: کلیات اقبال اردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پنجم، مارچ 1982ء)، ص15/307
۰۳۱۔ محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری، صحیح بخاری، جلد 2 (المکتبہ الشاملہ بحوالہ دار طوق النجاۃ، بار اول، 1422ھ) ص479
محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی ت بشار، طب کا بیان، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998ء)
ولی الدین تبریزی، مشکوٰۃ شریف، بروایت ابن عباسؓ (دہلی: مکتبہ اصح المطابع)
۰۳۲۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابی داؤد، جلد دوم، (المکتبہ الشاملہ بحوالہ المکتبہ العصریہ، صیدا، بیروت) ص188
۰۳۳۔ یہ حدیث سنن ابو داؤد کتاب الطب میں موجود ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے الاذکار (صفحہ 119) میں اور شیخ البانی نے صحیح ابو داؤد میں 3297 نمبر کے
تحت اسے 'صحیح' قرار دیا ہے۔
۰۳۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد اول، (لاہور: فرید بک سٹال، بار چہارم، جون 2009ء) ص137
۰۳۵۔ ایضاً، تبیان القرآن، جلد اول، ص159
۰۳۶۔ ایضاً ص462
۰۳۷۔ مودودی، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، ج6 (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن) ص556
۰۳۸۔ ایضاً ص557
۰۳۹۔ محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری، صحیح بخاری ج2 ص858
۰۴۰۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول ص463
۰۴۱۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو جنات اسلام اور جدید سائنس، (لاہور: علم و عرفان پبلشرز، اپریل 2004ء)، ص22 تا 23
۰۴۲۔ مودودی، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن ج6 ص553
۰۴۳۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، (لاہور: فرید بک سٹال، اردو بازار) ص1048 تا 1049

۰۴۴۔ ایضاً ص1049
۰۴۵۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، ج1 (کراچی: نور محمد اصح المطابع، 1375ھ) ص64
غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول ص465
۰۴۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول ص468
۰۴۷۔ ایضاً ص468 تا469
۰۴۸۔ عن حضرت عباسؓ
۰۴۹۔ محمد بن محمد جزری، حصن حصین، (مصر: مصطفیٰ البابی واولادہ، 1350ھ)
۰۵۰۔ عن ابو موسیٰ اشعریؓ
۰۵۱۔ عن انسؓ وابن مسعودؓ
۰۵۲۔ ابوداؤد، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ
۰۵۳۔ غلام سرور شباب، عامل حکیم، ردِ سحر (اوکاڑہ: ادارہ فیضانِ روحانیہ، حویلی لکھا، ۱۹۹۴ء) ص24 تا26
۰۵۴۔ قصص القرآن، جلد اول، حفظ الرحمٰن سیوہاروی، (لاہور: مکتبہ مدینہ، ب ن، س ن) ص489 تا491
۰۵۵۔ غلام سرور شباب، عامل حکیم، ردِ سحر ص16، 21، 22،
محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، (لاہور: دفتر ماہنامہ عبقری، مرکز روحانیت، قرطبہ چوک، مزنگ چونگی) ص46
۰۵۶۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو جنات اسلام اور جدید سائنس ص36 تا37
۰۵۷۔ ابن حبان وامام حاکم۔ وصحہ الألبانی فی صحیح الترغیب والترتیب: 3457، وتخریج المشکواۃ: 4552 والصحیحۃ: 331
۰۵۸۔ وحید عبدالسلام بالی، جادو جنات اور علاج، مترجم: ڈاکٹر حافظ محمد اسحق زاھد (لاہور: مکتبہ اسلامیہ) ص105
اسی کتاب کا ترجمہ "جادو کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں" کے عنوان سے محمدی اکیڈمی، لاہور نے بھی شائع کیا ہے۔
۰۵۹۔ ایضاً ص124
۰۶۰۔ ایضاً ص130
۰۶۱۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص632 تا633
۰۶۲۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص630 تا631
۰۶۳۔ اسے طحاوی نے مشکل الآثار میں (4/95) اور طبرانی نے طبرانی کبیر میں (22/114) روایت کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے مشکاۃ (21206 نمبر 4148) میں کہا ہے کہ اسے طحاوی اور ابوالشیخ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
۰۶۴۔ مسلم بن الحجاج، مسلم شریف: کتاب السلام،
ابوداؤد، سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، موطأ امام مالک: کتاب الاستیذان۔
۰۶۵۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ،
ابوداؤد، سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ، سنن الترمذی: کتاب الصید،
احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی: کتاب القبلۃ، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ: کتاب الاقامۃ، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
احمد بن حنبل، مسند احمد: ۵/۱۴۹، (بیروت: مکتب اسلامی، 1398ھ)
۰۶۶۔ محمد بن جریر، تفسیر ابن جریر، درمنثور، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۳/۸۷۔
۰۶۷۔ ابن اسحق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی بحوالہ لقط المرجان للسیوطی۔
۰۶۸۔ محمد بن جرید بن یزید، بن ماجہ، صحیح ابن ماجۃ: 2858، (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب)
۰۶۹۔ سلسلہ الأحادیث الصحیحۃ 1/874؛ یہ حدیث بہت سارے طرق سے مروی ہے۔
۰۷۰۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابی داؤد، 5/275

۰۷۱۔ حسام الدین بن علی، النہایۃ فی غریب الحدیث 2/8
۰۷۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری:5652
۰۷۳۔احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری10/115؛ مقبول احمد سلفی، جن کا انسانی بدن میں داخل ہونا، دیکھیے: ویب سائٹ،
https://forum.muhaddis.com/threads/27990.جن_کا_انسانی_بدن_میں_داخل_ہونا
۰۷۴۔ ولی الدین تبریزی، مشکوۃ شریف۔ جلداول، ایمان کا بیان۔ حدیث64، (دہلی: اصح المطابع)؛
مجموع الفتاویٰ24/276
۰۷۵۔ رئیس امروہوی، جنات (کراچی: ویلکم بک رپورٹ، باراول، اکتوبر۲۰۱۳ء) ص۱۳۱ تا ۱۳۲
۰۷۶۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، ص156/448
۰۷۷۔ رئیس امروہوی، جنات، ص۱۸۶۔۱۸۷
۰۷۸۔ ایضاً، ص۱۸۹۔۱۹۴
۰۷۹۔ ایضاً، ص۱۹۶۔۱۹۷
۰۸۰۔ ایضاً، ص۱۹۷
۰۸۱۔ ایضاً، ص۲۰۵
۰۸۲۔ ایضاً، ص۱۸۲۔۱۸۳
۰۸۳۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم: ۴۵۰
۰۸۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، بخاری شریف: ۳۵۷۱
۰۸۵۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی، صحیح ترمذی ۱۵۵۱، صحیح الجامع ۳۶۱۱
۰۸۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری ۶۳۸۸، صحیح مسلم ۱۴۳۴
۰۸۷۔ فتویٰ نمبر ۱۱۱۱۳۰/ از شیخ محمد صالح المنجد، جن اور انسان کا آپس میں نکاح کے متعلق تفصیلی بیان۔ اشاعت: ۱۱ نومبر ۲۰۱۱ء
https//islamqa.info
https://beta.islamqa.inf/ur
۰۸۸۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، جادو، جنات، اسلام اور جدید سائنس، ص107
۰۸۹۔ ایضاً، ص88
۰۹۰۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، ص668
۰۹۱۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، ص270
محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص147
۰۹۲۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد ج2 ص316، سنن ابن ماجہ، ص310
۰۹۳۔ احمد بن شعیب نسائی، سنن نسائی، ج2 ص44، شعب الایمان، ج5 ص266 تا 267
۰۹۴۔ سلیمان بن احمد الطبرانی، معجم کبیر، ج3، (بیروت: داراحیاء التراث العربی)، ص228
۰۹۵۔ احمد بن الحسین البیہقی، شعب الایمان ج5 ص273
۰۹۶۔ احمد بن الحسین البیہقی، شعب الایمان، ج5، ص273
۰۹۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، معجم کبیر، ج8، ص309
۰۹۸۔ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، الترغیب والترھیب ج3 (قاہرہ: دارالحدیث، ۱۴۰۷ھ)، ص547,551
۰۹۹۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری، ج2، ص107
۱۰۰۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر: ج2/ص475
۱۰۱۔ اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر: ج4/ص410

۱۰۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:5740

۱۰۳۔ صحیح ابن ماجہ:2827

۱۰۴۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2188

۱۰۵۔ محمد بن یزید ابن ماجہ، صحیح ابن ماجہ:2829

۱۰۶۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع:1681، الصحیحۃ؛889

۱۰۷۔ ناصرالدین البانی، السلسلۃ الصحیحۃ:1249

۱۰۸۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع:4144، الصحیحۃ؛1249

۱۰۹۔ ناصرالدین البانی، صحیح الجامع:1206/الصحیحۃ:747

۱۱۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2195

۱۱۱۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2196

۱۱۲۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2197

۱۱۳۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم؛2198

۱۱۴۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، ''وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات''، ص378 بحوالہ زاد المعاد: ج4، ص165

۱۱۵۔ صحیح سنن نسائی:5069

۱۱۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:5739

۱۱۷۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث:3297، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 5252، سنن الترمذی رقم الحدیث:1483، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3535
عبدالرزاق بن ھمام صنعانی، 'المصنف' رقم الحدیث:19616، (کراچی: دارالقرآن، ۱۴۰۶ھ)
عبداللہ بن الزبیر حمیدی 'المسند' رقم الحدیث:62، (بیروت: عالم الکتب)

۱۱۸۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد پنجم، (لاہور: فرید بک سٹال، اردو بازار) ص816

۱۱۹۔ ایضاً ص815

۱۲۰۔ ایضاً ص815

۱۲۱۔ بانگِ درا، ص271

۱۲۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص815 بحوالہ صحیح ابن ماجہ:3509

۱۲۳۔ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی سنن کبریٰ، ج9، (ملتان: نشر السنۃ) ص252

۱۲۴۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2188

۱۲۵۔ ابوداؤد سلیمان، صحیح ابوداؤد:3286؛3880

۱۲۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص814

۱۲۷۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، الطب:69، (2204)8637، مسند احمد، جلد3، ص335، جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث:8627
عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی، السنن الکبریٰ للنسائی، جلد4، رقم الحدیث:7556، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ)

۱۲۸۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث:5678،
سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3439، جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث:5630 السنن الکبری للنسائی، جلد4، رقم الحدیث:7555

۱۲۹۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:3855، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3436، سنن الترمذی، رقم الحدیث:2045، السنن الکبریٰ، للنسائی، جلد4، رقم الحدیث:7553، مسند الحمیدی، رقم الحدیث:824، مسند احمد، جلد4، ص278، جامع الاصول، جلد6، رقم الحدیث 5628، سنن کبریٰ للبیہقی، جلد9، ص443، صحیح ابن حبان، جلد13، رقم الحدیث:6061،
محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، رقم الحدیث:291، (سانگلہ ہل: مکتبہ اثریہ)

عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، مصنف، جلد 8، ص2، (کراچی: ادارۃ القرآن، ۱۴۰۶ھ)
سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الکبیر، جلد1، رقم الحدیث:469، (بیروت: داراحیاء التراث)
۱۳۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، سلام:73، (2207)5641،
سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:3846، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3493، مسند احمد، جلد3، ص303، مسند عبد بن حمید، رقم الحدیث:1018، جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث:6585
۱۳۱۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:3866،
جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث:5684۔
۱۳۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث، 243،
صحیح مسلم، جہاد:100، 4561، 1790، سنن الترمذی، رقم الحدیث:2092، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:3464، مسند احمد، جلد8، رقم الحدیث:22863، صحیح ابن حبان، جلد13، رقم الحدیث:6578
۱۳۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث:5696،
سنن الترمذی، رقم الحدیث: 2058، 3860، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 3483، صحیح ابن حبان، جلد 13، رقم الحدیث: 6077، مسند احمد، جلد 4، رقم الحدیث:12192، سنن کبریٰ للبیہقی، جلد9، رقم الحدیث:340، جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث:5674
۱۳۴۔ سنن الترمذی۔ رقم الحدیث:2054، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:3858، مسند عبد بن حمید، رقم الحدیث:1563، مسند احمد، جلد6، ص462، جامع الاصول، جلد7، رقم الحدیث5645
۱۳۵۔ سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الاوسط، جلد1، رقم الحدیث:109، (ریاض: مکتبۃ المعارف، 1405ھ)
نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی، مجمع الزوائد، جلد5، (بیروت: دارالکتاب العربی)، ص87
۱۳۶۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، الطب:39، 5595، 2185
۱۳۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد چہارم، (لاہور: فرید بک سٹال، بارہفتم، جون2009ء)، ص228 تا229
۱۳۸۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: 4439، صحیح مسلم رقم الحدیث: 2192، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3902، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3529، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:7544،
امام مالک بن انس اصبحی، موطا امام مالک رقم الحدیث:751، (لاہور: مطبع مجتبائی، پاکستان)
۱۳۹۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث:2192، مشکوٰۃ رقم الحدیث:1532
۱۴۰۔ احمد بن حسین بیہقی، شعب الایمان، رقم الحدیث:2580 (بیروت: دارالکتب العلمیہ)
۱۴۱۔ تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث:10418
۱۴۲۔ شعب الایمان رقم الحدیث:2579،
جلال الدین سیوطی، الدرالمنثور جلد6 ص366، (ایران: مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ)
۱۴۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:23542
۱۴۴۔ حسین بن مسعود بغوی، شرح السنہ جلد12، (بیروت: دارالکتب العلمیہ)، ص166
۱۴۵۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:3501
۱۴۶۔ زادالمعاد جلد4 ص141-140 ملخصاً
۱۴۷۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3887، مسند احمد رقم الحدیث:27163
۱۴۸۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3884، سنن الترمذی رقم الحدیث:2057۔
۱۴۹۔ ابوداؤد سلیمان، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3888 مختصراً، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3883، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3530، شرح السنہ رقم الحدیث: 3240، مسند احمد رقم الحدیث:3615، سنن کبریٰ للبیہقی جلد9 ص350
عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، المستدرک جلد4، (مکہ مکرمہ: مطبوعہ دارالباز)، ص217-216، 418-417

۱۵۰۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث:2200،
سنن ابوداؤد رقم الحدیث:3886، شرح السنہ جلد 12 ص 160-159، تبیان القرآن، جلد پنجم، ص 389 تا 393
۱۵۱۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:844
۱۵۲۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:2709
۱۵۳۔ محمد الترمذی، صحیح ترمذی:2698، صحیح ابوداؤد:4244
۱۵۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:3371
۱۵۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:142
۱۵۶۔ ابوداؤد:1892
۱۵۷۔ آداب الزفاف از علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ: ص 24
۱۵۸۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح بخاری:141
۱۵۹۔ ابوداؤد سلیمان، صحیح ابوداؤد:441
۱۶۰۔ ابوداؤد سلیمان، صحیح ابوداؤد:4249
۱۶۱۔ محمد طاہر، مولانا، التعوّذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج (لاہور: فیصل ناشران کتب، مئی 2007ء) ص 177
۱۶۲۔ محمد طاہر، مولانا، التعوذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج ص 177 تا 224
۱۶۳۔ الصحیحہ :1931 و جامع صغیر:3864
۱۶۴۔ صحیح مسلم:2200
۱۶۵۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، وظائف اولیاء، ص 813 تا 818
۱۶۶۔ شوکت علی سروری قادری، زندہ کرامات (لاہور: نصیر اینڈ کمپنی، اردو بازار، باردوم، 2004ء) ص 6 تا 7
۱۶۷۔ ایضاً، ص 20 تا 22
۱۶۸۔ ایضاً، ص 205 تا 207
۱۶۹۔ ایضاً، ص 170
۱۷۰۔ ایضاً، ص 171
۱۷۱۔ ایضاً، ص 187
۱۷۲۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام حکیم محمد اسلم شاہ، (لاہور: عظمت بی بی ٹرسٹ، دربارِ فیض، ریورویو ہاؤسنگ سوسائٹی، رائے ونڈ روڈ، باراول، 2013ء) ص 140
۱۷۳۔ ایضاً، فیوضاتِ کامل، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص 175
۱۷۴۔ ایضاً، ص 50 تا 51
۱۷۵۔ ایضاً، مکتوب بنام اشفاق احمد، ص 113
۱۷۶۔ ایضاً، ص 55
۱۷۷۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص 103
۱۷۸۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص 106
۱۷۹۔ ایضاً، مکتوب بنام مقبول حسین، ص 107
۱۸۰۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد احمد ہاشمی، ص 159
۱۸۱۔ ایضاً، مکتوب بنام محمد اجمل خان، ص 168
۱۸۲۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص 186
۱۸۳۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص 194

۱۸۴۔ ایضاً،مکتوب بنام شیر افگن ملک ص،199

۱۸۵۔ ایضاً،مکتوب بنام شیر افگن ملک ص،203

۱۸۶۔ ایضاً،مکتوب بنام اختر رسول ص214

۱۸۷۔ ایضاً،مکتوب بنام محمد احمد ہاشمی،ص162

۱۸۸۔ ایضاً،مکتوب بنام محمد طاہر ہاشمی،ص163

۱۸۹۔ ایضاً،مکتوب بنام شیر افگن ملک،ص201

۱۹۰۔ ظفر احمد قادری،شرعی علاج حصہ دوم،(لاہور: سیف برادرز، ریلوے اسٹیشن کوٹ لکھپت، بار دوم، 1992ء)ص18 تا19 بحوالہ کمالات عزیزی ص 85 بیاض محمدی،ص40

۱۹۱۔ محمد طارق محمود عبقری،حکیم،جادوٗجنات اسلام اور جدید سائنس،ص135

۱۹۲۔ عبدالحمید سروری قادری،فیوضات کامل،مکتوب بنام محمد اجمل خان،ص 173

۱۹۳۔ ایضاً،ص62،مکتوب بنام صوفی ظفر اقبال،ص130،مکتوب بنام محمد اجمل خان،ص173

۱۹۴۔ مزید دیکھیں:۔

ur.wikishia.net/view/سورہ_مزمل

بحرانی، ہاشم بن سلیمان، البرہان فی تفسیر القرآن، قم، مؤسسہ البعثۃ قسم الدراسات الاسلامیہ،۱۳۸۹ش، ج۵،ص۵۱۵۔

طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت، دار المعرفۃ، چاپ اول،۱۴۰۶ق، ج۱۰،ص۵۶۵۔

۱۹۵۔ ایضاً،مکتوب بنام صوفی ظفر اقبال،ص67 تا68،130

۱۹۶۔ عبدالحمید سروری قادری،فیوضات کامل،ص67 تا68

۱۹۷۔ ایضاً،مکتوب بنام راؤ طارق صمد،ص121

۱۹۸۔ ایضاً،ص62

۱۹۹۔ ایضاً،ص63

۲۰۰۔ ایضاً،مکتوب بنام حکیم محمد رفیع،ص102

۲۰۱۔ ایضاً،ص63

۲۰۲۔ ایضاً،ص63

۲۰۳۔ ایضاً،ص63

۲۰۴۔ ایضاً،مکتوب بنام اشفاق احمد،ص117

۲۰۵۔ ایضاً،ص64

۲۰۶۔ ایضاً،ص64

۲۰۷۔ ایضاً،مکتوب بنام حکیم محمد رفیع،ص100

۲۰۸۔ ایضاً،ص65

۲۰۹۔ ایضاً،ص66

۲۱۰۔ ایضاً،ص66

۲۱۱۔ ایضاً،ص67

۲۱۲۔ ایضاً،ص68 تا69

۲۱۳۔ ایضاً،مکتوب بنام محمد اجمل خان،ص176

۲۱۴۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۵

۲۱۵۔ محمد الترمذی،سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۳۷۶،مسند احمد ج۳ص۵۷،مسند احمد رقم الحدیث:۱۴۰۱،شرح السنہ رقم الحدیث:۱۴۴۶

۲۱۶۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد نہم، ص۴۵۱ بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۳۷۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۷۹۰، مسند احمد ج ۵ ص۱۹۵، المستدرک ج ۱ ص۴۹۶

۲۱۷۔ ایضاً، ص۴۹۵ بحوالہ روح المعانی جز ۲۲ ص ۵۳۔۵۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ

۲۱۸۔ احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار، مسند البزار ار، رقم الحدیث: ۳۰۵۸، (بیروت: موسسۃ القرآن)

سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۱۱۲۱؛ مسند بزار کی سند کے راوی صحیح ہیں۔

۲۱۹۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۵ ص ۱۲۹۔ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم ضعیف ہے۔

۲۲۰۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۱۵۹۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۲۲۱۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد نہم، ص ۴۹۹ بحوالہ مسند احمد ج ۳ ص ۷۱۔۶۸، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۱۳۷۶، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۱۷۔ اس حدیث کی ایک سند کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۲۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۲۳، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۱۴۱۳، عالم الکتب بیروت

۲۲۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۸۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۴۹۵، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۱۲۴، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۲۹۵، عالم الکتب بیروت

۲۲۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۷۹

۲۲۵۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۲۶، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۱، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۲ ص ۱۵۳، شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۷۱۰

۲۲۶۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۲۸، مسند احمد ج ۱ ص ۲۲۳، سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۴، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۲۶۲۲، المستدرک ج ۲ ص ۶۲۰، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۱۵

۲۲۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۹۴۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ آلوسی اور مفتی شفیع نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۲۲۸۔ سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۳۵۸۲، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۵۶۶۲، مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۱۱، حافظ الھیثمی نے کہا امام طبرانی کی سند صحیح ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۰۱۸۵

۲۲۹۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۳ ص ۳۳۱۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۰۔ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر ج ۲۲ ص ۲۶۲۔۲۶۱، مسند احمد ج ۳ ص ۳۱۰، مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۵۲

۲۳۱۔ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، جلد نہم، ص ۵۷۹ تا ۵۸۱

۲۳۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۴۰۹، صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۷۰۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۲۶، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۴۷۲

۲۳۳۔ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۰۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۷۵، مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۸، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۱۳۷، کتاب الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: ۱۸۸۳، شعب الایمان ج ۱ ص ۳۳۰

۲۳۴۔ کتاب الفردوس رقم الحدیث: ۲۸۶۹، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۴۲۰۶، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۹۶

۲۳۵۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص ۲۵۰ تا ۲۵۱ بحوالہ اتحاف السادۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشر رقم الحدیث: ۶۸۰۹، المطالب العالیہ رقم الحدیث: ۳۴۲۱، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۴۷۳۸، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۸۱، المقصد العلی رقم الحدیث: ۱۶۳۰

۲۳۶۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۹۹، مسند احمد رقم الحدیث: ۸۸۴۵، عالم الکتب

۲۳۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۲۵۷، مکتبہ المعارف ریاض، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۵۰۷۴، الترغیب والترہیب للمنذری رقم الحدیث: ۲۲۵۳، الزوائد رقم الحدیث: ۱۸

۲۳۸۔ احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۹، الترغیب للمنذری رقم الحدیث: ۲۲۶۰، حافظ منذری نے کہا یہ حدیث حسن ہے، حافظ الھیثمی نے کہا اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام طبرانی کی سند کے راوی ثقہ ہیں مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۸۲

۲۳۹۔ محمد بن عبداللہ الحاکم، المستدرک ج ۱ ص ۲۷) امام حاکم نے کہا اس حدیث کی سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۲۴۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۰، اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۶

۲۴۱۔ محمد الترمذی، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۳۸۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۸۰۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۸۴۶، المستدرک ج ۱ ص ۵۰۳، ۴۹۸، الاسماء

والصفات ج۱ص۱۷۹

۲۴۲۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۳۲، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۳۷۷۸

۲۴۳۔ یہ حدیث ہے سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۳۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۳۰۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۲۵، المستدرک ج۱ص۶

۲۴۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص۳۴۲ تا ۳۴۴ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۸۲۷، ۱۲۳۷، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۴، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۱۶، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۷۴۴

۲۴۵۔ ناصر الدین البانی، الترغیب والترہیب ج۲ص۳۹۱۔۳۹۰، مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت، ۱۴۱۴ھ

۲۴۶۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۳۳۹، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۳۶، مسند احمد ج۳ص۲۱۳، سنن الکبریٰ بیہقی ج۸ص۱۷، مجمع الزوائد ج۱۰ص۳۷۸، مشکوٰۃ رقم الحدیث: ۵۵۹۸، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۵۹۶، الترغیب والترہیب ج۴ص۴۴۶، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۹۰۵۵

۲۴۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد ہفتم، ص۳۴۴

۲۴۸۔ ایضاً، ص۳۴۵ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۷۳۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۶۷۷

۲۴۹۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص۱۲۷ بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۴۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۵۹۰

۲۵۰۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص۱۲۸

۲۵۱۔ محمد الترمذی، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۷۰۱، السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث: ۸۶۴، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۱۱۷، الشریعۃ الآجری رقم الحدیث: ۳۶۵، سنن بیہقی رقم الحدیث: ۵۶

۲۵۲۔ سلیمان بن الاشعث، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۵۳، سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۱۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۲۶۹

۲۵۳۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۴۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۶۳

۲۵۴۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۷۱۸

۲۵۵۔ محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۷۱۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۹۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۳۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۳۰۷، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۲۸۶

۲۵۶۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۹۷، رقم حدیث الباب: ۳۳۳، رقم المسلسل: ۴۷۸، جامع المسانید والسنن مسند انس رقم الحدیث: ۲۰۹

۲۵۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد یازدہم، ص۱۳۱ تا ۱۳۲

۲۵۸۔ عبدالحمید سروری قادری، فیوضاتِ کامل، ص 82 تا 91

۲۵۹۔ ایضاً، مکتوب بنام شیر افگن ملک، ص191

۲۶۰۔ ایضاً، مکتوب بنام ماسٹر محمد اسحاق، ص147

۲۶۱۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن جلد اول، ص134

۲۶۲۔ ایضاً، ص136

۲۶۳۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص37

۲۶۴۔ ایضاً، ص212 تا 213

۲۶۵۔ ایضاً، ص29

۲۶۶۔ ایضاً، ص275 تا 278

۲۶۷۔ محمد طاہر، مولانا، التعوذ فی الاسلام یعنی جادو، جنات، آسیب، سایا کا قرآنی آیات سے علاج، ص44

۲۶۸۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص169 تا 170، 173

۲۶۹۔ محمد طارق محمود عبقری، حکیم، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات، ص243 تا 244

۲۷۰۔ اشرف علی تھانوی، نشر الطیب ص248 و ترجمان السنۃ ص377 ج1

۲۷۱۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تبیان القرآن، جلد ہشتم، ص850 تا 851 بحوالہ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۱۶۲، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۳۸، سنن ترمذی رقم

الحدیث: ۴۸۰، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۲۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۸۳، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۴، سنن کبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۵۲

۲۷۲۔ ایضاً ص 850 تا 851 بحوالہ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۵۱۶، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۴۴، کتاب الضعفاء للعقیلی ج ۲ ص ۹۷، الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۱۰۹۰، شرح السنۃ رقم الحدیث: ۱۰۱۷

۲۷۳۔ ایضاً ص 850 تا 851 بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی المتوفی ۳۶۴ھ ص ۲۱۱، رقم الحدیث: ۵۹۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۰۸ھ

۲۷۴۔ ایضاً ص 850 تا 851 بحوالہ الجامع لاحکام القرآن جز ۱۳ ص ۲۷۳، مطبوعہ دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ جز ۱۳ ص ۲۸۲، دار الفکر ۱۴۱۵ھ

۲۷۵۔ ایضاً ص 850 تا 851 بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۱۰، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ

۲۷۶۔ ایضاً ص 851